مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی — تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: محمد فاروق رفیع — نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

كِتَابُ الزَّكَاة

زکوٰۃ کے احکام ومسائل

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِسْمِ الْمُصَدِّقَاتِ وَ ذِكْرِ أَهْلِ سُهْمَانِهَا

زکوٰۃ کی تقسیم کے ابواب کا مجموعہ اور مستحقین زکوٰۃ کا بیان

اَلْبَابِ

كِتَابُ الْمَنَاسِك

حج کے احکام ومسائل

❀❀❀❀

كِتَابُ الزَّكَاة ..... کتاب الزکاۃ

اَلْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرِيْطَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ

کتاب کے شروع میں میں نے جو شرط بیان کی تھی اس کے مطابق
مسند کے اختصار میں سے زکاۃ کے مختصر مسائل و احکام کا بیان

١..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ بِحُكْمِ الْأَمِيْنَيْنِ، أَمِيْنُ السَّمَاءِ جِبْرِيْلُ وَ أَمِيْنُ الْأَرْضِ مُحَمَّدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

اس بات کا بیان کہ دو امانتداروں کے حکم سے زکاۃ ارکان اسلام میں سے ہے۔ ایک آسمانی امین جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے زمین پر (اللہ تعالیٰ کے) امین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

٢٢٤٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ ، (ح) وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً بَارِزاً لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِيْمَانُ ؟ قَالَ : ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كِتَابِهِ وَ لِقَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ .)) قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : مَا الْإِسْلَامُ ؟ قَالَ ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً ، وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ ،

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے باہر) لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے جب ایک شخص چلتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، اس کی ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور تو آخرت کے دن اٹھنے پر یقین رکھے۔'' اس نے

(٢٢٤٤) صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ عن الايمان، حديث : ٥٠ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الايمان ما هو، حديث : ١٠٠٩ـ سنن ابن ماجه : ٤٠٤٤ـ مسند احمد : ٢/ ٤٢٦.

وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ .)) قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا الْإِحْسَانُ ؟ قَالَ: ((اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَ لٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا ، إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔ يَعْنِي السَّرَارِيَّ ۔ فَقَالَ فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذٰلِكَ أَشْرَاطُهَا ، وَ إِذَا صَارَ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُؤُوْسَ النَّاسِ فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا ((إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ......)) إِلَى اٰخِرِ السُّوْرَةِ . (لقمان:٣٤) ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((هٰذَا جِبْرِيْلُ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ .)) هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . أَبُوْ حَيَّانَ هٰذَا اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ، تَيْمُ الرَّبَابِ .

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اور نماز قائم کرے اور تو فرض زکاۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔“ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کیونکہ اگر تو اسے دیکھ نہیں رہا تو بلاشبہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔“ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ”جس شخص سے قیامت کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے مالک کو جنے گی تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی اور جب بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارات بنانے میں فخر وغرور کا اظہار کریں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی اور جب ننگے بدن، ننگے پاؤں چلنے والے (فقراء) لوگوں کے سردار بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (لقمان : ٣٤) ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ خوب جاننے

والا پوری طرح باخبر ہے۔" پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے" یہ روایت جناب محمد بن بشر کی ہے۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں: "اس ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ یعنی تیم الرباب سے تعلق رکھتا ہے۔"

۲..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الإِيْمَانِ ، إِذِ الْإِيْمَانُ وَ الْإِسْلَامُ إِسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کا بیان کہ زکاۃ ایمان کا جزو ہے کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی معنیٰ (چیز) کے دو نام ہیں۔

٢٢٤٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ ، وَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ كُفَّارُ مُضَرَ وَ لَسْنَا نُخْلُصُ إِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ وَ نَدْعُوْ إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَ نَا . قَالَ : ((اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَ أَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ ، اٰمُرُكُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ أَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ . وَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَ الْحَنْتَمِ ، وَ النَّقِيْرِ ، وَ الْمُزَفَّتِ .))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ربیعہ قبیلے کے لوگ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کافر حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے میں ہی آ سکتے ہیں تو آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتادیں جس پر ہم خود عمل پیرا ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والے افراد کو اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: "میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس بات کی گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور تمہیں جو غنیمت حاصل ہو اس میں سے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور میں تمہیں کدو کے برتن، سبز رنگ کے گھڑے، لکڑی کرید کر بنائے گئے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتن سے منع کرتا ہوں۔"

٢٢٤٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ــ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيَّ ــ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ ....

(٢٢٤٥) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، حديث: ١٣٩٨۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بالايمان بالله تعالى ورسوله......، حديث: ١٧۔ وقد تقدم برقم: ٣٠٧.

(٢٢٤٦) انظر الحديث السابق.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ ((الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ)) ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ پھر مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔ اور فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا'' پھر انہیں اس کی تفسیر یہ بتائی کہ اس سے مراد یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔'' پھر لمبی حدیث بیان کی۔

فوائد :......۱۔ زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جسے مال دار (صاحب نصاب) شریعت کے حکم کے مطابق اللہ کی راہ میں نکالتا ہے۔ اسے زکوٰۃ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ مال دار کے مال میں زیادتی، خیر و برکت اور پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے بنیادی رکن اور اہم فرض ہے۔ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، لہٰذا ہر ذی شعور اور صاحب مال مسلمان کو اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتنی چاہیے کیونکہ اس کی عدم ادائیگی سے ایمان میں نقص واقع ہوتا ہے اور دخول جنت کے لیے ارکان اسلام کا اقرار اور ان پر عمل کرنا لازم ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّغْلِيظِ فِيْ مَنْعِ الزَّكَاةِ

زکاۃ ادا نہ کرنے میں سخت وعید کے ابواب کا مجموعہ

٣..... بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

مانعین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنے کے حکم کا بیان

إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَتُوْبُوْا مِنَ الشِّرْكِ ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَ ائْتِمَاراً لِأَمْرِهِ جَلَّ وَ عَلَا بِتَخْلِيَتِهِمْ بَعْدَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ (التوبة:٥) وَ قَالَ : ﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ (التوبة:١١)

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اتباع کرتے ہوئے کہ مشرکین سے جنگ کرو حتیٰ کہ وہ شرک سے توبہ کرلیں، نماز ادا کرنا شروع کردیں اور زکاۃ دینے لگیں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اتباع کرتے ہوئے کہ ''جب وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں تو ان کی راہیں چھوڑ دو (ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرو)'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ..... فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ ''تو تم مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑلو اور ان کا محاصرہ کرلو اور گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو، پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔'' (سورہ توبہ: آیت ٥) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ..... فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ ''پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔'' (سورۂ توبہ، آیت:١١)

٢٢٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ وَ هُوَ ابْنُ دَاوَرَ أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے تو عرب (کے کچھ قبائل) مرتد ہوگئے۔

(٢٢٤٧) صحیح: سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، حدیث: ٣٠٩٦۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٨٦.

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا أَبَا بَكْرٍ أَتُرِيْدُ أَن تُقَاتِلَ الْعَرَبَ ؟ قَالَ ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ)) وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عِنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ . قَالَ ، قَالَ عُمَرُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ شَرَحَ عَلَيْهِ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ . جَمِيْعُهُمَا لَفْظاً وَاحِداً ، غَيْرَ أَنَّ بُنْدَاراً قَالَ : لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ .

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوگئے تو انہوں نے مرتدین کے ساتھ جنگ کا ارادہ کیا) اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابوبکر! کیا آپ عربوں کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''مجھے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بکری کا میمنا بھی مجھ سے روکا جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کی ادائیگی کے لیے ان کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی رائے پر پوری طرح مطمئن ہیں تو میں نے بھی جان لیا کہ حق یہی ہے۔ دونوں راویوں نے ایک ہی جیسے الفاظ میں حدیث بیان کی ہے۔ جب کہ بندار راوی نے یہ الفاظ مختلف بیان کیے ہیں۔ ''لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ'' (میں ان کے ساتھ اس پر جنگ کروں گا)۔''

فوائد:......ا۔ اسلام کی بنیادی علامات، توحید ورسالت کا اقرار، نماز کا اہتمام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ جو شخص ان اعمال کا پابند ہو، اسے قتل کرنا حرام ہے۔

۲۔ اگر توحید ورسالت کا اقرار کرنے والا نماز پڑھنے یا زکوٰۃ دینے سے انکار کردے اور اس انکار پر مصر رہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایسے منکرین سے قتال کرنا اور انہیں جبراً ان اعمال کا پابند بنانا لازم ہے۔

۳۔ شرک کا انکار، توحید رسالت کا اقرار کرنے والا اور نماز وزکوٰۃ کا پابند مسلمان ہے۔ اور کسی ایک رکن کا منکر مسلمان نہیں ہوتا۔

۴۔ توحید ورسالت کا اقرار اور نماز وزکوٰۃ کا پابند مسلمان ہے، اس سے لڑائی کرنا یا اسے قتل کرنا حرام ہے، لیکن ان ارکان میں تمام ارکان کا منکر یا کسی ایک رکن کا دائمی منکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور حاکم وقت کا ان کی سرکوبی

کے لیے مسلح جدوجہد کرنا اور انہیں زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی پر مجبور کرنا لازم ہے نیز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں آیات واحادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مانعین زکوٰۃ کے خلاف مسلح کارروائی کی اور وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اٹھنے والے بہت بڑے فتنے کی آگ ٹھنڈی کر دی۔

۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دَمَ الْمَرْءِ وَ مَالَهُ إِنَّمَا يُحَرَّمَانِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ إِذَا وَجَبَتْ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَهُمْ إِخْوَانَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ التَّوْبَةِ مِنَ الشِّرْكِ وَ بَعْدَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ إِذَا وَجَبَتَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آدمی کا خون اور مال نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر شہادتوں کے اقرار کر لینے کے بعد (دوسروں کے لیے) حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شرک سے توبہ کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے بعد، جبکہ یہ دونوں واجب ہو چکی ہوں، مسلمانوں کا بھائی بنایا ہے

٢٢٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ ، وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، ثُمَّ حُرِمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ ، وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ .))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں، پھر ان کا خون اور ان کے مال مجھ پر حرام ہوں گے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔''

۵..... بَابُ ذِكْرِ إِدْخَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ النَّارَ مَعَ أَوَائِلِ مَنْ يَدْخُلُهَا ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ

اس بات کا بیان کہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو بھی داخل کیا جائے گا ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم سے پناہ مانگتے ہیں

٢٢٤٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ عَامِرُ الْعُقَيْلِيُّ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

(٢٢٤٨) اسناده صحيح۔ مسند احمد: ٢/ ٣٤٥۔ مستدرك حاكم: ١/ ٥٤٤۔ سنن الدار قطني: ١/ ٢٣١۔ سنن كبرىٰ بيهقي: ٨/ ١٧٥۔ من طريق ابو العنبس بهذا الاسناد۔ والحديث متفق عليه من طريق اخر۔ صحيح بخاري، كتاب الجهاد، باب دعاء النبي ﷺ الى الاسلام، حديث: ٢٩٤٦۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا......، حديث: ٢١.

(٢٢٤٩) اسناده ضعيف۔ عامر عقیلی راوی مجہول ومستور ہے۔ سنن ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في ثواب الشهيد، حديث: ١٦٤٢۔ مسند احمد: ٢/ ٤٢٥۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٨٧.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَ أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمَّا أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ، وَ عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَ نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. وَ أَمَّا أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُسَلَّطٌ، وَ ذُوْ ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ مَالِهٖ، وَ فَقِيْرٌ فَخُوْرٌ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد اور جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین شخص مجھے دکھائے گئے۔ جنت میں سب سے پہلے جانے والے تین شخص یہ ہیں: شہید، وہ غلام جس نے اپنے رب کی خوب عبادت کی اور اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کی اور تیسرا وہ شخص جو کثیر الاولاد ہے اور پاک دامن ہے، کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلاتا اور وہ تین شخص جو جہنم میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ یہ ہیں: ظالم و جابر بادشاہ اور وہ دولت مند جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا اور تیسرا وہ فقیر ہے جو فخر و غرور کرتا ہے۔''

٦..... بَابُ ذِكْرِ لَعْنِ لَاوِي الصَّدَقَةِ الْمُمْتَنِعِ مِنْ أَدَائِهَا

زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے اور ٹال مٹول کرنے والے شخص کے لعنتی ہونے کا بیان

٢٢٥٠ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ، قَالَ..........

عَبْدُ اللّٰهِ: اٰكِلُ الرِّبَا وَ مُوْكِلُهُ وَ شَاهِدَاهُ، إِذَا عَلِمَاهُ، وَ الْوَاشِمَةُ وَ الْمُوْتَشِمَةُ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَ الْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سود کھانے والا اور سود کھلانے والا اور اس کے دونوں گواہ، جبکہ انہیں اس کا علم ہو اور گودنے والی عورت اور گودوانے والی عورت اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہونے والا اعرابی شخص، یہ سب لوگ محمد (ﷺ) کی زبانی قیامت والے دن لعنتی ہوں گے۔''

فوائد: ..مذکورہ امور رحمت ایزدی سے محرومی اور لعنت کا باعث ہیں، لہٰذا ان حرام امور سے اجتناب کیا جائے اور زکوٰۃ کا منکر کفر و ترک کے ارتکاب کے ساتھ ملعون بھی ہے۔

(٢٢٥٠) اسناده حسن، مستدرك حاكم: ١/٣٨٧۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٤١.

۷..... بَابُ صِفَاتِ أَلْوَانِ عِقَابِ مَانِعِ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَبْلَ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخَلْقِ ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِهِ

قیامت والے دن مخلوق کے درمیان فیصلے سے پہلے مانعین زکوٰۃ جن مختلف قسم کے عذابوں سے دو چار ہوں گے، ان کا بیان۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، قَالَ إِسْحٰقُ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، وَ قَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ......

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ إِسْحٰقُ قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ : ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ،)) قَالَ : فَجَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ ، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ ؟ قَالَ : ((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، وَ قَلِيْلٌ مَا هُمْ . وَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَ لَا بَقَرٍ وَ لَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَ أَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَ تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ .)) هٰذَا حَدِيْثُ إِسْحٰقَ وَ قَالَ جَعْفَرٌ : عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ، ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ......)) ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ آپ کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''ربِ کعبہ کی قسم! وہی لوگ زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔'' تو میں بیٹھ گیا لیکن مجھے قرار وسکون نہ آیا تو میں کھڑا ہوگیا اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ زیادہ دولت مند لوگ ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اپنا مال اپنے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے (بوقت ضرورت) خرچ کیا یہ آپ نے چار مرتبہ فرمایا اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور جو بھی شخص اونٹوں، گائیوں یا بکریوں کا مالک ہو اور وہ ان کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو یہ جانور قیامت کے دن خوب موٹے تازے اور فربہ ہوکر آئیں گے اور اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گے، اور اپنے پاؤں تلے روندیں گے، جب پچھلا جانور گزر جائے گا تو پہلا جانور اس پر لوٹ آئے گا۔ (یہ عذاب مسلسل جاری رہے گا) حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا۔'' یہ جناب اسحاق کی حدیث

(۲۲۵۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ البقر، حدیث: ۱۴۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، حدیث: ۹۹۰۔ سنن ترمذی: ۶۱۷۔ سنن نسائی: ۲۴۵۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۸۵۔ مسند احمد: ۵/ ۱۵۷۔ مسند الحمیدی: ۱۴۰۔

هٰذَا الْمَوْضِعِ إِلَى اٰخِرِهِ مِثْلَهُ وَ لَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

ہے۔اور جناب جعفر کی روایت میں ہے۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی اونٹوں کا مالک شخص......'' پھر اس جگہ سے آخر تک مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی، لیکن انہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان نہیں کیا۔''

٨..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَلْوَانِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

مانعین زکوٰۃ کے لیے بعض دردناک عذابوں کا ذکر

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ﴾ . اَلْاٰيَةَ (التوبة:٣٤) ، فَزَعَمَ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ لَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ، لَا فِي الْكُفَّارِ ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يُّقَالَ : يُعَذَّبُ الْكُفَّارُ إِلَى وَقْتِ كَذَا وَ كَذَا ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ ، وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ ، لِأَنَّ الْكَافِرَ يَكُوْنُ مُخَلَّدًا فِي النَّارِ لَا يَطْمَعُ أَنْ يُّخَلّٰى سَبِيْلُهُ بَعْدَ تَعْذِيْبِ بَعْضِ الْعَذَابِ قَبْلَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ يُخَلّٰى سَبِيْلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ بَلْ يَخْلُدُ فِي النَّارِ بَعْدَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّاسِ .

اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ﴾ (سورۂ توبہ: ٣٤) کا معنی سمجھ نہیں سکا اور اس کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور مومنوں کے بارے میں نہیں ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ آیت مومنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کفار کے بارے میں نہیں۔کیونکہ یہ کہنا محال ہے کہ کفار کو ایک وقت تک عذاب دیا جائے گا پھر وہ کافر اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا کیونکہ کافر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔وہ یہ طمع نہیں کرسکتا کہ لوگوں کے درمیان فیصلے سے پہلے اسے کچھ وقت عذاب دے کر آزاد کر دیا جائے گا پھر وہ یا تو جنت کی طرف یا جہنم کی جانب اپنا راستہ دیکھ لے گا بلکہ لوگوں کے درمیان فیصلے کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

٢٢٥٢ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ ـ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٢٢٥٢) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، حديث : ٩٨٧ـ سنن ابي داؤد: ١٦٥٨ـ سنن ترمذی: ١٦٣٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٨٨ـ مسند احمد: ١٠١/٣.

((مَا مِنْ عَبْدٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَ بِمَالِهِ فَأُحْمِيَ عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَ جَبِيْنُهُ وَ ظَهْرُهُ ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ ، يَوْماً مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ . وَ لَا عَبْدٌ لَا يُؤَدِّيْ صَدَقَةَ إِبِلِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَ إِبِلِهِ عَلٰى أَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَسِيْرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى اٰخِرُهَا رُدَّ أَوَّلُهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ . وَ لَا عَبْدٌ لَا يُؤَدِّيْ صَدَقَةَ غَنَمِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَ بِغَنَمِهِ عَلٰى أَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَسِيْرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى عَنْهُ اٰخِرُهَا رُدَّ أَوَّلُهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَ لَا جَلْحَاءُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، الْخَيْلُ ؟ قَالَ : ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالُوا الْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ

فرمایا: ''جو شخص بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اسے (قیامت کے دن) اس کے مال سمیت لایا جائے گا۔ پھر اس مال کی تختیاں (بنا کر انہیں) جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر ان تختیوں سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر پر داغ لگائے جائیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کردیں گے۔ (اسے یہ سزا) ایک ایسے دن میں (مسلسل دی جائے گی) جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا اور جو بھی شخص اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو اسے اس کے اونٹوں سمیت لایا جائے گا جو خوب موٹے تازے ہوں گے۔ اسے ایک وسیع ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا۔ پھر وہ اونٹ اسے روندیں گے، جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ واپس لایا جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کردیں گے۔ (اس کے ساتھ یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا اور جو بھی شخص اپنی بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو اسے اس کی بکریوں سمیت لایا جائے گا جو خوب موٹی تازی ہوں گی تو اس شخص کو ایک وسیع ہموار میدان میں الٹا لٹایا جائے گا اور وہ بکریاں اس کے اوپر چلیں گی۔ جب بھی آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی کو دوبارہ لایا جائے گا۔ وہ بکریاں اسے اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گی اور سینگوں سے ٹکریں ماریں گی۔ ان میں کوئی بکری مڑے سینگوں والی یا بغیر سینگوں کے نہیں ہوگی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے۔ (اسے یہ عذاب مسلسل) پورا دن

فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ﴾ الْجَلْحَاءُ: الَّتِي لَيْسَ لَهَا قَرْنٌ، وَ الْعَقْصَاءُ الْمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ.

ہوتا رہے گا جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت لکھی ہوئی ہے اور گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم آدمی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایک آدمی کے لیے بچاؤ کا باعث ہے اور ایک آدمی کے لیے عذاب کا باعث ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا سوائے اس جامع منفرد آیت کے ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ﴾ (الزلزال: ۷، ۸) ''جس شخص نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔'' اَلْجَلْحَاء: وہ بکری جس کے سینگ نہ ہوں۔ اَلْعَقْصَاء: جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے یا مڑے ہوئے ہوں۔''

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَ قَالَ فِيْ كُلِّهَا: فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ. وَ قَالَ أَيْضاً: ثُمَّ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ

''امام صاحب نے اپنے استاد زیاد بن یحییٰ کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ مکمل حدیث بیان کی اور اس میں تمام جگہوں پر یہ الفاظ ہیں: ''اسے یہ عذاب سارا دن مسلسل ہوتا رہے گا جس کی مقدار تمہارے حساب کے مطابق پچاس ہزار سال ہوگی۔'' اور یہ الفاظ بھی بیان کیے: ''پھر وہ جانور اسے روندیں گے۔''

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں تمام امور نیکی میں صدقہ کرنے کی ترغیب ہے اور خاص نیکی کے کام پر اکتفا نہ کیا

(۲۲۵۳) انظر الحدیث السابق.

جائے۔ بلکہ نیکی کے تمام کاموں میں خرچ کیا جائے۔ (شرح النووی: ۷/ ۷۴.)

۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا کہ ہر وہ مال جو ضرورت سے اضافی ہے۔ وہ کنز ہے لیکن اس بارے راجح موقف جمہور علماء کا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے اور جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔

(نووی: ۷/ ۷۷.)

۳۔ ان احادیث میں مانعین زکاۃ کے لیے سخت وعید ہے کہ ہر وہ جنس مال جس کی زکاۃ ادا نہ کی جائے گی روز قیامت وہی مال اس کے عذاب کا سبب بنے گا اور اس کا کوئی عذر اور بہانہ کارآمد نہیں ہوگا، نہ اس کا واویلا اور چیخ و پکار کام آئے گی۔ لہٰذا فلاح وکامیابی اسی بات میں ہے کہ صاحب نصاب دنیا میں زکاۃ ادا کر کے قبر اور آخرت کی سختیوں سے محفوظ جائے۔

۹..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَنْزِ مُجْمَلَةً غَيْرَ مُفَسَّرَةٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی مجمل غیر مفسر روایات کا بیان جن میں خزانے کا ذکر ہے

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، ح ، وَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً أَقْرَعَ ذَا زَبِيبَتَيْنِ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَ هُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ وَ هُوَ يَفِرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَمَهُ إِصْبَعَهُ . لَمْ يَقُلِ الرَّبِيعُ . وَ هُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَ قَالَ أَيْضاً : كَنْزُ أَحَدِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک شخص کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی تھی وہ) قیامت کے دن دو سیاہ نقطوں والا گنجا اژدھا بن کر خزانے والے کا پیچھا کرے گا جبکہ خزانے والا اس سے پناہ مانگے گا۔ پھر وہ مسلسل اس کے پیچھے لگا رہے گا اور وہ اس سے بھاگتا پھرے گا حتیٰ کہ سانپ اس کی انگلی چبالے گا۔'' جناب ربیع کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور وہ سانپ سے بھاگتا پھرے گا۔'' اور یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''تم میں سے کسی ایک کا خزانہ۔''

فوائد: ......ا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، قرآن وحدیث میں مذکور لفظ کنز کے مفہوم کی تعیین میں

(۲۲۵۴) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة براءة، باب قوله ﴿ والذين يكنزون الذهب...... ﴾، حديث: ۴۶۵۹۔ سنن نسائی: ۲۴۸۴۔ سنن کبریٰ: ۱۱۱۵۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۵۸۔ مسند احمد: ۲/ ۳۷۹.

علمائے سلف کا اختلاف ہے اور اکثر علماء کا موقف ہے کہ کنز وہ مال ہے، جس کی زکاۃ واجب ہو، لیکن اس کی زکاۃ ادا نہ کی گئی ہے۔ بہر حال جس کی زکاۃ ادا کر دی جائے وہ مال کنز نہیں ہے۔ اور یہی موقف راجح ہے۔(شرح النووی: ۳/ ۴۲۳)

۲۔ اس حدیث میں مانعین زکاۃ کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے، لہٰذا عذاب کا باعث بننے والے اس شنیع فعل سے اجتناب برتا جائے۔

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطْفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزاً مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يَتْبَعُهُ ، فَيَقُوْلُ ، وَيْلَكَ مَا أَنْتَ ، فَيَقُوْلُ : أَنَا كَنْزُكَ الَّذِيْ تَرَكْتَهُ بَعْدَكَ ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يَلْقَمَهُ يَدَهُ فَيُقَصْقِصُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرَ جَسَدِهِ .

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے پیچھے خزانہ چھوڑا (جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی تھی) تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے گنجا سانپ بن جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ اس کا پیچھا کرے گا تو وہ پوچھے گا: تیری بربادی ہو تو کون ہے؟ تو وہ جواب دے گا: میں تیرا وہ خزانہ ہوں جو تو (مرنے کے بعد) اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا تو وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ منہ میں ڈال کر چبا لے گا پھر اس کے بعد اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔''

۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْكَنْزِ

خزانے کے متعلق مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْكَنْزَ هُوَ الْمَالُ الَّذِيْ لَا يُؤَدّٰى زَكَاتُهُ ، لَا الْمَالُ الْمَدْفُوْنُ الَّذِيْ يُؤَدّٰى زَكَاتُهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خزانہ وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو وہ مدفون مال مراد نہیں ہے جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

(۲۲۵۵) اسناده حسن، مستدرك حاكم: ۱/ ۳۸۸۔ صحيح ابن حبان: ۳۲۴۷.

(۲۲۵۶) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، حديث: ۳۰۱۲۔ سنن نسائی: ۲۴۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۸۴۔ مسند احمد: ۱/ ۳۷۷۔ مسند الحميدی: ۹۳.

رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهُ إِلَّا جُعِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ طُوِّقَ فِيْ عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ .

آپ نے فرمایا: ”جو شخص بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک سانپ بنایا جائے گا جو قیامت والے دن اس کی گردن میں طوق بن جائے گا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی۔ ﴿ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (آل عمران : ۱۸۰) ”جس مال میں انہوں نے کنجوسی کی، قیامت کے دن اسی کے انہیں طوق پہنائے جائیں گے۔“

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى - أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ يُمَثَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهُ زَبِيْبَتَانِ فَيَلْزِمُهُ أَوْ يُطَوِّقُهُ ، يَقُوْلُ : أَنَا كَنْزُكَ .)) هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ سَنَانٍ : وَ قَالَ لَهُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ : وَ قَالَ: فَيُطَوِّقُهُ أَوْ يَلْزِمُهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے لیے (اس کا مال) گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ اسے چمٹ جائے گا یا اس کی گردن کا طوق بن جائے گا اور کہے گا: ”میں تمہارا خزانہ ہوں۔“ یہ روایت جناب احمد بن سنان کی ہے اور جناب زعفرانی انہیں کہتے ہیں: مجھے عبد اللہ بن دینار نے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: ”تو وہ اس کی گردن کا طوق بن جائے گا یا اس سے لپٹ جائے گا۔“

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا وَاجِبَ فِي الْمَالِ غَيْرَ الزَّكَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی صدقہ واجب نہیں ہے

وَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْوَعِيْدَ بِالْعَذَابِ لِلْمُكْتَنِزِ وَ لِمَنْ لَّا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ دُوْنَ مَنْ يُؤَدِّيْهَا وَ إِنْ كَانَ الْمَالُ مَدْفُوْنًا

اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ عذاب کی وعید مال جمع کرنے والے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے

(۲۲۵۷) اسناده صحيح۔ سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب مانع زكاة ماله، حديث : ۲٤۸۳ ـ مسند احمد : ۹۸/۲.

کے لیے ہے۔زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے وعید نہیں ہے اگرچہ اس کا مال مدفون ہو۔

٢٢٥٨۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِي خَبَرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ : عَلَيَّ غَيْرُهَا ؟ قَالَ : ((لَا ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) وَفِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ . فَقَالَ فِي الْخَبَرِ : ((وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ)) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَبَرِ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا)) قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِيمَا مَضَى مِنَ الْكِتَابِ . وَفِي خَبَرِ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ((صَلُّوْا خَمْسَكُمْ ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ ، وَأَطِيعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ .))

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت میں ہے: ''کیا زکوٰۃ کے علاوہ مجھ پر کوئی صدقہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔مگر یہ کہ تم نفلی صدقہ کرو۔'' اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''ایک بدوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر عمل پیرا ہو جاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔تو اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم فرض زکوٰۃ ادا کرنا۔'' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں فرمایا: ''جس شخص کو کوئی جنتی شخص دیکھنا پسند ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔'' میں یہ دو روایات کتاب کے گزشتہ صفحات میں لکھوا چکا ہوں اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نماز پنجگانہ ادا کرو۔ اور اپنے مہینے (رمضان المبارک) کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

١٢..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ اٰخَرَ عَلٰى أَنَّ الْوَعِيْدَ لِلْمُكْتَنِزِ هُوَ لِمَانِعِ الزَّكَاةِ دُوْنَ مَنْ يُؤَدِّيْهَا

اس بات کی ایک اور دلیل کا بیان کہ مال جمع کرنے والے کے لیے وعید اس شخص کے بارے میں ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے وعید نہیں ہے

٢٢٥٨۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اس کی برائی اپنے سے دور کر دی۔''

(٢٢٥٨) اسناده ضعيف۔ ابن جریج اور ابوالزبیر دونوں راوی مدلس ہیں۔ الضعيفة: ٢٢١٩۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٩٠.

۱۳..... بَابُ بَيْعَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ عَلَى إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

امام کا لوگوں سے زکاۃ کے ادا کرنے پر بیعت لینا

۲۲۵۹ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبٍ ـ وَ هُوَ ابْنُ نُدْبَةَ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

''حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ بیعت کے وقت نماز اور زکاۃ کی فرضیت کا اقرار کروانا اور حلف لینا جائز ہے، کیونکہ یہ اہم ارکان ہیں، جو تکمیل ایمان کی شرط ہیں۔

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ فَرْضَ الزَّكَاةِ كَانَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ .إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيْمٌ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

اس بات کا بیان کہ زکوٰۃ کی فرضیت ہجرت حبشہ سے پہلے ہوئی تھی جبکہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے

۲۲۶۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ ـ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ـ وَ هُوَ ابْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَخْرَمَةَ ـ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُوْمِيِّ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِيْ أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَتْ : لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرْنَا بِهَا حِيْنَ جَاءَ النَّجَاشِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ ، قَالَتْ : وَ كَانَ الَّذِيْ

''حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم (ہجرت کرکے) سرزمین حبشہ پہنچے تو ہم نے اس کے نواح میں رہائش اختیار کی۔ جب نجاشی آیا...... پھر مکمل حدیث بیان کی۔ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(۲۲۵۹) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین النصیحة، حدیث : ۵۷ـ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة، حدیث : ۵۶ـ سنن ترمذی : ۱۹۲۵ـ مسند احمد : ۴/۶۵ـ مسند الحمیدی : ۷۹۵.

(۲۲۶۰) اسنادہ ضعیف۔ مسند احمد : ۱/۲۰۱ـ ۲۰۳.

كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ لَهُ : أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْماً أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ ، نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَ نَأْكُلُ الْمَيْتَةَ ، وَ نَأْتِي الْفَوَاحِشَ ، وَ نَقْطَعُ الْأَرْحَامَ ، وَ نَسِيءُ الْجِوَارَ ، وَ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيفَ فَكُنَّا عَلَى ذٰلِكَ ، حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُوْلاً مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَ صِدْقَهُ وَ أَمَانَتَهُ وَ عَفَافَهُ ، فَدَعَانَا إِلَى اللّٰهِ لِتَوْحِيْدِهِ . وَ لِنَعْبُدَهُ ، وَ نَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَ اٰبَاؤُنَا مِنْ دُوْنِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَ الْأَوْثَانِ ، وَ أَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ ، وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ ، وَ صِلَةِ الرَّحِمِ ، وَ حُسْنِ الْجِوَارِ ، وَ الْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَ الدِّمَاءِ ، وَ نَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ ، وَ قَوْلِ الزُّوْرِ ، وَ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ ، وَ قَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَ أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ، وَ أَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصِّيَامِ ، قَالَتْ : فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُوْرَ الْإِسْلَامِ ، فَصَدَّقْنَاهُ ، وَ اٰمَنَّا بِهِ ، وَ اتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، فَعَبَدْنَا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَ لَمْ نُشْرِكْ بِهِ وَ حَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا ، وَ أَحْلَلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

فرماتی ہیں: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی سے گفتگو کی تھی۔ انہوں نے نجاشی سے کہا: اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے، ہم بتوں کی پوجا کرتے اور مردار کھاتے تھے۔ بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات توڑتے تھے۔ ہمسائیوں پر ظلم کرتے تھے، اور ہم میں سے طاقتور شخص کمزور کو کھا جاتا تھا ہم انہی حالات میں جی رہے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس ایسا رسول بھیجا جس کا نسب نامہ، اس کی صداقت و امانت اور پاکدامنی و عفت کو ہم خوب جانتے تھے تو اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی کہ ہم اسی کی عبادت کریں، اور ہم ان پتھروں اور بتوں کی پوجا ترک کردیں جن کی ہم اور ہمارے آباء واجداد پوجا کیا کرتے تھے۔ اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، ہمسائے سے نیک سلوک کرنے، حرام خوری اور قتل و غارت سے رکنے کا حکم دیا اور اس نے ہمیں بے حیائی کے کاموں، جھوٹی باتوں، یتیم کا مال کھانے، پاکدامن عورت پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور اس نے ہمیں نماز، زکوۃ اور روزوں کا حکم دیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نجاشی کو اسلامی تعلیمات و ہدایات بتائیں تو ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لے آئے اور ہم نے ان تعلیمات میں ان کی اتباع کی جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے۔ لہٰذا ہم نے ایک اللہ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنایا اور ہم نے ان چیزوں کو اپنے لیے حرام کرلیا جو ہم پر حرام کی گئی تھیں اور جو چیزیں حلال کی گئیں انہیں اپنے لیے حلال کرلیا۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ

اونٹ، گائے اور بکریوں کی زکوٰۃ کے ابواب کا مجموعہ

۱۵..... بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ بَعْضَ الْأَمْوَالِ لَا كُلَّهَا ، إِذِ اسْمُ الْمَالِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى مَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ وَ عَلٰى مَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبۃ : ۱۰۳) آپ ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کریں سے اللہ تعالیٰ کی مراد بعض مال ہیں۔ سب مال مراد نہیں ہیں کیونکہ مال کا اطلاق تو پانچ سے کم اونٹوں اور چالیس سے کم بکریوں پر بھی ہوتا ہے۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ حَدَّثَنِيْ..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ حِيْنَ وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ ، فَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا ، وَ مَنْ سُئِلَهَا فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے مجھے بحرین کا گورنر بنا کر بھیجا اور میرے لیے یہ تحریر لکھوائی۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، یہ زکوٰۃ کی فرضیت کے وہ احکام ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جس مسلمان سے ان احکام کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے تو وہ ادا کر دے اور جس سے اس سے زائد طلب کی جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ چوبیس

(۲۲۶۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، حدیث: ۱۴۵۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۶۷۔ سنن نسائی: ۲۴۴۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۰۰۔

فِـيْ أَرْبَـعَةٍ وَ عِشْـرِيْـنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهُ الْـغَـنَمُ ، فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ . فَإِذَا بَلَغَتْ خَـمْسـاً وَ عِشْـرِيْـنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّ ثَلا ثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِن لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا ابْنَةُ مَـخَـاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ ثَلا ثِيْـنَ إِلٰـى خَمْسٍ وَ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ أَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ فَـفِيْـهَـا حِـقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْحَمَلِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَ سَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَـذْعَةٌ ، فَـإِذَا بَـلَـغَـتْ سِتًّا وَ سَبْعِيْنَ إِلٰى تِسْـعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَ تِسْـعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْحَمَلِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِـائَةٍ فَـفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ ، وَ فِيْ كُـلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَـعَةٌ مِـنَ الْـإِبِلِ فَلَيْس فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَـاءَ رَبُّـهَـا ، فَـإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً مِنَ الْإِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ . وَ صَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا إِذَا كَـانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ . فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَ الْمِائَةِ إِلٰى أَنْ تَبْـلُـغَ الْـمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَـلَـى الْـمِائَتَيْنِ إِلٰى ثَلاثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلاثُ شِيَـاهٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلا ثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ . فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَـاةً شَاةٌ وَاحِـدَ ةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا

اونٹوں یا چوبیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہوجائیں تو پینتیس اونٹوں تک ایک سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے لیکن اگر ان میں ایک سالہ اونٹنی موجود نہ ہو تو دو سال کا مذکر اونٹ دے دینا چاہیے۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد چھتیس سے پینتالیس ہوجائے تو ان میں دو سالہ اونٹنی فرض ہے اور جب اونٹ چھیالیس سے ساٹھ تک ہوجائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی فرض ہے جو (نر اونٹ کے ساتھ) جفتی کے قابل ہوچکی ہو اور جب اکسٹھ اونٹ ہوجائیں پچھتّر اونٹوں تک چار سالہ اونٹنی زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جب تعداد چھہتر ہوجائے تو نوے اونٹوں تک دو دو سالہ اونٹنیاں فرض ہیں۔ پھر جب اکیانوے اونٹ ہوجائیں تو ایک سو بیس اونٹوں تک دو تین سالہ اونٹنیاں فرض ہیں جو نر کی جفتی کے قابل ہوں۔ پھر جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد زیادہ ہوجائے تو پھر ہر چالیس اونٹوں میں ایک دو سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے اور ہر پچاس اونٹوں میں ایک تین سال کی اونٹنی فرض ہے اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں کوئی زکوٰۃ فرض نہیں ہے الّا یہ کہ مالک اپنی خوشی سے کچھ ادا کردے۔ جب پانچ اونٹ ہوجائیں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور باہر چرنے والی بکریوں میں چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک دو بکریاں فرض ہیں اور جب دو سو سے بڑھ جائیں تو تین سو تک تین بکریاں فرض ہیں اور جب تین سو سے تعداد بڑھ جائے تو پھر ہر سو میں ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے اور جب کسی شخص کی باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے الّا یہ کہ مالک خود ادا کردے۔'' پھر مکمل

صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : النَّاقَةُ إِذَا وَلَدَتْ فَتَمَّ لِوَلَدِهَا سَنَةٌ ـ وَ دَخَلَ وَلَدُهَا فِي السَّنَةِ الثَّانِي ـ فَإِنْ كَانَ الْوَلِيْدُ ذَكَرًا فَهُوَ ابْنُ مَخَاضٍ ، وَ الْأُنْثَى بِنْتُ مَخَاضٍ ، لِأَنَّ النَّاقَةَ إِذَا وَلَدَتْ لَمْ تَرْجِعْ إِلَى الْفَحْلِ لِيَضْرِبَهَا الْفَحْلُ إِلَى سَنَةٍ فَإِذَا تَمَّ لَهَا سَنَةٌ مِنْ حِيْنِ وِلَادَتِهَا رَجَعَتْ إِلَى الْفَحْلِ ، فَإِذَا ضَرَبَهَا الْفَحْلُ أُلْحِقَتْ بِالْمَخَاضِ ، وَ هُنَّ الْحَوَامِلُ فَكَانَتِ الْأُمُّ مِنَ الْمُوَاخِضِ . وَ الْمَاخِضُ الَّتِيْ قَدْ خَاضَ الْوَلَدُ فِيْ بَطْنِهَا أَيْ تَحَرَّكَ الْوَلَدُ فِي الْبَطْنِ فَكَانَ ابْنُهَا ابْنُ مَخَاضٍ وَ ابْنَتُهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَتَمْكُثُ النَّاقَةُ حَامِلًا سَنَةً ثَانِيَةً ، ثُمَّ تَلِدُ فَإِذَا وَلَدَتْ صَارَ لَهَا ابْنٌ فَسُمِّيَتْ لَبُوْنًا وَابْنُهَا ابْنُ لَبُوْنٍ وَابْنَتُهَا اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَقَدْ تَمَّ لِلْوَلَدِ سَنَتَانِ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ ، فَإِذَا مَكَثَ الْوَلَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ تَمَامَ السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ سُمِّيَ حِقَّةٌ ، وَ إِنَّمَا تُسَمّٰى حِقَّةً لِأَنَّهَا إِنْ كَانَتْ أُنْثٰى اسْتُحِقَّتْ أَنْ يُّحْمِلَ الْفَحْلُ عَلَيْهَا وَ تُحْمَلَ عَلَيْهَا الْأَحْمَالُ ، وَ إِنْ كَانَ ذَكَرًا اسْتَحَقَّ الْحَمُوْلَةَ عَلَيْهِ فَسُمِّيَ حِقَّةً لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ ، فَأَمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يُضَافُ الْوَلَدُ إِلَى الْأُمِّ فَيُسَمّٰى إِذَا تَمَّ لَهُ سَنَةٌ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ

حدیث بیان کی۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔
امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جب اونٹنی بچہ پیدا کر لیتی ہے اور اس کی عمر مکمل ایک سال ہو جاتی ہے اور بچہ دوسرے سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اگر وہ مذکر ہو تو اسے ابن مخاض کہا جاتا ہے اور اگر مؤنث ہو تو اسے بنت مخاض کہتے ہیں کیونکہ اونٹنی بچے کو جنم دینے کے بعد ایک سال تک اونٹ کے ساتھ جفتی کے لیے اس کے قریب نہیں جاتی۔ پھر ایک سال مکمل ہونے پر وہ نر اونٹ کے پاس جفتی کے لیے جاتی ہے اور جب اونٹ اس کے ساتھ تعلق قائم کر لیتا ہے تو اسے مخاض شمار کیا جاتا ہے۔ ایسی اونٹنیوں کو جو حاملہ ہوتی ہیں اور کسی بچے کی ماں بھی ہوتی ہیں انہیں مواخض کہا جاتا ہے۔ ماخض اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ میں بچہ حرکت کرے۔ لہٰذا اس اونٹنی کے (پہلے) بچے کو ابن مخاض کہتے ہیں اور بچی کو بنت مخاض کہتے ہیں۔ اس طرح اونٹنی دوسرا سال حاملہ رہتی ہے۔ پھر وہ بچہ جنتی ہے تو اسے لبون اور اس کے بیٹے کو ابن لبون اور اس کی بیٹی کو بنت لبون کہا جاتا ہے۔ جبکہ بچہ دو سال کا ہو چکا ہوتا ہے اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ بچہ تیسرا سال مکمل کر کے چوتھے سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے حِقہ کہا جاتا ہے اور اسے حِقہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ مؤنث ہو تو وہ اس عمر میں نر کے ساتھ جفتی اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جاتی ہے اور نر ہو تو وہ بھی سواری اور بار برداری کے قابل ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس عمر سے پہلے اس کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی ہے۔ لہٰذا جب اونٹ ایک سال کا ہو جائے اور دوسرے سال میں داخل ہو جائے تو اس کو ابن مخاض کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ماں مخاض کہلاتی ہے اور جب اس کی عمر دو

الثَّانِيَةِ ابْنُ مَخَاضٍ لِأَنَّ أُمَّهُ مِنَ الْمَخَاضِ، وَ إِذَا تَمَّ لَهُ سَنَتَانِ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ سُمِّيَ ابْنُ لَبُونٍ لِأَنَّ أُمَّهُ لَبُونٌ بَعْدَ وَضْعِ الْحَمْلِ الثَّانِي، وَ إِنَّمَا سُمِّيَ حِقَّةً لِعِلَّةِ نَفْسِهِ عَلَى مَا بَيَّنْتُ أَنَّهُ يَسْتَحِقُّ الْحَمُولَةَ، فَإِذَا تَمَّ لَهُ أَرْبَعُ سِنِيْنَ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الْخَامِسَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ جَذْعَةٌ، فَإِذَا تَمَّ لَهُ خَمْسَ سِنِيْنَ وَدَخَلَ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ فَهُوَ ثَنِيٌّ، فَإِذَا مَضَتْ وَ دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ رُبَاعٌ، وَ الْأُنْثَى رُبَاعِيَةٌ، فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَمْضِيَ السَّنَةُ السَّابِعَةُ، فَإِذَا مَضَتِ السَّابِعَةُ وَ دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ أَلْقَى السِّنَّ الَّتِي بَعْدَ الرُّبَاعِيَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ سَدِيسٌ وَ سُدُسٌ لُغَتَانِ وَ كَذَلِكَ الْأُنْثَى لَفْظُهُمَا فِي هَذَا السِّنِّ وَاحِدَةٌ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى تَمْضِيَ السَّنَةُ الثَّامِنَةُ، فَإِذَا مَضَتِ الثَّامِنَةُ وَ دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ فَقَدْ فَطَرَ نَابُهُ وَ طَلَعَ فَهُوَ حِينَئِذٍ بَازِلٌ وَ كَذَلِكَ الْأُنْثَى بَازِلٌ بِلَفْظِهِ، فَلَا يَزَالُ بَازِلًا حَتَّى يَمْضِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ وَ دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ بَعْدَ الْإِخْلَافِ وَ لَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَ بَازِلُ عَامَيْنِ وَ مُخْلِفُ عَامٍ وَ مُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ، فَإِذَا كَبُرَ فَهُوَ عَوْدٌ وَ الْأُنْثَى

سال ہو اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو اسے ابن لبون کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ماں دوسرا حمل جننے کے بعد لبون ہوتی ہے۔ (یعنی اس کے تھنوں میں دودھ اتر آتا ہے) اور اسے حقہ مذکورہ بالا علت کی وجہ سے کہا جاتا ہے یعنی وہ بوجھ وغیرہ اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے اور جب وہ مکمل چار سال کا ہو جاتا ہے اور پانچویں سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے جَذَعَة کہتے ہیں۔ پھر جب اس کی عمر مکمل پانچ سال ہو جائے اور وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائے تو اسے ثَنِیٌّ کہا جاتا ہے۔ اور جب چھٹا سال گزر جائے اور ساتویں سال میں داخل ہو جائے تو اسے رَبَاع کہتے ہیں اور مونث کو رَبَاعیہ کہتے ہیں۔ ساتویں سال میں اس کا نام یہی رہتا ہے۔ پھر جب آٹھویں سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے رباعی دانتوں کے بعد والے دانت گر جاتے ہیں اس وقت اسے سَدِیسٌ اور سُدُسٌ کہا جاتا ہے۔ اس عمر میں نر اور مادہ دونوں کا ایک ہی نام ہے۔ آٹھواں سال مکمل ہونے تک اس کا یہی نام رہتا ہے۔ پھر جب آٹھواں سال گزر جاتا ہے اور نواں سال شروع ہوتا ہے تو اس کے کچلی والے دانت نکل آتے ہیں۔ اس وقت اسے بَازِلٌ (کچلی والا اونٹ) کہتے ہیں۔ مؤنث کو بھی بازل ہی کہتے ہیں۔ نویں سال کے گزرنے تک اسے بازل ہی کہتے ہیں اور جب دسویں سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے مخلف کہتے ہیں مخلف کے بعد اس کا کوئی نام نہیں ہوتا بلکہ اسے ایک سالہ بازل، دو سالہ بازل یا ایک سالہ مخلف اور دو سالہ مُخْلِفٌ وغیرہ کہا جاتا ہے اور جب اونٹ بوڑھا ہو جائے تو اسے عَوْدٌ کہا جاتا ہے اور مونث کو عَوْدَة کہتے ہیں اور جب بالکل بوڑھا ہو جائے تو اسے قَحْر کہتے ہیں جبکہ مادہ

عَوْدَةٌ ، وَ إِذَا هَرِمَ فَهُوَ قَحْرٌ لِلذَّكَرِ ، وَ أَمَّا الْأُنْثٰى فَهِيَ الثَّابُ وَ الشَّارِفُ .

کو ثَابٌ اور شَارِفٌ کہتے ہیں۔"

١٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صِغَارَ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ وَ كِبَارَهُمَا تُعَدُّ عَلٰى مَالِكِهَا عِنْدَ أَخْذِ السَّاعِي الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِكِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ وصول کرتے وقت تحصیل دار تمام چھوٹے بڑے اونٹ اور بکریاں شمار کرے گا

٢٢٦٢۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَيْءٌ ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيْهَا ثَلَاثَةُ شِيَاهٍ إِلٰى عِشْرِيْنَ)) ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَيْءٌ ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْساً فَفِيْهَا شَاةٌ إِلٰى عَشْرٍ ، فَإِذَا كَانَتْ عَشْراً فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ ، فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلٰى عِشْرِيْنَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . فَإِذَا كَثُرَتِ الْإِبِلُ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ . وَ لَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَ لَا ذَاتُ عَوْرَاءَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پندرہ اونٹ ہو جائیں تو بیس اونٹ ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ ہے۔" پھر مکمل روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے پھر جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو دس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ ہے جب دس اونٹ ہوں تو ان میں دو بکریاں زکوٰۃ ہے حتیٰ کہ تعداد پندرہ ہو جائے پھر جب پندرہ ہو جائیں گے تو پھر بیس ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ فرض ہے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔ "پھر جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک حقہ (تین سالہ اونٹ) زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کی وصولی میں بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ تحصیل دار چاہے تو وصول کرلے اور وہ چھوٹے بڑے تمام اونٹ شمار کرے

(٢٢٦٢) اسنادہ حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، حدیث : ١٥٧٤۔ سنن ترمذی: ٦٢٠۔ سنن نسائی: ٢٤٨٠۔ مسند احمد: ١/ ٩٣۔ سنن الدارمی: ١٦٢٩۔

الْـمُـصَـدِّقُ وَ يُـعَدُّ صَغِيْرُهَا وَ كَبِيْرُهَا . وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ فَإِذَا كَـانَـتْ أَرْبَـعِيْـنَ فَفِيْهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِيْنَ وَ مِـائَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلَى الْـمِائَتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثٌ إِلَـى ثَلَاثِ مِـائَةٍ ، فَـإِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، وَ لَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَ لَا ذَاتُ عَوَارٍ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَ يُعَدُّ صَغِيْرُهَا وَ كَبِيْـرُهَـا ، وَ لَا يُـجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَ لَا بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .

گا اور چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چالیس بکریاں ہوجائیں تو ایک سو بیس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب (اس تعداد سے) ایک بکری بھی زائد ہوجائے تو پھر دو سو ہونے تک دو بکریاں زکوٰۃ ہے۔ پھر ایک بکری زائد ہونے پر تین سو تک تین بکریاں زکوٰۃ ہے اور جب بکریاں زیادہ ہوجائیں تو پھر ہر سو بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور بوڑھی اور عیب دار بکری وصول نہیں کی جائے گی الاّ یہ کہ وصول کنندہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے اور وہ چھوٹی بڑی تمام بکریاں شمار کرے گا اور زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے جانور علیحدہ علیحدہ نہیں کیے جائیں گے اور نہ الگ الگ جانوروں کو یکجا کیا جائے گا۔“

فوائد :......١۔ ان احادیث میں چوپایوں کی زکاۃ کا بیان ہے کہ جس طرح سونا اور چاندی کی زکاۃ واجب ہے، اسی طرح مذکورہ چوپایوں کی زکاۃ واجب ہے۔

٢۔ پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی زکاۃ نہیں، البتہ اپنی خوشی سے صدقہ دیا جا سکتا ہے، لیکن جب اونٹ پانچ کی تعداد میں موجود ہوں تو پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکاۃ ہے، پھر پانچ سے لے کر چوبیس تک ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ پھر حدیث میں مذکورہ جس عدد کو اونٹ پہنچ جائیں، اس حساب سے زکاۃ ادا کی جائے گی۔

٣۔ چالیس سے کم بکریوں میں زکاۃ لازم نہیں، البتہ مالک اپنی خوشی سے صدقہ کر سکتا ہے۔ چالیس سے لے کر ایک سو بیس بکریوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے اور ایک سے بیس سے لے کر دو سو بکریوں میں دو بکریاں زکاۃ ہے، پھر دو سو کے بعد ہر سو عدد پر ایک بکری زکاۃ ہے۔

٤۔ جن چوپایوں میں زکاۃ واجب ہے، ان کی تعداد میں چھوٹے بڑے سب جانور شامل ہوں گے اور جب مجموعی جانوروں کی تعداد نصاب کو پہنچ جائے تو ان جانوروں میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے۔

١٧..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَ لَا فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ سے کم اونٹوں اور چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ وَاقِعٌ عَلَى عُشْرِ الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ وَ عَلَى زَكَاةِ الْمَنَاضِ مِنَ

الْوَرِقِ ، وَعَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي ، إِذِ الْعَامَّةُ تُفَرِّقُ بَيْنَ الزَّكَاةِ وَ الصَّدَقَةِ وَالْعُشْرِ لِجَهْلِهَا بِالْعِلْمِ فَتَتَوَهَّمُ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ إِنَّمَا تَقَعُ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي دُوْنَ عُشْرِ الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ وَ تَتَوَهَّمُ أَنَّ الْوَاجِبَ فِي النَّاضِ إِنَّمَا يَقَعُ عَلَيْهِ اِسْمُ الزَّكَاةِ ، لَا اِسْمُ الصَّدَقَةِ ، وَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ قَدْ سَمّٰى جَمِيْعَ ذٰلِكَ صَدَقَةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِيْ خَبَرِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ .))

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ اناج اور پھلوں کے عشر اور سونے چاندی کی زکوٰۃ پر بھی لفظ صدقہ کا اطلاق ہوتا ہے اور جانوروں کی زکوٰۃ پر بھی صدقہ کا لفظ بولا جاتا ہے کیونکہ عوام کم علمی کی بنا پر زکوٰۃ، عشر اور صدقہ میں فرق کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ صدقہ کا لفظ صرف جانوروں کی زکوٰۃ پر بولا جاتا ہے، اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ پر صدقہ کا لفظ نہیں بولا جاتا اور ان کے خیال میں سونے چاندی کے لیے زکوٰۃ کا لفظ خاص ہے۔ ان پر صدقہ کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ان تمام چیزوں کی زکوٰۃ کو صدقہ کا نام دیا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

٢٢٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، (ح) حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ وَ شُعْبَةُ ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .)) مَعَانِيْ أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ . وَ هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ . وَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ : لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم اناج میں بھی صدقہ نہیں ہے۔'' تمام راویوں کی احادیث کا معنی ایک ہی ہے اور یہ حدیث جناب محمد بن بشار کی ہے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

(٢٢٦٣) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب ما ادى زكاته فليس بكنز، حديث: ١٤٠٥ - صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة، حديث: ٩٧٩ - سنن ابي داؤد: ١٥٥٨ - سنن ترمذي: ٦٢٦ - سنن نسائي: ٢٤٤٧ - مسند احمد: ٣/ ٦، ٤٤ - مسند الحميدي: ٧٣٥.

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الزَّكَاةِ أَيْضاً وَاقِعٌ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ إِذِ الصَّدَقَةُ وَ الزَّكَاةُ اسْمَانِ لِلْوَاجِبِ فِي الْمَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ زکوٰۃ کا لفظ مویشیوں کے صدقہ پر بولا جاتا ہے کیونکہ زکوٰۃ اور صدقہ مال میں واجب (اللہ تعالیٰ کے حق کے) دو نام ہیں

۲۲۶۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ، وَلَا بَقَرٍ ، وَلَا غَنَمٍ ، لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهَا)) ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ بِتَمَامِهِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے: ''جو بھی اونٹوں کا مالک، گائے اور بکریوں کا مالک زکوٰۃ ادا نہیں کرتا......'' میں یہ حدیث اس سے پہلے مکمل لکھوا چکا ہوں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ زکاۃ کا اطلاق صدقہ پر اور صدقہ کا اطلاق زکاۃ پر جائز ہے، البتہ نفلی صدقہ کے لیے زکاۃ کا استعمال درست نہیں۔ کیونکہ زکاۃ ایک معینہ نصاب پر لازم ہوتی ہے لہٰذا جب مال معینہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس حاصل ہونے والی زکاۃ کو زکاۃ وصدقات کہا جا سکتا ہے۔

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا تَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِيْ سَوَائِمِهَا دُوْنَ غَيْرِهِمَا ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چرنے والے اونٹ اور بکریوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کے علاوہ دوسروں میں واجب نہیں اور اس میں ان لوگوں کی نفی ہے جو کہتے ہیں کام کاج اور بوجھ اٹھانے والے اونٹوں پر زکوٰۃ ہے

۲۲۶۵۔ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ: وَ صَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ شَاةٌ ، قَدْ أَمْلَيْتُ قَبْلُ .

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ چرنے والی بکریاں جب چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہوں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ یہ حدیث میں نے پہلے لکھوا دی ہے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ بِهٰذَا

۲۲۶۶۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ جَدِّيْ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا..........

(۲۲۶۴) تقدم برقم: ۲۲۵۱　　(۲۲۶۵) تقدم برقم: ۲۲۶۱.

(۲۲۶۶) اسنادہ حسن ...... سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، حدیث: ۱۵۷۵۔ سنن نسائی: ۲۴۴۶۔ مسند احمد: ۴/۵۔ سنن دارمی: ۱۶۷۷.

بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((فِيْ كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ مِنْ حِسَابِهَا ، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِراً فَلَهُ أَجْرُهَا ، وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا اٰخِذُهَا وَ شَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا ، لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ .)) قَالَ الصَّنْعَانِيُّ : مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ . وَ قَالَ بُنْدَارٌ : وَ مَنْ أَبٰى فَأَنَا اٰخِذُهَا وَ شَطْرَ مَالِهِ ، وَ قَالَ : لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ مِنْ حِسَابِهَا .

''حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باہر چرنے والے اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک دو سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ حساب سے اونٹ الگ نہ کیے جائیں۔ جس شخص نے اجر و ثواب کی نیت سے زکوٰۃ ادا کی تو اسے اس کا اجر ملے گا اور جس شخص نے زکوٰۃ روک لی تو ہم اس سے (زبردستی) وصول کرلیں گے اور اس کے آدھے اونٹ بھی (بطور سزا) لے لیں گے۔ یہ ہمارے رب کے فرائض میں سے ایک فرض ہے اور محمد (ﷺ) کی آل کے لیے اس میں سے کچھ حلال نہیں۔'' صنعانی کہتے ہیں ہر چالیس میں ایک دو سالہ اونٹنی ہے۔ اور جناب بندار کی روایت میں ہے ''اور جس شخص نے انکار کیا تو میں اس سے (زبردستی) زکوٰۃ وصول کروں گا اور اس کا آدھا مال بھی (بطور جرمانہ) لے لوں گا اور فرمایا: اونٹوں کو حساب سے الگ نہ کیا جائے۔''

٢٢٦٧۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ۔ وَ هُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَ قَالَ فِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ سَائِمَةٍ وَحْدُهَا شَاةٌ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کے احکام لکھوائے تھے پھر اپنے حکام اور عمال کو بھیجنے سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ فوت ہوگئے۔''

اور مکمل حدیث بیان کی۔ اور کہا: ''چرنے والی چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے، ایک سو بیس بکریاں ہونے تک یہی زکوٰۃ ہے۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔

فوائد :.....شرح السنہ میں مذکور ہے کہ یہ (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ چرنے والی بکریوں میں زکاۃ واجب

(٢٢٦٧) حسن لغيره۔ سنن ابي داؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السالمة، حديث : ١٥٦٨، ١٥٦٩۔ سنن ترمذي : ٦٢١۔ سنن الدارمي : ١٦٣٦۔ مسند احمد : ٢/ ١٤.

ہے اور جن بکریوں کو چارہ ڈالا جاتا ہے، ان میں زکاۃ واجب نہیں ہے۔

نیز اس وجہ سے عام اہل علم کے نزدیک کام کرنے والی گایوں اور اونٹوں میں بھی زکاۃ واجب نہیں ہے۔

(عون المعبود: ۳/ ۴۸۹)

۲۰..... بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

گائے کی زکوۃ کا بیان ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ وَ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ مُعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ : وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَ أَخْبَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعاً ، وَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً ، وَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَاراً أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ . هٰذَا حَدِيْثُ إِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ .

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا اور انہیں فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں ایک ایک سالہ بچھڑا وصول کریں اور ہر چالیس گائیوں میں ایک دو سالہ گائے زکوۃ لیں اور ہر بالغ (غیر مسلم شخص) سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافری کپڑا وصول کریں۔ یہ روایت اسحاق بن یوسف کی ہے۔"

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ....

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُ كِتَاباً ، فِيْهِ : وَ فِي الْبَقَرِ :

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک تحریر لکھوائی، اس میں یہ لکھا تھا: "گائے

(۲۲۶۸) اسنادہ صحیح۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، حدیث: ۱۵۷۷۔ سنن ترمذی: ۶۲۳۔ سنن نسائی: ۲۴۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۰۳۔ مسند احمد: ۵/ ۲۳۰۔ سنن الدارمی: ۱۶۲۳۔

(۲۲۶۹) اسنادہ صحیح۔ سنن الدارمی: ۱۶۲۲۔ مصنف عبدالرزاق: ۴/ ۴.

فِي ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيعٌ وَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ .

کی زکوۃ یہ ہے کہ ہر تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑا اور ہر چالیس گائیوں میں ایک دوسالہ بچھڑا زکوۃ ہے۔"

۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْجَبَ الصَّدَقَةَ فِي الْبَقَرِ فِي سَوَائِمِهَا دُوْنَ عَوَامِلِهَا .

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے چرنے والی گائیوں میں زکوۃ فرض کی ہے کام کاج میں استعمال ہونے والے بیل اور گائے میں زکوۃ فرض نہیں کی۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْجَرَّارُ بِالْفُسْطَاطِ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْإِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَ رَجُلٍ اٰخَرَ سَمَّاهُ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ زُهَيْرٌ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لٰكِنْ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ أَحَبُّ إِلَيَّ وَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ : وَ فِي الْغَنَمِ وَ فِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعَةٌ وَ ثَلَاثِيْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ ، وَفِي الْأَرْبَعِيْنَ شَاةٌ ، ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةً ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى عِشْرِيْنَ وَ مَائَةٍ فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلَى الْمِائَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ شَاةٌ فِيْهَا أَيْ فَفِيْهَا . وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو : أَوْ فَفِيْهَا ثَلَاثٌ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ ثُمَّ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ . وَ فِي الْبَقَرِ فِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بکریوں کی زکوۃ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوۃ ہے اور اگر صرف انتالیس بکریاں ہوں تو پھر تم پر کوئی زکوۃ فرض نہیں ہے اور چالیس میں ایک بکری فرض ہے۔ پھر ایک سوبیس تک تم پر زکوۃ نہیں ہے لیکن اگر اس سے بڑھ جائیں تو پھر دوسو تک دو بکریاں زکوۃ ہے اور اگر دو سو سے تعداد بڑھ جائے تو تین سو تک تین بکریاں فرض ہیں۔ پھر ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکوۃ ہے اور تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی زکوۃ ہے اور چالیس گائیوں میں دو سالہ بچھڑا زکوۃ ہے اور کام کرنے والے بیل یا گائیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب ابوعبید کہتے ہیں: تبیع سے مراد بچھڑے کی عمر نہیں ہے بلکہ یہ اس کی صفت ہے اور اسے تبیع اس وقت کہتے ہیں جب وہ

(۲۲۷۰) تقدم تخریجه برقم: ۲۲٦۲.

ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَ لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ : تَبِيْعٌ لَيْسَ بِسِنٍّ إِنَّمَا هُوَ صِفَةٌ ، وَ إِنَّمَا سُمِّيَ تَبِيْعاً إِذَا قَوِىَ عَلَى اتِّبَاعِ أُمِّهِ فِي الرَّعْىِ . وَ قَالَ : إِنَّهُ لَا يَقْوِىْ عَلَى اتِّبَاعِ أُمِّهِ فِي الرَّعْىِ إِلَّا أَن يَكُوْنَ حَوْلِياً أَىْ قَدْ تَمَّ لَهُ حَوْلٌ .

چرنے کے لیے اپنی ماں کے پیچھے جانے پر قادر ہو جاتا ہے اور بچھڑا چرنے کے لیے اپنی ماں کی اتباع اسی وقت کرتا ہے جب اس کی عمر ایک سال مکمل ہو جاتی ہے۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى مُثِيْرِ الْأَرْضِ زَكَاةٌ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمین میں ہل چلانے کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فوائد :.......۱۔ امیر یمانی سبل السلام میں لکھتے ہیں: (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) گائیوں میں زکاۃ واجب ہے اور ان کا نصاب (حدیث میں بیان کردہ) نصاب ہے۔ ابن عبدالبر بیان کرتے ہیں۔ حدیث معاذ میں مذکور طریقہ کے مطابق گائیوں کی زکاۃ کی فرضیت میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں اور حدیث میں بیان کردہ نصاب مجمع علیہ ہے، نیز تیس سے کم گائیوں میں کوئی زکاۃ نہیں ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۹۵)

۲۔ کام کرنے والی گائیوں میں زکاۃ واجب نہیں، بلکہ یہ مال تجارت شمار ہوگی اور عام زکاۃ کے ضمن میں نصاب کو شامل ہو جائے تو زکاۃ واجب ہوگی۔

۲۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ اللَّبُوْنِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ رِضَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ

مویشیوں کے مالک کی رضا مندی کے بغیر دودھ والا جانور زکوٰۃ میں وصول کرنا منع ہے

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ....

(۲۲۷۱) اسنادہ صحیح۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/ ۱۳۱۔ مصنف عبدالرزاق: ۴/ ۱۹ بمعناہ.

(۲۲۷۲) حسن۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۹۸۔۳۹۹.

عَـنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ سَاعِياً ، فَقَالَ أَبُوْهُ: لَا تَخْرُجْ حَتّٰى تُحَدِّثَ بِـرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْداً ، فَلَـمَّـا أَرَادَ الْـخُـرُوْجَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا قَيْسُ لَا تَأْتِ يَـوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِكَ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَـقَـرَةٌ لَهَـا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ . وَ لَا تَـكُنْ كَأَبِيْ رِغَالٍ)) . فَقَالَ سَعْدٌ : وَ مَا أَبُوْ رِغَـالٍ ؟ قَـالَ : مُـصَدِّقٌ بَعَثَهُ صَالِحٌ فَوَجَدَ رَجُلًا بِـالـطَّائِفِ فِيْ غَنَمِهٖ قَرِيْبَةً مِنَ الْمِائَةِ شِصَاصٍ إِلَّا شَاةً وَاحِدَةً وَ ابْنٌ صَغِيْرٌ لَا أُمَّ لَهُ فَلَبَنُ تِلْكَ الشَّاةِ عَيْشُهُ . فَقَالَ صَاحِبُ الْـغَنَمِ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَحَّبَ قَالَ : هٰـذِهٖ غَـنَمِيْ فَخُذْ أَيَّهَا أَحْبَبْتَ ، فَنَظَرَ إِلَى الشَّاةِ اللَّبُوْنِ ، فَقَالَ : هٰذِهٖ . فَقَالَ الرَّجُلُ : هٰـذَا الْـغُلَامُ كَـمَـا تَرٰى لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ وَ لَا شَـرَابٌ غَيْـرُهَـا . فَـقَـالَ : إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ الـلَّبَنَ فَأَنَا أُحِبُّهُ . فَقَالَ : خُذْ شَاتَيْنِ مَكَانَهَا فَـأَبٰـى فَلَمْ يَزَلْ يَزِيْدُهُ وَ يَبْذُلُ حَتّٰى بَذَلَ لَهُ خَمْسَ شِيَاهٍ شِصَاصٍ مَكَانَهَا ، فَأَبٰى عَلَيْهِ فَـلَـمَّـا رَاٰى ذٰلِكَ عَـمَـدَ إِلٰـى قَوْسِهٖ فَرَمَاهُ فَـقَـتَـلَـهُ . فَـقَـالَ : مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْتِيَ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو ان کے والد بزرگوار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کیے بغیر مت جانا۔ لہٰذا جب انہوں نے روانگی کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے قیس! تم قیامت والے دن اپنی گردن پر بلبلاتے ہوئے اونٹ یاڈکارتی ہوئی گائے یا منمناتی ہوئی بکری لے کر مت آنا اور نہ تم ابو رغال جیسا بننا۔“ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابورغال کون تھا (اور اس کا معاملہ کیسے ہوا)؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایک زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تھا جسے صالح یعنی نبی ﷺ نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو وہ طائف میں ایک شخص کے پاس گیا جس کے پاس تقریباً سو بکریاں تھیں جن کا دودھ خشک ہو چکا تھا اور دودھ دینے والی صرف ایک بکری تھی۔ اس (آدمی) کا ایک بیٹا تھا جس کی والدہ نہیں تھی اور اس بکری کا دودھ ہی اس کی خوراک تھی۔ بکریوں کے مالک نے پوچھا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا نمائندہ ہوں تو اس شخص نے اسے خوش آمدید کہا اور کہا: یہ میری بکریاں ہیں۔ ان میں سے جو چاہو (زکوٰۃ میں) وصول کرلو تو اس نے دودھ والی بکری کو دیکھ کر کہا: یہ لوں گا تو اس شخص نے عرض کی کہ اس بچے کو تم دیکھ رہے ہو، اس کی خوراک (اس بکری کے دودھ کے سوا) کچھ نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم دودھ پسند کرتے ہو تو میں بھی دودھ پسند کرتا ہوں۔ بکریوں کے مالک نے کہا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔ لیکن تحصیل دار نے انکار کر دیا اور مالک اس پر مزید تعداد بڑھاتا رہا حتیٰ کہ اس نے دودھ والی

رَسُوْلَ اللّٰهِ بِهٰذَا الْخَبَرِ أَحَدٌ قَبْلِيْ . فَأَتَى صَاحِبُ الْغَنَمِ صَالِحاً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ صَالِحُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا رِغَالٍ إِلْعَنْ أَبَا رِغَالٍ . فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْفُ قَيْساً مِنَ السِّعَايَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . رَوَاهُ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا . قَالَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ .

بکری کے بدلے پانچ دودھ نہ دینے والی بکریاں دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر وصول کنندہ نے انکار کر دیا۔ جب مالک نے اس کا مسلسل انکار دیکھا تو اس نے اپنی کمان سے تیر مار کر قتل کر دیا۔ پھر (لوگوں سے) کہا: اس واقعے کی خبر مجھ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو کوئی شخص نہ دے۔ چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو پورے واقعے کی اطلاع دی تو صالح ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو رغال پر لعنت بھیج۔ اے اللہ! ابو رغال پر لعنت کر۔" تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! قیس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے نہ بھیجیں۔"

۲۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِخْرَاجِ الْهَرِمَةِ وَ الْمَعِيْبَةِ وَ التَّيْسِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ مَشِيْئَةِ الْمُصَدِّقِ وَ إِبَاحَةِ أَخْذِهِنَّ إِذَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَ أَرَادَ

تحصیل دار کی رضا مندی کے بغیر زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار جانور اور نر بکرا ادا کرنے کی ممانعت کا بیان اور اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسے جانور لینا چاہے تو پھر ان کو زکوٰۃ میں ادا کرنا جائز ہے

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، حَدَّثَنِيْ.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ حِيْنَ وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ بِهَا رَسُوْلَهُ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ : وَ لَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے مجھے بحرین کا عامل بنا کر بھیجتے وقت یہ تحریر لکھ کر دی: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان احکام کا حکم دیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: "اور زکوٰۃ میں بوڑھا جانور، عیب دار اور نر بکرا ادا نہیں کیا جائے گا الا

(۲۲۷۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۲٦۱.

هَـرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَـوَارٍ وَلَا تَيْـسٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ . یہ کہ وصول کنندہ یہ جانور وصول کرنا چاہے (تو کر سکتا ہے)۔"

فوائد :......ا۔ زکاۃ میں بوڑھا اور عیب والا جانور نہیں لیا جائے گا اور مالک کی مرضی کے بغیر سانڈھ نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر سانڈھ لینے میں ضرر ہے۔ (فتح الباری: ٥/٦٦) اس زریں اصول کے تحت صدقہ لینے اور دینے والے دونوں فریق نقصان دینے اور نقصان اٹھانے سے محفوظ رہیں گے۔

۲۴..... بَابُ إِبَاحَةِ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مُخْرِجِ مُسِنِّ مَاشِيَتِهِ فِي الصَّدَقَةِ بِأَنَّ لَا يُبَارَكَ لَهُ فِيْ مَاشِيَتِهِ وَ دُعَائِهِ لِمُخْرِجِ أَفْضَلِ مَاشِيَتِهِ فِي الصَّدَقَةِ بِأَنْ يُّبَارَكَ لَهُ فِيْ مَالِهِ

جو شخص زکوٰۃ میں بوڑھا اور کمزور جانور ادا کرے، امام کے لیے جائز ہے کہ اس کے حق میں بے برکتی کی دعا کر دے اور جو شخص زکوٰۃ میں عمدہ جانور پیش کرے، اس کے حق میں برکت کی دعا کر دے کہ اللہ اس کے مال میں برکت عطا فرمائے

٢٢٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنِي الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَـنْ وَائِـلِ بْـنِ حُـجْرٍ . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَـعَـثَ إِلَـى رَجُـلٍ ، فَـبَـعَـثَ إِلَيْـهِ بِفَصِيْلٍ مَـخْـلُـوْلٍ ، فَـقَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ : جَاءَ مُـصَـدِّقُ الـلّٰـهِ وَ مُـصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ بِفَصِيْلٍ مَخْلُوْلٍ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ لَهُ فِيْـهِ وَلَا فِـيْ إِبِـلِهِ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مَا قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ مِنْ حُسْنِهَا وَ جَمَالِهَا فَقَالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ بَـارِكْ فِيْـهِ وَ فِـيْ إِبِلِهِ . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : ذَهَـبَ مُـصَدِّقُ اللّٰهِ وَمُصَدِّقُ رَسُوْلِهِ إِلٰى فُلَانٍ فَجَاءَ بِفَصِيْلٍ مَخْلُوْلٍ .

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے اپنا نمائندہ بھیجا تو اس شخص نے آپ کے پاس ایک کمزور لاغر بچہ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اس شخص کے پاس) اللہ اور اس کے رسول کا زکوٰۃ وصول کنندہ آیا تو اس نے اونٹ کا یہ لاغر بچہ بھیجا ہے۔ اے اللہ! تو اسے اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ عطا فرما۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اور دعا اس شخص کو معلوم ہوئی تو اس نے آپ کی خدمت میں ایک خوبصورت اور عمدہ اونٹنی بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ اس شخص میں اور اس کے اونٹوں میں برکت عطا فرما۔" اور جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: "اللہ اور اس کے رسول کا تحصیل دار فلاں شخص کے پاس گیا تو ایک لاغر و کمزور بچہ (زکوٰۃ) لایا۔"

(٢٢٧٤) اسناده صحيح۔ سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب الجمع بين المتفرق، حديث: ٢٤٦٠۔

فوائد :......ا۔ زکاۃ میں بوڑھا اور معیوب جانور لینا درست نہیں لیکن اگر مالک کی چالاکی وعیاری کی وجہ سے زکاۃ میں ایسا جانور داخل کر دیا جائے، جو بوڑھا یا معیوب ہو تو زکاۃ لینے والا ایسے شخص کے لیے بددعا کر سکتا ہے اور اس کے مال واسباب میں بے برکتی کی بددعا کرنا جائز ہے۔

۲۔ جو شخص زکاۃ کے نصاب کے مطابق زکاۃ دے یا اپنی طرف سے بہتر جانور زکاۃ میں دے اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کی جائے گی۔

۲۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْمُصَدِّقِ خِيَارَ الْمَالِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ زکوۃ وصول کرنے والے کے لیے عمدہ مال وصول کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ ۔ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مَعْبَدٍ ۔ مَوْلٰى ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ، فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْماً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ أَنْ يَّشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ، فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَ اتَّقِ دَعْوَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف (گورنر بنا کر) روانہ کیا تو فرمایا: ''بے شک عنقریب تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جاؤ گے۔ جب تم ان کے پاس جاؤ تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات میں تیری اطاعت کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات کی اطاعت کرلیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں زکوۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیر لوگوں سے وصول کر کے ان کے غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ پس اگر وہ اس بات کی فرمانبرداری کریں تو پھر تم ان کے عمدہ مال وصول کرنے

(۲۲۷۵) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، حديث: ۱۳۹۵۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدعاء الى الشهادتين، حديث: ۱۹۔ سنن ابي داؤد: ۱۵۷٤۔ سنن ترمذي: ٦۲۵۔ سنن نسائي: ۲٤۳۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۸۳۔ مسند احمد: ۲۳۳/۱.

الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ . سے بچنا، اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔"

فوائد :......۱۔ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ظلم حرام ہے اور امام کے لائق ہے کہ وہ حکام کو وعظ ونصیحت کرے اور انہیں تقویٰ کا حکم دے انہیں مظالم سے روکنے میں مبالغہ آرائی سے کام لے اور ان کے برے انجام سے آگاہ کرے۔

۲۔ صدقہ زکاۃ کا مال اکٹھا کرنے والے پر عمدہ مال لینا حرام ہے بلکہ وہ درمیانے درجہ کے مال کا انتخاب کرے اور صاحب مال پر برا مال بطور زکاۃ دینا حرام ہے۔

۳۔ زکاۃ کافر کو نہیں دی جائے گی۔

۴۔ غنی کو فقراء کا حصہ نہیں دیا جائے گا۔ (شرح النووی: ۱/ ۸۹)

٢٦..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر خبر کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْ أَخْذِ كَرَائِمِ أَمْوَالِ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فِيْ مَالِهِ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ بِغَيْرِ طِيْبِ أَنْفُسِهِمْ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ أَخْذَ خِيَارِ أَمْوَالِهِمْ إِذَا طَابَتْ أَنْفُسُهُمْ بِإِعْطَائِهَا ، وَ دَعَا لِمُعْطِيْهَا بِالْبَرَكَةِ فِيْ مَالِهِ وَ فِيْ إِبِلِهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کے مال میں زکوٰۃ واجب ہو اس کے عمدہ مویشی لینے سے نبی کریم ﷺ نے اس وقت منع کیا ہے جب تحصیل دار مالک کی رضا مندی کے بغیر ان کے عمدہ مویشی وصول کرلے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان کی رضا مندی سے ان کے عمدہ مال وصول کرنا جائز رکھا ہے اور ایسے شخص کے مال اور اونٹوں میں برکت کی دعا فرمائی ہے۔

٢٢٧٦ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ : فَبَعَثَ بِنَاقَةٍ مِنْ حُسْنِهَا ، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَ فِيْ إِبِلِهِ))

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: تو اس شخص نے ایک خوبصورت اونٹنی بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ اس شخص میں اور اس کے اونٹوں میں برکت ڈال دے۔"

فوائد:......زکاۃ لینے والا زکاۃ دینے والوں کے لیے خیر و برکت کی دعا تو کرے گا ہی لیکن جو لوگ زکاۃ میں عمدہ

(٢٢٧٦) انظر الحديث السابق برقم: ٢٤٧٤.

مال پیش کریں، ان کے لیے خیر و برکت کی زیادہ اہتمام سے دعا کی جائے گی اور ایسا عمل یقیناً صاحب مال کے لیے خیر و برکت کا باعث بنے گا۔

٢٢٧٧۔ فَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبِيْ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَاةَ ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقاً عَلٰى بَلِيٍّ وَ عَذْرَةَ وَ جَمِيْعِ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ . قَالَ : فَصَدَّقْتُهُمْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِأَحَدِ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَ كَانَ مَنْزِلُهُ وَ بَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ . قَالَ : فَلَمَّا جَمَعَ لِيْ مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ . قَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ . فَقَالَ : ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَ لَا ظَهْرَ ، وَ أَيْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِيْ مَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا رَسُوْلٌ لَهُ قَبْلَكَ ، وَ مَا كُنْتُ لِأُقْرِضَ اللّٰهَ مِنْ مَالِيْ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَ لَا ظَهْرَ ، وَ لٰكِنْ خُذْ هٰذِهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيْمَةً سَمِيْنَةً ، فَخُذْهَا . فَقُلْتُ : مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُؤْمَرْ بِهِ . وَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيْبٌ ، فَإِمَّا أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ ، فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ ، وَ إِنْ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلیّ، عذرہ اور قضاعہ قبیلے کے خاندان بنی سعد بن ہدیم کے تمام افراد سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی حتیٰ کہ میں ان میں سے ایک شخص کے پاس پہنچا جس کا گھر اور علاقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ سے سب سے قریب تھا۔ جب اس شخص نے میرے سامنے اپنا سارا مال جمع کیا تو اس میں صرف ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) زکوٰۃ تھی تو میں نے اسے کہا: ایک سالہ اونٹنی ادا کر دو، تمہاری زکوٰۃ اتنی ہی ہے۔ وہ کہنے لگا: اس اونٹنی کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اللہ کی قسم! تم سے پہلے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال میں تشریف لائے ہیں اور نہ آپ کا تحصیل دار آیا ہے اور میں اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور قرض نہیں دینا چاہتا جو نہ دودھ دیتا ہو اور نہ وہ سواری کے قابل ہو۔ لیکن تم یہ جوان موٹی تازی اونٹنی لے لو۔ میں نے کہا: میں وہ جانور نہیں لے سکتا جسے لینے کا مجھے حکم نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے قریب ہی تشریف فرما ہیں۔ لہٰذا تم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی پیش کش کر لو جو تم نے مجھے کی ہے۔ اگر آپ نے وہ قبول فرمائی تو ٹھیک ہے اور اگر آپ نے واپس کر دی تو بھی درست ہے۔ اس نے کہا: میں یہ کام کروں گا۔

(٢٢٧٧) اسناده حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، حدیث: ١٥٨٣۔ مسند احمد: ١٤٢/٥.

رَدَّ عَلَيْكَ رَدَّهُ . قَالَ : فَإِنِّي فَاعِلٌ . فَخَرَجَ مَعِي وَ خَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : يَا نَبِيَّ اللهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ صَدَقَةَ مَالِي ، وَ أَيْمُ اللهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللهِ وَ لَا رَسُولٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَهُ ، فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي ، فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ ، وَ ذٰلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَ لَا ظَهْرَ ، وَ قَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً سَمِينَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَ هَا هِيَ ذِهْ ، قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَخُذْهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ذٰلِكَ الَّذِي عَلَيْكَ وَ إِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللهُ فِيهِ ، وَ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ .)) قَالَ : فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا . قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَ دَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ .

لہٰذا وہ میرے ساتھ وہی اونٹنی لے کر چل پڑا جو اس نے مجھے پیش کی تھی۔ حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے تو اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کا تحصیل دار میرے پاس میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آیا ہے۔ اور اللہ کی قسم! میرے مال میں اس سے پہلے نہ کبھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور نہ آپ کا تحصیل دار آیا ہے۔ تو میں نے اس کے سامنے اپنے جانور جمع کیے تو اس نے کہا کہ اس میں ایک سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے اور اس اونٹنی کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے اور میں نے اسے اپنی جوان فربہ اور خوبصورت اونٹنی پیش کی تا کہ وہ اسے وصول کرلے مگر اس نے انکار کر دیا ہے اور وہ اونٹنی یہ ہے۔ میں اسے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا ہوں لہٰذا آپ قبول فرمالیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر زکوٰۃ اتنی ہی تھی یعنی ایک ایک سالہ اونٹنی اور اگر تم بخوشی اچھی اونٹنی دینا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر عطا فرمائیں گے اور ہم نے وہ اونٹنی تم سے قبول کرلی ہے۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول وہ اونٹنی یہ ہے۔ میں اسے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا ہوں، آپ اسے قبول فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی وصول کرنے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔“

۲۲۷۸۔ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ : وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرْبَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ وَلَايَةُ

”جناب عمارہ بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: زمانے نے کروٹ بدلی حتیٰ کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا عہد

(۲۲۷۸) انظر الحديث السابق.

مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، وَ أَمَّرَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ عَلَى الْمَدِينَةِ ، بَعَثَنِي مُصَدِّقاً عَلَى بَلِيٍّ وَ عُذْرَةَ وَ جَمِيعِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ ، قَالَ : فَمَرَرْتُ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فِي مَالِهِ فَصَدَقْتُهُ بِثَلاثِينَ حِقَّةً فِيهَا فَحْلُهَا عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ وَ خَمْسِمِائَةِ بَعِيرٍ . قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ : فَنَحْنُ نَرٰى أَنَّ عَمَّارَةَ لَمْ يَأْخُذْ مَعَهَا فَحْلَهَا إِلَّا وَ هُوَ سُنَّةٌ إِذَا بَلَغَتْ صَدَقَةُ الرَّجُلِ ثَلاثِينَ حِقَّةً ضَمَّ إِلَيْهَا فَحْلَهَا .

حکومت آیا اور انہوں نے مروان بن حکم کو مدینہ منورہ کا امیر بنایا تو اس نے مجھے بلیّ، عذرہ اور قضاعہ قبیلے کے خاندان بنی سعد بن ہدیم کے تمام افراد سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو میں اس شخص کے پاس پہنچا (جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں ہوا ہے) جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا تو میں نے ان سے پندرہ سو اونٹوں کی زکوٰۃ تیس حقہ ان کے نر سانڈھ سمیت وصول کی۔ جناب ابن اسحاق کہتے ہیں: ”ہمارے خیال میں حضرت عمارہ کا اونٹنیوں کے ساتھ نر بھی وصول کرنا سنت ہونے کی وجہ سے تھا کہ جب کسی شخص کی زکوٰۃ تیس حقے ہو تو ان کا نر بھی ساتھ وصول کیا جائے گا۔“

٢٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ فِي السَّوَائِمِ خِيفَةَ الصَّدَقَةِ وَ تَرَاجُعِ الْخَلِيطَيْنِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِيمَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُمَا جَمِيعاً

زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ چرنے والے جانوروں کو جمع کرنے اور اکٹھے چرنے والے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی ممانعت کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ فِي الْمَاشِيَةِ فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ كَالْمَالِكِ الْوَاحِدِ ، إِذْ لَوْ كَانَا خَلِيطَيْنِ كَالْمَالِكَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُونَا خَلِيطَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ عَلَى صَاحِبِهِ بِشَيْءٍ مِمَّا أُخِذَ مِنْهُ ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ قَدْ يَكُونَانِ وَ إِنْ عَرَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَاشِيَتَهُ مِنْ مَاشِيَةِ خَلِيطِهِ ، كَانَتِ الْمَاشِيَةُ بَيْنَهُمَا مُشْتَرَكَةٌ . فَمَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنْ مَاشِيَتِهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَمِنْ مَالِهِمَا أَخَذَهَا كَشِرْكَتِهِمَا فِي أَصْلِ الْمَالِ ، وَ لَا مَعْنَى لِرُجُوعِ أَحَدِهِمَا عَلَى صَاحِبِهِ إِذْ مَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ فَمِنْ مَالِهِمَا جَمِيعاً أَخَذَهُ لَا مِنْ مَالِ أَحَدِهِمَا . قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِي قِصَّةِ دَاوُدَ وَ دُخُولِ الْخَصْمَيْنِ عَلَيْهِ ، ﴿ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَّ تِسْعُونَ نَعْجَةً ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ﴾ . فَأَوْقَعَ اِسْمَ الْخَلِيطَيْنِ عَلَى الْخَصْمَيْنِ وَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدُ الْخَصْمَيْنِ فِي الدَّعْوٰى أَنَّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْمُدَّعِي قَبْلَهُ شِرْكَةٌ فِي الْغَنَمِ . إِنَّمَا ادَّعٰى أَنَّ لَهُ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ وَّ لِصَاحِبِهِ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ .

تحصیل دار دونوں شریکوں کے مال سے جتنے جانور زکوٰۃ وصول کرے گا وہ دونوں اس میں برابر شریک ہوں گے اور اس

بات کی دلیل کا بیان کہ شریکین کے جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کی حیثیت ایسی ہے گویا وہ ایک ہی مالک کا ہو کیونکہ اگر دونوں شریک دو مالکوں کی طرح ہوتے تو پھر دونوں شریکوں کی یہ حیثیت نہ ہوتی کہ وہ ایک دوسرے سے کسی چیز کا مطالبہ کر سکتے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ دونوں شریکوں کا مال مشترک ہی ہوگا اگر چہ دونوں اپنے اپنے مال کو الگ الگ پہچانتے ہوں۔ لہٰذا تحصیل دار جو جانور بطور زکوٰۃ ان کے مال سے وصول کرے گا تو وہ ان دونوں کے مال سے وصولی شمار ہوگی جیسا کہ اصل مال میں ان کی شراکت ہے۔ اس لیے کوئی شریک اپنے ساتھی سے مال کا مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ تحصیل دار نے دونوں کے مال سے زکوٰۃ وصول کی نہ کہ کسی ایک کے مال سے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے میں فرمایا ہے جبکہ دو جھگڑنے والے ان کے پاس حاضر ہوئے تھے ﴿قَالَ أَحَدُهُمَا : إِنَّ هٰذَا أَخِيْ ..... لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (سورۂ ص : آیت نمبر ۲۳۔۲۴) ”بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے تو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے سپرد کر دے اور بات چیت میں مجھے دبا لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے اس نے یقیناً تجھ پر ظلم کیا ہے اور بلاشبہ اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔“

اس طرح اللہ تعالیٰ نے دو جھگڑنے والوں کو دو شریک قرار دیا ہے حالانکہ دونوں میں سے کسی نے بھی دعویٰ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کے اور اس کے ساتھی کے درمیان بکریوں میں شراکت ہے۔ اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ اس کے ساتھی کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ ، وَ قَالُوْا : لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَ مَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَهُمَا

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے میرے لیے یہ تحریر لکھوائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ زکوٰۃ کی فرضیت کے وہ احکام ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر واجب کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کا حکم دیا ہے پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی ہے اور یہ الفاظ بھی روایت کیے: زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ جانوروں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کیا جائے اور دونوں شریک

(۲۲۷۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۱.

يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ . زکوٰۃ کی وصولی میں برابر برابر شریک ہوں گے۔“

فوائد:......زکاۃ کی ادائیگی کے وقت مال میں حصہ داروں کا زکاۃ کی مد میں کمی کی خاطر مال بانٹ لینا یا اکٹھا کر لینا ناجائز ہے، مثلاً اگر دو آدمیوں کی چالیس چالیس بکریاں ہیں، جن میں ہر مالک کی بکریوں میں ایک ایک بکری زکاۃ ہے۔ لیکن زکاۃ کی ادائیگی کے وقت یہ دونوں مال اکٹھا کر لیں اور اسے شراکت کا رنگ دے کر زکاۃ کی مد میں کمی کرا لیں کہ ۸۰ بکریوں پر بھی ایک بکری زکاۃ ہے یہ عمل ناجائز ہے کہ اگر ان کا مال علیحدہ علیحدہ تھا، تو زکاۃ کی ادائیگی کے وقت بھی اسے علیحدہ ہی باور کرایا جائے۔

پھر مال کو متفرق کرنے کی مثال یہ ہے کہ بکریوں کے دو حصہ داروں میں سے ہر ایک کی ایک سو پانچ، ایک سو پانچ بکریاں ہیں، حالانکہ ان کا مال مشترک ہے۔ یوں ان دونوں حصہ داروں کے مال کی زکاۃ تین بکریاں بنتی ہیں، لیکن مال کو الگ الگ باور کرانے سے مال کی زکاۃ دو بکریاں بنتی ہے۔ اس نقصان سے بچنے کے لیے مشترک مال کو الگ الگ کرنا ناجائز ہے۔ علی ہذا القیاس باقی اجناس میں بھی یہ صورتیں ممنوع ہیں۔

۲۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَلْبِ عِنْدَ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَوَاشِيْ، وَ الْأَمْرِ بِأَخْذِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ فِيْ دِيَارِ مَالِكِهَا مِنْ غَيْرِ أَنَّ يُؤْمَرُوْا بِجَلْبِ الْمَوَاشِيْ إِلَى السَّاعِيْ لِيَأْخُذَ صَدَقَتَهُمَا

مویشیوں کو زکوٰۃ وصول کرتے وقت اپنے ٹھکانے پر منگوانا منع ہے۔ مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے مالکوں کے ٹھکانے پر وصول کرنے کا حکم ہے۔ انہیں تحصیل دار کے پاس مویشی لانے کا حکم نہیں دیا جائے گا تاکہ وہ ان کی زکوٰۃ وصول کرے

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَ هُوَ يَقُوْلُ : ((أَيُّهَا النَّاسُ مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شِدَّةً ، وَلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ ، الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ والے سال فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو! باہمی تعاون وحمایت کے جو معاہدے جاہلیت میں ہوئے تھے تو اسلام ان کو مزید تقویت دے گا اور اب اسلام میں (دوسروں پر ظلم وستم کرنے کے لیے) باہمی حمایت ونصرت کے معاہدے نہیں ہوں گے۔ تمام

(۲۲۸۰) اسنادہ حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب این تصدق الاموال، حدیث: ۱۵۹۱۔ مختصراً، ۳۶۴۶۔ سنن ترمذی: ۱۴۱۳۔ سنن ابن ماجہ: ۲۶۵۹، ۲۶۸۵۔ مسند احمد: ۳/ ۱۸۰/ ۲۰۷۔

يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعْدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ. دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دِيَارِهِمْ.)) فَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءٌ :قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَكْتُبُ عَنْكَ مَا سَمِعْتُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قُلْتُ : فِي الْغَضَبِ وَ الرِّضٰى ؟ قَالَ : ((نَعَمْ . فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَقُولَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا حَقًّا .))

مسلمان کافروں کے مقابلے میں متحد ومتفق ہوں گے۔ ایک ادنیٰ اور کمزور مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز کا مسلمان بھی ان کی دی ہوئی پناہ کی پاسداری کرے گا (یا ان کے آگے جانے والا لشکر پچھلے مجاہدین کوغنیمت میں شریک کرے گا) اور ان کے حملہ آور مجاہدین (معسکر میں بیٹھنے والوں کوغنیمت میں شریک کریں گے۔ مؤمن شخص کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ زکوٰۃ کے لیے جانور اکٹھے کر کے تحصیل دار کے ٹھکانے پرنہیں لائے جائیں گے اور نہ ان کو ٹھکانوں سے دور لے جایا جائے گا اور جانوروں کی زکوٰۃ مالکوں کے ٹھکانوں پر ہی وصول کی جائے گی۔''اسی سند سے روایت ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے فرامین لکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: آپ کے غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں؟ آپ نے فرمایا:''ہاں کیونکہ میرے لائق نہیں کہ میں دین کے بارے میں حق کے سوا کچھ کہوں۔''

فوائد :......ا۔اس حدیث میں زکاۃ جمع کرنے کا ایک زریں اصول بیان ہوا ہے،جس سے عامل زکوٰۃ اور مالک زکوٰۃ دونوں ضرر وتکلیف سے محفوظ رہیں گے۔

۲۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت عامل زکوٰۃ کا مخصوص جگہ پر بیٹھنا اور تمام لوگوں کو یہ حکم دینا کہ زکوٰۃ کے اموال یہاں جمع کراؤ درست نہیں۔ بلکہ وہ لوگوں کے ڈیروں اور حویلیوں میں جا کر زکوۃ کے جانور جمع کرے گا نیز مالک زکوٰۃ کا زکوۃ کے جانور ہانک کر کہیں دور لے جانا،مکروہ عمل ہے اس سے عامل زکوۃ کو تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔

۲۹..... بَابُ أَخْذِ الْغَنَمِ وَ الدَّرَاهِمِ فِيمَا بَيْنَ أَسْنَانِ الْإِبِلِ الَّتِي يَجِبُ فِي الصَّدَقَةِ إِذَا لَمْ يُوْجَدِ السِّنُّ الْوَاجِبَةُ فِي الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب مطلوبہ عمر کا اونٹ موجود نہ ہوتو عمر کی کمی بیشی میں بکریاں اور درہم وصول کرنے کا بیان

وَ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ بَيْنَ السِّنَّيْنِ قَدْرَ قِيْمَةِ مَا بَيْنَهُمَا . وَ هٰذَا الْقَوْلُ إِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ أَوْ هُوَ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ كُلُّ قَوْلٍ خِلَافُ سُنَّتِهِ فَمَرْدُوْدٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ .

اس شخص کے قول کے برخلاف بیان جو کہتا ہے کہ عمر کے اختلاف کی صورت میں اتنی قیمت وصول کی جائے گی اور یہ قول قائل کی غفلت ہے یا یہ قول سنت نبوی کے خلاف ہے اور ہر وہ قول جو سنت نبوی کے خلاف ہو وہ مردود اور نا قابل قبول ہے۔

٢٢٨١ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالُوْا فِي الْحَدِيْثِ : مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذْعَةٌ وَ عِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِذَا اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً ـ قَالَ بُنْدَارٌ : وَ يَجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ . وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ حِقَّةٌ وَ عِنْدَهٗ جَذْعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ . وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ ، وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ إِلَّا ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَ يُعْطِيْ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً ، وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ ، وَ عِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُعْطِيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ تحریر لکھوائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ زکوٰۃ کے وہ فرض احکام ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کا حکم دیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''جس شخص کی زکوٰۃ جذعہ (چار سالہ اونٹ) ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور اس کے پاس حقہ ہو (تین سالہ اونٹ) تو اس شخص سے یہ تین سالہ اونٹ قبول کر لیا جائے اور ساتھ دو بکریاں لے لی جائیں اگر وہ میسر ہوں، وگرنہ بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ جناب بندار کی روایت ہے: ''اس کمی کی جگہ دو بکریاں لی جائیں گی۔'' ''اور جس کی زکوٰۃ ایک حقہ ہو اور اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ جذعہ موجود ہو تو اس سے جذعہ لے لیا جائے گا اور تحصیل دار اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ حقہ (تین سالہ اونٹ) ہو اور اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی قبول کر لی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو بلکہ حقہ ہو تو اس سے

(٢٢٨١) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٦١.

مَعَهَا الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ ، وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْن وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ ، وَ عِنْدَهُ مَخَاضٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَ يُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ ، وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ ، وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ ، وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُوْن فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْن وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَ عِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ .

حقہ لے کر تحصیل دار اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ ایک بنت لبون ہو مگر وہ اس کے پاس موجود نہ ہو اور اس کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے یہی قبول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو لیکن اس کے پاس یہ موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے یہی قبول کر لی جائے گی اور تحصیل دار اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا اور جس شخص کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) نہ ہو اور اس کے پاس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) موجود ہو تو اس سے وہ قبول کر لیا جائے گا اور ساتھ کوئی چیز ادا نہیں کی جائے گی۔"

فوائد:......زکوٰۃ کی وصولی کے وقت اگر زکوۃ کا مخصوص جانور میسر نہ ہو۔ تو اس سے کم عمر کا جانور لے کر اس معین جانور کی قیمت کو پورا کرنے کے لیے اس کے ساتھ بکریاں یا اتنی رقم لی جا سکتی ہے۔ یا معین جانور سے بڑا جانور لے کر اس سے زائد قیمت کی بکریاں یا رقم مالک کو لوٹائی جا سکتی ہے، یہ طریقہ جائز و مسنون ہے۔

٣٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِسِمَةِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتِ الصَّدَقَةُ

زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگانے کے حکم کا بیان

لِيَعْرِفَ الْوَالِيْ وَ الرَّعِيَّةُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِهَا لِيَقْسِمَهَا عَلَى أَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ .

تاکہ امیر اور رعایا سب جان لیں کہ یہ زکوٰۃ کے اونٹ ہیں تاکہ امیر انہیں زکوٰۃ وصول کرنے والوں میں ہی تقسیم کرے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو

٢٢٨٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَوِيَّةَ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِكْرَاشَ ، عَنْ أَبِيهِ..........

عِكْرَاشَ بْنِ ذُؤَيْبٍ : قَالَ : بَعَثَنِي بَنُوْ مُرَّةَ

"جناب عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ بن

(٢٢٨٢) اسناده واه (ضعيف جداً) علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔(الضعيفة: ١١٢٧)۔ سنن ترمذی، کتاب الاطعمة، باب: ٤١، حدیث: ١٨٤٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٢٧٤۔

بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ ، فَوَجَدْتُهُ جَالِساً بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ بِإِبِلٍ كَأَنَّهَا عُذُوْقُ الْأَرْطَأَ فَقَالَ : ((مَنِ الرَّجُلُ؟)) فَقُلْتُ عِكْرَاشُ بْنُ ذُؤَيْبٍ قَالَ : ((إِرْفَعْ فِي النَّسَبِ)) قُلْتُ ابْنُ حَرْقُوْصِ بْنِ خُوْرَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّزَّالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ . وَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ . قَالَ : فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : ((هٰذِهٖ إِبِلُ قَوْمِيْ ، هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ)) ثُمَّ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُوْسَمَ بِمِيْسَمِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَتُضَمَّ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ إِلٰى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

عبید نے مجھے اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو میں مدینہ منورہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو مہاجرین اور انصاری صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما پایا۔ میں آپ کے پاس ایسے اونٹ لایا تھا گویا کہ وہ ارطی درخت کے سرخ سرخ پھل (یا جڑیں) ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”تم کون ہو؟“ میں نے عرض کیا: عکراش بن ذؤیب۔ آپ نے فرمایا: ”اپنا اعلیٰ نسب بیان کرو۔“ میں نے کہا: ابن حرقوص ابن خورہ بن عمرو بن النزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنی مرہ بن عبید کی زکوٰۃ ہے تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر فرمایا: ”یہ میری قوم کے اونٹ ہیں۔ یہ میری قوم کی زکوٰۃ ہے۔“ پھر آپ نے حکم دیا کہ ان اونٹوں کو زکوٰۃ کے اونٹوں والی نشانی لگا دو اور زکوٰۃ کے اونٹوں میں شامل کر دو، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“

۳۱..... بَابُ سِمَةِ غَنَمِ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتْ

بکریوں کی زکوٰۃ وصول ہونے پر انہیں نشان لگانے کا بیان

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ . حِيْنَ وَلَدَتْ أُمِّي انْطَلَقْتُ بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ لَهُ يَسِمُ غَنَماً . قَالَ شُعْبَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میری والدہ نے بچے کو جنم دیا تو میں بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ کھجور چبا کر اس کے تالو کو لگائیں۔ اس وقت نبی کریم ﷺ اونٹوں کے بارے میں

(۲۲۸۳) صحیح بخاری، کتاب الذبائح، باب الوسم والعلم فی الصورۃ، حدیث: ۵۵۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز وسم الحیوان، حدیث: ۲۱۱۹۔ سنن ابن ماجہ: ۳۵۶۵۔ مسند احمد: ۱۷۱/۳۔

أَكْثَرَ عِلْمِي إِنَّهُ قَالَ : فِي اٰذَانِهَا .

بکریوں کو نشان لگا رہے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں۔ میرے خیال میں جناب ہشام نے یہ کہا تھا کہ آپ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

فوائد :......انسان کو داغ کر خاص نشان لگانا حرام ہے اور حیوانات کو داغنا جائز ہے۔لیکن ان کے چہرے پر نشان لگانا ممنوع ہے۔ البتہ زکوۃ کے اونٹوں اور بکریوں کے چہروں کے سوا دیگر اعضاء کو داغنا مستحب اور دیگر حیوانات میں جائز ہے، بکریوں کو داغتے وقت ان کے کانوں پر نشان لگانا اور اونٹوں اور گایوں کو داغتے وقت ان کی رانوں پر نشانات لگانا مستحب عمل ہے کیونکہ یہ جسم کے سخت حصے ہیں۔، یہاں داغنے کی تکلیف کم ہوتی ہے اور بالوں کی کمی کی وجہ سے داغنے کے نشانات نمایاں ہوتے ہیں۔ اور داغنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے جانوروں میں تمیز واقع ہوتی ہے اور ان کی پہچان آسان ہوجاتی ہے۔(شرح النووی: ۷/ ۲۳۱)

۳۲..... بَابُ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ ، صَدَقَةِ الْمَالِ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُسْتَقْصِي فِي الرَّقِيْقِ خَاصَّةً

گھوڑے اور غلام کی زکوۃ ساقط کرنے کا بیان۔ غلام کی زکوۃ کے بارے میں خصوصاً مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمٍ وَ هُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ فَأَدُّوْا زَكَاةَ الْأَمْوَالِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً)) ، قَالَ ، وَ قَالَ عَلِيٌّ: فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِيْنَاراً ، وَ فِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَاراً نِصْفُ دِيْنَارٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی ہے، لہٰذا تم اپنے مالوں میں سے ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوۃ ادا کرو۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہر چالیس دینار میں ایک دینار اور ہر بیس دینار میں نصف دینار زکوۃ ہے۔“

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى ، ۔ أَوَّلَا ۔ عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

(۲۲۸۴) تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۲.

(۲۲۸۵) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب لا زكاة على المسلم في فرسه وعبده، حديث: ۶۸۲۔ مسند الحميدى: ۱۰۷۴ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ وَ لَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ ''مسلمان شخص کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

۲۲۸۶۔ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ وَ لَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

۲۲۸۷۔ ثُمَّ حَدَّثَنَا آخِرُهُمْ يَزِيْدُ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ - وَ لَمْ يَرْفَعْهُ يَزِيْدُ - قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ وَ لَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''مسلمان آدمی کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث اصل نص ہیں کہ ذاتی استعمال کے اموال میں زکوٰۃ نہیں اور گھوڑے اور غلام اگر اموال تجارت نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ابوحنیفہ اور حماد بن سلیمان کے سوا تمام علمائے سلف وخلف کا یہی موقف ہے۔(شرح النووی: ۷/ ۵۵)

۲۔ایسے غلام اور گھوڑے جو تجارت کے لیے مخصوص ہیں، ان میں زکوٰۃ لازم ہے۔ اور ان کی قیمتوں کا تعین کر کے اس حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۳۳...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصٰى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ

غلام کی زکوٰۃ کے بارے میں مروی گزشتہ مختصر روایت کی مفصل روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا عَفَا عَنِ الصَّدَقَةِ فِي الرَّقِيْقِ صَدَقَةَ الْأَمْوَالِ دُوْنَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کی مالی زکوٰۃ معاف کی ہے مگر صدقہ فطر اس پر واجب ہے۔

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ،

(۲۲۸۶) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لیس علی المسلم فی فرسه صدقة، حدیث: ۱۴۶۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لا زکاة علی المسلم فی عبده وفرسه، حدیث: ۸/ ۱۹۸۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۵۔ سنن ترمذی: ۶۲۷۔ سنن نسائی: ۲۴۶۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۸۱۲۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۲.

(۲۲۸۷) مسند الحمیدی: ۱۰۷۵ وانظر الحدیث السابق.

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَ لَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر اس کے غلام اور گھوڑے میں کوئی صدقہ واجب نہیں ہے سوائے صدقہ فطر کے۔''

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّي ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''غلام میں سوائے صدقہ فطر کے کوئی زکوۃ واجب نہیں ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث بین دلیل ہیں کہ غلام کا فطرانہ مالک کے ذمہ واجب ہے خواہ غلام ذاتی استعمال کے لیے مختص ہو یا تجارت کے لیے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

اور اہل کوفہ کہتے ہیں کہ تجارت کے غلاموں میں فطرانہ مالک پر واجب نہیں۔ (شرح النووی: ۷/ ۵۵)

۳۴..... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَعْنٰى أَخْذِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ الصَّدَقَةَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوۃ وصول کرنے پر دلالت کرنے والی سنت نبوی کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهَا مِنْهُمْ إِذْ جَادَتْ أَنْفُسُهُمْ وَ كَانَتْ بِإِعْطَائِهَا مُتَطَوِّعِينَ بِالدَّفْعِ ، لَا أَنَّ الصَّدَقَةَ كَانَتْ وَاجِبَةً عَلَى الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ . إِذِ الْفَارُوْقُ قَدْ أَعْلَمَ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ أَخَذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الصِّدِّيقَ قَبْلَهُ لَمْ يَأْخُذَا صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ .

اور اس [illegible] بیان کہ انہوں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ اس وقت وصول کی تھی جب ان کے مالکوں نے بخوشی اپنی مرضی سے ان کی زکوۃ ادا کی اس لیے نہیں کہ ان پر ان کے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوۃ فرض تھی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتا دیا تھا کہ ان سے پہلے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ وصول نہیں کی تھی۔

(۲۲۸۸) انظر الحدیث المتقدم: ۲۲۸۵.

(۲۲۸۹) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لا زکاۃ علی المسلم فی عبدہ وفرسہ، حدیث: ۱۰/ ۹۸۲۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۰.

٢٢٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ ....

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلٰى عُمَرَ ، فَقَالُوْا : إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا : خَيْلًا وَ رَقِيْقًا ، نُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ لَنَا فِيْهَا زَكَاةٌ وَ طَهُوْرًا . فَقَالَ : مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِيْ فَأَفْعَلَهُ ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْهِمْ عَلِيٌّ . فَقَالَ عَلِيٌّ : هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَّمْ تَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُوْنَ بِهَا رَاتِبَةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَسُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَنْ لَيْسَ فِيْ أَرْبَعٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، وَ قَوْلُهُ فِي الْغَنَمِ : فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، وَ فِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ إِنْ أَعْطٰى صَدَقَةً مِنْ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ غَيْرَ وَاجِبَةٍ فِيْ مَالِهِ فَجَائِزٌ لِلْإِمَامِ أَخْذُهَا إِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمُعْطِيْ ، وَ كَذٰلِكَ الْفَارُوْقُ لَمَّا أَعْلَمَ الْقَوْمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الصِّدِّيْقَ قَبْلَهُ لَمْ يَأْخُذَا صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ فَطَابَتْ

جناب حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ کچھ شامی لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی: بے شک ہمارے پاس گھوڑے اور غلام موجود ہیں اور ہم پسند کرتے ہیں کہ ہمارے ان اموال میں زکوٰۃ وصول کی جائے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں نے نہیں کیا تو میں کیسے کروں؟ پھر انہوں نے نبی مکرم کے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ بڑی اچھی بات ہے بشرطیکہ یہ مسلسل وصول ہونے والا جزیہ نہ بن جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت نبوی یہ ہے کہ چار اونٹوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے الا یہ کہ ان کا مالک خود اپنی خوشی سے ادا کرنا چاہے تو لے لی جائے گی۔ بکریوں کے بارے میں آپ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے الا یہ کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے ادا کرنا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر چاندی صرف ایک سو نوے درہم ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک بخوشی ادا کرنا چاہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ بخوشی ادا کرے جبکہ اس میں زکوٰۃ فرض نہ بنتی ہو تو امام ان کی زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے۔ اسی طرح جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شامی لوگوں کو آگاہ کردیا کہ ان سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور

(٢٢٩٠) اسناده حسن۔ مسند احمد: ١/١٤۔ سنن الدارقطنی: ٢/١٢٦۔ مستدرك حاكم: ١/٤٠٠۔ سنن كبرىٰ بيهقي: ٤/١١٨.

أَنْفُسُهُمْ بِإِعْطَاءِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ مُتَطَوِّعِينَ جَازَ لِلْفَارُوقِ أَخْذَ الصَّدَقَةِ مِنْهُمْ ، كَمَا أَبَاحَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ الصَّدَقَةِ مِمَّا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ ، وَ دُونَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ ، وَ دُونَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ مِنَ الْوَرِقِ .

غلاموں کی زکوٰۃ وصول نہیں کی۔ پھر انہوں نے اپنی خوشی سے ان کی نفلی زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے مالوں کی زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہو گیا۔ جیسا کہ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ سے کم اونٹوں، چالیس سے کم بکریوں اور دو سو درہم چاندی سے کم چاندی میں زکوٰۃ وصول کرنا جائز قرار دیا ہے۔

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْحُمُرِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى إِسْقَاطِهَا عَنِ الْخَيْلِ

گدھوں اور گھوڑوں میں زکوٰۃ کی فرضیت ساقط کرنے کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ بَعْضِ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَا مِنْ جَمِيعِ أَمْوَالِهِمْ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا ﴾ إِذِ اسْمُ الْمَالِ وَاقِعٌ عَلَى الْخَيْلِ وَ الْحَمِيرِ جَمِيعاً فَبَيَّنَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي وَلَّاهُ اللّٰهُ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، إِنَّ اللهَ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ بَعْضِ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَا مِنْ جَمِيعِهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے بعض اموال سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے، تمام اموال سے نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ ''(اے نبی) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے تاکہ اس کے ذریعے سے انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔'' (سورۂ توبہ: ۱۰۳) کیونکہ مال میں گھوڑے اور گدھے بھی شامل ہیں لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے بعض اموال سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے تمام اموال سے نہیں آپ پر نازل ہونے والی وحی قرآن مجید کی وضاحت کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے اس لیے آپ نے مندرجہ بالا وضاحت فرما دی (کہ گھوڑوں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔)

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ لَهُ مَالٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ

(۲۲۹۱) تقدم برقم: ۲۲۵۲، ۲۲۵۳.

لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهُ إِلَّا جُمِعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُحْمٰى عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِيْ جَهَنَّمَ وَ كُوِيَ بِهَا جَنْبُهُ وَ ظَهْرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ)) . وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ قِصَّةِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ . قَالَ ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : وَ الْخَيْلُ ؟ قَالَ : ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ . فَأَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يُعِدُّهَا لَهُ لَا يَغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْئاً إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ وَ لَوْ عَرَضَ مَرَجاً أَوْ مَرَجَيْنِ فَرَعَاهَا صَاحِبُهَا فِيْهِ كُتِبَ لَهُ مِمَّا غَيَّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا أَجْرٌ ، وَ لَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفاً أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا أَجْرٌ ، وَ لَوْ عَرَضَ نَهْرٌ فَسَقَاهَا بِهِ كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ غُيِّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا مِنْهُ أَجْرٌ ، حَتّٰى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِيْ أَرْوَاثِهَا وَ أَبْوَالِهَا . وَ أَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا تَعَفُّفاً وَ تَجَمُّلًا وَ تَسَتُّراً وَ لَا يَحْبِسُ حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَ بُطُوْنِهَا فِيْ يُسْرِهَا وَ عُسْرِهَا . وَ أَمَّا الَّذِيْ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا أَشَراً وَ بَطَراً وَ بَذَخاً عَلَيْهِمْ)) . قَالُوْا : فَالْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((مَا

ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کا مال جمع کر کے ان کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کی جائیں گی اور ان کے ساتھ اس شخص کے پہلو اور اس کی پشت کو داغا جائے گا حتیٰ کہ تمہارے حساب کے مطابق پچاس ہزار سال والے دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پھر وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنا راستہ دیکھے گا۔“ اور پھر اونٹوں اور بکریوں کے قصے کے متعلق مکمل حدیث بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اور گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر و برکت بندھی ہوئی ہے اور گھوڑے تین قسم کے افراد کے لیے ہیں۔ ایک شخص کے لیے یہ اجر کا باعث ہیں اور ایک شخص کے لیے (پردہ پوشی) برابر برابر ہیں (نہ ثواب نہ گناہ) اور تیسرے شخص کے لیے یہ گناہ کا باعث ہیں۔ جس شخص کے لیے یہ اجر و ثواب کا باعث ہیں وہ وہ شخص ہے جس نے انہیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے پالا اور اس کے لیے انہیں تیار رکھتا ہے۔ ان کے پیٹ میں جو کچھ جاتا ہے وہ اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے اور اگر وہ اسے کسی چراگاہ یا دو سبزہ زاروں میں چراتا ہے تو جو کچھ ان کے پیٹ میں جائے گا اس کے بدلے ان کے مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ ایک یا دو زقند بھرتا ہے تو مالک کو اس کے ہر قدم پر اجر ملے گا۔ اور اگر اس نے کسی نہر سے اسے پانی پلایا تو گھوڑے کے پیٹ میں جانے والے ہر قطرے کے بدلے اسے اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان کی لید اور پیشابوں میں بھی اجر کا ذکر کیا۔ اور وہ گھوڑا جو اس کے لیے برابر برابر ہے تو وہ وہ ہے جسے وہ سوال کرنے سے بچنے کے لیے، خوبصورتی اور اپنی پردہ پوشی کے لیے رکھتا ہے اور مالک تنگ دستی اور خوشحالی

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾

میں ان پر سواری کرنے اور ان کی خوراک کے حقوق کو نہیں روکتا اور وہ گھوڑا جو اس کے لیے گناہ کا باعث ہے تو وہ وہ ہے جسے وہ اترانے، فخر وغرور اور تکبر کے اظہار کے لیے پالتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گدھوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا سوائے اس جامع اور منفرد آیت کریمہ کے ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ ''جس شخص نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔'' (سورۃ الزلزال: ٦۔٧)

فوائد: ......١۔ یہ حدیث صریح نص ہے کہ سونے چاندی اور اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری میں زکوٰۃ واجب ہے۔ (نووی: ٧/ ٦٤)

٢۔ ﴿ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا﴾ ان الفاظ سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اس کا مذہب ہے کہ اگر تمام گھوڑے مذکر ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ لیکن اگر مونث گھوڑے یا مذکر ومونث مشترک گھوڑے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے، پھر مالک کو اختیار ہے کہ یا تو وہ ہر گھوڑے کی زکوٰۃ میں ایک دینار نکالے یا اس کی قیمت لگائے اور قیمت کا چودھواں حصہ زکوٰۃ نکال دے۔ لیکن مالک، شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ گھوڑوں میں کسی صورت بھی زکوٰۃ واجب نہیں کہ کیونکہ پیچھے حدیث میں بیان ہوا ہے کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور انہوں نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اس سے مراد گھوڑوں کو جہاد کے لیے استعمال کرنا ہے۔ (نووی: ٧/ ٦٦)

٣۔ گھوڑوں کی طرح گدھوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ نفلی صدقہ سے اجر وثواب ضرور حاصل ہوتا ہے۔

٣٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ قَسْمَ الصَّدَقَةِ بَعْدَ أَخْذِهٖ إِيَّاهَا وَ إِبَاحَةِ بِعْثَةِ مَوَاشِي الصَّدَقَةِ إِلَى الرَّعْيِ إِلٰى أَنْ يَّرَى الْإِمَامُ قَسْمَهَا

زکوٰۃ کی وصولی کے بعد امام کو زکوٰۃ کی تقسیم میں تاخیر کرنے کی رخصت ہے۔ جب تک امام زکوٰۃ کے جانور تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں کرتا وہ انہیں چراگاہ میں بھیج سکتا ہے

٢٢٩٢۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِيْ

قِلَابَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ : اجْتَمَعَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ لِلصَّدَقَةِ ، قَالَ : أَبْدِ فِيْهَا يَا أَبَا ذَرٍّ)) . قَالَ : فَبَدَوْتُ فِيْهَا إِلَى الرَّبْذَةِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکوۃ کی بکریوں میں سے کچھ بکریاں جمع ہو گئیں تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! ان بکریوں کو (چرانے کے لیے) جنگل میں لے جاؤ۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو میں ان بکریوں کو چرانے کے لیے ربذہ مقام کی طرف لے گیا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

❁❁❁❁

(۲۲۹۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الجنب یتیمم، حدیث: ۳۳۲۔ سنن ترمذی: ۱۲۴۔ سنن نسائی: ۳۲۳۔ مسند احمد: ۵/۱۵۵۔ مصنف عبدالرزاق: ۹۱۳ الروایات مطولة ومختصرة.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۳۷..... بَابُ إِسْقَاطِ فَرْضِ الزَّكَاةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ))

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور نہ پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ ہے۔''

۳۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخَمْسَةَ الْأَوَاقِ هِيَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ اوقیہ چاندی دوسو درہم ہیں

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَازِنِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

(۲۲۹۳) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

(۲۲۹۴) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

(۲۲۹۵) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ . وَالْأَوَاقُ مِائَتَا دِرْهَمٍ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ ہے اور (پانچ) اوقیے دوسو درہم ہیں۔''

۳۹..... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الزَّكَاةِ فِي الْوَرِقِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَ أَوَاقٍ

جب چاندی پانچ اوقیے ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ کی مقدار کا بیان

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، حَدَّثَنِيْ..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . أَنَّ أَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ . فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ وَ قَالُوْا فِي الْحَدِيْثِ : وَ فِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے میرے لیے یہ تحریر لکھوائی: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" یہ زکوٰۃ کے وہ فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔'' پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ روایت کیے ''چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے لیکن اگر صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے الا یہ کہ چاندی کا مالک اپنی خوشی سے کچھ ادا کر دے۔ جناب ابوموسیٰ کہتے ہیں: ''اگر مال صرف ایک سو نوے درہم ہوں۔''

فوائد:......

۱۔ چاندی کا نصاب زکوٰۃ پانچ اوقیہ ہے اور حدیث و اجماع کی رو سے پانچ اوقیہ دوسو درہم بنتے ہیں۔

۲۔ دوسو درہم سے کم مالیت کی چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور دوسو درہم چاندی کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے، پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ہوگی۔

(۲۲۹٦) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲٦١.

۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الزَّكَاةَ وَاجِبَةٌ عَلَى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ

اس بات کا بیان کہ دوسو درہم سے زائد چاندی پر بھی زکوٰۃ واجب ہے

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ حَتَّى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً

ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ دوسو درہم سے زائد چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے حتیٰ کہ وہ زائد چاندی چالیس درہم ہو جائے

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ . فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَمَا زَادَ فَعَلَى ذٰلِكَ الْحِسَابِ)).

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چالیس درہموں میں سے ایک درہم زکوٰۃ ادا کرو اور دوسو سے کم درہموں میں زکوٰۃ نہیں ہے پھر جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اس پر بھی اسی حساب سے (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ واجب ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ چاندی کا نصاب زکوٰۃ دوسو درہم ہے۔ دوسو درہم سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے، پھر دوسو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ اور دوسو سے زائد درہم میں ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ہوگی۔

۴۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْحُلِيِّ إِذِ اسْمُ الْوَرِقِ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ الَّذِيْنَ خُوْطِبْنَا بِلُغَتِهِمْ لَا يَقَعُ عَلَى الْحُلِيِّ الَّذِي هُوَ مَتَاعٌ مَلْبُوْسٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ لغت عرب میں ورق (چاندی) کا اطلاق پہننے والے زیورات پر نہیں ہوتا

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : وَأَخْبَرَنِيْهِ عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْفِهْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (ح) قَالَ وَحَدَّثَنِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

(۲۲۹۷) اسناده حسن، تقدم تخریجه برقم: ۲۲۶۲.

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - يَعْنِي - بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ: ((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ)) الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔''
پھر مکمل حدیث بیان کی۔

۲۲۹۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ يُوْنُسُ : - يَعْنِي - : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔''

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي كِتَابِ ابْنِ وَهْبٍ فِي عَقِبِ خَبَرِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ فِي خَبَرِ عَيَّاضٍ : مِثْلَهُ - يَعْنِي - مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ .

ابوبکر ابن خزیمہ کہتے ہیں یہ حدیث ابن وہب کی کتاب میں مالك عن محمد ...... عن ابی سعید عن النبی کے بعد ہے۔ عیاض والی حدیث بھی ابوسعید کی حدیث کے مثل ہے۔

فوائد :......ان احادیث سے یہ استدلال کرنا کہ زیورات میں زکوٰۃ نہیں درست نہیں۔ بلکہ یہ احادیث نص ہیں کہ زیورات وغیرہ زیورات چاندی کی مقدار دوسو درہم ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہے۔
لہٰذا جب زیورات کی مقدار دوسو درہم ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

❁❁❁❁

(۲۲۹۸) اسناده صحيح، تقدم تخريجه من حديث ابی سعيد الخدری رضی الله عنه، برقم: ۲۲٦۳.

(۲۲۹۹) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة، حديث : ۹۸۰.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْحُبُوبِ وَ الثِّمَارِ

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ کے ابواب کا مجموعہ

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے

۲۳۰۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ : لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے ''پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

۴۳..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الْبُرِّ وَ التَّمْرِ إِذَا بَلَغَ الصِّنْفُ الْوَاحِدُ مِنْهُمَا خَمْسَةَ أَوْسُقٍ

جب گندم اور کھجور میں سے ہر صنف پانچ وسق ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے

۳۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَ التَّمْرِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ، وَلَا تَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ ، وَلَا تَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ ذَوْدٍ)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک گندم اور کھجور پانچ وسق نہ ہو جائیں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب تک چاندی پانچ اوقیے نہ ہو جائے اس میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور اونٹوں میں اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک ان کی تعداد پانچ نہ ہو جائے۔''

(۲۳۰۰) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲٦۳.

(۳۲۰۱) اسناده صحيح۔ سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب زكاة الحنطة، حديث : ۲٤۸٦ و انظر ما تقدم برقم: ۲۲٦۳.

۴۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْجَبَ فِي الْبُرِّ الزَّكَاةَ إِذَا بَلَغَ الْبُرُّ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، وَ فِي التَّمْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، لَا إِذَا بَلَغَ الْبُرُّ وَ التَّمْرُ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ إِذَا ضُمَّ أَحَدُهُمَا إِلَى الْآخَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے گندم میں زکوٰۃ اس وقت واجب قرار دی ہے جب اس کی مقدار پانچ وسق ہو جائے اور کھجور میں بھی جبکہ وہ پانچ وسق ہو جائے، یہ مراد نہیں کہ دونوں کو ملا کر پانچ وسق ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ۔ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔“

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، أَنَّ مُحَمَّدًا بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ.........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)) .

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ ہے۔“

فوائد :......ا۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ غلہ جات اور پھلوں کی زکوٰۃ کا نصاب کم از کم پانچ وسق ہے۔ پانچ وسق سے کم غلہ اور پھلوں میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۲۳۰۲) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

(۲۳۰۳) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذود صدقة، حديث: ۱۴۵۹۔ سنن نسائي: ۲۴۷۶۔ مسند احمد: ۳/۶۰۔ موطا امام مالك: ۱/۲۴۴۔ ۲۴۵.

۲۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ایک صاع دوکلوسوگرام اور پانچ وسق کی مقدار ۶۳۰ کلوگرام یعنی ۱۵من ۳۰ کلو گرام ہے۔ لہٰذا غلے کی کم ازکم مقدار ۱۵من ۳۰ کلوگرام ہوتو ایسی فصل کا عشر واجب ہے اور اتنی مقدار سے کم غلے میں عشر واجب نہیں۔

۴۵..... بَابُ إِيْجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الزَّبِيْبِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ، وَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، لَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا سَمِعَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِنْ جَابِرٍ عِلْمِيْ

جب کشمش پانچ وسق ہوجائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور میرے دل میں اس سند کے بارے میں عدم اطمینان ہے، میرے علم کے مطابق عمرو بن دینار نے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی نہیں ہے

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَيْدِ الْمُوْصِلِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ زَكَاةٌ فِي كَرْمِهِ وَ لَا زَرْعِهِ إِذَا كَانَ أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ)) .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان شخص کے انگوروں اور اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے جبکہ وہ پانچ وسق سے کم ہوں۔''

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ فَذَكَرُوْا جَمِيْعاً الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ أَنَّ دَاوٗدَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ..........

عَنْ جَابِرٍ وَ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يَسْمَعْهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِنْ جَابِرٍ

حضرت جابر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ..........

(۲۳۰۴) اسناده ضعيف۔ محمد بن مسلم طائفی راوی خراب حافظہ والا ہے۔ مصنف عبدالرزاق : ۷۲۵۱ بمعناه.

(۲۳۰۵) انظر الحديث السابق. (۲۳۰۶) اسناده حسن: مصنف عبدالرزاق : ۱۳۹/۴.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ الْحَبِّ صَدَقَةٌ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ الْحُلْوِ صَدَقَةٌ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَعْنِي بِالْحُلْوِ التَّمْرِ وَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ، لا رِوَايَةُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الطَّائِفِيِّ، وَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ''پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حلو سے مراد کھجور ہے اور یہی صحیح معنی ہے۔ محمد بن مسلم طائفی کی روایت درست نہیں ہے اور ابن جریج رحمہ اللہ محمد بن مسلم جیسے کئی راویوں سے بڑھ کر حدیث کو یاد اور محفوظ رکھنے والے ہیں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ غلہ اور کھجور کی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یعنی ۱۵ من ۳۰ کلوگرام ہے، اس سے کم غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۴۶...... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَاجِبِ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ

اناج اور پھلوں میں واجب زکوٰۃ کی مقدار کا بیان

وَ الْفَرْقِ بَيْنَ الْوَاجِبِ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا سَقَتْهُ السَّمَاءُ أَوِ الْأَنْهَارُ أَوْ هُمَا وَ بَيْنَ مَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ وَ الدَّوَالِيْ.

بارش یا نہروں کے ساتھ سیراب ہونے والی یا ان دونوں سے سیراب ہونے والی زمین اور ڈول یا رہٹ کے ذریعے سے سیراب ہونے والی زمین کی زکوٰۃ میں فرق کا بیان۔

۲۳۰۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُمَرَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ: وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ بِخَطِّ يَدِيْ وَ تَقْيِيْدِيْ وَ سَمَاعِيْ عَنْ عَمِّيْ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس کھیتی کو بارش سیراب کرتی ہے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو رہٹ یا اونٹوں کے ذریعے سے

(۲۳۰۷) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب العشر فیما یسقی من ماء السماء، حدیث: ۱۴۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۶۔ سنن ترمذی: ۶۴۰۔ سنن نسائی: ۲۶۴۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۱۷.

سیراب کی جاتی ہے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔"

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ......... عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَنَّهُ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ الْعُيُوْنُ ، أَوْ كَانَ عَثْرِيًّا الْعُشُوْرُ ، وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ مَرَّةً فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ : الْعَثَرِيُّ : الْبَعْلُ . قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيَّ يَحْكِيْ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْأَصْمَعِيِّ ، قَالَ : الْبَعْلُ مَا شَرِبَ بِعُرُوْقِهِ مِنْ غَيْرِ سَقْيِ الْمَاءِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ زمینیں جو بارش یا چشمے سے سیراب ہوتی ہیں یا وہ بغیر سیراب کیے پیداوار دیتی ہوں تو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس کھیتی کو ڈول (کنویں) سے سیراب کیا جاتا ہو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔" امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عَثَرِیٌّ سے مراد بَعْلٌ ہے۔ امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بَعْلٌ سے مراد وہ کھیتی ہے جو اپنی جڑوں کے ذریعے سے پانی حاصل کر لیتی ہے اور اسے باقاعدہ سیراب نہیں کیا جاتا۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، وَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ......... جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((فِيْمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَ الْغَيْمُ الْعُشُوْرُ ، وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ لَنَا يُوْنُسُ مَرَّةً : أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ . لَمْ يَقُلْ عِيْسٰى : وَ الْغَيْمُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو زمین بارشوں اور نہروں سے سیراب کی جائے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو کنویں سے ڈول کے ذریعے سے سیراب ہو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ یونس نے ہم سے کہا کہ ابوزبیر نے ان سے بیان کیا کہ عیسیٰ نے ابراہیم سے الغیم (بارش) کا لفظ بیان نہیں کیا۔"

(۲۳۰۸) انظر الحديث السابق.

(۲۳۰۹) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ما فيه العشر او نصف العشر، حديث: ۹۸۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۷۔ سنن نسائی: ۲۴۹۱۔ مسند احمد: ۳/۳۴۱.

فوائد:.......ا۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ بارش، نہروں، چشموں اور زمین کی نمی سے سیراب ہونے والی زمین میں زکوۃ دسواں حصہ ہے، بشرطیکہ یہ فصل نصاب عشر کو شامل ہو اور رہٹ، ٹیوب ویل اور ٹربائن وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمین کی فصل میں واجب زکوۃ نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) جو زمین بارش یا نہروں کے پانی سے سیراب ہو، جس سے زیادہ مشقت نہ اٹھانا پڑے تو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جو زمین کنوؤں سے پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اور اس کی سیرابی میں زیادہ مشقت اٹھانی پڑے ایسی زمین میں نصف عشر (بیسواں حصہ) زکوۃ ہے۔ یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ (شرح النووی: ٧/ ٦٤)

٤٧..... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَسْقِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ. وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ مَبْلَغِهِ عَلٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ لَا أُحْسِبُهُ سَمِعَ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ

ایک وسق کی مقدار کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو، اس روایت میں مذکور اس کی مقدار کی وجہ سے علماء کرام میں اس کی مقدار کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن میرے خیال میں ابوالبختری نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نہیں سنی ہے

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ إِدْرِيْسَ الْأَوْدِيَّ يَذْكُرُ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إِدْرِيْسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ، وَ الْوَسْقُ سِتُّوْنَ مَخْتُوْماً)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ الْمَخْتُوْمَ الصَّاعَ، وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْوَسْقَ سِتُّوْنَ صَاعاً، وَ قَدْ بَيَّنْتُ مَبْلَغَ الصَّاعِ فِيْ كِتَابِ الْأَيْمَانِ وَ النُّذُوْرِ فِيْ ذِكْرِ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع ہوتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مختوم سے مراد صاع ہے۔ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایک وسق ساٹھ صاع ہوتا ہے اور میں کتاب الایمان والنذور میں قسم کے کفارے کے بیان میں صاع کی مقدار بیان کر چکا ہوں۔

(۲۳۱۰) اسنادہ ضعیف منقطع۔ ابوبختری کا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب ما تجب فیه الزکاۃ، حدیث: ۱۵۵۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۸۳۲۔ مسند احمد: ۳/ ۵۹، ۹۷۔

۴۸..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِخْرَاجِ الْحُبُوْبِ وَ التُّمُوْرِ الرَّدِيْئَةِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوۃ کی ادائیگی میں خراب اناج اور ردی کھجوریں ادا کرنے پر وعید کا بیان

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ (البقرة: ۲۶۷) ''(اللہ کی راہ میں) ردی اور خراب چیز خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو جبکہ تم (خود) تو وہ چیز لینا بھی پسند نہیں کرتے الا یہ کہ تم اس کی بابت چشم پوشی کر جاؤ۔''

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ.........

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَتَلَائَمُوْنَ بِئْسَ أَثْمَارِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ . قَالَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَوْنَيْنِ الْجَعْرُوْرِ وَ عَنْ لَوْنِ حَبِيْقٍ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنے خراب اور ردی پھل (مسجد نبوی میں) لٹکا دیتے تھے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ ''اور تم ردی اور خراب چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو حالانکہ تم تو انہیں لینا بھی پسند نہیں کرتے الا یہ کہ تم ان کے بارے میں چشم پوشی کرلو۔'' (البقرۃ:۲۶۷) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (زکوۃ اور صدقے میں) کھجور کی دو قسمیں جعرور اور حبیق دینے سے منع کردیا (کیونکہ یہ ردی اقسام ہیں۔)

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ بْنُ.........

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ قَالَ : هُوَ الْجَعْرُوْرُ وَ لَوْنُ حَبِيْقٍ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ کھجور کی جعرور اور حبیق قسمیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۲۳۱۱) اسناده صحيح۔ انظر الحديث الآتي۔

(۲۳۱۲) اسناده حسن: سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب قوله عزوجل (ولا تيمموا الخبيث ......)، حديث: ۲۴۹۴ من طريق يونس بهذا الاسناد۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَسْنَدَ هٰذَا الْخَبَرَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ جَمِيْعاً رَوَيَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ .

انہیں زکوٰۃ میں وصول کرنے سے منع فرمادیا۔"

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ - يَعْنِي أَبِي الْعَوَامِ - عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ..........

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا السَّخْلِ بِكَبَايِسٍ ، قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الشِّيْصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ جَاءَ بِهٰذَا)) وَ كَانَ لَا يَجِيْءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ وَ نَزَلَتْ : ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ قَالَ : وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَ لَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ تُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ . قَالَ الزُّهْرِيُّ : لَوْنَانِ تَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ .

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم دیا تو ایک شخص کھجور کے چند ایسے خوشے لایا جن کی گٹھلیاں کچی اور نرم تھیں۔ امام سفیان کہتے ہیں: یعنی شیص (پلپلی کھجوریں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ (نکمّی اور ردی کھجوریں) کون لایا ہے؟ اور جو شخص جو چیز لے کر آتا تھا اس کی نسبت اس کی طرف کی جاتی تھی اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں جعرور اور حبیق قسم کی کھجوریں وصول کرنے سے منع کردیا۔" امام زہری فرماتے ہیں: جعرور اور حبیق مدینہ منورہ کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں۔

فوائد:......۱۔ زکوٰۃ میں سے ردی اور گھٹیا چیزیں نکالنا جائز نہیں ہیں۔ (المغنی، ابن قدامہ: ۵/ ۳۲۵)

۲۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مالک کے لیے جائز نہیں کہ وہ عمدہ کھجور کی زکوٰۃ میں گھٹیا کھجوریں دے، کھجور میں یہ ممانعت تو بطور نص موجود ہے اور باقی اجناس جن میں زکوٰۃ واجب ہو بطور قیاس ممنوع ہے۔ ایسے عامل زکوٰۃ کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ زکوٰۃ میں گھٹیا اور ردی چیزیں قبول کرے۔ (نیل الاوطار: ۶/ ۴۰۶)

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

(۲۳۱۳) سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب ما لا یجوز من الثمرة فی الصدقة، حدیث: ۱۶۰۷.

يَحْيٰى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ.........
عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ حَتّٰى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَإِذَا امْرَأَةٌ فِيْ حَدِيْقَةٍ لَهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ : ((أَخْرِصُوْا)). فَخَرَصَ الْقَوْمُ ، وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ : ((أَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)). فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى تَبُوْكَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرٰى ، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ : كَمْ جَاءَ حَدِيْقَتُكِ ؟ قَالَتْ : عَشْرَةُ أَوْسُقٍ ، خَرْصُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک والے سال (جنگ تبوک کے لیے) نکلے حتیٰ کہ ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ہم نے ایک عورت کو اس کے باغ میں کھڑے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے کہا: ''(اس باغ میں موجود پھل کا) اندازہ لگاؤ۔'' تو صحابہ کرام نے اپنا اپنا اندازہ بیان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تخمینہ دس وسق لگایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو حکم دیا کہ ''اس باغ سے جتنی کھجوریں حاصل ہوں انہیں شمار کر کے رکھنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس لوٹ کر آ ؤں۔ ان شاء اللہ۔'' (تو مجھے بتانا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لے گئے پھر آپ واپس آئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ واپس پلٹے۔ حتیٰ کہ ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو آپ نے اس عورت سے پوچھا: ''تمہارے باغ سے کتنی کھجوریں حاصل ہوئیں؟'' اس نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخمینے کے مطابق دس وسق کھجوریں حاصل ہوئی ہیں۔

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ درختوں پر لگی کھجور اور انگور وغیرہ کا خشک کھجور اور منقیٰ سے تخمینہ لگانا جائز ہے اور یہ مستحب عمل ہے۔

۲۔ کھجور اور انگور وغیرہ جیسے کچے پھل کا تخمینہ کم از کم دس اوسق ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ خشک ہونے کے بعد اس کا وزن کم ہو جائے گا۔ اور زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے کھجور اور انگور کا کم از کم پانچ اوسق ہونا ضروری ہے۔

۴۹..... بَابُ وَقْتِ بِعْثَةِ الْإِمَامِ الْخَارِصَ يَخْرُصُ الثِّمَارَ

اس وقت کا بیان جب امام پھلوں کا تخمینہ لگانے کے لیے ماہر آدمی کو بھیجے گا

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الثِّمَارَ تُخْرَصُ كَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ عَلٰى مَالِكِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَ تُفَرَّقَ

(٢٣١٤) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب خرص التمر، حديث: ١٤٨١ـ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، حديث: ١٣٩٢/١١ـ سنن ابي داؤد: ٣٠٧٩ـ مسند احمد: ٤٢٤/٥ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٠٣.

وَ يُخَيِّرُ الْخَارِصُ صَاحِبُ الثَّمَرَةِ بَيْنَ أَنْ يَأْخُذَ جَمِيعَ الثَّمَرَةِ وَ يُضْمِنُ الْعَشْرَ أَوْ نِصْفَ الْعُشْرِ لِلصَّدَقَةِ ، وَ بَيْنَ أَنْ يَدْفَعَ جَمِيعَ الثَّمَرِ إِلَى الْخَارِصِ وَ يَضْمِنَ لَهُ الْخَارِصُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الثَّمَرَةِ أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ سَهْماً مِنْ عِشْرِيْنَ سَهْماً إِذَا يَبِسَتْ ، إِنْ كَانَتِ الثِّمَارُ مِمَّا سُقِيَتْ بِالرَّشَاءِ وَ الدَّوَالِيْ ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ شِهَابٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پھلوں کا تخمینہ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ پھل کھائے جانے اور تقسیم ہونے سے پہلے مالک کے لیے زکوٰۃ کی مقدار کو معلوم کیا جاسکے۔ تخمینہ لگانے والا ماہر مالک کو اختیار دے گا کہ وہ سارا پھل رکھ لے اور دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کردے یا وہ سارا پھل ماہر تخمینہ کے حوالے کردے اور وہ اسے نواں حصہ یا انیس حصے پھل خشک ہوجانے پر ادا کردے گا۔ اگر پھلوں کو ڈول یا کنویں سے سیراب کیا گیا تھا۔ بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ ابن جریج نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ ۔ وَ هِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ ۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ أَوَّلُ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُوْدَ بِأَنْ يَأْخُذُوْهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ أَمْ يَدْفَعُهُ الْيَهُوْدُ بِذٰلِكَ . وَ إِنَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَ تُفَرَّقَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خیبر (کے باغات) کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے پکتے ہی (خیبر) بھیجتے اور وہ کھجوریں کھائی جانے سے پہلے ان کی مقدار کا تخمینہ لگا لیتے۔ پھر وہ یہودیوں کو اختیار دیتے کہ وہ اس تخمینے کے مطابق (اپنا حصہ) وصول کرلیں یا یہودی (مسلمانوں کو) اس اندازے کے مطابق (ان کا حصہ) ادا کردیں اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تخمینہ لگانے کا حکم اس لیے دیا تھا تاکہ کھجوریں کھانے اور انہیں تقسیم کرنے سے پہلے ان کی زکوٰۃ کا اندازہ معلوم ہوسکے۔

۵۰..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ خَرْصِ الْعِنَبِ لِتُؤْخَذَ زَكَاتُهُ زَبِيْباً كَمَا تُؤْخَذُ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْراً

انگور کا تخمینہ لگانے کے متعلق سنت نبوی کا بیان تاکہ اس کی زکوٰۃ کشمش سے وصول کی جاسکے جیسا کہ تازہ کھجور کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے وصول کی جاتی ہے

(۲۳۱۵) اسنادہ ضعیف۔ ابن جریج مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی الخرص، حدیث: ۳۴۱۳۔ مسند احمد: ۱۶۳/۶۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۲۹/۴۔

٢٣١٦ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التِّمَارِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عِتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ : ((تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)).

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا: ''انگور کا تخمینہ لگایا جائے جیسا کہ کھجور کا تخمینہ لگایا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشمش سے وصول کر لی جائے جیسا کہ تر کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے وصول کر لی جاتی ہے۔''

٢٣١٧ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ ، أَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عِتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ أَنْ يَّخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يَخْرُصُ النَّخْلَ ، ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى تَمْرًا ، قَالَ : فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّخْلِ وَ الْعِنَبِ . حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . أَسْنَدَ هٰذَا الْخَبَرَ جَمَاعَةٌ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ .

جناب سعید بن میسّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کھجور کی طرح انگور کا بھی تخمینہ لگا لیں پھر انگور کی زکوٰۃ کشمش سے ادا کر دیں جیسا کہ تازہ کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے ادا کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں: کھجور اور انگور (کی زکوٰۃ کی وصولی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہی تھا۔

٢٣١٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحٰقَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ السَّرِيِّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

(٢٣١٦) اسناده ضعيف : سند منقطع ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب فی خرص العنب، حدیث : ١٦٠٤ـ سنن ترمذی: ٦٤٤ـ سنن ابن ماجه: ١٨١٩.

(٢٣١٧) اسناده ضعیف لارساله۔ سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب شراء الصدقة، حدیث : ٢٦١٩ـ مصنف ابن ابی شیبة : ١٩٥/٣ مرسلًا.

(٢٣١٨) اسناده ضعیف. سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب فی خرص العنب، حدیث : ١٦٠٣.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عِتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ . دُوْنَ قَوْلِهِ فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَ الْعِنَبِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . عَبَّادٌ هُوَ لَقَبُهُ ، وَ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ .

جناب سعید بن میّب حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: کھجوروں اور انگور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وطریقہ یہی ہے۔امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (عباد بن اسحاق) کا نام عبدالرحمان ہے اور عباد ان کا لقب ہے۔

٥١..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ قَدْرِ مَا يُؤْمَرُ الْخَارِصُ بِتَرْكِهِ مِنَ الثِّمَارِ فَلَا يَخْرُصُهُ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ لِيَكُوْنَ قَدْرَ مَا يَأْكُلُهُ رُطَباً وَ يُطْعَمُهُ قَبْلَ يُبْسِ الثَّمْرِ غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا يُخْرِجُ مِنْهُ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

اس مسنون مقدار کا بیان جو محاسب تخمینہ میں شمار نہیں کرے گا تا کہ وہ اس مقدار کے برابر ہو جائے جو مالک کھجور خشک ہونے سے پہلے تازہ کھجور کھالے گا یا دوسروں کو کھلا دے گا اور یہ مقدار اس میں شامل نہیں ہوگی جس میں سے دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ وصول کی جائے گی

۲۳۱۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ : أَتَانَا وَ نَحْنُ فِي السُّوْقِ ، فَقَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا ، وَ دَعُوا الثُّلُثَ ، فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوْا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ ـ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الثُّلُثِ ـ فَدَعُوا الرُّبُعَ)).

جناب عبدالرحمٰن بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم بازار میں تھے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جب تم تخمینہ لگا کر زکوٰۃ وصول کرو تو (مالک کو) ایک تہائی معاف کر دو اور اگر تم ایک تہائی اسے نہ چھوڑ و تو ایک چوتھائی حصہ معاف کر دو۔“

۲۳۲۰ـ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، قَالَ : قَالَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۲۳۱۹) اسناده ضعيف : الضعيفة : ۲۵۵٦ـ سنن ابي داؤد، كتاب الزكاة، باب في الخرص، حديث: ۱٦۰۵ـ سنن ترمذى: ٦٤۳ـ سنن نسائى: ۲٤۹۳ـ مسند احمد: ۳/٤٤۸ـ سنن الدارمى: ۲٦۱۹.

(۲۳۲۰) انظر الحديث السابق.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا، وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم پھلوں کا تخمینہ لگاؤ تو (اس کے مطابق زکوٰۃ) وصول کرلو اور ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اور اگر تم ایک تہائی نہ چھوڑ سکو تو ایک چوتھائی چھوڑ دیا کرو۔''

۵۲..... بَابُ فَرْضِ إِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالتَّغْلِيْظِ فِيْ مَنْعِ الزَّكَاةِ فِي الْعُسْرِ

تنگی اور خوش حالی میں زکوٰۃ دینا فرض ہے اور تنگی میں زکوٰۃ روکنے پر سختی کا بیان

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَنْجُوْفٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ خَلَّاسٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَخْبَطُهُ بِقَوَائِمِهَا وَتَطَؤُهُ عِقَافُهَا كُلَّمَا تَصْرَمُ اٰخِرُهَا رُدَّ أَوَّلُهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرُ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا تَصْرَمُ اٰخِرُهَا كَرَّ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْخَلَائِقِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرُ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اونٹوں کا مالک ہو اور تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو اسے قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹا دیا جائے گا پھر وہ اونٹ خوب موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے قدموں اور کھروں کے ساتھ روندیں گے۔ جب آخری اونٹ روندتا ہوا گزر جائے گا تو پہلا دوبارہ واپس آجائے گا (اسے یہ عذاب مسلسل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ (اللہ تعالیٰ) مخلوق کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے پھر وہ اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا اور جو شخص بھی گایوں کا مالک ہو اور تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن ان گایوں کو خوب فربہ حالت میں لایا جائے گا۔ پھر اس کو ایک وسیع میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا۔ اور وہ گایاں اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی اور اپنے کھروں تلے روندیں گی۔ جب آخری گائے روند کر گزر جائے گی تو پہلی گائے لوٹ آئے گی۔ یہاں تک مخلوق کے درمیان کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا پھر وہ اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا، اور جو شخص بھی بکریوں کا

(۲۳۲۱) اسناده صحيح: مسند احمد: ۲/ ۴۹۰۔ وقد تقدم: ۲۲۵۲.

كُلَّمَا تَصَرَّمَ آخِرُهَا كَرَّ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْخَلَائِقِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلُهُ سَبِيْلَهُ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَا أَدْرِيْ بِالرَّفْعِ أَوْ بِالنَّصْبِ .

مالک ہو اور تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن ان بکریوں کو خوب فربہ حالت میں لایا جائے گا۔ پھر اس شخص کو ایک وسیع میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ بکریاں اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔ جب آخری بکری روند کر گزر جائے گی تو پہلی بکری لوٹ آئے گی۔ یہاں تک کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا پھر وہ اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا۔"

امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ: مجھے معلوم نہیں کہ لفظ سبیل (لام کی) پیش کے ساتھ ہے یا زبر کے ساتھ۔

٥٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّجْدَةِ وَ الرِّسْلِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ ، وَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ مِنْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا أَيْ وَ فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا

اس بات کا بیان کہ اس حدیث میں مذکور الفاظ "النَّجْدَةِ" اور "الرِّسْلِ" سے مراد نبوی ﷺ تنگدستی اور خوشحالی ہے اور آپ کے اس فرمان "مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا" سے آپ کی مراد "فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا" یعنی "تنگدستی اور خوشحالی میں" ہے

٢٣٢٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَبِيْ عُمَرَ الْغَدَانِيِّ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ ، فَقِيْلَ: هٰذَا مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ مَالًا . فَدَعَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: نَعَمْ . لِيْ مِائَةُ حُمُرٍ أُوْلِيْ مِائَةٍ أُدْمًا وَ لِيْ كَذَا وَ كَذَا مِنَ الْغَنَمِ . فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِيَّاكَ وَ إِخْفَافَ الْإِبِلِ ، وَ إِيَّاكَ وَ أَظْلَافَ الْغَنَمِ ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

جناب ابو عمر الغدانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بنی عامر کا ایک شخص ان کے پاس سے گزرا تو کہا گیا: یہ سب سے زیادہ مال دار شخص ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں، میرے پاس سو بہترین سرخ اونٹ ہیں یا میرے پاس سو خاکستری اونٹ ہیں اور میرے پاس اتنی اتنی بکریاں ہیں۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! اونٹوں کے پاؤں اور

(٢٣٢٢) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب فی حقوق المال، حدیث: ١٦٦٠۔ سنن نسائی: ٢٤٤٤۔ مسند احمد: ٢/٤٩٠.

((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ إِبِلٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا ، عُسْرِهَا وَ يُسْرِهَا ، إِلَّا بَرَزَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَجَاءَتْهُ كَأَفَذِّ مَا يَكُوْنُ وَ أَشَدِّهِ ، مَا أَسْمَنَهُ أَوْ أَعْظَمَهُ - شَكَّ شُعْبَةُ - فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا ، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ . وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ لَهُ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَ نَجْدَتُهَا وَ رِسْلُهَا عُسْرُهَا وَ يُسْرُهَا ، إِلَّا بَرَزَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَفَذِّ مَا يَكُوْنُ وَ أَشَدِّهِ وَ أَسْمَنِهِ وَ أَعْظَمِهِ - شَكَّ شُعْبَةُ - فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا ، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ . وَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ بَقَرٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا ، وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَ نَجْدَتُهَا وَ رِسْلُهَا عُسْرُهَا وَ يُسْرُهَا ، إِلَّا بَرَزَ لَهُ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَفَذِّ مَا يَكُوْنُ وَ أَشَدِّهِ وَ أَسْمَنِهِ - أَوْ أَعْظَمِهِ - شَكَّ شُعْبَةُ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا ، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ

بکریوں کے کھروں (تلے روندیں جانے) سے بچنا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو انہیں ایک چٹیل میدان میں لایا جائے گا۔ وہ خوب موٹے تازہ اور فربہ ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو اپنے قدموں تلے روندیں گے۔ جب بھی آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ اس پر واپس آئے گا۔ (یہ عذاب مسلسل) پچاس ہزار سال والے دن میں ہوتا رہے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو یہ شخص بھی اپنا راستہ دیکھ لے گا۔ اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا (تنگی اور خوشحالی میں) تو انہیں ایک ہموار میدان میں جمع کیا جائے گا وہ بہت زیادہ فربہ حالت میں آئیں گی تو اس شخص کو اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گی اور سینگوں کے ساتھ ٹکریں ماریں گی۔ جب بھی آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی بکری اس پر لوٹ آئے گی۔ (اسے یہ عذاب مسلسل ہوتا رہے گا) اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے تو یہ شخص بھی اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا۔ اور جو شخص بھی گائیوں کا مالک ہو اور وہ تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا“ اس سے مراد تنگی اور خوشحالی ہے، تو انہیں ایک بالکل ہموار میدان میں جمع کیا جائے گا وہ خوب موٹی تازی، چاک چوبند اور فربہ حالت میں آئیں گی تو اسے اپنے قدموں تلے روندیں گی اور اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی۔ جب بھی آخری گائے گزر

كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ . فَقَالَ لَهُ الْعَامِرِيُّ وَ مَا حَقُّ الْإِبِلِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ : تُعْطِي الْكَرِيْمَةَ : وَ تَمْنَحُ الْعَزِيْزَةَ ، وَ تُفْقِرُ الظَّهْرَ ، وَ تَطْرُقُ الْفَحْلَ وَ تَسْقِي اللَّبَنَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ شُعْبَةَ .

جائے گی تو پہلی گائے اس پر لوٹ آئے گی۔ ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا تو یہ شخص اپنا راستہ (جنت یا جہنم) کی طرف دیکھ لے گا۔" تو بنی عامر کے شخص نے عرض کی: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تو اپنی بہترین اونٹنی دے دے اور اپنی دودھ والی اونٹنی دودھ پینے کے لیے دے دے اور کسی (ضرورت مند کو) سواری کے لیے اونٹ دے دے، جفتی کے لیے نر اونٹ دے دے اور (غرباء کو) دودھ پلا دے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث امام شعبہ سے صرف یزید بن ہارون ہی بیان کرتے ہیں۔

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ تنگی وخوشحالی میں جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو اس کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے اور اس عمل میں خیر و برکت ہے، بصورت دیگر زکوٰۃ میں ٹال مٹول سے کام لینا اور عدم ادائیگی کی صورت میں روز قیامت مانعین زکوٰۃ کا بہت برا حشر ہوگا اور یہی مال جسے دنیا میں وہ سنبھال سنبھال کر رکھتے ہوں گے، روز قیامت ان کے لیے عذاب کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں انسان یہ بوجھ اتار دے تو آخرت میں اس فریضہ کی ادائیگی اس کی نجات کا باعث بھی ہوگی اور وہ شخص اس دن کی ذلت ورسوائی سے بھی محفوظ رہے گا۔

۵۴..... بَابُ ذِكْرِ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَعَادِنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنِ اتِّصَالِ هٰذَا الْإِسْنَادِ

معدنیات میں زکوٰۃ وصول کرنے کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے متصل ہونے میں میرا دل مطمئن نہیں

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، ۔ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ۔ عَنْ رَبِيْعَةَ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔..........

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَلَالٍ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ الصَّدَقَةَ ، وَ أَنَّهُ أَقْطَعَ

جناب بلال بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلیہ مقام پر واقع معدنیات میں سے زکوٰۃ وصول کی اور آپ نے بلال بن حارث کے لیے پوری وادی عقیق الاث کی

(۲۳۲۳) اسنادہ ضعیف: حارث بن بلال راوی مجہول ہے۔ الاموال لابی عبید، ص: ۲۷۳۔

بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْعَقِيْقَ أَجْمَعَ ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَالَ لِبِلَالٍ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْكَ لِتَحْجِزَهُ عَنِ النَّاسِ ، لَمْ يَقْطَعْكَ إِلَّا لِتَعْمَلَ . قَالَ : فَقَطَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ الْعَقِيْقَ .

تھی۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے بلال سے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں یہ علاقہ اس لیے الاٹ نہیں کیا تھا کہ تم لوگوں کو اس سے روکو بلکہ تمہیں یہ علاقہ صرف اس لیے دیا تھا کہ تم اس میں کام کرو (اس میں سے معدنیات نکالو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وادی عقیق کا علاقہ تمام لوگوں کے لیے الاٹ کر دیا (کہ سب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں)۔"

۵۵..... بَابُ ذِكْرِ صَدَقَةِ الْعَسَلِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

شہد کی زکوۃ کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں تردد ہے

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ - (ح) وَحَدَّثَنَاهُ مُرَّةُ ، حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ بَنِي شَبَابَةَ - بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ - كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَسَلٍ لَهُمُ الْعُشْرَ ، مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ ، وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ . فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ فَأَبَوْا أَنْ يُؤَدُّوْا إِلَيْهِ شَيْئًا ، وَقَالُوْا : إِنَّمَا ذَاكَ شَيْءٌ كُنَّا نُؤَدِّيْهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَكَتَبَ سُفْيَانُ إِلَى عُمَرَ بِذٰلِكَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا النَّحْلُ ذُبَابُ غَيْثٍ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ رِزْقًا إِلَى مَنْ يَّشَاءُ ، فَإِنْ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فہم قبیلے کی ایک شاخ بنی شبابہ کے لوگ رسول اللہ ﷺ کو اپنی شہد کی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرتے تھے۔ ہر دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ ادا کرتے تھے اور آپ نے انہیں دو وادیاں الاٹ کی ہوئی تھیں۔ پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو ان کا امیر مقرر کیا تو انہوں نے سفیان کو زکوۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ ہم اس کی زکوۃ صرف رسول اللہ ﷺ ہی کو ادا کیا کرتے تھے تو جناب سفیان نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیج دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ بے شک شہد کی مکھیاں تو بارش کی مکھیاں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ رزق بنا کر جس کی طرف چاہتا ہے چلاتا ہے۔ لہٰذا اگر یہ لوگ تمہیں وہی زکوۃ ادا کریں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو تم انہیں ان کی دو

(۲۳۲۴) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ العسل، حدیث: ۱۶۰۱۔ سنن نسائی: ۲۵۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۲۴۔

أَدُّوْا إِلَيْكَ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْمِ لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ وَ إِلَّا فَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهُمَا ، فَأَدُّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَمّٰى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ .

وادیاں ٹھیکے پردے دینا وگرنہ ان کے ساتھ دیگر لوگوں کو بھی اجازت دے دینا (کہ وہ ان دو وادیوں کی گھاس اور شہد سے مستفید ہوں) چنانچہ انہوں نے سفیان کو وہ مقدار ادا کردی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے اور سفیان نے ان کی دو وادیاں ان کو الاٹ کردیں۔

۲۳۲۵ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ بَنِيْ شَبَابَةَ ـ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ ـ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَوَاءً.........

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ إِنْ ثَبَتَ فَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ بَنِيْ شَبَابَةَ إِنَّمَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ لِعِلَّةٍ ، لَا لِأَنَّ الْعُشْرَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ فِي الْعَسَلِ ، بَلْ مُتَطَوِّعِيْنَ بِالدَّفْعِ لِحَمَاهُمُ الْوَادِيَيْنِ . أَلَا تَسْمَعُ احْتِجَاجَهُمْ عَلَى سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى سُفْيَانَ .لِأَنَّهُمْ إِنْ أَدُّوْا مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْمِيَ لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ وَ إِلَّا خَلِّى بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَ الْوَادِيَيْنِ . وَ مِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَّمْتَنِعَ صَاحِبُ الْمَالِ مِنْ أَدَاءِ الصَّدَقَةِ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ إِنْ لَّمْ يُحْمٰى لَهُ مَا يَرْعٰى فِيْهِ مَاشِيَتَهُ مِنَ الْكَلَاءِ . وَ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّحْمِيَ الْإِمَامُ لِبَعْضِ أَهْلِ الْمَوَاشِيْ أَرْضاً ذَاتَ الْكَلَا لِيُؤَدِّيَ صَدَقَةَ مَالِهِ إِنْ لَّمْ يَحْمِ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضَ . وَ الْفَارُوْقَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ

امام صاحب نے ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت صحیح ثابت ہوجائے تو اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ بنی شبابہ کے لوگ شہد کا دسواں حصہ بطور صدقہ کسی سبب کی بنا پر ادا کرتے تھے اس لیے نہیں کہ ان پر شہد کی زکوٰۃ واجب تھی بلکہ وہ نفلی طور پر یہ صدقہ ادا کرتے تھے کیونکہ انہیں خصوصی طور پر دو وادیاں ٹھیکے پر دی گئی تھیں۔ کیا آپ نے سفیان بن عبداللہ کے خلاف ان کی دلیل اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوابی خط کو نہیں دیکھا کہ اگر وہ شہد کی اتنی ہی مقدار ادا کردیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو ٹھیک ہے وگرنہ ان کی خصوصی الاٹ منٹ ختم کردی جائے اور عام لوگوں کو بھی ان دو وادیوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی جائے اور یہ بات ناممکن ہے کہ مالدار شخص اپنے مال کی واجب زکوٰۃ دینے سے صرف اس لیے انکار کردے کہ اس کے جانوروں کے لیے چراگاہ مختص نہیں کی گئی اور امام و حکمران کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مخصوص لوگوں کے جانوروں کے لیے چراگاہ مختص کرے تاکہ وہ اپنے جانوروں کی زکوٰۃ ادا کریں اور اگر وہ ان کے لیے چراگاہ مختص

(۲۳۲۵) انظر الحدیث السابق.

عَلِمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ بِأَنَّ بَنِیْ شَبَابَةَ قَدْ كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِيَ لَهُمُ الْوَادِيَيْنِ ، فَأَمَرَ عَامِلَهٗ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يَحْمِيَ لَهُمُ الْوَادِيَيْنِ إِنْ أَدُّوْا مِنْ عَسَلِهِمْ مِثْلَ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا خَلِّى بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ الْوَادِيَيْنِ . وَلَوْ كَانَ عِنْدَ الْفَارُوْقِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَخْذُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُشْرَ مِنْ نَّحْلِهِمْ عَلٰى مَعْنَى الْإِيْجَابِ كَوُجُوْبِ صَدَقَةِ الْمَالِ الَّذِيْ يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ لَمْ يَرْضَ بِامْتِنَاعِهِمْ مِنْ أَدَاءِ الزَّكَاةِ ، وَلَعَلَّهٗ كَانَ يُحَارِبُهُمْ لَوِ امْتَنَعُوْا مِنْ أَدَاءِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذْ قَدْ تَابَعَ الصِّدِّيْقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قِتَالِ مَنِ امْتَنَعَ مِنْ أَدَاءِ الصَّدَقَةِ مَعَ حَلْفِ الصِّدِّيْقِ أَنَّهٗ مُقَاتِلٌ مَنِ امْتَنَعَ مِنْ أَدَاءِ عِقَالٍ كَانَ يُؤَدِّيْهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْفَارُوْقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ وَاطَأَهٗ عَلٰى قِتَالِهِمْ فَلَوْ كَانَ أَخْذَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُشْرَ مِنْ نَحْلِ بَنِیْ شَبَابَةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰى مَعْنَى الْوُجُوْبِ لَكَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهٗ فِيْهِمْ كَالْحُكْمِ فِيْمَنِ امْتَنَعَ

نہ کرے (تو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے) اور فاروق اللہ ان پر رحمت نازل کرے کو یہ بات معلوم تھی کہ بنی شبابہ نبی کریم ﷺ کو اپنی زکوٰۃ کا عشر ادا کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دو وادیاں مختص کی ہوئی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے گورنر سفیان بن عبداللہ کو یہ حکم دیا کہ اگر وہ لوگ اپنے شہد میں سے اتنی مقدار ادا کر دیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو ان کے لیے دونوں وادیاں مخصوص رکھی جائیں وگرنہ عام لوگوں کو بھی ان سے مستفید ہونے کی اجازت دے دی جائے اور اگر حضرت عمر فاروق اللہ ان پر رحمت نازل کرے کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا ان سے زکوٰۃ وصول کرنا واجب حکم ہوتا جیسے کہ دیگر اموال کی واجب زکوٰۃ ہے تو فاروق رضی اللہ عنہ ان کے زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر خاموش نہ رہتے بلکہ وہ فرض زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر ان کے ساتھ جنگ کرتے کیونکہ ابوبکر صدیق اللہ ان پر رحمت نازل کرے نے صحابہ کرام کی معیت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ جنگ کی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ اگر وہ ایک رسی جسے وہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ادا کرتے تھے، اب ادا نہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس رائے میں موافقت کی تھی۔ لہٰذا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا بنی شبابہ سے شہد کا دسواں حصہ بطور فرض زکوٰۃ وصول کرنا ہوتا تو ان لوگوں کا حکم حضرت عمر کے نزدیک وہی ہوتا جو حکم ان لوگوں کا تھا جنھوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

عِنْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَاءِ الصَّدَقَةِ إِلَى الصِّدِّيْقِ، وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ .

فوائد:...... ابوحنیفہ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے (احادیث الباب سے) استدلال کیا ہے کہ شہد میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے۔ اور ترمذی نے حکایت نقل کی ہے کہ اکثر اہل علم اسی موقف کے قائل ہیں۔ نیز عمر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز سے بھی یہی قول منقول ہے۔ (عون المعبود: ٤/ ١٦)

٥٦..... بَابُ إِيْجَابِ الْخُمُسِ فِي الرِّكَازِ

مدفون خزانے (رکاز) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے

٢٣٢٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ ، وَ الْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) . غَيْرَ أَنَّ عَمْراً لَمْ يَذْكُرِ الْمَعْدِنَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الدِّيَاتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، قَالَ : الْجُبَارُ الْهَدْرُ . حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، (ح) وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ يُوْنُسَ ، قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانور زخمی کردے تو اس کا بدلہ نہیں ہے، کنویں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں ہے اور معدن کی کھدائی میں دب کر مرنے والے کا خون بھی رائیگاں ہے اور رکاز (مدفون خزانے) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔'' جناب عمرو نے معدن کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الدیات میں بیان کیے ہیں۔ جناب مکحول فرماتے ہیں: جبار کا معنی ھدر ہے یعنی اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں۔ امام ابن شہاب فرماتے ہیں: الجبار سے مراد ہے کہ اس کے قتل پر دیت نہیں ہوگی۔ امام مالک نے بھی اس کا یہی معنی کیا ہے۔

(٢٣٢٦) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب فی الرکاز الخمس، حدیث: ١٤٩٩۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن، حدیث: ١٧١٠۔ سنن ابی داؤد: ٤٥٩٣۔ سنن ترمذی: ٦٤٢۔ سنن نسائی: ٢٤٩٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٠٩۔ مسند احمد: ٢/ ٢٢٩۔ مسند الحمیدی: ١٠٧٩.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : الْجُبَارُ الَّذِيْ لَا دِيَةَ لَهُ .

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَحْكِيْ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ ، قَالَ ، قَالَ مَالِكٌ : الْجُبَارُ الَّذِيْ لَا دِيَةَ لَهُ .

۵۷..... بَابُ وُجُوْبِ الْخُمُسِ فِيْمَا يُوْجَدُ فِي الْخَرْبِ الْعَادِيْ مِنْ دَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ

کھنڈرات میں سے زمانہ جاہلیت کا جوخزانہ نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرِّكَازَ لَيْسَ بِدَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْمَوْجُوْدِ فِي الْخَرْبِ الْعَادِيْ وَ بَيْنَ الرِّكَازِ فَأَوْجَبَ فِيْهِمَا جَمِيْعاً الْخُمُسَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ رکاز جاہلیت کا دفینہ نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عام کھنڈرات میں موجود خزانے اور رکاز میں فرق کیا ہے اور ان دونوں میں پانچواں حصہ زکوٰۃ فرض کی ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہے

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرٰى فِيْمَا يُوْجَدُ فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ أَوْ فِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُوْنَةِ ؟ قَالَ : ((عَرِّفْهُ سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ بَاغِيْهِ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ وَ إِلَّا فَشَأْنُكَ بِهِ ، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْماً مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ ، وَ مَا كَانَ فِي الطَّرِيْقِ غَيْرَ الْمِيْتَاءِ وَ الْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُوْنَةِ فَفِيْهِ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ اس چیز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آباد راستے یا آباد بستی میں مل جائے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک سال تک اس کا اعلان کرو، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کرو ورنہ تم اپنے استعمال میں لے آؤ۔ پھر اگر زندگی میں کبھی اس کا طالب آجائے تو اسے دے دو اور جو مال ویران راستے یا غیر آباد بستی میں ملے تو اس مال میں اور کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو۔''

۲۳۲۸۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، عَنْ ....

(۲۳۲۷) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، کتاب اللقطة، باب تعریف اللقطة، حدیث: ۱۷۰۸۔ سنن ترمذی: ۱۲۸۹۔ سنن نسائی: ۲۴۹۶۔ سنن ابن ماجه: ۲۵۹۶۔ مسند احمد: ۲/۲۲۴۔ مسند الحمیدی: ۵۹۷.

(۲۳۲۸) انظر الحدیث السابق.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مزنی شخص کو سنا جبکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہا تھا۔

حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ .

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رکاز (مدفون خزانے) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔ شافعیہ، اہل حجاز اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ لیکن ابوحنیفہ اور اہل عراق کہتے ہیں کہ رکاز (مدفون خزانہ) معدن (کان) ایک ہی چیز اور مترادف المعنی الفاظ ہیں۔ لیکن (یہ احادیث) ان کے اس موقف کی تردید کرتی ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے ان دونوں جنسوں میں فرق کیا ہے۔ (عون المعبود: ۱۰/ ۱۱۱)

۵۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ حُلُوْلِ الْحَوْلِ عَلَى الْمَالِ ، وَ الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَرْضِ الَّذِيْ يَجِبُ فِي الْمَالِ وَ بَيْنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ عَلَى الْبَدَنِ

سال پورا ہونے سے پہلے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کی رخصت کا بیان اور مالی اور بدنی فرض زکوٰۃ میں فرق کا بیان

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ ، فَقَالَ بَعْضُ مِمَّنْ يَلْمِزُ : مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْ يَتَصَدَّقُوْا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو بعض طعنہ زن کہنے لگے: ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا ہے۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ....

(۲۳۲۹) صحیح: سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق، حدیث: ۲٤٦٧ وانظر الحدیث الآتی.

(۲۳۳۰) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی ﴿وفی الرقاب والغارمین......﴾، حدیث: ۱٤٦٨۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی تقدیم الزکاۃ ومنعها، حدیث: ۹۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱٦۲۳۔ سنن ترمذی: ۳۷٦۱۔ سنن نسائی: ۲٤٦٦۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۷۳.

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ عُمَرُ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ ، فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْراً أَغْنَاهُ اللّٰهُ ، وَ أَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِداً قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَ أَعْبُدَهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . قَالَ فِیْ خَبَرِ وَرْقَاءَ : وَ أَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِیَ عَلَیَّ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا . وَ قَالَ فِیْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ : أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهِیَ لَهُ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا .

وَ قَالَ فِیْ خَبَرِ شُعَيْبِ بْنِ أَبِیْ حَمْزَةَ : أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِیَ عَلَيْهِ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا .

فَخَبَرُ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ فَهِیَ لَهُ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ مَا قَالَ وَرْقَاءُ : أَیْ فَهِیَ لَهُ عَلَیَّ . فَأَمَّا اللَّفْظَةُ الَّتِیْ ذَكَرَهَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِیْ حَمْزَةَ فَهِیَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهَا فَهِیَ لَهُ عَلَیَّ . مَا بَيَّنْتُ فِیْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو آپ سے عرض کی گئی: ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس لیے (زکوٰۃ ادا کرنا) ناپسند کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اس سے زکوٰۃ طلب کرتے ہو) حالانکہ اس نے اپنی زرہیں اور غلام اللہ کے راستے میں وقف کر رکھے ہیں جبکہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب ورقاء کی روایت میں ہے۔ رہے عباس رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں تو ان کی زکوٰۃ دوگنا میرے ذمے ہے۔ اور جناب موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں ہے: رہے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تو ان کی زکوٰۃ ان کے لیے ہے اور اس کی مثل مزید بھی۔'' جناب شعیب بن ابی حمزہ کی روایت میں ہے: رہے عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا تو ان کی زکوٰۃ ان پر صدقہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی مقدار اور بھی صدقہ ہے۔ چنانچہ جناب موسیٰ بن عقبہ کی یہ روایت: تو ان کی زکوٰۃ انہی کے لیے ہے اور اس کی مثل اور بھی۔ تو ممکن ہے اس کا معنی وہی ہو جو ورقاء کی روایت میں ہے کہ ان کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے جبکہ جناب شعیب بن ابی حمزہ کی یہ روایت کہ ان کی زکوٰۃ ان پر صدقہ ہے تو اس کا معنی بھی یہی ہوسکتا ہے کہ ان کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے۔ جیسا کہ میں نے اپنی کتابوں میں متعدد جگہوں پر بیان کیا ہے کہ عرب

عَلَيْهِ يَعْنِي لَهُ ، وَلَهُ يَعْنِي عَلَيْهِ ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا : ﴿ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴾ فَمَعْنَى : لَهُمُ اللَّعْنَةُ أَيْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ . وَمَحَالٌ أَنْ يَتْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَدَقَةً قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَبَعْدَهُ تَرَكَ صَدَقَةً أُخْرَى إِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ ، وَالْعَبَّاسُ مِنْ صَلِيبَةِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ حُرِّمَ عَلَيْهِ صَدَقَةُ غَيْرِهِ أَيْضاً فَكَيْفَ صَدَقَةُ نَفْسِهِ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ الْمُمْتَنِعَ مِنْ أَدَاءِ صَدَقَتِهِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي يَوْمٍ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ بِأَلْوَانِ عَذَابٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي مَوْضِعِهَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ ، فَكَيْفَ يَكُونُ أَنْ يَتَأَوَّلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَ لِعَمِّهِ - صِنْوِ أَبِيهِ - صَدَقَةً قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ ، أَوْ يُبِيحُ لَهُ تَرْكَ أَدَائِهَا وَإِيصَالِهَا إِلَى مُسْتَحِقِّيهَا ، هٰذَا مَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عِنْدِي عَالِمٌ . وَالصَّحِيحُ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ، قَوْلُهُ : فَهِيَ لَهُ ، وَقَوْلُهُ : فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا أَيْ إِنِّي قَدِ اسْتَعْجَلْتُ مِنْهُ صَدَقَةَ عَامَيْنِ فَهٰذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِي أُمِرْتُ بِقَبْضِهَا مِنَ النَّاسِ هِيَ لِلْعَبَّاسِ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا أَيْ صَدَقَةٌ ثَانِيَةٌ عَلَى مَا رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ

کہتے ہیں: عَلَيْهِ (اس کے ذمے ہے) یعنی لَهُ (اس کے لیے ہے) اور عرب لوگ کہتے ہیں: وَلَهُ (اس کے لیے ہے) یعنی عَلَيْهِ (اس کے ذمے ہے) (یعنی عَلٰی اور لَهُ ایک دوسرے کے معنوں میں مستعمل ہیں) جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ (سورہ الرعد: ۲۵) اس کا معنی ہے کہ ان پر لعنت ہے (لَهُمْ کا معنی عَلَيْهِمْ ہے) یہ بات ناممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے مال میں واجب ہونے والی زکوٰۃ معاف کردیں اور پھر دوبارہ واجب زکوٰۃ ان سے وصول نہ کریں۔ حالانکہ حضرت عباس بنو ہاشم سے تعلق رکھتے ہیں جن پر دیگر لوگوں کی زکوٰۃ حرام ہے تو پھر ان پر اپنی ہی زکوٰۃ استعمال کرنا کیسے حلال ہوسکتا ہے؟ جبکہ نبی کریم ﷺ بیان فرما چکے ہیں کہ تنگی اور خوشحالی میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شخص کو قیامت کے دن پچاس ہزار سال والے دن میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔ یہ بات ہم اسی کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے چچا جو کہ باپ کی طرح ہوتا ہے، انہیں ان پر واجب زکوٰۃ معاف کردیں گے حالانکہ وہ زکوٰۃ کے مستحقین کا حصہ ہے یا آپ کیسے ان کے لیے زکوٰۃ ادا نہ کرنا حلال قرار دیں گے۔ میرے خیال میں کوئی بھی عالم دین اس کا گمان بھی نہیں کرسکتا۔ اس لیے روایت کے صحیح الفاظ یہ ہوں گے کہ ''زکوٰۃ ان کے لیے ہے'' یا ''ان کی زکوٰۃ دگنی میرے ذمے ہے'' کا معنی یہ ہے کہ میں نے عباس سے دو سال کی پیشگی زکوٰۃ وصول کرلی تھی اس لیے اب جو زکوٰۃ لوگوں کے مالوں میں واجب قرار دی گئی ہے وہ عباس کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے اور دوسری

دِيْنَارٍ - وَ إِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ - عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ .

بار بھی میرے ذمے ہے۔ جیسا کہ حجاج بن دینار کی روایت میں ہے اگرچہ مجھے اس کی روایت میں تردد ہے۔ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے وقت سے پہلے زکوۃ ادا کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں رخصت دے دی۔

٢٣٣١ - حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْأَسَدِيُّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ ، غَيْرَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَقُلْ : قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ .

امام صاحب نے گزشتہ حدیث ایک اور سند سے بیان کی ہے لیکن اس میں علی بن عبد الرحمان نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: وقت سے پہلے ادا کرنے کی رخصت دی۔

فوائد:......(احادیث الباب دلیل ہیں کہ) ایک سال کی یا دو سال کی پیشگی زکوۃ دینا جائز ہے اور شافعی، احمد، ابوحنیفہ، ہادی اور قاسم رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔(نیل الاوطار: ٦/ ٤٢٠)

٥٩..... بَابُ احْتِسَابِ مَا قَدْ حَبَسَ الْمُؤْمِنُ السَّلَاحَ وَ الْعَبْدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا وَجَبَتْ فَهٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ أَيْضاً مِنْ بَابِ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ وُجُوْبِهَا

مسلمان شخص کے وہ ہتھیار اور غلام جو اس نے اللہ کی راہ میں وقف کیے ہوں انہیں زکوۃ میں شمار کرنے کا بیان اور یہ مسئلہ بھی زکوۃ کے واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے کے باب سے ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : فَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِداً قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَ أَعْبُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنْ يَحْتَسِبَ مَا قَدْ حَبَسَ مِنَ الْأَدْرَاعِ وَ الْأَعْبُدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ أَمَرَ بِقَبْضِهَا .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”رہا خالد تو تم خالد پر (زکوۃ طلب کرکے) ظلم کر رہے ہو حالانکہ اس نے اپنی تمام زرہیں اور غلام اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے حضرت

(٢٣٣١) حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی تعجیل الزکاۃ، حدیث: ١٦٢٤ - سنن ترمذی: ٦٧٨ - سنن ابن ماجه: ١٧٩٥ - مسند احمد: ١/ ١٠٤ - سنن الدارمی: ١٦٣٦.

خالد رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی کہ وہ زر ہیں اور غلام جو اللہ کی راہ میں وقف شدہ تھے انہیں اس زکوۃ میں شمار کرلیں جس کی وصولی کا آپ نے حکم دیا تھا۔"

٦٠..... بَابُ اسْتِسْلَافِ الْإِمَامِ الْمَالَ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ وَرَدِّهِ ذٰلِكَ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتْ بَعْدَ الْاِسْتِسْلَافِ

امام زکوۃ کے مستحقین کے لیے مال قرض لے سکتا ہے اور زکوۃ کی وصولی کے بعد یہ قرض ادا کردے گا

٢٣٣٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْجَارُوْدِ بْنِ مِرَادِسِ بْنِ هُرْمُزَانَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بِكْراً ، فَقَالَ : ((إِذَا جَاءَتِ الصَّدَقَةُ قَضَيْنَا)) . فَلَمَّا جَاءَتِ الصَّدَقَةُ ، قَالَ لِأَبِي رَافِعٍ : ((أَعْطِ الرَّجُلَ بَكْرَهُ)) . فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ إِلَّا رُبَاعاً أَوْ صَاعِداً ، فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((أَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)) .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جوان اونٹ قرض لیا اور فرمایا: "جب زکوۃ کا مال آئے گا تو ہم تمہیں ادا کردیں گے۔" پھر جب زکوۃ کا مال آیا تو آپ نے حضرت ابو رافع سے کہا: "اس آدمی کو جوان اونٹ دے دو۔" تو میں نے اونٹ دیکھے تو ان میں چار دانتوں والے یا اس سے زائد عمر کے اونٹ تھے۔ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی (کہ مطلوبہ عمر کا اونٹ موجود نہیں سب اس سے بڑی عمر کے اونٹ ہیں) تو آپ نے فرمایا: "اسے وہی دے دو کیونکہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اُن میں قرض کی ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہے۔"

فوائد:......١۔ قرض لینا جائز ہے اور قرض میں حیوانات لینا بھی جائز ہے۔

٢۔ حیوان کے عوض پیشگی حیوان لینا جائز ہے اور یہ قرض ہی کے حکم میں شامل ہے۔

٣۔ مقروض کا قرض کی ادائیگی میں قرض سے عمدہ چیز لوٹانا افضل عمل ہے۔ اور یہ سنت اور مکارم اخلاق میں سے ہے۔ یہ ایسے قرض کی قبیل سے نہیں جس کا نفع حاصل کیا جاتا ہو۔ ایسا قرض جس سے نفع حاصل کیا جائے حرام ہے۔

(شرح النووی: ٥/ ٤٧٥)

(٢٣٣٢) صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب جواز اقتراض الحیوان، حدیث: ١٦٠٠۔ سنن ابی داؤد: ٣٣٤٦۔ سنن ترمذی: ١٣١٨۔ سنن نسائی: ٤٦٢١۔ مسند احمد: ٦/ ٢٩٠.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

زکوۃ کی وصولی کے ابواب کا مجموعہ

٦١..... بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيْظِ عَلَى السِّعَايَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ محصول کی وصولی کی مذمت کا بیان

٢٣٣٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ مَكْسٍ الْجَنَّةَ)). قَالَ يَزِيْدُ : ـ يَعْنِي ـ الْعِشَارَ . لَمْ يَنْسُبْ عَلِيٌّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شَمَاسَةَ وَ لَمْ يَقُلْ : الْجُهَنِيِّ .

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چونگی وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' جناب یزید فرماتے ہیں: ''صاحب مکس سے'' (شہروں میں داخلے کا) ٹیکس وصول کرنے والا مراد ہے۔''

٦٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيْظَ فِي الْعَمَلِ عَلَى السِّعَايَةِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ عُقْبَةَ هُوَ فِي السَّاعِي إِذَا لَمْ يَعْدِلْ فِيْ عَمَلِهِ وَ جَارَ وَ ظَلَمَ . وَ فَضْلِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا عَدَلَ السَّاعِيْ فِيْمَا يَتَوَلَّى مِنْهَا وَ تَشْبِيْهِهِ بِالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکورہ وعید کا تعلق اس تحصیل دار کے ساتھ ہے جو وصولی میں عدل و انصاف کی بجائے ظلم و زیادتی کرتا ہے اور اس تحصیل دار کی فضیلت کا بیان جو اپنے عمل میں عدل کرتا ہے اور اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان۔

٢٣٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ....

(٢٣٣٣) اسناده ضعيف۔ ابن اسحاق مدلس راوی کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد، كتاب الخراج، باب فی السعاية على الصدقة، حديث: ٢٩٣٧ـ مسند احمد: ٤/ ١٥٠ـ سنن الدارمی: ١٦٦٦.

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ)).

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عدل و انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر لوٹ آئے۔''

فوائد :......اس حدیث میں صدق واخلاص اور طلب ثواب کی نیت سے زکوٰۃ کا مال جمع کرنے والے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اسے کفار کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کی مثل اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فضل عظیم کا مالک ہے۔

٦٣..... بَابٌ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْإِعْتِدَاءِ فِي الصَّدَقَةِ وَ تَمْثِيْلِ الْمُعْتَدِيْ فِيْهَا بِمَانِعِهَا .

زکوٰۃ کی وصولی میں ظلم کرنے پر وعید اور ظلم کرنے والے کو زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان

٢٣٣٥۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ وَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدِ الْكِنْدِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ ، وَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا)).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کا ایمان درست نہیں جو امانت دار نہیں، اور زکوٰۃ کی وصولی میں ظلم و زیادتی کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔''

فوائد :......اِعْتِدَاء کا معنی حد سے تجاوز کرنا ہے یعنی جو عاملِ زکوٰۃ کے لیے ناجائز ہے کہ وہ حد نصاب سے زیادہ زکوٰۃ وصول کرے کیونکہ حد نصاب سے زیادہ وصول کرنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ برابر ہے۔ اس حدیث میں عاملِ زکوٰۃ کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ زکوٰۃ لینے والوں پر جبر وظلم نہ کرے۔

٢۔ شرح السنہ میں اس حدیث کا مفہوم یوں منقول ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی میں زیادتی کرنے والے عامل اور مانع زکوٰۃ برابر مجرم ہیں، لیکن اگر عامل زیادتی بھی کرے تو زکوٰۃ دینے والے کے لیے زکوٰۃ کا مال چھپانا جائز نہیں۔

(تحفة الاحوذی: ٢/ ١٨٢)

(٢٣٣٤) اسناده حسن: سنن ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء في العامل على الصدقة بالحق، حدیث: ٦٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٨٠٩۔ مسند احمد: ٤/ ١٤٣.

(٢٣٣٥) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب في زكاة السائمة، حديث: ١٥٨٥۔ سنن ترمذی: ٦٤٦۔ سنن ابن ماجه: ١٨٠٨۔ مختصراً بالشطر الثانی۔ مسند احمد: ٣/ ١٣٥ بالشطر الاوّل۔ صحيح ابن حبان: ١٩٤۔ بشطر الاولى.

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ جَمِيْعاً ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْجَزَرِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الْبَكْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، حَدَّثَتْنَا.........

أُمُّ سَلَمَةَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَوْمٌ فِيْ بَيْتِهَا وَ عِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُوْنَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ صَدَقَةٌ كَذَا وَ كَذَا مِنَ التَّمْرِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كَذَا وَ كَذَا)) . قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّ فُلَاناً تَعَدّٰى عَلَيَّ فَأَخَذَ مِنِّيْ كَذَا وَ كَذَا فَازْدَادَ صَاعاً ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَكَيْفَ إِذَا سَعٰى عَلَيْكُمْ مَنْ يَتَعَدّٰى عَلَيْكُمْ أَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّيْ ؟)) فَخَاضَ النَّاسُ وَ بَهَرَهُمُ الْحَدِيْثُ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ كَانَ رَجُلًا غَائِباً عِنْدَ إِبِلِهِ وَ مَاشِيَتِهِ وَ زَرْعِهِ فَأَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ فَكَيْفَ يَصْنَعُ وَ هُوَ عَنْكَ غَائِبٌ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ طِيْبَ النَّفْسِ بِهَا يُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَمْ يُغَيِّبْ شَيْئاً مِنْ مَالِهِ ، وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ ، ثُمَّ أَدَّى الزَّكَاةَ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ فَأَخَذَ سَلَاحَهُ فَقَاتَلَ ، فَقُتِلَ ، فَهُوَ شَهِيْدٌ)).

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس اثناء میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس آپ کے کچھ صحابہ کرام بھی موجود تھے اور باہمی گفتگو کر رہے تھے جب ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کھجوروں کی اتنی اتنی مقدار ہو تو ان میں کتنی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اتنی مقدار زکوٰۃ فرض ہے۔'' اس شخص نے کہا: بے شک فلاں عامل نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اس نے مجھ سے اتنی مقدار زکوٰۃ وصول کی ہے اور ایک صاع زائد لے لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا تحصیل دار تم پر اس سے بھی زیادہ ظلم کرے گا؟'' پھر لوگ باتوں میں مشغول ہوگئے اور انہیں اس بات نے حیران و پریشان کر دیا حتیٰ کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص (بستی سے دور) اپنے اونٹوں، جانوروں اور کھیتی کے پاس ہو اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردے پھر تحصیل دار اس پر ظلم کرے تو وہ کیا کرے جبکہ وہ آپ سے بہت دور رہتا ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کے لیے بخوشی زکوٰۃ ادا کی اور اپنے مال میں سے کوئی چیز (تحصیل دار سے) غائب نہ کی، اور نماز قائم کی، پھر اس نے زکوٰۃ ادا کردی اور تحصیل دار نے اس پر ظلم کیا تو اس نے اپنے ہتھیار اٹھا کر لڑائی لڑی اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔''

(۲۳۳۶) اسناده صحيح : مسند احمد : ٦/ ٣٠١ـ صحيح ابن حبان : ٣١٨٣.

٦٤..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ غُلُوْلِ السَّاعِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ

زکوۃ کے مال میں تحصیل دار کے خیانت کرنے پر سخت وعید کا بیان

٢٣٣٧۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِيْ رَافِعٍ ، أَخْبَرَهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ....

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِيْ عَبْدِالْأَشْهَلِ فَتَحَدَّثَ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَتَحَدَّثَ لِلْمَغْرِبِ . قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ : فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعاً إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ : ((أُفٍّ لَكَ ، أُفٍّ لَكَ)) . فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِيْ ذَرْعِيْ فَاسْتَأْخَرْتُ وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُنِيْ ، فَقَالَ : ((مَالَكَ ؟ إِمْشِ)) . فَقُلْتُ : أَحْدَثْتَ حَدَثًا ؟ قَالَ : ((وَ مَالَكَ ؟)) قُلْتُ : أَفَّفْتَ لِيْ . قَالَ : ((لَا . وَ لٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِياً عَلٰى بَنِيْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ عَلٰى مِثْلِهَا مِنَ النَّارِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الْغُلُوْلُ الَّذِيْ يَأْخُذُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ عَلٰى مَعْنَى السَّرِقَةِ)) .

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تو بنی عبد الاشہل قبیلے میں تشریف لے جاتے اور ان کے پاس مغرب تک بات چیت کرتے۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پھر اس دوران میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کے لیے جلدی جلدی آ رہے تھے تو ہم بقیع کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔“ تو مجھ پر یہ کلمات بڑے گراں گزرے اور میں پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ نے یہ کلمات میرے بارے میں فرمائے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے؟ چلو۔“ میں نے عرض کی: میرے دل میں ایک نئی بات آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے؟“ میں نے عرض کی: آپ نے مجھے اف اف کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن (میں نے تو) اس فلاں شخص پر افسوس کیا ہے، میں نے اسے فلاں قبیلے کی زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر خیانت کر لی تھی تو وہ جہنم کی آگ بن کر اس پر لپیٹ دی گئی ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غلول کا معنی ہے: غنیمت کے مال میں سے کوئی چیز چرا لینا۔

٦٥..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَتَمَ السَّاعِيْ مِنْ قَلِيْلِ الْمَالِ أَوْ كَثِيْرِهِ عَنِ الْإِمَامِ كَانَ مَا كَتَمَ غُلُوْلًا

اس بات کا بیان کہ تحصیل دار جو کثیر یا قلیل مال امام سے چھپائے گا وہ خیانت شمار ہوگا

(٢٣٣٧) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الاسراع الی الصلاة من غیر سعی، حدیث: ٨٦٣۔ مسند احمد: ٦/٣٩٢.

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران:١٦١) ''اور جو شخص خیانت کرے گا تو جو اس نے خیانت کی ہوگی اس کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہوگا۔''

٢٣٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ ....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مَخِيْطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَلٌّ يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقْبِلْ مِنِّيْ عَمَلَكَ . قَالَ : ((لِمَ؟)) قَالَ : سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا . قَالَ : ((وَ أَنَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِيْءَ بِقَلِيْلِهِ وَ كَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَ مَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى)) .

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہمارا کوئی کام سرانجام دیا پھر اس نے اس میں سے ایک سوئی یا اس سے کمتر کوئی چیز چھپائی تو وہ خیانت ہے جسے وہ قیامت کے دن لے کر حاضر ہوگا۔'' یہ بات سن کر ایک سیاہ رنگ کے انصاری، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں، نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھ سے اپنی ذمہ داری واپس لے لیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیوں؟'' اس نے عرض کی: میں نے آپ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اور میں نے وہ بات بیان کی ہے کہ ہم جسے کوئی ذمہ داری سونپیں تو وہ ہر تھوڑا یا زیادہ مال لے کر حاضر ہو پھر اسے جو عطا کیا جائے لے لے اور جس سے منع کر دیا جائے اس سے رک جائے۔''

فوائد:......١۔ اس حدیث میں عاملین زکوٰۃ کو تاکید کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کے مال میں کوئی تصرف نہ کریں، بلکہ جتنا اور جیسا مال وصول کریں، بعینہٖ حاکم کی خدمت میں پیش کر دیں، زکوٰۃ کے مال میں عامل زکوٰۃ کا کسی قسم کا تصرف واستعمال خیانت ہے اور زکوٰۃ میں خیانت کرنے والا روز قیامت دردناک عذاب کا سزاوار ٹھہرے گا۔

٢۔ کتاب وسنت کی تعلیمات انسان کو خیانت اور کرپشن کے ارتکاب سے مانع ہیں۔ ورنہ غیر اسلامی قواعد وقوانین خائن اور کرپٹ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور عوام، فقراء، مساکین اور مستحقین زکوٰۃ کا استیصال کرتے ہیں، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ حکام ورعایا کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے اور شرعی قوانین کا نفاذ کیا جائے، معاشرے سے خیانت کرپشن اور استیصال ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

(٢٣٣٨) صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال، حديث: ١٨٣٣ـ سنن ابی داؤد: ٣٥٨١ـ مسند احمد: ١٩٢/٤ـ مسند الحميدى: ٨٩٤.

٦٢..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ قُبُوْلِ الْمُصَدِّقِ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ يَتَوَلَّى السِّعَايَةَ عَلَيْهِمْ

زکوٰۃ کے وصول کنندہ کا لوگوں سے اپنے لیے ہدیہ لینے کی وعید کا بیان

٢٣٣٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ....

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَ هٰذَا أُهْدِيَ لِيْ . فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيْءُ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لِيْ وَ هٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ ، فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَ بَيْتِ أُمِّهِ فَلْيَنْظُرْ هَلْ تَأْتِيْهِ هَدِيَّةٌ أَمْ لَا . وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا طِيْفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ ، إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ ثَوْرًا لَهُ ثُوَارٌ ، وَ رُبَّمَا قَالَ : تَيْعَرُ)) . قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) ، ثَلَاثًا .

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک شخص جسے ابن لتبیہ کہا جاتا ہے، کو زکوٰۃ کی وصول پر مقرر کیا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا: یہ تمہاری زکوٰۃ ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم بھیجتے ہیں، وہ واپس آتا ہے تو کہتا ہے: یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ شخص اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا پھر وہ دیکھے کہ اسے ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم میں سے کوئی بھی ایسا مال لائے گا تو قیامت والے دن وہ شخص اس مال کو اپنی گردن پر رکھے چکر لگائے گا۔ اگر اونٹ ہوا تو وہ بلبلا رہا ہوگا اور اگر گائے ہوئی تو وہ ڈکار رہی ہوگی اور اگر بیل ہوا تو وہ آواز نکال رہا ہوگا۔ بعض دفعہ راوی نے ثُوَارٌ کی جگہ تَيْعَرُ کا لفظ بولا (معنی ایک ہی ہے: آواز نکالنا)'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچادیا۔'' آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

(٢٣٣٩) صحيح بخاري، كتاب الهبة، باب من لم يقبل الهدية لعلة، حديث : ٢٥٩٧ـ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال، حديث : ١٨٣٢ـ سنن ابي داؤد: ٢٩٤٦ـ مسند احمد: ٥/ ٤٢٣ـ مسند الحميدي: ٨٤٠.

٦٧..... بَابُ صِفَةِ إِتْيَانِ السَّاعِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا غَلَّ مِنَ الصَّدَقَةِ ، وَ أَمْرِ الْإِمَامِ بِمُحَاسَبَةِ السَّاعِيْ إِذَا قَدِمَ مِنْ سِعَايَتِهِ

زکوۃ کا تحصیل دار جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس مال کو کیسے لے کر حاضر ہوگا، اس کی کیفیت کا بیان اور امام کا تحصیل دار کا محاسبہ کرنے کا حکم دینے کا بیان جبکہ وہ مال لے کر واپس آئے

٢٣٤٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ .... عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ . قَالَ : هٰذَا مَا لَكُمْ وَ هٰذَا هَدِيَّةٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْكَ وَ أُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقاً ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَ لَّانِيْهِ اللّٰهُ ، فَيَأْتِيْ ، فَيَقُوْلُ : هٰذَا مَالُكُمْ وَ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ لِيْ ، أَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهِ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقاً ، وَ اللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئاً بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَداً مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْراً لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ)) ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُوِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ :

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ازد قبیلے کے ایک شخص کو عامل بنایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا ہے۔ پھر جب وہ مال لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اس کا محاسبہ کیا تو اس نے کہا: یہ آپ کا حصہ ہے اور یہ (میرا) ہدیہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھ گئے حتیٰ کہ تیرا ہدیہ تیرے پاس آ جاتا اگر تم سچے ہو۔“ پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے کسی شخص کو کسی کام کا عامل بناتا ہوں، ان کاموں میں سے کسی کام کا جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے تو وہ واپس آتا ہے تو کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا حتیٰ کہ اس کا ہدیہ اس کے پاس آ جاتا، اگر وہ سچا ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی بغیر حق کے کوئی چیز لے گا تو وہ قیامت والے دن اس چیز کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو میں تم میں سے کسی شخص کو نہ پہچانوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا اور وہ بلبلا رہا ہو، یا اس نے گائے اٹھا رکھی ہو جو چلا رہی ہو یا اس

(٢٣٤٠) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى ﴿ والعاملين عليها ﴾، حديث : ١٥٠٠ـ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال، حديث : ١٨٣٢ـ وانظر الحديث السابق.

((اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ)) . بَصَرَ عَیْنَیَّ وَ سَمِعَ أُذُنَیَّ .

کی گردن پر بکری سوار ہو جو ممیا رہی ہو۔" پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی پھر آپ نے فرمایا: "اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔" میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا اور میرے کانوں نے یہ الفاظ سنے۔

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کے مال میں تصرف کرنا حرام ہے اور زکوٰۃ دینے والوں سے ہدیہ اور تحائف وصول کرنا بھی حرام ہے بلکہ وہ یا تو تحائف قبول کرے ہی نہ اور اگر تحائف وصول کرے تو حاکم وقت کے سامنے پیش کرنے چاہئیں پھر حاکم وقت کو اختیار ہے کہ وہ تحائف بیت المال میں جمع کرے یا کچھ عامل کو دے دے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ احادیث دلیل ہیں کہ عمال زکوٰۃ کا تحائف لینا حرام ہے اور خیانت ہے کیونکہ وہ اپنی ذمہ داری اور امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اس لیے حدیث میں ایسے شخص کی عقوبت کا بیان ہوا ہے اور یہ وعید بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ تحفہ میں جو چیز قبول کرے گا روز قیامت اسے اس کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔

(شرح النووی: ۱۲/ ۲۱۹)

۶۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِرْضَاءِ الْمُصَدِّقِ وَ إِصْدَارِهٖ رَاضِیاً عَنْ أَصْحَابِ الْأَمْوَالِ

زکوٰۃ کے وصول کنندہ کو راضی کرنے کے حکم کا بیان، اسے مالداروں کے پاس سے راضی ہو کر لوٹنا چاہیے

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ أَیْضاً ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ ، عَنْ دَاوٗدَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ وَ عَبْدُ الْأَعْلٰی عَنْ دَاوٗدَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰی وَ یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ ، قَالُوْا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِیْ هِنْدٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِیَادُ بْنُ أَیُّوْبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ . (ح) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ الْحَارِثِیُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ یَحْیٰی : عَنْ دَاوٗدَ ، وَ قَالَ الصَّنْعَانِیُّ : حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ یَحْیٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِیْ هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ.........

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ : أَنَّ نَبِیَّ

حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

(۲۳۴۱) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ارضاء السعادۃ، حدیث: ۹۸۹۔ سنن ترمذی: ۶۴۸۔ سنن نسائی: ۲۴۶۳۔ مسند احمد: ۴/ ۳۶۰۔ مسند الحمیدی: ۷۹۶.

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدِرْ مِنْ عِنْدِكُمْ وَ هُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)). هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ. وَ قَالَ الصَّنْعَانِيُّ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس زکوٰۃ کا وصول کنندہ آئے تو وہ تمہارے پاس سے راضی خوشی واپس لوٹے۔'' یہ جناب ثقفی کی روایت ہے۔ اور جناب صنعانی کی روایت میں ہے: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت عاملین زکوٰۃ سے نرمی برتی جائے اور جتنی زکوٰۃ بنتی ہے، خوشدلی سے ادا کی جائے اور انہیں تکلیف اور مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور زکوٰۃ کی وصولی کے وقت وہ خوش ہوں۔ نیز اگر زکوٰۃ لیتے وقت تمہیں یہ وصولی شاق گزرے اور تم اسے ظلم بھی خیال کرو، تب بھی عاملین کو راضی رکھنا ضروری ہے، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ زکوٰۃ لینے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم زیادتی کرتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: أَرْضُوْا مُصَدِّقِيكُمْ ''صدقہ جمع کرنے والوں کو راضی کرو۔''

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ہر عامل زکوٰۃ مجھ سے راضی ہی لوٹا ہے۔ (صحیح مسلم: ۹۸۹، ابوداؤد: ۱۵۸۹، نسائی: ۲۴۶۰)

۷۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَالَةَ إِذْ هُمْ مِمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوْضَةُ

نبی کریم ﷺ کی آل میں سے کوئی شخص زکوٰۃ کی وصولی کا عامل بننے کی آرزو کرے تو اسے روک دیا جائے گا کیونکہ ان کے لیے فرض زکوٰۃ حلال نہیں ہے

۲۳۴۲ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. حَدَّثَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ، أَنَّ.........

عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلَا لَهُ:

جناب عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد گرامی حضرت ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے (اپنے اپنے بیٹوں) عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرو: اے اللہ کے رسول ﷺ!

(۲۳۴۲) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ترک استعمال آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصدقۃ، حدیث: ۱۰۷۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۹۸۵۔ سنن نسائی: ۲۶۱۰۔ مسند احمد: ۴/۱۶۶.

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرٰى مِنَ السِّنِّ وَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَبَرُّ وَ أَوْصَلُهُمْ ، وَ لَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصَدِّقَانِ عَنَّا ، فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّيْ إِلَيْكَ الْعُمَّالُ ، وَ لِنُصِيْبَ مِنْهَا مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ مِرْفَقٍ . قَالَ فَأَتٰى عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ، وَ نَحْنُ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ . فَقَالَ لَنَا : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَا وَ اللّٰهِ ، لَا يَسْتَعْمِلُ أَحَداً مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ . فَقَالَ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ : هٰذَا مِنْ حَسَدِكَ ، وَ قَدْ نِلْتَ خَيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ ، فَأَلْقٰى رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَنَا أَبُوْحَسَنِ الْقَوْمِ وَ اللّٰهِ لَا أَرِيْمُ مَكَانِيْ هُنَا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَ الْفَضْلُ حَتّٰى تَوَافَقَ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ ، فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَ الْفَضْلُ إِلٰى بَابِ حُجْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فَقُمْنَا بِالْبَابِ ، حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ وَ أُذُنِ الْفَضْلِ ، ثُمَّ قَالَ : أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ . ثُمَّ دَخَلَ

ہم جوان ہو چکے ہیں، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور اب ہم شادی کرنا چاہتے ہیں اور آپ اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہمارے والدین کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ ہمارا حق مہر ادا کر سکیں، لہٰذا اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بھی زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر فرما دیں، ہم آپ کو دیگر عاملوں کی طرح زکوٰۃ کا مال ادا کریں گے اور اس میں سے اپنا حصہ وصول کریں گے۔ کہتے ہیں: ہم ابھی یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: نہیں، اللہ کی قسم! بے شک رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر نہیں فرمائیں گے تو حضرت ربیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم یہ باتیں حسد کی وجہ سے کر رہے ہو حالانکہ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے جو خیر و برکت حاصل ہوئی ہے ہم نے اس پر کبھی حسد نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹ گئے، پھر فرمایا: میں قوم کا عقلمند اور صاحب رائے شخص ہوں، اللہ کی قسم! میں اپنی اس جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک تمہارے بیٹے رسول اللہ ﷺ سے تمہارے مطالبے کا جواب لے کر نہیں آ جاتے۔ جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور فضل رضی اللہ عنہما گئے تو ہم نے دیکھا کہ نماز ظہر کی اقامت ہو چکی ہے۔ لہٰذا ہم نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر میں اور فضل رضی اللہ عنہما تیزی سے رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کی طرف گئے اور آپ اس دن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ لہٰذا ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے میرا

فَأَذِنَ لِي وَ الْفَضْلَ ، فَدَخَلْنَا ، فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيْلًا ، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ - قَدْ شَكَّ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ - قَالَ : فَلَمَّا كَلَّمْنَاهُ بِالَّذِي أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَ رَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتّٰى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ شَيْئًا ، حَتّٰى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تُلْمِعُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدَيْهَا أَلَّا تَعْجَلَ وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي أَمْرِنَا ، ثُمَّ خَفَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَنَا : ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ . أُدْعُ لِي نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ)) . فَدُعِيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ . فَقَالَ : ((يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ)) . فَأَنْكَحَنِي . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُدْعُ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ)) - وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُبَيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَحْمِيَةَ : ((أَنْكِحِ الْفَضْلَ)) . فَأَنْكَحَهُ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قُمْ ، فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَ كَذَا)) . لَمْ يُسَمِّهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ

اور فضل کا کان (از راہ پیار وشفقت) پکڑا، پھر فرمایا: جو بات تم دل میں چھپائے ہوئے ہو وہ نکالو۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہمیں بھی اجازت دی تو ہم بھی اندر داخل ہو گئے پھر تھوڑی دیر ہم ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے رہے کہ وہ کلام کرے گا۔ پھر میں نے بات شروع کی یا فضل نے بات کی۔ اس میں عبداللہ بن حارث کو شک ہے۔ پھر جب ہم نے آپ سے وہ بات کی جو ہمارے والدین نے ہمیں کہی تھی تو رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش ہو گئے اور آپ نے اپنی نظر چھت کی طرف اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو ہم نے محسوس کیا کہ آپ ہمیں جواب نہیں دیں گے۔ حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کر رہی تھیں کہ جلدی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہی معاملے میں غور وفکر کر رہے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکایا تو ہمیں فرمایا: ''یہ زکوٰۃ کا مال تو لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ محمد اور آپ کی آل کے لیے حلال نہیں ہے۔ تم نوفل بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔'' حضرت نوفل حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اے نوفل! عبدالمطلب کی شادی اپنی بیٹی سے کر دو۔'' تو انہوں نے مجھے رشتہ دے دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محمیہ بن جزء کو بلا لاؤ۔'' وہ بنو زبید کا ایک شخص تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے خمس کے مال کا عامل مقرر کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے محمیہ سے کہا: ''فضل کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دو۔'' تو محمیہ بن جزء نے حضرت فضل کی شادی اپنی بیٹی سے کر دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، خمس میں سے ان دونوں کا اتنا اتنا حق مہر ادا کر دو۔'' جناب عبداللہ بن حارث نے اس کی مقدار

. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ الْحَوْرُ: الْجَوَابُ .

بیان نہیں کی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب احمد بن عبد الرحمان نے ہمیں بتایا کہ الحور کا معنی جواب ہے۔

۲۳۴۳۔ قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيِّ فَأَخْبَرَنِيْ ، ابْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، وَ أَخْبَرَنِيْ.........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ وَ لَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا . وَ زَادَ ، قَالَ : فَرَجَعْنَا وَ عَلِيٌّ مَكَانَهُ ، فَقَالَ : أَخْبِرَانَا مَا جِئْتُمَا بِهِ . قَالَا : وَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَرَّ النَّاسِ وَ أَوْصَلَهُمْ . قَالَ : هَلِ اسْتَعْمَلَكُمَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ ؟ قَالَا : لَا ، بَلْ صَنَعَ بِنَا خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ أَنْكَحَنَا وَ أَصْدَقَ عَنَّا . فَقَالَ : أَنَا أَبُو الْحَسَنِ . أَلَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُكُمَا أَنَّهُ لَنْ يَسْتَعْمِلَكُمَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ أَنْكَحَنَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُوْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفَضْلَ إِلَى الْآمِرِ كَمَا تُضِيْفُهُ إِلَى الْفَاعِلِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِنْكَاحِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَفُعِلَ ذٰلِكَ بِأَمْرِهِ فَأُضِيْفَ الْإِنْكَاحُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هُوَ الْآمِرُ بِهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ مُتَوَلِّيًا عَقْدَ النِّكَاحِ .

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ،

جناب عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے۔ مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اور ہمارے والدین کے پاس مہر دینے کے لیے رقم نہیں ہے اور یہ الفاظ مزید بیان کیے کہ ہم واپس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں بتاؤ کہ تم کیا جواب لے کر آئے ہو۔ ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا پایا ہے۔ حضرت علی نے پوچھا: کیا آپ نے تمہیں زکوۃ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ آپ نے اس سے بڑھ کر ہمارے ساتھ حسن سلوک کیا ہے، آپ نے ہمارے نکاح کر دیے ہیں اور حق مہر بھی خود ادا کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قوم کا عقلمند و دانا آدمی ہوں۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں زکوۃ کی وصولی کا عامل ہرگز مقرر نہیں فرمائیں گے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث کے الفاظ ”أَنْكَحَنَا (آپ نے ہمارا نکاح کر دیا) یہ مسئلہ اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں مَیں کہتا ہوں کہ عرب لوگ جس طرح کسی اچھے کام کی نسبت اس کے کرنے والے کی طرف کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی خیر و بھلائی کی نسبت اس کام کے کرنے کا حکم دینے والے کی طرف بھی کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالمطلب اور فضل رضی اللہ عنہما

(۲۳۴۳) انظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا عَمِّی بِالْحَدِیْثِ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَوْمِ . قَالَ لَنَا أَحْمَدُ : الْقَوْمُ الْجُلَّةُ الرَّأْسُ مِنَ الْقَوْمِ . قَالَ لَنَا فِیْ قَوْلِهِ : حَتّٰی یَرْجِعَ إِلَیْکُمَا أَبْنَاکُمَا وَ بِحُوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ . قَالَ : الْحَوْرُ الْجَوَابُ .

کے نکاح کرنے کا حکم دیا تھا جو پورا کر دیا گیا تو آپ کے حکم دینے کی وجہ سے اس حدیث میں نکاح کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے حالانکہ آپ نے بذات خود ان نکاحوں میں سرپرستی کے فرائض انجام نہیں دیے بلکہ صرف حکم دیا تھا۔ جناب احمد بن عبد الرحمٰن کی سند سے روایت ہے: اس میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں تو قوم کا صاحب رائے عقلمند شخص ہوں۔ جناب احمد نے ہمیں بتایا: القوم سے مراد قوم کا سردار اور صاحب رائے مراد ہے اور الحور سے مراد جواب ہے۔ یعنی جس مقصد کے لیے تم نے اپنے بیٹوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے۔ میں اس کا جواب آنے تک ادھر ہی بیٹھوں گا۔"

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقہ حرام ہے، خواہ یہ زکوۃ جمع کرنے کی مزدوری کے عوض میں ہو، فقر یا مسکنت کی وجہ سے معارف زکوۃ کے آٹھ مصارف میں سے کسی مصرف کی کسی بھی آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں اور اصحاب شافعی کے نزدیک یہی مذہب راجح ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٣٦)

۲۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مال غنیمت کے خمس سے مدد کرنا جائز ہے، کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کا حصہ متعین ہے۔

۳۔ آل رسول کو زکوۃ جمع کرنے کی ذمہ داری لینا اور سونپنا ناجائز ہے۔

۷۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَّالَةَ عَلَى السِّعَايَةِ إِذِ الْمَوَالِيْ مِنْ أَنْفُسِ الْقَوْمِ وَ الصَّدَقَةُ تَحْرُمُ عَلَيْهِمْ كَتَحْرِيْمِهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفَرْضِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اگر زکوۃ کی وصولی کا عامل بننا چاہیں تو انہیں روک دیا جائے گا کیونکہ آزاد کردہ غلام اسی قوم کے فرد شمار ہوتے ہیں۔ ان پر زکوۃ اسی طرح حرام ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام ہے۔ البتہ نفلی صدقہ حلال ہے

٢٣٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ.........

عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِي : أَصْحِبْنِي . فَقُلْتُ : لَا ، حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُهُ . قَالَ : فَأَتَاهُ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : ((إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)) .

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے روانہ فرمایا تو اس نے مجھے کہا: میرے ساتھ چلو۔ میں نے کہا: نہیں، حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے اجازت لے لوں۔ کہتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "بے شک ہمارے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتے ہیں۔"

۱۷..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى الْمَأْخُوذِ مِنْهُ الصَّدَقَةُ إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾

جس شخص سے زکوٰۃ وصولی کی جائے اس کے حق میں امام کو دعا کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جو حکم دیا ہے اس کی پیروی کرتے ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ (سورۃ التوبة : ۱۰۳) "(اے نبی) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے (تاکہ) اس کے ذریعے سے انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں اور ان کے لیے دعا کیجیے، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے۔"

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ أَنْبَأَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ سَمِعْتُ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گھر والا اپنی زکوٰۃ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا

(۲۳۴۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة علی بنی ھاشم، حدیث: ۱۶۵۰۔ سنن ترمذی: ۶۵۷۔ سنن نسائی: ۲۶۱۳۔ مسند احمد: ۶/۱۰۔

(۲۳۴۵) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صلاۃ الامام ودعائه لصاحب الصدقة، حدیث: ۱۴۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الدعا لمن اتی بصدقة، حدیث: ۱۰۷۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۰۔ سنن نسائی: ۲۴۶۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۹۶۔ مسند احمد: ۴/۳۵۳۔

أَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلّٰى عَلَيْهِمْ فَتَصَدَّقَ أَبِى بِصَدَقَةٍ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِىْ أَوْفٰى)).

تو آپ ان کے لیے دعائے خیر فرماتے۔ میرے والد گرامی نے آپ کو زکوٰۃ ادا کی تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابی اوفی کے گھر والوں پر رحمت فرما۔''

فوائد :......۱۔ زکوٰۃ اور صدقہ دینے والے کے لیے رحمت و برکت کی دعا کرنا مستحب عمل ہے اور نبی ﷺ یہ عمل اس حکم کی تعمیل میں کرتے تھے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (التوبة : ١٠٣)

''ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے اس سے تو انہیں پاک کرے گا اور انہیں صاف کرے گا اور ان کے لیے دعا کر، بے شک تیری دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔''

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ شافعیہ اور جمیع علماء کا موقف ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے دعائے خیر کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ (شرح النووی : ٧/ ١٨٥)

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِسْمِ الْمُصَدِّقَاتِ وَ ذِكْرِ أَهْلِ سُهْمَانِهَا

زکوٰۃ کی تقسیم کے ابواب کا مجموعہ اور مستحقین زکوٰۃ کا بیان

٤٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ فِي أَهْلِ الْبَلْدَةِ الَّتِي تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الصَّدَقَةُ

جس شہر والوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی انہی میں زکوٰۃ تقسیم کرنے کے حکم کا بیان

٢٣٤٦ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ ـ وَ كَانَ ثِقَةً ـ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذاً إِلَى الْيَمَنِ وَالِياً قَالَ : ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْماً مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذَا هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: ’’بے شک تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جارہے ہو لہٰذا انہیں (سب سے پہلے) لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی گواہی دینے اور اس بات کی گواہی دینے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کی دعوت دینا۔ پھر جب وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کرلیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہاری فرمانبرداری کرلیں تو

(٢٣٤٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٧٥.

فَـإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ . هٰذَا حَـدِيْـثُ جَـعْـفَـرٍ ، وَ قَالَ الْمَخْرَمِيُّ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَـى الْيَـمَـنِ ، فَـقَـالَ : ادْعُهُمْ إِلٰى شَهَـادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَـإِنْ هُـمْ أَجَابُوْا لِذٰلِكَ ، فَأَخْبِرْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ افْتَـرَضَ عَلَيْهِمْ ، وَ قَالَ فِيْ كُلِّهَا : فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ .

پھر تم ان کے عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔ یہ حدیث جناب جعفر کی روایت ہے اور جناب مخرمی بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں: ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے۔ پوری روایت میں اسی طرح ہے: ''پھر اگر وہ تمہاری دعوت قبول کرلیں تو انہیں (اگلی بات) بتانا۔''

فوائد:......اس حدیث میں کفار کو دعوت دینے اور نو مسلموں کے متعلق کچھ شرعی احکام بیان ہوئے ہیں:

۱۔ایسے کفار جنہیں اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور وہ مسلمانوں سے برسر پیکار نہ ہوں، انہیں بے خبری میں ان پر شب خون مارنا درست نہیں، بلکہ ان پر حملہ آور ہونے سے قبل اسلام کی دعوت پیش کی جائے۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں، تو ٹھیک ورنہ ان پر حملہ کرنا اور انہیں بزور بازو مطیع کرنا لازم ہے۔

۲۔اگر کفار لڑائی اور قتل وغارت گری سے قبل اسلام قبول کرلیں تو انہیں اسلام کے بنیادی فرائض نماز پنجگانہ، زکوۃ وغیرہ سکھائے جائیں گے۔

۳۔زکوۃ کا مال وصول کرنے کے بعد اسے اس شہر کے فقراء، قرب وجوار کے مساکین اور اس شہر اور علاقے کے دیگر مسلمان فقراء پر خرچ کرنا جائز ہے، اس سے یہ استدلال کرنا کہ اسی علاقہ کے فقراء پر ہی زکاۃ خرچ کی جائے درست نہیں، کیونکہ فقرائهم سے مقصود تمام مسلمان فقراء ہیں۔ اسی شہر کے فقراء نہیں، امام نووی رحمہ اللہ نے اسی موقف کو راجح قرار دیا ہے۔(شرح النووی: ۱/ ۸۹)

۷۳..... بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی مصطفیٰ ﷺ پر فرض زکوۃ حرام ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ : ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ بَعْضَ الْـفُـقَرَاءِ أَوْ بَعْضَ الْمَسَاكِيْنِ وَ بَعْضَ الْعَامِلِيْنَ ، وَ بَعْضَ الْغَارِمِيْنَ وَ بَعْضَ أَبْنَاءِ السَّبِيْلِ ، فَوَلَّى الـنَّبِيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا نُزِّلَ عَلَيْهِ فِي الْكِتَابِ ، فَبَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ هٰذِهِ

الْأَلْـفَاظَ أَلْفَاظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ إِذْ كُلُّ هٰؤُلَاءِ الْأَصْنَافُ الْفُقَرَاءُ وَ الْمَسَاكِيْنُ وَ مَنْ ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَـوْجُوْدُوْنَ فِيْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَهُ وَ لَا لِمَوَالِيْهِمْ .

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبة: ٦٠) ''زکوٰۃ تو صرف فقیروں اور مسکینوں اور ان اہل کاروں کے لیے ہے جو اس (کی وصولی) پر مقرر ہیں اور ان کے لیے جن کی دلداری مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے اور قرضہ داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں، (یہ) اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی مراد بعض فقراء، بعض مساکین اور بعض عمال ہیں۔ بعض مقروض اور بعض مسافرین مراد ہیں۔ (سب مراد نہیں ہیں) لہٰذا جو وحی نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی آپ نے اس کی تفسیر وتوضیح فرمائی ہے کہ اس آیت کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے کیونکہ اس آیت میں مذکور فقراء، مساکین وغیرہ تمام اقسام کے مستحقین تو نبی کریم ﷺ کی آل میں بھی موجود ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ زکوٰۃ آپ کے لیے اور آپ کے موالی کے لیے حلال نہیں ہے۔

٢٣٤٧ـ حَـدَّثَـنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ....

عَـنْ أَبِـى الْحَوْرَاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْـنَ عَـلِـيٍّ مَـا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَذْكُرُ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَـمْـرَةً مِـنْ تَـمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَـنَـزَعَهَا مِنْ فِيَّ ، وَ قَالَ : ((إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)) .

جناب ابو الحوراء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے؟ وہ فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ میں نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ کر منہ میں ڈال لی تو آپ نے میرے منہ سے وہ کھجور کھینچ لی اور فرمایا: ''بے شک ہم آل محمد کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔''

٢٣٤٨ـ حَـدَّثَـنَـا بُـنْـدَارٌ وَ أَبُـوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مَرْيَمَ يُحَدِّثُ..........

(٢٣٤٧) مسند احمد: ١/ ٢٠٠ـ سنن الدارمی: ١٥٩١.

(٢٣٤٨) مسند احمد: ١/ ٢٠٠ـ سنن الدارمی: ١٥٩١ـ سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب: ٦٠، حديث: ٢٥١٨ باختصار.

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ . فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : مَا عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ . قَالَ : ((إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ . وَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ طَمَأْنِيْنَةٌ ، وَ أَنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ)) ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

جناب ابوالحوراء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد ہے کہ میں نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجور لعاب سمیت کھینچ کر زکوٰۃ کی کھجوروں میں پھینک دی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: اس بچے نے جو کھجور لے لی تھی اس پر آپ پر تو کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک ہم آل محمد کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے۔ جو چیز تمہیں شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے کیونکہ خیر و برکت اطمینان قلب میں ہے اور جھوٹ شک وشبہ والا ہوتا ہے۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

۷۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْأَطْفَالِ مِنْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ أَكْلِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْبَالِغِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں کے اولیاء کے لیے ضروری ہے کہ وہ انہیں اس مال کو کھانے سے منع کریں جو ان کے بالغ مرد وخواتین پر حرام ہے

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، قَالَ أَنْبَأَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمَّارَةَ ، حَدَّثَنَا..........

ابْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : مَا تَذْكُرُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : أَذْكُرُ أَنَّهٗ أَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِيْ فِيَّ ، فَقَالَ : ((أَلْقِهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

جناب ابن شیبان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں لے کر داخل ہوئے جس میں زکوٰۃ کا مال رکھا ہوا تھا تو میں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو آپ نے فرمایا: ”اسے

(۲۳۴۹) انظر الحديث السابق.

لَا أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ)).

نکال دو کیونکہ یہ مالِ زکوٰۃ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر کے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے۔"

٧٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الْمُحَرَّمَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوْضَةُ الَّتِيْ أَوْجَبَهَا اللّٰهُ فِيْ أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ، دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ پر صرف فرضی زکوٰۃ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے مستحقین زکوٰۃ کے لیے مالداروں کے اموال میں واجب کی ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ أَيِ الصَّدَقَةُ الَّتِيْ هَاجَ هٰذَا الْجَوَابُ وَمِنْ أَجْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ.

آپ پر نفلی صدقات حرام نہیں ہیں اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ فرمان: "بے شک ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے" اس سے آپ کی مراد فرض زکوٰۃ ہے جس کی بنا پر آپ نے یہ جواب دیا تھا اور فرض صدقے کی وجہ ہی سے آپ نے یہ گفتگو کی تھی۔

٢٣٥٠ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ أَبِيْ رَافِعٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ. قَالَ: أَصْحِبْنِيْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ الْمَخْزُوْمِيَّ عَلٰى أَخْذِ الصَّدَقَةِ الْفَرِيْضَةِ فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ رَافِعٍ: ((إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ))، كَانَ جَوَابًا عَلَى الصَّدَقَةِ الَّتِيْ كَانَ مِنْ أَجْلِهَا.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو رافع کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو اس نے (مجھے) کہا: میرے ساتھ چلو (تاکہ تم بھی مال حاصل کرسکو) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے مخزومی شخص کو فرض زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا ہے۔" لہٰذا نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: "بے شک ہمارے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔" یہ آپ کا جواب اس صدقے کے بارے میں تھا جس فرضی صدقے کے بارے میں حضرت ابو رافع نے (وصول کنندہ کی) معاونت کرنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔

٢٣٥١ـ وَفِيْ خَبَرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: میں نے زکوٰۃ کی

(٢٣٥٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٤٤.

(٢٣٥١) انظر الحديث المتقدم: ٢٣٤٧.

أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ التَّمْرُ مِنَ الْعُشْرِ أَوْ مِنْ نِصْفِ الْعُشْرِ الصَّدَقَةُ الَّتِي يَجِبُ فِي التَّمْرِ .

کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھالی اور یہ کھجور، کھجوروں کی فرض زکوٰۃ دسویں یا بیسویں حصے میں سے تھی۔

۲۳۵۲۔ وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَمَصِيْرِهِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْأَلَتِهِمَا إِيَّاهُ اسْتِعْمَالَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَإِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمَا أَنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ . وَإِنَّمَا كَانَتْ مَسْأَلَتُهُمَا اسْتِعْمَالَهُمَا عَلَى الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَابَتِهِ إِيَّاهُمَا : إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ أَيِ الَّتِي سَأَلْتُمَانِي اسْتَعْمِلُكُمَا عَلَيْهَا ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ .

اور حضرت عبد المطلب بن ربیعہ کی روایت میں بھی (فرضی زکوٰۃ کی وضاحت ہے) جب وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کرنے کا سوال کیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بتایا تھا کہ یہ زکوٰۃ لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے حلال نہیں ہے اور بلاشبہ انہوں نے فرضی زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کرنے کا سوال کیا تھا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں کو یہ جواب دینا کہ یہ صدقہ جس پر تم نے عامل مقرر کیے جانے کا مجھ سے سوال کیا ہے یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ مال محمد اور آپ کی آل کے لیے حلال نہیں ہے۔"

فوائد :......۱۔ (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقہ حرام ہے اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔

۲۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد کون ہیں؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ راجح مذہب کے مطابق آل بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔ اس کی دلیل کتاب الجہاد کے آخر میں ابواب الخمس میں آئے گی۔ شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے ذوی القربی کے حصہ میں انہی دو قبائل کو شامل کیا تھا اور قبائل قریش میں سے ان کے علاوہ کسی اور کو اس حصہ میں شریک نہ کیا اور مال غنیمت سے اس عطاء کے عوض کے طور پر یہ عام زکوٰۃ و خیرات سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ (فتح الباری: ٥/ ١١٤)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل پر صدقہ فطر، زکوٰۃ اور وہ صدقہ جو فقراء و مساکین پر خرچ کیا جاتا، حرام ہے۔ اس کے

(٢٣٥٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٤٢.

علاوہ کل معروف صدقہ کے تحت ان پر نیکی کرنا۔ انہیں ہدیہ دینا اور خاوند کا بیوی، بیوی کا خاوند اور سربراہ کا اپنی اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہی ہے اور آل نبی ﷺ اس صدقہ سے محروم نہیں۔

٧٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلَائِلِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے مزید دلائل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''بے شک صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرض صدقہ (زکوٰۃ) مراد ہے۔ نفلی صدقہ مراد نہیں ہے

٢٣٥٣۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ . فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَّرَ أَنَّ لِاٰلِهِ أَنْ يَأْكُلُوْا مِنْ صَدَقَتِهِ إِذْ كَانَتْ صَدَقَتُهُ لَيْسَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری میراث تقسیم نہیں کی جائے گی، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا۔ بلاشبہ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی آل آپ کے صدقہ میں سے کھائے گی کیونکہ آپ کا صدقہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے۔''

٢٣٥٤۔ وَ فِيْ خَبَرِ حُذَيْفَةَ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ، فَلَوْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، تَطَوُّعاً وَ فَرِيْضَةً ، لَمْ تَحِلَّ أَنْ تُصْطَنَعَ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ مَعْرُوْفاً ، إِذِ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ بِحُكْمِ

حضرت حذیفہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔ لہٰذا اگر نبی مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان ''ہم آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد ہر نفلی اور فرض صدقہ ہوتا تو پھر آل محمد ﷺ کے کسی فرد کے ساتھ احسان و نیکی کرنا حلال نہ ہوتا کیونکہ آپ کے حکم کے مطابق ہر طرح کا احسان و نیکی صدقہ ہے۔
اور اگر نفلی صدقہ آل محمد کے لیے جائز نہ ہوتا جیسا کہ بعض

(٢٣٥٣) صحيح بخاری، كتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، حديث: ٣٠٩٢، ٣٠٩٣۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب قول النبي ﷺ "لا نورث ما تركنا فهو صدقة"، حديث: ١٧٥٩.

(٢٣٥٤) صحيح بخاری، كتاب الادب، باب كل معروف صدقة، حديث: ٦٠٢١ عن جابر رضي الله عنه۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع، حديث: ١٠٠٥ عن حذيفة رضي الله عنه۔ مسند احمد: ٣٠٧/٤ عن عبدالله بن يزيد الخطمي رضي الله عنه.

النَّبِيِّ ﷺ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْجُهَّالِ لِمَا حَلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفْرِغَ أَحَدٌ مِنْ إِنَائِهِ فِي إِنَاءِ أَحَدٍ مِنْ آلِ النَّبِيِّ ﷺ مَاءً إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ إِفْرَاغَ الْمَرْءِ مِنْ دَلْوِهِ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي صَدَقَةٌ، وَلِمَا حَلَّ لِأَحَدٍ مِنْ آلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِيَالِهِ إِذَا كَانُوا مِنْ آلِهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَبَّرَ أَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلَى عِيَالِهِ صَدَقَةٌ.

جہلاء کا خیال ہے تو پھر کسی شخص کے لیے یہ حلال نہ ہوتا کہ وہ اپنے برتن سے آل محمد کے کسی شخص کے برتن میں پانی ڈال دیتا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ آدمی کا اپنے برتن سے پیاسے اور ضرورت مند شخص کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے اور آل محمد ﷺ کے کسی شخص کے لیے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی حلال نہ ہوتا کیونکہ وہ بھی آل محمد ﷺ میں سے ہیں اور نبی مکرم ﷺ بتا چکے ہیں کہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔"

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي......... سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ. قَالَ فَبَكَى سَعْدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يُبْكِيكَ؟)) قَالَ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِأَرْضِي الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا تَرِثُنِي بِنْتٌ أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَالنِّصْفُ. قَالَ. لَا قَالَ: ((فَالثُّلُثُ. قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں حضرت سعد کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا: "کس لیے روتے ہو؟" فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری وفات اسی شہر میں نہ ہو جائے جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی (اور میرا اجر ضائع ہو جائے) جیسا کہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ (مکہ مکرمہ ہی میں) فوت ہو گئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! سعد کو صحت دے دے۔" پھر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس مال و دولت کافی زیادہ ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے سارے مال کی (کسی کے حق میں) وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں۔" انہوں نے عرض کی:

(۲۳۵۵) صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب الوصیة بالثلث، حدیث: ۹/ ۱۶۲۸۔ الادب المفرد للبخاری: ۵۲۰۔ مسند احمد: ۱/ ۱۶۸۔ من طریق ایوب بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب ان یترك ورثة اغنیاء خیر، حدیث: ۲۷۴۲ من طریق اٰخر.

صَـدَقَتَكَ مِـنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّ نَفَقَتَكَ عَـلٰـى عِيَـالِكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّ مَا تَأْكُلُ امْـرَأَتُكَ مِـنْ طَعَامِكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّكَ إِنْ تَدَعْ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ لَكَ مِـنْ أَنْ تَـدَعَهُـمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ)) . وَ قَالَ بِيَدِهِ .

اچھا تو پھر دو تہائی کی وصیت کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کی: آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا: کیا ایک تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''تہائی مال (کی کر دو) اور تہائی مال بھی بہت زیادہ ہے۔ بے شک تمہارا اپنے مال سے صدقہ کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور بے شک تمہاری بیوی جو کچھ تمہارے اناج میں سے کھاتی ہے وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے اور بے شک اگر تم اپنے اہل وعیال کو مالدار یا فرمایا: ان کے زندگی گزارنے کے لیے مال چھوڑ کر جاؤ تو یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے پھریں۔'' اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُمْ مِنْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِّمُوْا الصَّدَقَةَ لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اٰلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِّمُوْا الصَّدَقَةَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ جَعْفَرٍ وَ اٰلُ الْعَبَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آلِ نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے وہ بنی عبد المطلب ہیں۔ آل نبی ﷺ جن پر صدقہ حرام ہے ان سے آل علی، آل جعفر اور آل عباس مراد نہیں ہیں جیسے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے

۲۳۵۶۔ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ : فِـىْ خَبَـرِ عَبْدِ الْـمُـطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ آلَ عَبْدِ الْـمُطَّلِبِ تَحْرُمُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ كَتَحْرِيْمِهَا عَـلٰـى غَيْرِهِمْ مِنْ وُلْدِ هَاشِمٍ كَمَا زَعَمَ أَبُوْ حَيَّـانَ ، عَـنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَـمَ : أَنَّ اٰلَ الـنَّبِيِّ ﷺ الَّـذِيْـنَ حُـرِّمُوا الـصَّـدَقَةَ اٰلُ عَـلِيٍّ ، وَ اٰلُ عَقِيْلٍ ، وَ اٰلُ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبد المطلب بن ربیعہ کی حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آل عبد المطلب پر زکوٰۃ اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ ان کے علاوہ ہاشم کی اولاد پر حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آل نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے، وہ آل علی، آل عقیل، آل عباس اور آل مطلب ہیں۔ اور جناب المطلبی فرماتے تھے: بے شک آل نبوی ﷺ سے مراد بنو ہاشم اور

(۲۳۵٦) تقدم تخريجه برقم: ۲۳٤۲.

الْعَبَّاسِ وَ اٰلُ الْمُطَّلِبِ . وَ كَانَ الْمُطَّلِبِيُّ يَقُوْلُ : إِنَّ اٰلَ النَّبِيِّ ﷺ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ بَنُو الْمُطَّلِبِ الَّذِيْنَ عَوَّضَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الصَّدَقَةِ سَهْمَ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِقِسْمَةِ سَهْمِ ذِيْ الْقُرْبٰى مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، إِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : ذَوِی الْقُرْبٰى ، بَنِي هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، دُوْنَ غَيْرِهِمْ مِنْ أَقَارِبِ النَّبِيِّ ﷺ .

بنو المطلب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کے بدلے میں غنیمت کے صدقے میں سے ایک حصہ عطا کیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ذوی القربی (قرابت داروں) کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کر کے وضاحت فرما دی کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ذوی القربیٰ) ''قرابت داروں کو دو'' سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور نبی کریم ﷺ کے دیگر قرابت دار اس میں شامل نہیں ہیں۔

۲۳۵۷ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، وَ هُوَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ التَّيْمِيُّ الرُّبَابُ ـ ....

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَ حُصَيْنُ بْنُ سَمُرَةَ وَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ : يَا زَيْدُ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ ، وَ سَمِعْتَ حَدِيْثَهُ ، وَ غَزَوْتَ مَعَهُ ، لَقَدْ أَصَبْتَ يَا زَيْدُ خَيْراً كَثِيْراً . حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ حَدِيْثًا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا شَهِدْتَ مَعَهُ . قَالَ : بَلٰى ، ابْنَ أَخِي ، لَقَدْ قَدِمَ عَهْدِيْ ، وَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَ نَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ ، وَ مَا لَمْ أُحَدِّثْكُمُوْهُ فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْ

جناب یزید بن حیان بیان کرتے ہیں: میں حصین بن سمرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے، جناب حصین نے انہیں کہا: اے زید رضی اللہ عنہ! آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کی ہوئی ہے اور آپ کے پیچھے نمازیں بھی ادا کی ہیں۔ آپ کے فرامین سنے ہیں اور آپ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی ہے۔ اے زید! یقیناً آپ نے بہت ساری خیر و برکت پائی ہے۔ اے زید ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود بھی ہوں۔ انہوں نے کہا: ضرور، اے بھتیجے! (رسول اللہ ﷺ سے) میری ملاقات بہت پرانی ہو چکی ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے یاد کیے ہوئے بعض فرامین بھی میں بھول چکا ہوں۔ لہٰذا جو چیز میں تمہیں بیان

(۲۳۵۷) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه، حدیث: ۲۴۰۸ـ مسند احمد: ۴/۳۶۶ـ صحیح ابن حبان: ۱۲۳.

قَالَ : قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً خَطِيْباً بِمَاءٍ يُدْعٰى خَمٌ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَهٗ . وَ إِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَ النُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَ أَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَ مَنْ تَرَكَهٗ وَ أَخْطَأَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ ، وَ أَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ)) . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ حُصَيْنٌ : فَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ ؟ أَلَيْسَتْ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ؟ قَالَ : بَلٰى نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ لٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِّمَ الصَّدَقَةَ . قَالَ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ عَقِيْلٍ وَ اٰلُ جَعْفَرٍ وَ اٰلُ الْعَبَّاسِ . قَالَ حُصَيْنٌ : وَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِّمَ الصَّدَقَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

کردوں وہ قبول کرلو اور جو میں بیان نہ کرسکوں تو تم مجھے اس کا مکلف نہ بناؤ۔ پھر فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ پانی کے ایک مقام جسے خم کہا جاتا ہے وہاں پر ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ آپ نے ہمیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: ''اما بعد! اے لوگو! بلاشبہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے تو میں اس کی بات مان لوں اور بے شک میں تمہارے درمیان دو نہایت اہم اور قیمتی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں: ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے جس شخص نے اسے تھام لیا اور اس پر عمل پیرا رہا تو وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس نے اسے ترک کردیا اور اس پر عمل نہ کیا تو وہ گمراہ ہوجائے گا۔ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں (ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور بدسلوکی سے بچنا) آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔'' جناب حصین کہتے ہیں: اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں سے نہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ لیکن آپ کے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام کیا گیا ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کون کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔ جناب حصین نے پوچھا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

فوائد:......۱۔ آل نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے، ان سے مراد دو قبیلے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں، تمام قبائل قریش مراد نہیں، جیسا کہ ان کی حرمت امام نووی رحمہ اللہ نے شرح النووی میں، شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الاوطار'' اور حافظ

ابن حجر رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' میں بیان کی ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آل میں داخل ہیں اور یہ بھی زکوٰۃ کے حقدار نہیں۔

۳۔ بنو ہاشم سے مراد آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث ہیں، ان میں آل ابولہب شریک نہیں۔ بنو ہاشم میں سے زکوٰۃ صرف انہیں قبائل ہی پر حرام ہے۔ باقی قبائل اس سے مستثنیٰ اور زکوٰۃ کے مجاز ہیں۔

۷۸..... بَابُ إِعْطَاءِ الْفُقَرَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهِ ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ ﴾

زکوٰۃ میں سے فقراء کو مال دینے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ.....﴾ (التوبۃ: ٦٠) ''بلاشبہ زکوٰۃ فقراء کا حق ہے.....''

٢٣٥٨۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ، وَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ الْكِنَانِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ عَقَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ ؟ ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِيءٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ ، قَالَ ، فَقُلْنَا لَهُ : هٰذَا الْأَبْيَضُ الرَّجُلُ الْمُتَّكِيءُ . فَقَالَ : يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَدْ أَجَبْتُكَ)) . قَالَ لَهُ الرَّجُلُ : إِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتَكَ فَلَا تَأْخُذَنَّ فِيْ نَفْسِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے جب ایک شخص اونٹ پر سوار ہوکر مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے اونٹ کو مسجد میں بٹھایا پھر اس کا گھٹنا رسی سے باندھ دیا پھر سوال کیا: تم میں سے محمد کون ہیں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے تو ہم نے اسے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سرخ وسفید رنگ کے شخص ہیں جو ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں تو اس نے کہا: اے عبد المطلب کے بیٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''(کہو کیا کہنا چاہتے ہو) میں تمہاری بات سن رہا ہوں۔'' اس شخص نے آپ سے عرض کی: بے شک میں آپ سے چند سوالات کروں گا اور سوال میں

(٢٣٥٨) صحيح بخاری، كتاب العلم، باب القراءة والعرض على المحدث، حديث: ٦٣۔ سنن ابی داؤد: ٤٨٦۔ سنن نسائی: ٢٠٩٤۔ سنن ابن ماجه: ١٤٠٢۔ مسند احمد: ١٦٨/٣۔

عَلَيَّ . قَالَ : ((سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ)) . قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ ، اٰللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) . قَالَ : أَنْشُدُ اللّٰهَ اَللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ ؟ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) . قَالَ : فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ ، اٰللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) قَالَ الرَّجُلُ : قَدْ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَ أَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَ أَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُوْ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ أَلْفَاظُهُمْ قَرِيْبَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الْمَفْرُوْضَةَ غَيْرُ جَائِزٍ دَفْعُهَا إِلٰى غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ إِنْ كَانُوْا فُقَرَاءَ أَوْ مَسَاكِيْنَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِهِمْ لَا عَلٰى فُقَرَاءِ غَيْرِهِمْ .

کچھ سختی ہوگی مگر آپ برا نہ منایئے گا۔ آپ نے فرمایا: ”تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔“ اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے رب اور آپ سے پہلے کے تمام لوگوں کے رب کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے تمام لوگوں کا رسول بنایا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں“ اس نے پوچھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ”جی ہاں۔“ اس نے پھر کہا: تو میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ تو اس شخص نے کہا: آپ جو دین لائے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور میں اپنے پیچھے اپنی قوم کا قاصد ہوں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے۔ میں سعد بن حکم کے خاندان سے ہوں۔ یہ روایت جناب وہب کی ہے۔ تمام راویوں کی روایات کے الفاظ قریب قریب ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس مسئلے کی دلیل ہے کہ زکوٰۃ کا مال کافروں کو دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ فقراء اور مساکین ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مالدار مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کر کے مسلمانوں ہی کے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ کافر فقراء کو دینے کا حکم نہیں دیا۔

فوائد :......۱۔ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول ہیں اور آپ کی بعثت کے بعد آپ کی رسالت کے اقرار کے بغیر کسی بھی انسان کی بخشش ناممکن ہے۔

۲۔ اگر کوئی طالب حق سوال کرتے ہوئے سخت الفاظ بھی استعمال کرے تو داعی و مبلغ برا محسوس نہ کرے بلکہ تحمل و بردباری سے سائل کو مطمئن کرے۔

۳۔ دن رات میں فقط پانچ نمازیں فرض ہیں، باقی نوافل وموکدہ سنتیں ہیں۔

۴۔ مصارف زکوۃ آٹھ ہیں۔ ان میں سے ایک مصرف فقراء ہیں۔ اگر جس علاقے سے زکوۃ وصول کی جا رہی ہے اس میں فقراء ومساکین کی بہتات ہے، تو حاکم تمام زکوۃ وہیں صرف کر سکتا ہے اور اگر زکوۃ کا کچھ حصہ اپنے علاقے کے فقراء پر اور باقی مصارف پر بھی خرچ کرنے کی گنجائش ہے تو تمام مصارف زکوۃ پر زکوۃ خرچ کی جائے اور اس علاقے کے قرب وجوار اور دور کے مسلمان فقراء بھی اس کے مستحق ٹھہریں گے، بشرطیکہ گنجائش وآسانی ہو۔

۷۹..... بَابُ صَدَقَةِ الْفَقِيرِ الَّذِي يَجُوزُ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فِي الصَّدَقَةِ، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنْ لَا وَقْتَ فِيمَا يُعْطَى الْفَقِيرُ مِنَ الصَّدَقَةِ إِلَّا قَدْرَ يَسُدُّ خُلَّتَهُ وَ فَاقَتَهُ

اس فقیر کے صدقے کا بیان جس کے لیے زکوۃ کا سوال کرنا جائز ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ فقیر کو دیے جانے والے صدقے کی کوئی مقدار معین نہیں ہے مگر اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے اس کی فقر دور ہو جائے

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرُّبَالِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ....

عَنْ قَبِيصَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِينُهُ فِي حَمَالَةٍ. فَقَالَ: ((أَقِمْ عِنْدَنَا، فَإِمَّا أَنْ نَتَحَمَّلَهَا عَنْكَ، وَ إِمَّا أَنْ نُعِينَكَ فِيهَا. وَ اعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ يَحْمِلُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ بِمَالِهِ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ تاوان کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیں تو آپ نے فرمایا: ''ہمارے پاس ٹھہر جاؤ یا تو ہم تمہارا سارا تاوان ادا کر دیں گے یا اس میں تمہارا تعاون کریں گے اور خوب جان لو! مانگنا صرف تین قسم کے افراد کے لیے جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو کسی قوم کا تاوان یا خون بہا اپنے ذمے لے لیتا ہے تو وہ اس میں مدد کا سوال کر سکتا ہے حتیٰ وہ ادا ہو جائے تو مانگنا ترک کر دے۔ دوسرا وہ شخص جس پر کوئی آفت آ گئی ہو جس سے اس کا سارا مال ضائع ہو گیا ہو تو وہ سوال کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ گزارے کے لیے مال حاصل کر لے۔

(۲۳۵۹) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل له المسألة، حدیث: ۱۰۴۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۶۴۰۔ سنن نسائی: ۲۵۸۱۔ مسند احمد: ۵/۶۰۔ مسند الحمیدی: ۸۱۹.

الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ أَوْ مِنْ ذِي الصَّلاحِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فِيهَا حَتَّى يُصِيبَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ وَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ يَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ - يَا قَبِيصَةُ - سُحْتاً)) . هَذَا حَدِيثُ الثَّقَفِيِّ .

تیسرا وہ شخص جو فقر و فاقہ کا شکار ہو جائے اور اس کی قوم کے تین عقلمند یا قابل اعتماد شخص گواہی دیں کہ اسے فقر و فاقہ کا سامنا ہے تو اس کے لیے مانگنا حلال ہے حتیٰ کہ گزران کے لیے مال حاصل کر لے پھر رک جائے اس کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے۔ اے قبیصہ، اس کے سوا مانگنے والا حرام ہی کھائے گا۔‘‘ یہ روایت جناب الثقفی کی ہے۔

٨٠..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ شَهَادَةَ ذَوِي الْحِجَا فِي هَذَا الْمَوْضِعِ هِيَ الْيَمِينُ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ سَمَّى الْيَمِينَ فِي اللِّعَانِ شَهَادَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس مسئلے میں تین عقلمند اشخاص کی گواہی سے مراد قسم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لعان کے مسئلے میں قسم کو گواہی کا نام دیا ہے

٢٣٦٠ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - قَالَ ، قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِيَابٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ - هُوَ.......... كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ - قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ قَبِيصَةَ جَالِساً ، فَأَتَاهُ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ يَسْأَلُونَهُ فِي نِكَاحِ صَاحِبِهِمْ فَأَبَى أَنْ يُعْطِيَهُمْ . وَ أَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ فَلِمَ لَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئاً ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ سَأَلُونِي فِي غَيْرِ حَقٍّ ، لَوْ أَنَّ صَاحِبَهُمْ عَمِدَ إِلَى ذَكَرِهِ فَعَضَّهُ حَتَّى يَيْبَسَ لَكَانَ خَيْراً لَهُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ الَّتِي سَأَلُونِي . إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ : لِرَجُلٍ أَصَابَتْ مَالَهُ جَائِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سَوَاداً مِنْ مَعِيشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ ، وَ رَجُلٌ حَمَلَ بَيْنَ

جناب ابوبکر کنانہ بن نعیم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کی قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی شادی کے لیے تعاون کا سوال کیا تو انہوں نے ان لوگوں کو کچھ دینے سے انکار کر دیا تو میں نے ان سے کہا: آپ اپنی قوم کے سردار ہیں، آپ نے ان کو کچھ مال کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھ سے ناحق مانگا ہے۔ اگر ان کا ساتھی اپنی شرمگاہ کو مسل ڈالے حتیٰ کہ وہ خشک ہو جائے (یعنی بے کار ہو جائے) تو یہ اس کے لیے اس سوال سے بہتر ہے جو انہوں نے مجھ سے مانگا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ’’بھیک مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لیے حلال ہے۔ ایک وہ شخص جس کے مال کو کوئی مصیبت و آفت

(٢٣٦٠) انظر الحديث السابق.

قَوْمِهِ حَمَّالَةً فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ حَمَّالَتَهُ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ ، وَ رَجُلٌ يُقْسِمُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتْ لِفُلَانٍ الْمَسْأَلَةُ ، فَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ لَا يَأْكُلُ إِلَّا سُحْتاً)) .

نے تباہ کر دیا تو وہ مانگ سکتا ہے حتیٰ کہ گزارے کے لیے مال لے لے پھر بھیک مانگنے سے باز آ جائے اور ایک وہ شخص جس نے اپنی قوم کے درمیان (صلح کے لیے) کوئی خون بہایا تاوان اپنے ذمے لے لیا تو وہ لوگوں سے تعاون کا سوال کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ پورا ہو جائے تو پھر مانگنے سے رک جائے اور تیسرا وہ شخص جس کی قوم کے تین عقل مند لوگ اللہ کی قسم اٹھا کر کہیں کہ فلاں شخص واقعی فقیر و محتاج ہو گیا ہے (تو وہ مانگ سکتا ہے) ان کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور مانگنے والا حرام ہی کھاتا ہے۔''

۸۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ مَنْ لَهُ ضَيْعَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا أَصَابَتْ غَلَّتَهُ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ غَلَّتَهُ قَدْرَ مَا يَسُدُّ فَاقَتَهُ

باب: جس شخص کی زرعی زمین ہو اور آفت آنے سے اس کا غلہ برباد ہو جائے تو اسے زکوٰۃ میں سے بقدر ضرورت و حاجت دینا جائز ہے

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ رِيَابٍ ، حَدَّثَنَا كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ ....

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلَالِيِّ ، قَالَ : تَحَمَّلْتُ حَمَّالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا . فَقَالَ : ((أَقِمْ يَا قَبِيْصَةُ حَتّٰى تَأْتِيَنِي الصَّدَقَةُ ، فَأَمُرَ لَكَ بِهَا)) . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ : رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَّالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

''حضرت قبیصہ بن مخارق الہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک تاوان اپنے ذمے لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں تعاون کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! زکوٰۃ کا مال آنے تک ہمارے پاس ٹھہرے رہو۔ (جب مال آئے گا) تو میں تمہارے ساتھ تعاون کا حکم دے دوں گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک زکوٰۃ کا مال صرف تین قسم کے افراد کے لیے حلال ہے۔ ایک وہ شخص جو کوئی تاوان اپنے ذمے لے لے تو اس کے لیے تعاون کا سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بقدر گزارہ مال حاصل کر لے۔ دوسرا وہ شخص جسے کوئی آفت پہنچے جس سے اس کا

(۲۳۶۱) انظر الحديث المتقدم برقم: ۲۳۵۹.

حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتاً)).

سارا مال ضائع ہو جائے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ وہ بقدر ضرورت مال پا لے۔ تیسرا وہ شخص جسے فقر و فاقہ پہنچ جائے تو اس کے لیے زکوۃ کا مال حلال ہے حتیٰ کہ گزارے کے لیے مال حاصل کر لے۔ اس کے علاوہ مانگنا اے قبیصہ حرام ہے، اور مانگنے والا حرام کھاتا ہے۔“

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صرف تین آدمیوں کے لیے بھیک مانگنا حلال ہے۔ ان کے علاوہ دیگر اشخاص جو ان تین اوصاف سے متصف نہیں، ان کے لیے مانگنا اور ہاتھ پھیلانا جائز نہیں کیونکہ جو شخص مال بڑھانے یا راحت طلبی کی خاطر بھیک مانگتا ہے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اس کے بارے میں شریعت میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَالَ النَّاسَ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ لِيَسْتَكْثِرْ.))

”جو لوگوں سے مال بڑھانے کے لیے مانگتا ہے، وہ تو صرف آگ کا انگارا ہی طلب کرتا ہے وہ اسے کم کر لے یا زیادہ کر لے۔“ (صحیح مسلم: ١٠٤١، سنن ابن ماجه: ١٨٣٨)

نیز صحیح مسلم: ۱۰۴۰ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلسل بھیک مانگنے والا روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ لہٰذا بلا عذر اور بلا حاجت بھیک مانگنا یا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا ناجائز و حرام ہے۔ فقط تین اشخاص مستثنیٰ ہیں جو ضرورت و حاجت کے وقت بھیک مانگ سکتے اور لوگوں سے مال کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

(۱) وہ شخص جو کسی کا ضامن بنے۔ مثلاً فریقین میں قرض کے معاملہ پر جھگڑا ہوا اور تیسرا شخص یہ کہہ کر صلح کرا دے کہ اگر مقروض نے فلاں تاریخ تک قرض نہ دیا تو میں اس کا ضامن ہوں۔ پھر متعلقہ تاریخ کو قرض ادا نہ ہونے کی صورت میں ضامن لوگوں سے رقم وصول کر کے قرض اتار سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے لیے لوگوں سے مانگنا جائز و مباح ہے۔

(۲) ایسا شخص جو باغ کرائے پر لیتا ہے اور پھل پکنے کے وقت طوفان آندھی یا کوئی آسمانی آفت باغ کا پھل ضائع کر دیتی ہے تو اس صورت میں یہ اپنے نقصان کا ازالہ کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کر سکتا ہے اور ایسے شخص کی مدد و اعانت کرنا جائز ہے۔

(۳) فاقہ زدہ شخص جس کی فاقہ کشی پر تین سمجھدار افراد گواہی دیں۔ اسے مال دینا جائز ہے اور ایسا شخص صدقات و خیرات کا مستحق ہے۔

۸۲..... بَابُ إِعْطَاءِ الْيَتَامٰى مِنَ الصَّدَقَةِ

یتیم بچوں کو زکوٰۃ کے مال میں سے دینے کا بیان

إِذَا كَانُوْا فُقَرَاءَ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ . وَإِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ فَالْقُرْاٰنُ كَافٍ فِيْ نَقْلِ خَبَرِ الْخَاصِ فِيْهِ . قَدْ أَعْلَمَ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهِ أَنَّ لِلْفُقَرَاءِ قِسْمٌ فِي الصَّدَقَاتِ . فَالْفَقِيْرُ كَانَ يَتِيْماً أَوْ غَيْرَ يَتِيْمٍ فَلَهُ فِي الصَّدَقَةِ قِسْمٌ بِنَصِّ الْكِتَابِ

جبکہ وہ فقراء ہوں بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ اشعث بن سوار کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے اور اگر یہ حدیث ثابت نہ بھی ہو تو اس مسئلے میں خصوصی روایت کی جگہ قرآن مجید کی نص ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم میں فقراء کا حصہ ہے، اس لیے فقیر خواہ یتیم ہو یا یتیم نہ ہو، قرآن مجید کی نص کے مطابق زکوٰۃ میں اس کا حصہ موجود ہے

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ - عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ..........

أَبِيْ جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَ كُنْتُ غُلَاماً يَتِيْماً فَأَعْطَانِيْ مِنْهُ قَلُوْصاً .

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل آیا تو اس نے ہمارے مالدار لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کر دی اور میں ایک یتیم لڑکا تھا تو انہوں نے مجھے بھی اس مال سے ایک جوان اونٹنی دی۔

۸۳..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ أَمَرَ اللّٰهُ بِإِعْطَائِهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ

ان مسلمانوں کی صفات کا بیان جنہیں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مال سے عطا کرنے کا حکم دیا ہے

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ وَلَا بِالَّذِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اصلی) مسکین وہ نہیں جو سوال کرتا پھرتا ہے اور نہ وہ

(۲۳۶۲) اسناده حسن: اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء ان الصدقة تؤخذ من الاغنیاء، حدیث: ۶۴۹.

(۲۳۶۳) سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب من یعطی من الصدقة، حدیث: ۱۶۳۱۔ مسند احمد: ۲/۳۹۳ من طریق الاعمش بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب قول الله عزوجل ﴿لا یسألون الناس الحافا﴾، حدیث: ۱۴۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب المسکین الذی لا یجد غنی، حدیث: ۱۰۳۹ من طریق أخر عن ابی هریرة رضی الله عنه.

تَـرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَ لَا اللُّقْمَتَانِ وَ لَا التَّمْرَةُ وَ لَا التَّـمْـرَتَـانِ ، وَلٰـكِنِ الْمِسْكِيْنُ الْمُتَعَفِّفُ الَّـذِيْ لَا يَسْـأَلُ الـنَّاسَ شَيْئاً وَ لَا يَفْطِنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ)).

ہے جسے ایک یا دو لقمے، ایک یا دو کھجوریں در بدر پھراتی ہیں۔ لیکن حقیقی مسکین وہ ہے جو لوگوں سے سوال کرنے سے بچتا ہے اور نہ لوگ اس کے حال سے باخبر ہوتے ہیں کہ اس پر صدقہ کردیں۔"

فوائد :......۱۔ کامل مسکین جو صدقہ وزکاۃ کا زیادہ مستحق اور زیادہ ضرورت مند ہے وہ دردر پر پھرنے والا منگتا نہیں ہوتا، بلکہ حقیقی مسکین وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات پوری نہ کر سکے اور اس کی سفید پوشی عیاں بھی نہ ہو اور وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز بھی نہ کرتا ہو، نیز اس میں گھر گھر پر بھیک مانگنے والے کے متعلق یہ انکار نہیں کہ وہ مسکین نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اپنی حاجات لوگوں کے سامنے رکھنے والا کامل مسکین نہیں۔ (شرح النووی: ۷/ ۱۲۹)

۲۔ ایسے سفید پوش افراد جو لوگوں سے مانگنے سے شرماتے ہیں اور اپنی پردہ داری ظاہر نہیں کرتے، صدقہ وخیرات کے اصل مستحق یہ ہیں لہٰذا دیگر فقراء ومساکین کی طرح ان کی بھی مالی اعانت کرنی چاہیے اور مدد اس انداز میں کی جائے کہ ان کی دل آزاری نہ ہو اور لوگوں کے ہاں ان کی خستہ حالی بھی عیاں نہ ہو۔

۸۴..... بَابُ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْهَا رِزْقاً لِعَمَلِهِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ﴾

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل کو زکوٰۃ کے مال سے اس کی اجرت دی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا..... ﴾ (التوبۃ: ۶۰) "بلاشبہ زکوٰۃ فقراء، مساکین اور زکوٰۃ وصول کرنے والے عاملین کا حق ہے۔"

۲۳۶۴ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ....

عَـنِ ابْـنِ الـسَّـاعِـدِيِّ الْـمَـالِكِيِّ ، قَـالَ : اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَـلَـمَّـا فَـرَغْتُ مِنْهَا وَ أَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِيْ بِـعُـمَّالَةٍ . فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَ أَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ . فَقَالَ : خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ ، فَإِنِّي

جناب ابن الساعدی المالکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کیا۔ جب میں زکوٰۃ کی وصولی سے فارغ ہوگیا اور میں نے مال ان کے حوالے کر دیا تو انہوں نے مجھے اجرت دینے کا حکم دیا تو میں نے عرض کی: بے شک میں نے یہ کام اللہ کی رضا کے لیے کیا ہے اور میری

(۲۳۶۴) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب جواز الاخذ بغیر سؤال، حدیث: ۱۱۲/ ۱۰۴۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۶۴۷۔ سنن نسائی: ۲۶۰۵۔ مسند احمد: ۱/ ۵۲۔

قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ . فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئاً مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَ تَصَدَّقْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : ابْنُ السَّاعِدِيّ الْمَالِكِيُّ أَحْسِبُهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ .

اجرت اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں جو مال دے رہا ہوں، وہ لے لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہی کام انجام دیا تھا تو آپ نے مجھے مزدوری دی تھی تو میں نے بھی تمہاری بات کی طرح اظہار کیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا: ''جب تمہیں کوئی چیز بغیر مانگے مل جائے تو کھاؤ اور صدقہ کردو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں ابن الساعدی المالکی سے مراد عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے۔

۲۳۶۵۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ، أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَلَمْ أُحَدَّثْ إِنَّكَ تَلِيْ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ عَمَلًا فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا ؟ فَقُلْتُ : بَلٰى . قَالَ عُمَرُ : فَمَا أَنْزَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لِيْ أَفْرَاسٌ وَ أَعْبُدٌ وَ أَنَا بِخَيْرٍ ، فَأُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : فَلَا تَفْعَلْ . فَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُّ الَّذِيْ أَرَدْتَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ ، فَأَقُوْلُ : أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْ فَتَقَوَّ بِهِ أَوْ تَصَدَّقْ وَ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ

جناب عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم عوامی خدمت کے کام سرانجام دیتے ہو، پھر جب تمہیں مزدوری دی جاتی ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا: کیوں نہیں (میں ایسے ہی کرتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخر تم مزدوری کیوں نہیں لیتے؟ میں نے عرض کی: میرے پاس گھوڑے ہیں اور غلام بھی موجود ہیں اور میں خیر و برکت سے مالا مال ہوں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ عمل مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے مت کیا کرو کیونکہ میں نے بھی ایسے ہی کرنا چاہا تھا جیسے تم چاہتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال عطا کر دیتے تھے۔ میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ ضرورت

(۲۳۶۵) صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب رزق الحکام والعاملین علیها، حدیث : ۷۱۶۳۔ سنن نسائی : ۲۶۰۶۔ مسند احمد : ۱/۱۷۔ مسند الحمیدی : ۲۱۔ سنن الدارمی : ۱۶۴۸۔

أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)) .

مند کو دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لے لو، اس سے قوت حاصل کرو یا صدقہ کر دو اور جو مال تجھے بغیر حرص اور سوال کے مل جائے اسے لے لو اور جو مال تمہیں نہ ملے اس کی طرف اپنا دل مت لگاؤ (اس کا لالچ نہ کرو)۔''

٢٣٦٦ـ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ..........

عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي ابْنَ الْخَطَّابِ فَيَقُولُ عُمَرُ : أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي . فَقَالَ : خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ)) ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ . قَالَ عَمْرٌو : وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو مال عطا فرماتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے: آپ یہ مال مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''لے لو اور اسے اپنے لیے مالداری کا سبب بنالو یا صدقہ کر دو'' پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْعَامِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِنْ عَمِلَ عَلَيْهَا مُتَطَوِّعاً بِالْعَمَلِ غَيْرَ إِرَادَةٍ وَنِيَّةٍ لِأَخْذِ عُمَالَةٍ عَلٰى عَمَلِهِ فَأَعْطَاهُ الْإِمَامُ لِعُمَالَتِهِ رِزْقاً مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَجَائِزٌ لَهُ أَخْذُهُ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیل دار اپنے کام کی مزدوری لینے کی نیت اور ارادے کے بغیر محض اللہ کی رضا کے لیے کام کرتا ہے، پھر اس کے سوال اور حرص کے بغیر امام اسے مزدوری دیتا ہے تو اس کے لیے وہ مزدوری لینا جائز ہے۔

٢٣٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجِيبِيَّ ـ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ـ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ أَنَّهُ لَمَّا

''جناب زید بن اسلم اپنے والد گرامی جناب اسلم رحمہ اللہ علیہ سے

(٢٣٦٦) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب جواز الاخذ بغير سؤال، حديث : ١٠٥٤/١١١ ـ مسند احمد : ٩٩/٢.

(٢٣٦٧) مستدرك حاكم : ٤٠٥/١ ـ ٤٠٦ ـ سنن كبرىٰ بيهقي : ٣٥٤/٦.

كَانَ عَامُ الرَّمَادَاتِ وَ أَجْدَبَتْ بِبِلَادِ الْأَرْضِ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى الْعَاصِ بْنِ الْعَاصِ لَعَمْرِيْ مَا تُبَالِيْ إِذَا سَمِنْتَ وَ مَنْ قِبَلَكَ أَنْ أَعْجَفَ أَنَا وَ مَنْ قِبَلِي وَ يَا غَوْثَاهُ . فَكَتَبَ عَمْرٌو: سَلَامٌ أَمَّا بَعْدُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَتَتْكَ عِيْرٌ أَوَّلُهَا عِنْدَكَ وَ اٰخِرُهَا عِنْدِيْ مَعَ أَنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ أَجِدَ سَبِيْلًا أَنْ أَحْمِلَ فِي الْبَحْرِ . فَلَمَّا قَدِمَتْ أَوَّلُ عِيْرٍ دَعَا الزُّبَيْرَ فَقَالَ: أُخْرُجْ فِيْ أَوَّلِ هٰذِهِ الْعِيْرِ فَاسْتَقْبِلْ بِهَا نَجْداً فَاحْمِلْ إِلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ قَدَرْتَ عَلَى أَنْ تَحْمِلَهُمْ ، وَ إِلَى مَنْ لَمْ تَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَمُرْ لِكُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ بِبَعِيْرٍ بِمَا عَلَيْهِ ، وَ مُرْهُمْ فَلْيَلْبَسُوْا كِيَاسَ الَّذِيْنَ فِيْهِمُ الْحِنْطَةُ وَ لْيَنْحَرُوا الْبَعِيْرَ فَلْيَجْمِلُوْا شَحْمَهُ وَلْيَقِدُوْا لَحْمَهُ وَ لْيَأْخُذُوْا جِلْدَهُ ثُمَّ لِيَأْخُذُوْا كَمِيَّةً مِنْ قَدِيْدٍ وَكَمِيَّةً مِنْ شَحْمٍ وَ حَفْنَةً مِنْ دَقِيْقٍ فَيَطْبَخُوْا فَيَأْكُلُوْا حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ . فَأَبَى الزُّبَيْرُ أَنْ يَخْرُجَ ، فَقَالَ: أَمَا وَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ مِثْلَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا ، ثُمَّ دَعَا اٰخَرَ أَظُنُّهُ طَلْحَةَ فَأَبَى ، ثُمَّ دَعَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَخَرَجَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا رَجَعَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ ، فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ: إِنِّيْ لَمْ

روایت کرتے ہیں کہ جب قحط سالی سے جزیرہ عرب کی زمین خشک ہوگئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے (مصری) گورنر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (جس کا مضمون یہ تھا): اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے عاص بن عاص کی طرف، میری عمر کی قسم! تمہیں کیا پروا ہے جب کہ تم اور تمہارے علاقے کے لوگ تو خوب موٹے تازے ہیں اور میں اور میرے علاقے کے لوگ (خشک سالی کی وجہ سے) دبلے پتلے ہوگئے ہیں۔ اے اللہ ہماری مدد فرما۔" حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس خط کا یہ جواب لکھا: "السلام علیکم، بعد ازاں عرض ہے کہ میں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں، آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں۔ آپ کے پاس ایک ایسا قافلہ آرہا ہے جس کا پہلا اونٹ آپ کے پاس اور آخری میرے پاس ہوگا۔ اس کے ساتھ مجھے یہ بھی امید ہے کہ میں سمندری راستے سے مال بھیج دوں گا۔ پھر جب پہلا قافلہ (مدینہ منورہ) پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اس پہلے قافلے کی ذمہ داری سنبھال لو اور اسے نجد لے جاؤ اور ہر گھر میں اتنا مال بھیج دو جتنا تم بھیج سکو اور جو مال اٹھا کر نہ لے جا سکے تو ہر گھر والوں کے لیے ایک اونٹ سامان سمیت دے دو اور انہیں حکم دو کہ گندم کے تھیلوں کا لباس بنالیں، اونٹوں کو ذبح کر کے ان کی چربی پگھلالیں، اس کے گوشت کو دھوپ میں خشک کر کے محفوظ کرلیں، اور اس کی کھال بھی استعمال کرلیں۔ پھر خشک گوشت، گھی اور آٹے کی کچھ مقدار کو ملا کر پکائیں اور سب لوگ کھائیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں روزی عطا فرمائے۔ (بارشیں ہوجائیں اور فصلیں اگنا شروع ہوجائیں) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ ذمہ داری

أَعْمَلْ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَلَسْتُ اٰخُذُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئاً . فَقَالَ عُمَرُ : قَدْ أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَشْيَاءَ بَعَثَنَا لَهَا فَكَرِهْنَا ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبِلْهَا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَاسْتَعِنْ بِهَا عَلٰى دُنْيَاكَ وَ دِيْنِكَ ، فَقَبِلَهَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : فِي الْقَلْبِ مِنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ إِلَّا أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ قَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ .

سنبھالنے سے معذرت کرلی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ساری زندگی اس جیسی نعمت نہیں پاؤ گے۔ پھر ایک اور آدمی کو بلایا، میرے خیال میں وہ حضرت طلحہ تھے مگر انہوں نے بھی معذرت کرلی۔ پھر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ یہ ذمہ داری نبھانے کے لیے روانہ ہوگئے پھر جب وہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے بعد واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہزار دینار دیئے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے ابن خطاب! میں نے یہ کام تمہاری رضا کے لیے نہیں کیا بلکہ میں نے یہ کام اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے کیا ہے اور میں اس کام کی کوئی اجرت نہیں لوں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس قسم کی ذمہ داریوں کے لیے بھیجا کرتے تھے اور ہمیں مزدوری دیتے تو ہم مزدوری لینا پسند نہ کرتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس ناپسندیدگی کو قبول نہیں کرتے تھے (بلکہ زبردستی مزدوری دے دیتے تھے) اس لیے اے ابوعبیدہ! تم بھی اس مزدوری کو قبول کرلو اور اسے اپنی دینی ضروریات اور دنیوی حاجات میں استعمال کرو۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے وہ مال قبول کرلیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرے دل میں عطیہ بن سعد کے بارے میں عدم اطمینان ہے۔ لیکن یہ روایت زید بن اسلم نے بھی عطاء بن یسار کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ جسے میں ایک دوسری جگہ پر بیان کرچکا ہوں۔ (امام صاحب کے اس تبصرے کا تعلق اگلی حدیث سے ہے۔)

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ایثار کا بیان ہے۔

۲۔ اگر کسی کام کے عوض بلا مطالبہ رقم حاصل ہو تو ایسی رقم لینا مستحب ہے۔ اس میں کسی قسم کی قباحت یا گناہ نہیں خواہ

اس نے زکوٰۃ وصول کرنے ہی کی ذمہ داری ادا کی ہو۔

۳۔ عمالِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ کے مال سے معاوضہ دینا جائز ہے اور یہ مصارف زکوٰۃ میں سے ایک مصرف ہے، جس پر باقاعدہ خرچ کرنا لازم ہے۔

۴۔ حاکم اگر حلال مال سے رعایا کے کسی فرد کو عطیہ دے دے تو ایسا عطیہ لینا جائز ہے۔

٨٦..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ عُمَّالَةً مِّنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ غَنِيًّا

باب: زکوٰۃ کے تحصیل دار کو زکوٰۃ کے مال سے مزدوری دینا درست ہے اگرچہ وہ مالدار ہو

٢٣٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِمْرَانَ ۔ هُوَ الْبَارِقِيُّ ۔ عَنْ عَطِيَّةَ ۔ مَعَ بَرَاءَ تِيْ مِنْ عُهْدَتِهِ ۔..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا أَوْ غَارِمٍ أَوْ مُشْتَرِيْهَا ، أَوْ عَامِلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوْ جَارٍ فَقِيْرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ أَوْ أُهْدِيَ لَهُ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مالدار شخص کے لیے زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہے سوائے پانچ قسم کے مالدار اشخاص کے۔ وہ زکوٰۃ کا تحصیل دار ہو (تو مزدوری لے سکتا ہے) یا مقروض ہو یا وہ زکوٰۃ کا مال خرید لے یا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا ہو یا جس کا پڑوسی فقیر ہو جسے زکوٰۃ دی گئی ہو اور وہ فقیر (مال دار ہمسائے کو اس زکوٰۃ کے مال میں سے) ہدیہ کر دے (تو اس کا لینا جائز ہے)۔"

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ صدقہ وزکوٰۃ یہی پانچ اغنیاء استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی بھی مالدار شخص کے لیے صدقہ وزکوٰۃ لینا اور استعمال کرنا جائز نہیں۔ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ مذکورہ پانچ اغنیاء کے سوا فرض زکوٰۃ کسی غنی کے لیے بھی حلال نہیں۔ (عون المعبود: ٥/ ٨٦)

۲۔ عامل زکوٰۃ فقیر ہو یا غنی اپنی اجرت کے طور پر زکوٰۃ کے مال سے لے سکتا ہے۔

٨٧..... بَابُ فَرْضِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ رِزْقاً مَعْلُوْماً

امام کا زکوٰۃ کے تحصیل دار کے لیے مزدوری مقرر کرنے کا بیان

٢٣٦٩۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ

(٢٣٦٨) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یجوز له اخذ الصدقة وهو غنی، حدیث: ١٦٣٧۔ مسند احمد: ٣/ ٣١۔ مسند عبد بن حمید: ٨٩٥۔ وانظر ما سیاتی برقم: ٢٣٧٤۔

حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقاً فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ)).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم نے جس شخص کو کسی کام کی ذمہ داری سونپی اور اسے اس کی تنخواہ بھی دے دی تو اس کے بعد وہ جو مال لے گا وہ خیانت ہوگی۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ عامل اپنی محنت وکام کے عوض اجرت لے سکتا ہے، اور زکوٰۃ کی وصولی کرنے والا بھی اسی حکم میں شامل ہے کہ وہ اس کام کی اجرت حاصل کرسکتا ہے۔

۲۔ عامل کا طے شدہ اجرت سے زیادہ لینا مثلاً کسی سے تحفہ تحائف لینا، یا جمع شدہ مال سے حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لینا خیانت ہے اور ایسا مال اس کے لیے سراسر حرام ہے۔

۸۸...... بَابُ إِذْنِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ بِالتَّزْوِيْجِ وَ اتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَ الْمَسْكَنِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: امام کا زکوٰۃ کے تحصیل دار کو اجازت دینا کہ وہ مالِ زکوٰۃ سے شادی کرسکتا ہے، خادم رکھ سکتا ہے اور گھر بھی لے سکتا ہے

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْمُفْتِيِّ ، حَدَّثَنَا مُعَافِيٌّ ۔ هُوَ ابْنُ عِمْرَانَ الْمُوْصِلِيُّ ۔ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِماً ، وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَناً)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ۔ يَعْنِي الْمُعَافِيَّ ۔ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ .

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہمارا عامل ہو تو وہ (اس مال زکوٰۃ سے) نکاح کرلے اور اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم لے لے، اور جس کے پاس گھر نہ ہو تو وہ گھر لے لے۔'' جناب معافی کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ان چیزوں کے سوا کوئی چیز لی تو وہ خائن ہے یا چور ہے۔''

فوائد:......ملا علی قاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ حکومت اسلامیہ کے عامل ونگران کے

(۲۳۶۹) اسناده صحيح: سنن ابى داؤد، كتاب الخراج، باب فى ارزاق العمال، حديث: ۲۹۴۳۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۰۶۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ۶/۳۵۵.

(۲۳۷۰) اسناده صحيح: سنن ابى داؤد، كتاب الخراج، باب فى ارزاق العمال، حديث: ۲۹۴۵۔ مسند احمد: ۴/۲۳۹.

لیے بیت المال سے بیوی کے حق مہر، خرچ اور لباس وغیرہ کے لیے ضرورت کے مطابق لینا اور اسراف وغیرہ کے بغیر ضروریات کے لیے مال حاصل کرنا حلال ہے اور اگر وہ ضرورت سے زیادہ لے گا تو ضرورت سے زیادہ مال لینا اس کے لیے حرام ہے۔ (عون المعبود: ۷/ ۱۱۱۵)

نیز اس عامل ونگران کے پاس خادم اور گھر نہ ہو تو بقدر کفایت بیت المال کے مال سے حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بیت المال سے ذاتی تصرف کے لیے مال استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

۸۹..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ لِيُسْلِمُوا لِلْعَطِيَّةِ

باب: (غیر مسلموں کو) تالیف قلب کے لیے زکوۃ کے مال سے دینا جائز ہے تاکہ وہ عطیہ کی خواہش سے مسلمان ہو جائیں

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْأَلْ شَيْئاً عَلَى الْإِسْلَامِ إِلَّا أَعْطَاهُ . قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِشِيَاءٍ كَثِيْرَةٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شِيَاءِ الصَّدَقَةِ . قَالَ : فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ : يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا ، فَإِنَّ مُحَمَّداً يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے لیے جو کچھ مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے مال مانگا تو آپ نے اسے زکوۃ کی بکریوں میں سے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والی بہت ساری بکریاں عطا کیں تو وہ شخص (بکریاں سمیٹ کر) اپنی قوم کے پاس پہنچا تو کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عطا دیتے ہیں کہ انہیں فقر و فاقہ کا ڈر ہی نہیں ہوتا۔"

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْداً ، قَالَ أَخْبَرَنَا..........

أَنَسٌ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِشِيَاءٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ : أَسْلِمُوْا ، فَإِنَّ مُحَمَّداً يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور کچھ عطا کرنے کا سوال کیا) تو آپ نے اسے دو پہاڑیوں کے درمیان موجود (تمام) بکریاں

(۲۳۷۱) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی سخائه ﷺ، حدیث: ۲۳۱۲۔ مسند احمد: ۳/ ۱۰۷۔ صحیح ابن حبان: ۴۴۸۵.

(۲۳۷۲) انظر الحدیث السابق.

لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ .

دینے کا حکم فرمایا وہ شخص اپنی قوم کے پاس واپس پہنچا تو کہنے لگا: (لوگو) مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ تو اس شخص کی طرح (دل کھول کر) عطا کرتے ہیں جسے فقر و فاقہ کا ڈر نہیں ہوتا۔"

٩٠..... بَابُ إِعْطَاءِ رُؤَسَاءِ النَّاسِ وَ قَادَتِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ تَأَلُّفاً بِالْعَطِيَّةِ

کسی قوم کے سرداروں اور لیڈروں کو اسلام پر پکا کرنے کے لیے عطیہ دینے کا بیان

٢٣٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا عَمَارَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْقَعْقَاعِ ـ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ ـ وَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ نُعَيْمٍ ـ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبٍ لَمْ يَخْلُصْ مِنْ تُرَابِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ : الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ الْمُرَادِيِّ وَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْجَعْفَرِيِّ ، أَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ ـ هُوَ شَكٌّ ـ وَ زَيْدِ الطَّائِيِّ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ غَيْرِهِمْ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ : ((أَلَا تَأْتَمِنُوْنِيْ وَ أَنَا أَمِيْنٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ! يَأْتِيْنِيْ خَبَرٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحَ مَسَاءَ)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جسے ابھی تک مٹی سے الگ بھی نہیں کیا گیا تھا (کان سے جیسے ملا تھا ویسے ہی تھا) تو نبی مکرم ﷺ نے وہ سونا چار افراد میں تقسیم کردیا (وہ افراد یہ ہیں): اقرع بن حابس الحنظلی، عیینہ بن حصن المرادی، علقمہ بن علاثہ الجعفری اور عامر بن طفیل یا زید الطائی۔ (راوی کو ان دو میں شک ہے کہ چوتھا کون تھا)۔ یہ بات آپ کے بعض انصاری اور دیگر صحابہ کرام کو ناگوار گزری۔ آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: "کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے حالانکہ میں آسمان والے رب کا بھی امین ہوں۔ میرے پاس آسمان والے کی وحی صبح و شام آتی ہے۔"

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نومسلموں کے تالیف قلب کے لیے بیت المال سے خرچ کرنا جائز ہے اور اس بارے کئی احادیث وارد ہیں، جن میں بیان ہے، کہ آپ نے نومسلم افراد کی دلجوئی کے لیے انہیں بیت المال سے عطا کیا ان میں سے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصین، اقرع بن حابس اور عباس بن مرداس کو سو سو اونٹ دیئے گئے۔ (نیل الاوطار: ٦/ ٤٦١)

٢۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ تالیف قلب کے لیے نومسلموں کو بیت المال سے نوازنا جائز ہے۔ لیکن کیا انہیں زکاۃ سے

(٢٣٧٣) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی ابن ابی طالب وخالد بن الولید، حدیث: ٤٣٥١۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتهم، حدیث: ١٠٦٤۔ سنن ابی دؤد: ٤٧٦٤۔ سنن نسائی: ٢٥٧٩۔ صحیح ابن حبان: ٢٥.

دیا جائے گا، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ اور ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ انہیں زکوٰۃ اور بیت المال سے دینا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۱۵/ ۷۲)

۳۔ نومسلم افراد مالدار و غنی ہوں تب بھی تالیف قلب اور اسلام سے مانوس کرنے کے لیے ان پر خرچ کرنا اور مال زکاۃ سے دینا جائز ہے۔

۹۱..... بَابُ إِعْطَاءِ الْغَارِمِيْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ أَغْنِيَاءَ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ مقروض شخص کو زکوٰۃ کے مال سے عطا کرنے کا بیان، اگرچہ وہ غنی ہو

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ سَهْلُ بْنُ عَسْكَرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ ـ يَعْنِي ـ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا ، وَ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ ، أَوْ غَارِمٍ ، أَوْ غَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوْ مِسْكِيْنٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدٰى مِنْهَا لِغَنِيٍّ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ أَجِدْ فِيْ كِتَابِيْ عَنِ ابْنِ عَسْكَرٍ: أَوْ غَارِمٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوٰۃ کا مال صرف پانچ قسم کے لوگوں کے لیے حلال ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل، دوسرا وہ شخص جو زکوٰۃ کا مال اپنے مال سے خرید لے، تیسرا وہ آدمی جو مقروض ہو، چوتھا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے اور پانچواں وہ مسکین جسے زکوٰۃ دی گئی تو اس نے اس میں سے کسی غنی شخص کو ہدیہ دے دیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میری کتاب میں ابن عسکر سے یہ الفاظ موجود نہیں: ''یا مقروض شخص۔''

۹۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْغَارِمَ الَّذِيْ يَجُوْزُ إِعْطَاؤُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ غَنِيًّا هُوَ الْغَارِمُ فِي الْحَمَالَةِ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّهُ يُعْطٰى قَدْرَ مَا يُؤَدِّي الْحَمَالَةَ لَا أَكْثَرَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس مقروض کو زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے وہ ایسا مقروض ہے جس نے کوئی خون بہایا تاوان اپنے ذمے لیا ہو، اگرچہ وہ خود مالدار ہی ہو۔ اسے صرف اتنا مال ہی دیا جائے گا جس سے اس کا تاوان وغیرہ ادا ہو جائے۔ اس سے زیادہ نہیں دیا جائے گا

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِيَابٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ....

(۲۳۷۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یجوز لہ اخذ الصدقۃ، حدیث: ۱۶۳۶، ۱۶۳۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۱۱۔ مسند احمد: ۳/۵۶۔ (۲۳۷۵) تقدم تخریجہ برقم: ۲۳۵۹۔

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ : قَالَ : تَحَمَّلْتُ حَمَّالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا ، فَقَالَ : ((نُؤَدِّيْهَا عَنْكَ وَ نُخْرِجُهَا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ))، ثُمَّ قَالَ : ((يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ . رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَّالَةً حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ وَ فَاقَةٌ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ)) .

قَالَ الْبَسْطَامِيُّ : وَ نُخْرِجُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خون بہا، یا تاوان اپنے ذمے لیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سلسلے میں تعاون لینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ہم تمہاری طرف سے یہ رقم ادا کردیں گے اور اس کی ادائیگی زکوۃ کے اونٹوں میں سے کریں گے۔“ پھر فرمایا: ”اے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے سوائے تین اشخاص کے۔ ایک وہ شخص جس نے کوئی قرض یا تاوان اپنے ذمے لے لیا ہو تو اس کے لیے مانگنا درست ہے حتیٰ کہ اس کی ادائیگی ہو جائے پھر مانگنے سے رک جائے۔ دوسرا وہ شخص جسے کسی آفت نے آلیا ہو اور اس کا مال برباد ہو گیا ہو تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ اس کی گزران سیدھی ہو جائے پھر مانگنا ترک کر دے۔ تیسرا وہ شخص جسے آفت و فاقہ نے لاچار کر دیا ہو، حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین افراد اس کے بارے میں بتائیں یا گواہی دیں کہ اس کے لیے سوال کرنا حلال ہو چکا ہے۔ (پھر وہ مانگ سکتا ہے) حتیٰ کہ وہ گزارے کے لیے مال حاصل کرلے پھر مانگنے سے باز آجائے، اس کے سوا مانگنا حرام ہے۔“

جناب بسطامی کی روایت میں ہے کہ ہم یہ قرض زکوۃ سے ادا کریں گے۔

فوائد :...... غَارِمِیْنَ جو لوگ کسی قرضدار کے قرض کے ضامن بنیں اور عدم ادائیگی کی صورت میں یہ تاوان بھریں تو ایسے لوگوں کی مالی اعانت کرنا جائز ہے۔ اور انہیں صدقہ وخیرات دینا کہ یہ تاوان کی رقم مکمل کرلیں جائز ہے۔ نیز غارمین کے لیے مصارف زکاۃ میں سے ایک باقاعدہ مصرف ہے جس مد میں ان پر خرچ کرنا جائز ہے اور یہ صدقہ وخیرات کے مستحق ہیں۔

۹۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ مَنْ يَحُجُّ مِنْ سَهْمِ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِذِ الْحَجُّ مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: حج کا ارادہ کرنے والے ضرورت مند شخص کو زکوۃ کے ”فی سبیل اللہ“ والے حصے سے دینا درست ہے کیونکہ حج بھی ”فی سبیل اللہ“ میں شامل ہے

٢٣٧٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ ـ أَسَدَ خُزَيْمَةَ ـ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ............

أُمِّ مَعْقِلٍ ، قَالَتْ : تَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ وَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَجَهَّزُوا مَعَهُ ، قَالَتْ وَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ خَرَجَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ جِئْتُهُ . فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا فِي وَجْهِنَا هٰذَا يَا أُمَّ مَعْقَلٍ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ تَجَهَّزْتُ فَأَصَابَتْنَا هٰذِهِ الْقُرْحَةُ ، فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ ، وَ أَصَابَنِي مِنْهَا سُقْمٌ ، وَ كَانَ لَنَا حَمْلٌ نُرِيدُ أَنْ نَخْرُجَ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . قَالَ : ((فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) .

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی تیاری کی اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ حج کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہوگئے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ حج کے لیے چلے گئے۔ پھر جب آپ واپس تشریف لائے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”اے ام معقل! تم ہمارے ساتھ ہمارے اس حج میں کیوں نہیں گئی؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تیاری کرلی تھی پھر ہمیں بیماری نے دبوچ لیا جس میں ابومعقل رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور میں بھی بیمار ہوگئی۔ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا ہم اس پر حج کرنے کے لیے جانا چاہتے تھے مگر ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اسے اللہ کی راہ میں وقف کرنے کی وصیت کردی۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اس اونٹ پر سوار ہوکر کیوں نہیں گئی، کیونکہ حج بھی تو فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔“

٩٤..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْحَاجَّ إِبِلَ الصَّدَقَةِ لِيَحُجُّوا عَلَيْهَا

باب: امام حاجی کو سواری کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اونٹ عطا کرسکتا ہے

٢٣٧٧ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَمَلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے چند کمزور اونٹ

(٢٣٧٦) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب العمرة، حدیث: ١٩٨٩ـ سنن الدارمی: ١٨٦٧.

(٢٣٧٧) اسناده حسن: مسند احمد: ٢٢١/٤ـ مستدرك حاكم: ٤٤٤/١ـ سنن كبرى بيهقى: ٢٥٢/٢ـ الصحيحة: ٢٢٧١.

إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ لِلْحَجِّ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرَى أَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ . فَقَالَ: ((مَا مِنْ بَعِيْرٍ إِلَّا عَلٰى ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ . فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا أَمَرَكُمْ ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)) .

سواری کے لیے دیئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے خیال میں یہ اونٹ سواری کے قابل نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا جب تم سوار ہونے لگو تو بسم اللہ پڑھ لو جیسا کہ اس نے تمھیں حکم دیا ہے۔ پھر تم ان سے اپنی خوب خدمت لو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا کرتا ہے (اور ان جانوروں کو تمہارا مطیع کرتا ہے۔)''

فوائد :......حجاج کرام کو صدقات وزکاۃ کے مال سے سواریاں مہیا کرنا جائز ہے۔ اور یہ بھی فی سبیل اللہ کی مد میں داخل ہیں لہٰذا حجاج کرام پر زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا اور ان کی پریشانیوں کا ازالہ کرنا جائز ہے۔

٩٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُظَاهِرَ مِنَ الصَّدَقَةِ مَا يُكَفِّرُ بِهِ عَنْ ظِهَارِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِلْكَفَّارَةِ

باب: جب ظہار کرنے والے شخص کے پاس کفارے کے لیے مال موجود نہ ہو تو امام اسے کفارہ ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ کے مال سے دے سکتا ہے

٢٣٧٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ امْرَأً قَدْ أُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ مَخَافَةَ أَنْ أُصِيْبَ مِنْهَا شَيْئاً فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَأَتَتَابَعُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَنْزِعَ حَتّٰى يُدْرِكَنِي الصُّبْحُ ، فَبَيْنَا هِيَ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَخْدُمُنِيْ إِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا

حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عورتوں سے جماع کرنے کی جتنی قوت ملی تھی۔ کسی اور کو حاصل نہ تھی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا، اس ڈر سے کہیں رمضان المبارک کی کسی رات اس سے ہمبستری نہ کرنے لگ جاؤں، پھر اس کام میں مسلسل لگا رہوں حتیٰ کہ صبح ہو جائے اور میں فارغ ہی نہ ہوسکوں۔ پھر اس دوران کہ ایک رات وہ میری خدمت کررہی تھی جب اس کے جسم کا کوئی حصہ میرے سامنے کھل گیا (تو میں خود پر قابو نہ

(٢٣٧٨) صحيح: سنن ابى داؤد، كتاب الطلاق، باب فى الظهار، حديث: ٢٢١٣۔ سنن ترمذى: ٣٢٩٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٠٦٢۔ مسند احمد: ٤/ ٣٧۔ سنن الدارمى: ٢٣٧٣.

أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى قَوْمِيْ ، فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ ، فَقُلْتُ : انطَلِقُوْا مَعِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِأُخْبِرَهُ . قَالُوْا : لَا وَ اللّٰهِ لَا نَذْهَبُ مَعَكَ نَخَافُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ أَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقِي عَلَيْنَا عَارُهَا ، فَاذْهَبْ أَنْتَ وَ اصْنَعْ مَا بَدَأَ لَكَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ قَالَ . ((أَنْتَ بِذَاكَ ؟)) قَالَ : أَنَا بِذَاكَ . وَ هَا أَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّيْ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ . قَالَ : ((اعْتِقْ رَقَبَةً)) . فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي بِيَدِيْ . فَقُلْتُ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا . قَالَ : ((صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) . قَالَ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : وَ هَلْ أَصَابَنِيْ مَا أَصَابَنِيْ إِلَّا فِي الصِّيَامِ . قَالَ : ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) . قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ حَشَاءً مَا نَجِدُ عَشَاءً . قَالَ : ((فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَمُرْهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ مِنْهَا وَ سْقاً سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهَا عَلَى عِيَالِكَ)) فَأَتَيْتُ قَوْمِيْ ، فَقُلْتُ : وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ أَفْهَمْ عَنِ الدَّوْرَقِيِّ مَا

پاسکا، اس لیے) کود کر اس پر سوار ہوگیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور اپنی کارگزاری انہیں بتائی۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ تم میرے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تاکہ میں آپ کو اپنی خبر بتا سکوں۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے ہم تو اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن نہ نازل ہوجائے یا رسول اللہ ﷺ ہمارے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جس کی عار و شرمندگی ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اس لیے تم خود ہی جاؤ اور جو تمہارے جی میں آئے کر گزرو۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی کارگزاری بتادی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا واقعی تم نے ایسا ہی کیا ہے؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں! ایسے ہی کیا ہے اور میں اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کریں، میں بڑے صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے سزا برداشت کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ”ایک غلام آزاد کرو۔“ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مار کر کہا: جس ذات نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میں اس گردن کے سوا کسی کا مالک نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس غلطی کا ارتکاب رمضان ہی میں تو کیا ہے۔ (مزید روزے کیسے رکھ سکوں گا)۔ آپ نے فرمایا: ”ساٹھ مساکین کو کھانا کھلادو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ہم نے آج رات بھوکے گزاری ہے ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ بنی زریق کی زکوۃ کے تحصیل دار

بَعْدَهَا ، وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ : وَجَدْتُّ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَ سُوْءَ الرَّأْيِ ، وَ وَجَدْتُّ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَ الْبَرَكَةَ ، قَدْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْا إِلَيَّ . قَالَ : فَدَفَعُوْهَا إِلَيَّ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : حَسَاءً .

کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ بنی زریق کی زکوٰۃ تمہیں دے دے۔ اس میں سے ایک وسق ساٹھ مساکین کو کھلا دو اور باقی سارا مال اپنے گھر والوں پر خرچ کرلو۔" پھر میں اپنی قوم کے پاس آیا تو میں نے کہا: میں نے تمہارے اندر تنگ دلی اور تنگ نظری پائی ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد دورقی کی روایت کو میں سمجھ نہیں سکا۔ دیگر راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے تمہارے پاس تنگ دلی اور بری رائے کو پایا ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس فراخی اور برکت پائی ہے۔ آپ نے مجھے تمہاری زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا تم وہ میرے حوالے کردو۔ فرماتے ہیں: تو انہوں نے اپنی زکوٰۃ میرے حوالے کردی۔ بعض راویوں نے عشاء (رات کا کھانا) کی بجائے حساء (شوربہ) کا لفظ روایت کیا ہے۔"

٩٦..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُصَدِّقِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ حَيْثُ يَقْبِضُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَارٍ وَ إِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ فَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذاً بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ أَغْنِيَاءِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَ قَسْمِهَا فِيْ فُقَرَائِهِمْ كَانَ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ

امام کا تحصیل دار کو حکم دینا کہ زکوٰۃ جہاں سے وصول کی جائے وہیں (غرباء وغیرہ میں) تقسیم کردی جائے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ اشعث بن سوار کے متعلق میرا دل غیر مطمئن ہے اور اگر یہ روایت ثابت نہ ہو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اسی مسئلہ کے بارے میں ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی زکوٰۃ ان کے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا تھا

٢٣٧٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ الْمَقْدَمِيُّ ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سِوَارٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ..........

أَبِيْ جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور اسے حکم دیا کہ

(٢٣٧٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٦٢.

سَاعِياً عَلَى الصَّدَقَةِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَيُقْسِمُهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَأَمَرَ لِي بِقَلُوْصٍ .

وہ دولت مندوں سے زکوٰۃ لے کر (اسی علاقے کے) فقراء میں تقسیم کردے، تو اس نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دینے کا حکم دیا (کیونکہ یہ بھی مستحقین میں شامل تھے)۔"

٩٧..... بَابُ حَمْلِ صَدَقَاتِ أَهْلِ الْبَوَادِيْ إِلَى الْإِمَامِ لِيَكُوْنَ هُوَ الْمُفَرِّقُ لَهَا

گاؤں والوں کی زکوٰۃ امام کے پاس پہنچانے کا بیان تاکہ امام ہی اسے مستحقین میں تقسیم کردے

٢٣٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدِ الْجَرِيْرِيُّ الْحَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدَقَاتِ - يُرِيْدُ - جُهَيْنَةَ ، فَكَانَ آخِرُ مَنْ أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَجَمَعَ لِيْ مَالَهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ إِلَى قَوْلِهِ : وَ دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ . وَ قَالَ : قَالَ عَمَّارَةُ : فَبَعَثَنِي ابْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ يَحْيٰى : يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ مُصَدِّقاً فَصَدَّقَةُ مَالِهِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً مَعَهَا فَحْلُهَا فَبَلَغَ مَالُهُ أَلْفاً وَ خَمْسَمِائَةٍ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جہینہ قبیلے کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں سب سے آخر میں جس شخص کے پاس آیا وہ مدینہ منورہ کے بہت قریب رہتا تھا۔ اس نے اپنے جانور میرے لیے جمع کیے۔ پھر بقیہ حدیث جناب عبداللہ بن ابی بکر کی حدیث کی طرح بیان کی۔ ان الفاظ تک: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے برکت کی دعا کی۔ جناب عمارہ کہتے ہیں: مجھے ابن عقبہ نے بھیجا۔ جناب یحییٰ کہتے ہیں: یعنی ابن الولید بن عقبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں (اسی قبیلے کی) زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس شخص کے مال کی زکوٰۃ تیس حقے بنی جن کے ساتھ نر اونٹ بھی شامل تھا۔ اس کے مجموعی جانور پندرہ سو اونٹ ہوئے۔

وَ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى : فَأَتَاهُ آتٍ بِصَدَقَةِ قَوْمِهِ . وَ هٰذَا الْبَابُ وَ خَبَرُ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کی روایت میں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ یہ حدیث اور حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ کی روایت اسی مسئلے

(٢٣٨٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٧٧، ٢٢٧٨.

(٢٣٨١) تقديم تخريجه برقم: ٢٣٤٥ من حديث ابن ابی اوفی وبرقم: ٢٢٨٢ من حديث عكراش رضی الله عنه.

کے متعلق ہے۔

۹۸..... بَابُ حَمْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمُدُنِ إِلَى الْإِمَامِ لِيَتَوَلّٰى تَفْرِقَتَهَا عَلٰى أَهْلِ الصَّدَقَةِ

شہروں سے زکوٰۃ جمع کر کے امام کے پاس لانے کا بیان تا کہ امام بذات خود اسے مستحقین میں تقسیم کرے

۲۳۸۲ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلٰى زَكَاتِهَا فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَإِذَا أَرْسَلْتُ إِلَيْهِ مَنْ يَتَوَفَّاهُ مِنْهُ . قَالَ : هٰذَا لِيْ وَ هٰذَا لَكُمْ . فَإِنْ سُئِلَ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا ؟ قَالَ : أُهْدِيَ لِيْ . فَهَلَّا إِنْ كَانَ صَادِقًا أُهْدِيَ لَهُ وَ هُوَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ أُمِّهِ ثُمَّ قَالَ : ((لَا أَبْعَثُ رَجُلًا عَلٰى عَمَلٍ فَيَغْتَلُّ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَةِ بَعِيْرٍ لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةٍ تَخُوْرُ ، أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ، ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) . فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِأَبِيْ حُمَيْدٍ : أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یمنی شخص کو اہل یمن کی زکوٰۃ جمع کرنے کے لیے روانہ کیا تو وہ بہت سارا مال لے کر آیا۔ پھر جب آپ نے اس سے حساب لینے کے لیے ایک آدمی بھیجا تو وہ کہنے لگا: یہ میرا مال ہے اور یہ تمہارا ہے۔ پھر اگر اس سے پوچھا جائے۔ تمہیں یہ مال کہاں سے ملا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو وہ اسے اس وقت ہدیہ کیوں نہیں دے دیا جاتا جبکہ وہ اپنے والد یا والدہ کے گھر بیٹھا ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جس شخص کو بھی کسی کام کے لیے بھیجا، پھر وہ اس میں خیانت کرے تو وہ اس خیانت شدہ مال کو اپنی گردن پر اُٹھائے قیامت کے دن حاضر ہوگا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ بلبلا رہا ہوگا یا گائے ہوئی تو وہ ڈکار رہی ہوگی، یا بکری ہوئی تو وہ ممیا رہی ہوگی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابن زبیر نے حضرت ابوحمید سے کہا: کیا آپ نے یہ فرمان خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

(۲۳۸۲) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۳۹.

٩٩..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَسْمِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ مِنْ غَيْرِ دَفْعِهَا إِلَى الْوَالِيْ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ﴾

امیر و گورنر کو زکوٰۃ ادا کرنے کی بجائے آدمی بذاتِ خود بھی مستحقین میں تقسیم کر سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ....﴾ (البقرہ: ٢٧١) ''اگر تم علانیہ صدقات دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپا کر فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے......''

٢٣٨٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ الضِّبِّيُّ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُوْسَى بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . قَالَ : ((وَ عَلَيْكَ)) . قَالَ : إِنِّيْ رَجُلٌ مِنْ بَيَاضِ الَّذِيْ مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَ أَنَا رَسُوْلُ قَوْمِيْ إِلَيْكَ وَ وَافِدُهُمْ ، وَ إِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتِيْ إِيَّاكَ ، وَ مُنَاشِدُكَ فَمُشَدِّدٌ مُنَاشَدَتِيْ إِيَّاكَ . قَالَ : ((خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا ابْنِ سَعْدٍ)) . قَالَ : مَنْ خَلَقَكَ ، وَ مَنْ خَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ ، وَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ مَنْ بَعْدَكَ ؟ قَالَ : ((اللّٰهُ)) . قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ ، هُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) : قَالَ: فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِكَ وَ أَمَرَتْنَا رُسُلًا أَنْ تَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِنَا فَتَرُدَّ عَلَى فُقَرَائِنَا ، فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَوْلُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا : اے بنی عبدالمطلب کے بیٹے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ آپ نے فرمایا: ''وَعَلَيْكَ: اور تم پر بھی سلامتی ہو۔'' اس نے کہا: میں بنی سعد بن بکر کی شاخ بیاض کا ایک آدمی ہوں۔ اور میں اپنی قوم کا پیغامبر اور آپ کی طرف ان کا قاصد ہوں میں آپ سے چند سوالات کروں گا اور اس پوچھنے میں سختی کروں گا میں آپ کو قسم دوں گا اور قسم دینے میں بھی سخت رویہ اختیار کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن سعد کے بھائی! جو چاہو پوچھو۔'' اس نے کہا: آپ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ آپ سے پہلے لوگوں کو کس نے پیدا کیا تھا اور آپ کے بعد آنے والوں کو کون پیدا کرنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ'' اس نے کہا: تو میں آپ کو اسی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا اس نے تمہیں رسول بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: بلاشبہ ہم نے آپ کے خط میں پڑھا ہے اور آپ کے عامل نے بھی بتایا ہے کہ وہ ہمارے جانوروں کی زکوٰۃ وصول کرے گا اور ہمارے

(٢٣٨٣) معجم کبیر طبرانی ومعجم اوسط کما فی مجمع الزوائد: ١/ ٢٩٠.

اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ((إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ)) مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً .

فقراء میں تقسیم کرے گا؟ تو میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ''اگر تم ظاہر کر کے صدقہ کرو تو وہ اچھا ہے۔'' اسی مسئلے کے متعلق ہے۔

فوائد:......۱۔ عاملین زکوٰۃ اموالِ زکوٰۃ کو جمع کر کے حاکم کی خدمت میں پیش کریں گے، پھر حاکم وقت حسب منشاء وضرورت مصارف زکوٰۃ پر وہ اموال خرچ کرے گا، البتہ اگر امام عامل زکوٰۃ کو زکوٰۃ کا مال مصارف پر خرچ کرنے کی اجازت دے دے تب عامل کے لیے اموال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رخصت عنایت کی تھی۔

۲۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے خیر و برکت کی دعا کرنا مسنون و مستحب فعل ہے۔

۱۰۰..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ دِيَةَ مَنْ لَا يُعْرَفُ قَاتِلُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ ، وَ هٰذَا عِنْدِيْ مِنْ جِنْسِ الْحَمَّالَةِ لِشِبْهٍ أَنْ يَّكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَمَّلَ بِهٰذِهِ الدِّيَةِ فَأَعْطَاهَا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

جس مقتول کے قاتل کا علم نہ ہو سکے اس کی دیت امام زکوٰۃ کے مال سے ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ مسئلہ میرے نزدیک حمالہ (کسی کی دیت یا تاوان وغیرہ اپنے ذمے لے لینا) کے باب سے ہے کیونکہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیت اپنے ذمے لے لی ہو پھر زکوٰۃ کے اونٹوں سے اس کی ادائیگی کی ہو

۲۳۸٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْرِ بْنِ الْخِمْسِ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، حَدَّثَنَا.........

بَشِيْرُ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ رُجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَراً انْطَلَقُوْا إِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا ، فَوَجَدُوْا أَحَدَهُمْ قَتِيْلًا ، فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ : قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا انْطَلَقْنَا

جناب بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ان کے خاندان کے ایک فرد جسے ابن ابی حثمہ کہا جاتا ہے اس نے انھیں خبر دی کہ ان کے چند افراد خیبر گئے اور وہاں (اپنے اپنے کام کے سلسلے میں) منتشر ہو گئے۔ پھر انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا۔ تو انھوں نے ان لوگوں سے کہا جن کے علاقے سے وہ ملا

(۲۳۸٤) صحيح بخاری، كتاب الديات، باب القسامة، حديث: ٦٨٩٨ـ صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، حديث: ١٦٦٩ـ سنن ابی داؤد: ٤٥٢٣ـ سنن نسائی: ٤٧٢٣ـ مسند الحميدی: ٤٥٣ـ مسند احمد: ٢/٤.

إِلَى خَيْبَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ : فَكَرِهَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّطَلَّ دَمُهُ فَفَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

تھا: تم نے ہمارے ساتھی کا قتل کیا ہے۔ (ان کے انکار پر) ان لوگوں نے اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ہم خیبر گئے تھے۔ پھر باقی حدیث ذکر کی اس حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: تو نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دینا پسند نہ کیا، لہٰذا زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ اس کی دیت ادا کر دی۔

فوائد :......ا۔ جس مقتول کا قاتل نامعلوم ہو اور مدعی قتل کے پاس ثبوت نہ ہو اور مدعی علیہ قتل سے انکاری ہوں تو ایسے مقتول کی دیت حاکم اپنی طرف سے بیت المال یا صدقات و زکوٰۃ کی رقم سے ادا کر سکتا ہے اور اس مصرف میں صدقات و زکوٰۃ کے اموال صرف کرنا جائز ہے۔

١٠١..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيْثَارِ الْمَرْءِ بِصَدَقَتِهِ قَرَابَتَهُ دُوْنَ الْأَبَاعِدِ لِانْتِظَامِ الصَّدَقَةِ وَ صِلَةٍ مَعاً بِتِلْكَ الْعَطِيَّةِ

آدمی کا اپنے مستحق قرابت داروں کو اپنی زکواۃ دینا مستحب وافضل ہے کیونکہ اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہوگی

٢٣٨٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ الرَّايِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ.........

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّهَا عَلَى ذِيْ رَحِمٍ اثْنَتَانِ ، إِنَّهَا صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ)) . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الصَّنْعَانِيِّ . وَ قَالَ عَلِيٌّ : فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَ عِيْسٰى : عَنِ الرَّبَابِ وَ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مسکین آدمی کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو چیزیں ہیں: وہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔'' جناب ابن عیینہ اور عیسی کی روایت میں حدیث کی راویہ الرباب کا ذکر ہے اور اس کی کنیت کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ الرباب ہی ام الرائح ہے۔

(٢٣٨٥) تقدم تخريجه برقم: ٢٠٦٧.

لَمْ يَكُنْهَا ، وَ الرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ .

۱۰۲..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

عداوت وبغض رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے کی فضیلت کا بیان

۲۳۸۶۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ....

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كَلْثُوْمِ بِنْتِ عُقْبَةَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ : وَ كَانَتْ قَدْ صَلَّتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ ۔ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) .

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے امام سفیان فرماتے ہیں: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو بغض وعداوت رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے۔“

فوائد :......۱۔ رشتہ دار مساکین وفقراء پر خرچ کرنا اور انہیں زکوۃ سے نوازنے کا دوہرا اجر ہے۔ ایک زکوۃ کا اور دوسرا رشتہ داری ملانے کا، لہٰذا عام لوگوں کی نسبت رشتہ داروں پر صدقہ وخیرات کرنا افضل ومستحب ہے۔

۲۔ ضرورت مند محتاج رشتہ دار پر صدقہ کرنا افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ لہٰذا صدقات وزکوۃ ادا کرتے وقت رشتہ دار مساکین کا خیال رکھنا بہتر ہے۔

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَصِحَّاءِ الْأَقْوِيَاءِ عَلَى الْكَسْبِ ، وَ الْأَغْنِيَاءِ بِكَسْبِهِمْ عَنِ الصَّدَقَاتِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا أَغْنِيَاءَ بِمَالٍ يَمْلِكُوْنَهُ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

صحت مند اور روزی کمانے کے قابل شخص کو زکوۃ دینا حرام ہے اور ان لوگوں کو بھی زکوۃ دینا حرام ہے جو اپنی کمائی کے ذریعے سے زکوۃ سے بے پروا ہو سکتے ہیں اگر چہ وہ اپنے مال ودولت کے لحاظ سے غنی نہ ہوں، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ....

(۲۳۸۶) اسنادہ صحیح: مسند الحمیدی: ۳۲۸۔ مستدرک حاکم: ۴۰۶/۱۔ سنن کبری بیہقی: ۲۷/۷۔ الارواء: ۸۹۲۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا ذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی مالدار شخص اور طاقتور تندرست آدمی کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔''

۱۰۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَعْلَمَ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلْغَنِيِّ وَ لَا لِلسَّوِيِّ صَدَقَةَ الْفَرِيضَةِ دُونَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے مالدار اور تندرست آدمی کے لیے جس صدقے کو حرام قرار دیا ہے وہ فرض زکوٰۃ ہے۔ اس سے مراد نفلی صدقہ وخیرات نہیں ہے۔

۲۳۸۸۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ. قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا فِي عَقِبِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مسئلہ نبی کریم ﷺ کے اس قول کے بعد بیان کر دیا تھا کہ بے شک ہم آل محمد کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

فوائد:......۱۔ صاحب ثروت لوگوں کے لیے صدقات وزکوٰۃ حرام ہے، البتہ مالدار شخص کے لیے صدقات وزکوٰۃ استعمال کرنے کی کچھ صورتیں مستثنیٰ ہیں، جن کی وضاحت حدیث ۲۳۶۸ میں بیان ہوئی ہے۔

۲۔ کامل الاعضاء اور صحیح الجثہ شخص کا بھیک مانگنا اور زکوٰۃ وصدقات لینا حرام ہے بلکہ ایسا شخص محنت مزدوری کر کے اپنی گزران کا بندوبست کرے۔

۱۰۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِعْطَاءِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَذْكُرُ حَاجَةً وَفَاقَةً لَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ مِنْهُ خِلَافَهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ عَنْ حَالِهِ أَهُوَ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ أَمْ لَا ؟

جو شخص اپنے فقر وفاقہ کا اظہار کرے جبکہ امام کو اس کے مالدار ہونے کا علم نہ ہو تو امام اس کی حالت کے متعلق سوال کیے بغیر اسے زکوٰۃ سے مال دے سکتا ہے

۲۳۸۹۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ فِي ذِكْرِهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ بَاتُوا وَحْشًا لَيْسَ لَهُمْ عَشَاءٌ، وَبِعْثَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ آج وہ سب گھر والے بھوکے سوئے ہیں ان کے پاس رات کا کھانا بھی نہیں تھا۔ اور پھر نبی ﷺ نے انھیں بنی زریق کی زکوٰۃ

(۲۳۸۷) اسناده صحيح، مسند ابى يعلى: ٦١٩٩ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب اذا لم يكن له دراهم، حديث: ٢٥٩٨۔ سنن ابن ماجه: ١٨٣٩۔ مسند احمد: ٣٧٧/٢۔ من طريق سالم بن ابى الجعد عن ابى هريرة رضى الله عنه.

(۲۳۸۸) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٥٣.

(۲۳۸۹) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٧٨.

إِلٰـى صَـاحِـبِ صَـدَقَةِ بَـنِىْ زُرَيْقٍ لِيَقْبِضَ صَـدَقَتَهُـمْ ، وَ لَيْـسَ فِـى الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِىَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ غَيْرَهُ . وَ فِى الْـخَبَـرِ أَيْضًا دَلَا لَةٌ عَلٰى إِبَاحَةِ دَفْعِ صَدَقَةِ قَبِيْـلَةٍ إِلٰـى وَاحِـدٍ لَا أَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ تَـفْرِقَةُ صَـدَقَةِ كُلِّ امْرِىءٍ ، وَ صَدَقَةُ كُلِّ يَوْمٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَصْنَافِ الْمَوْجُوْدِيْنَ مِنْ أَهْلِ سَهْمَانِ الصَّدَقَةِ ، إِذِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ سَلَمَةَ بْنَ صَخْرٍ بِقَبْضِ صَدَقَاتِ بَنِىْ زُرَيْقٍ مِنْ مُصَدِّقِهِمْ .

کے تحصیل دار کے پاس بھیجا تا کہ وہ زریق کی زکوٰۃ لے لیں۔ اس روایت میں یہ ذکر موجود نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں کسی دوسرے شخص سے تحقیق کی تھی، اس حدیث میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ پورے قبیلے کی زکوٰۃ ایک ہی شخص کو دے دینا جائز ہے امام کے لیے واجب نہیں کہ وہ ہر شخص کی زکوٰۃ تقسیم کرے۔ اور نہ یہ واجب ہے کہ ہر شخص کی زکوٰۃ مستحقین زکوٰۃ کی تمام موجود اقسام میں تقسیم کرے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ بنی زریق کے تمام افراد کی زکوٰۃ ان کے تحصیل دار سے لے لیں۔

فوائد:......امام وحاکم صدقات وزکوٰۃ کے طلبگاروں کی ناداری وفقیری دیکھ کر انہیں اموال زکوٰۃ سے ادا کرے گا، ہر شخص کی اصل حالت کے بارے میں جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں، البتہ اگر کسی شخص کا غنی ومالدار ہونا عیاں ہو جائے تو امام ایسے شخص کو صدقات سے محروم کردے گا۔

١٠٦...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِعْفَافِ عَنْ أَكْلِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ يَجِدُ عَنْهَا إِعْفَاءً بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِىْ ، وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا إِذْ هِىَ غُسَالَةُ ذُنُوْبِ النَّاسِ

جو شخص زکوٰۃ کا مال کھانے سے بچ سکتا ہو تو اس کا بچنا مستحب ہے اگر چہ وہ زکوٰۃ کا مستحق بھی ہو کیونکہ زکوٰۃ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے

٢٣٩٠ـ حَـدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِىْ عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَـنْ عَـلِـيٍّ قَالَ : قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ : سَلِ النَّبِىَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُكَ عَلَى الـصَّـدَقَةِ . قَـالَ : ((مَـا كُنْتُ لِأَسْتَعْمِلُكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ)) .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی کریم ﷺ سے عرض کریں کہ وہ آپ کو زکوٰۃ کا تحصیل دار مقرر فرما دیں۔ (ان کے گزارش کرنے پر) آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں لوگوں کے گناہوں کی میل پر عامل مقرر نہیں کروں گا۔''

(٢٣٩٠) اسناده ضعيف: عبداللہ بن ابی رزین راوی مجہول ہے۔ مستدرك حاكم: ٣/٣٣٢۔ مسند البزار: ١١٧٣.

۱۰۷..... بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَ سَائِلُهَا وَاجِداً غَدَاءً أَوْ عَشَاءً يُشْبِعُهُ يَوْماً وَ لَيْلَةً وَ إِنْ كَانَ أَخْذُهُ لِلصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ جَائِزاً

جس شخص کے پاس صبح یا شام کا کھانا موجود ہو جس سے وہ شخص ایک دن اور ایک رات سیر ہو کر کھا سکے تو اس کے لیے زکوۃ کا مال مانگنا درست نہیں، اگر چہ بغیر مانگے زکوۃ میں سے مل جائے تو اس کے لیے لینا جائز ہے

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنٌ الْحَذَّاءُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ ، حَدَّثَنَا..........

سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَهُوَ يَجِدُ عَنْهَا غِنَاءً فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ .)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغِنَاءُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ ؟ قَالَ : ((أَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَلِلسُّؤَالِ أَبْوَابٌ كَثِيْرَةٌ خَرَّجْتُهَا فِيْ كِتَابِ الْجَامِعِ .

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے بھیک مانگی حالانکہ وہ اس سے مستغنی تھا تو بے شک وہ تو جہنم کی آگ ہی میں اضافہ کر رہا ہے۔“ آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس غنا کی کیا مقدار ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے بھیک مانگنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے پاس دن اور رات کا کھانا یا رات اور دن کا کھانا موجود ہو۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بھیک مانگنے کے متعلق بہت سارے ابواب ہیں جنھیں میں کتاب الجامع میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ مالدار وغنی شخص کا صدقہ وزکاۃ کا مال لینا حرام ہے اور اس کے لیے صدقہ وخیرات کا مال استعمال کرنا ناجائز ہے۔

۲۔ جو مالدار شخص بلا عذر صدقہ وزکاۃ استعمال کرتا ہے یا مال بڑھانے کے لیے صدقہ وزکاۃ کا مطالبہ کرتا ہے ایسے شخص کا مقدر جہنم کی آگ ہے اور ایسے مال میں جتنا اضافہ کرے گا اتنا ہی آگ میں جلایا جائے گا، لہٰذا مالدار شخص صدقات وزکوۃ کے اموال سے اجتناب کریں اور ایسے مال کے استعمال سے گریز کریں۔

❁❁❁❁

(۲۳۹۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ، حدیث: ۱۶۲۹۔ صحیح ابن حبان: ۵۴۶۔ مسند احمد: ۱۸۴/۴۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں صدقہ فطر ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۱۰۸..... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کی فرضیت کا بیان

وَ الْبَيَانُ عَلٰى أَنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى مَنْ يَّجِبُ عَلَيْهِ زَكَاتُهُ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا سُنَّةٌ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ ، وَ الْمُبَيِّنِ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنْ وَحْيِهِ أَعْلَمَ أُمَّتَهُ أَنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ فَرْضٌ عَلَيْهِمْ كَمَا أَعْلَمَهُمْ أَنَّ فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةً ، وَ بَيَّنَ لَهُمْ جَمِيْعَ الْفَرْضِ الَّذِيْ يَجِبُ فِيْ مَوَاشِيْهِمْ وَ نَاضِهِمْ ، وَ ثِمَارِهِمْ ، وَ حُبُوْبِهِمْ ، وَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا إِنَّمَا أَجْمَلَ ذِكْرَ الصَّدَقَةِ وَ الزَّكَاةِ فِيْ كِتَابِهِ وَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً ﴾ وَ قَالَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ : ﴿ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ . فَوَلّٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ الزَّكَاةِ الَّتِيْ هِيَ صَدَقَةٌ ، وَ زَكَاةٌ ، إِذْ هُمَا إِسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ ، فَبَيَّنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةٌ . كَمَا بَيَّنَ سَائِرَ الصَّدَقَاتِ الَّتِيْ أَخْبَرَهُمْ وَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِعَالِمٍ أَنْ يَّقْبَلَ بَعْضَ بَيَانِهِ وَ يَدْفَعَ بَعْضَهُ .

اور اس بات کا بیان کہ جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اس پر اس کی ادائیگی واجب ہے، اس شخص کے قول کے برخلاف جو اسے سنت قرار دیتا ہے ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی وضاحت کرنے والے رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو بتایا ہے کہ صدقہ فطر ان پر فرض ہے جیسا کہ انھوں نے بتایا ہے کہ پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ فرض ہے ۔ اور ان کے جانوروں، نقدی، پھلوں اور اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت کے احکام بتائے ہیں ۔ اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں صدقہ اور زکوٰۃ کا مجمل بیان کیا ہے اور نبی مکرم ﷺ کو فرمایا: مومنوں کے اموال میں سے صدقہ وصول کریں اور اپنے مومن بندوں کو حکم دیا: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے زکاۃ کی فرضیت کے احکام بیان فرمائے ۔ زکوٰۃ اور صدقہ دو مختلف نام ہیں جبکہ دونوں کا معنی ایک ہی ہے ۔ لہٰذا نبی مصطفیٰ ﷺ نے بیان فرمایا کہ صدقہ فرض ہے جیسا کہ آپ نے امت کو دیگر فرض صدقات سے آگاہ کیا تو پھر کسی عالم دین کے لیے یہ کیسے جائز

ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے بیان کردہ بعض احکام کو لے لے اور بعض کو ترک کر دے۔

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ : صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَكَانَ لَا يُخْرِجُ إِلَّا التَّمْرَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے صدقہ فطر کو فرض کیا تھا۔ آپ فرما رہے تھے: (صدقہ فطر) کھجور سے ایک صاع اور جو سے بھی ایک صاع فرض ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر میں کھجور ہی دیا کرتے تھے۔

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُخْرِجُ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْمَمْلُوْكِ مِنْ أَهْلِهِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ فَأَعْوَزَهُ مَرَّةً فَاسْتَلَفَ شَعِيْراً ، فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ مُعَاوِيَةَ عَدَلَ النَّاسُ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے اور غلام کی طرف سے کھجور ہی سے ایک ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا دیا کرتے تھے مگر ایک سال کھجوریں نہ مل سکیں تو انھوں نے جوا دھار لے کر ادا کر دیے۔ پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو لوگوں نے ایک صاع جو کے بدلے گندم کا نصف صاع (دو مد) ادا کرنے شروع کر دیے۔''

فوائد:......۱۔ علماء کا فطرانہ کی فرضیت میں اختلاف ہے، لیکن جمہور علماء کا موقف ہے کہ فطرانہ فرض ہے کیونکہ فطرانہ اس عام حکم ربانی ﴿وَآتُوا الزَّكٰوةَ﴾ میں داخل ہے اور حدیث میں فرض کا لفظ بھی اسی معنی کے لیے مستعمل ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۵۸)

اور شوکانی نے بھی اس حدیث میں لفظ فرض سے فطرانہ کی فرضیت تسلیم کی ہے۔ (نیل الاوطار: ٤/ ۱۹۲)

۲۔ فطرانہ کے وجوب کا وقت عید الفطر کی رات کو شروع ہوتا ہے۔ امام شافعی کا راجح قول یہی ہے۔ اور ایک دوسرا قول ہے کہ وجوب فطرانہ کا وقت عید الفطر کی فجر کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور اصحاب شافعی کہتے ہیں کہ

(۲۳۹۲) اسنادہ صحیح، مستدرك حاکم: ۱/ ٤٠٩۔ ٤١٠ انظر الاحادیث الآتیة.

(۲۳۹۳) صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر علی الحر والمملوك، حدیث: ۱۵۱۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب زکاة الفطر علی المسلمین، حدیث: ٦٨٤۔ سنن ابی داؤد: ۱٦۱۵۔ سنن ترمذی: ٦٧٥۔ سنن نسائی: ۲۵۰۲۔ مسند احمد: ۲/ ۵۔ مسند الحمیدی: ۷۰۱۔

دونوں وقت وجوب فطرانہ کے ہیں۔(شرح النووی: ۷/ ۵۸)

۳۔ فطرانہ ہر مسلمان بالغ، نابالغ مذکر و مونث اور آزاد و غلام ہر ایک پر فرض ہے اور کافر پر فطرانہ واجب نہیں، خواہ کوئی غلام کسی مسلمان آقا کے زیر تصرف ہو۔

۴۔ فطرانہ اس مسلمان پر فرض ہے، جو زکاۃ فطر نکالنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایسے قلاش اور مفلس لوگ جو فطرانہ کی رقم ادا کرنے سے معذور ہیں، ان سے یہ فریضہ ساقط ہے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ جیسے ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں بناتے۔"

۵۔ فطرانہ میں ہر نفس پر خوراک کا ایک صاع (۲ کلو دس گرام) واجب ہے اور اگر گندم اور انگور کی اجناس کے سوا اجناس ہوں تو ان اجناس میں بالاجماع صاع واجب ہے اور اگر گندم اور انگور ہوں تو شافعی، مالک اور جمہور علماء کے نزدیک ان میں بھی ایک صاع فطرانہ ہی واجب ہے۔(شرح النووی: ۷/ ۵۹)

(احادیث کی رو سے یہی موقف راجح ہے) کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کی صحابہ سے مخالفت ثابت ہے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف مطلق احادیث صاع کے بھی خلاف ہے۔ نیز ہر زمانے میں مختلف اجناس کی قیمتیں گھٹتی بڑھتی ہیں جو کس قاعدے کی رو سے اور کتنی مقدار میں اجناس بطور فطرانہ دی جائیں گی۔ لہٰذا ہر جنس سے فطرانہ کی ایک صاع مقدار درست اور آسان ہے۔

۱۰۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ كَانَ قَبْلَ فَرْضٍ لِزَكَاةِ الْأَمْوَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوا تھا

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمِيْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ ....

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ .

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، پھر جب زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں صدقہ فطر کا نہ حکم دیا اور نہ منع کیا جبکہ ہم صدقہ فطر ادا کرتے ہیں۔

(۲۳۹۴) إسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب فرض صدقة الفطر قبل نزول الزكاة، حديث: ۲۵۰۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۸۲۸۔ مسند احمد: ۳/۴۲۱.

۱۱۰..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوكِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر ہر مرد، عورت آزاد اور غلام شخص پر واجب ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا لِأَمْرٍ مَرَّةً لَمْ يَنْسَخْ أَمْرَهُ السَّكَتُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ لَا يُنْسَخُ أَمْرُهُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا كَانَ أَمَرَهُمْ بِهٖ سَاقِطٌ عَنْهُمْ .

اس دلیل کے ساتھ کہ جب نبی کریم ﷺ ہمیں کسی کام کا ایک مرتبہ حکم فرمادیں تو وہ اس کے بعد آپ کی خاموشی سے منسوخ نہیں ہوتا۔ حتی کہ آپ بیان فرمادیں کہ گزشتہ حکم منسوخ ہے۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، وَ مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ ، وَ الْحَسَنُ بْنُ الزَّعْفَرَانِيِّ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ : ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ أَحْمَدُ وَ زِيَادٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، وَ قَالَ مُؤَمِّلٌ وَ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى ، وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ ، صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ . قَالَ : فَعَدَلَ النَّاسُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ . لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَ مُؤَمِّلٌ بَعْدُ . زَادَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ ، فَقَالَ نَافِعٌ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ إِلَّا عَامًا وَاحِدًا أَعْوَزَ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى الشَّعِيْرَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام شخص پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ رمضان فرض کیا ہے۔ پھر لوگوں نے گندم کا نصف صاع اس کے برابر قرار دے دیا۔ اس کے بعد کی کلام جناب احمد اور مؤمل کی روایت میں موجود نہیں ہے۔ جبکہ زیاد بن ایوب کی روایت میں بعد والا اضافہ موجود ہے کہتے ہیں: امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھجور ہی سے صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔ سوائے ایک سال کے کہ اس سال کھجوریں نایاب ہوگئیں تو انھوں نے جَو سے صدقہ فطر ادا کیا۔

فوائد:......فطرانہ فرض ہے اور اس کی فرض کی تنسیخ کے متعلق روایات ضعیف ہیں۔ لہٰذا فطرانہ کی تنسیخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

پھر اگر اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس بات کے ثبوت کے لیے دلیل چاہیے کہ کسی ایک چیز کے فرض سے بلا دلیل دوسرا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

(۲۳۹۵) تقدم تخریجه برقم: ۲۳۹۳.

۱۱۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلٰى مَالِكِهٖ لَا عَلَى الْمَمْلُوْكِ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ غلام کا صدقہ فطر اس کے مالک پر واجب ہے، غلام پر نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کو اس کا وہم ہوا ہے

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ ، وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ ، وَلَا وَلِيْدَتِهٖ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ مَخْرَمَةَ خَرَّجْتُهٗ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر اس کے گھوڑے، غلام اور لونڈی میں کوئی صدقہ فرض نہیں سوائے صدقہ فطر کے (غلام اور لونڈی کی طرف سے صدقہ فطر وہ ادا کرے گا)۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب مخرمہ کی روایت میں نے اس باب کے علاوہ باب میں بیان کر دی ہے۔

۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانِيْ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلٰى مَالِكِهٖ

غلام کا صدقہ فطر مالک پر واجب ہے اس کی دوسری دلیل کا بیان

وَأَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى الْمَمْلُوْكِ مَعْنَاهُ عَنِ الْمَمْلُوْكِ ، لَا أَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمَمْلُوْكِ كَمَا زَعَمَ مَنْ قَالَ أَنَّ الْمَمَالِيْكَ يَمْلِكُوْنَ .

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عَلَى الْمَمْلُوْكِ (غلام پر فرض ہے) کا مطلب ہے عَنِ الْمَمْلُوْكِ (غلام کی طرف سے مالک ادا کرے گا) یہ مطلب نہیں کہ صدقہ فطر غلام پر واجب ہے جیسا کہ ان علماء کا خیال ہے جو کہتے ہیں کہ غلام بھی ملکیت رکھتے ہیں (اس لیے صدقہ فطر خود ادا کریں گے)۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَنِ الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى صَاعاً

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد، غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر فرض کیا۔ پھر لوگوں نے نصف صاع

(۲۳۹۶) مسند احمد: ۴۳۲/۲۔ مسند ابی یعلی: ۶۱۳۹ وانظر ما تقدم برقم: ۲۲۸۵ دون ذکر الولیدة.

(۲۳۹۷) اسناده صحیح، سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب فرض زکاة رمضان، حدیث: ۲۵۰۲۔ وقد تقدم برقم: ۲۳۹۳.

مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ . قَالَ : فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ . قَالَ : وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَعْطَى أَعْطَى التَّمْرَ إِلَّا عَاماً وَاحِداً أَعْوَزَ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيْراً . قَالَ ، قُلْتُ : مَتَى كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي الصَّاعَ ؟ قَالَ إِذَا قَعَدَ الْعَامِلُ . قُلْتُ : مَتَى كَانَ الْعَامِلُ يَقْعُدُ ؟ قَالَ : قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ .

گندم کو ایک صاع (کھجور یا جَو) قرار دے دیا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب صدقہ فطر ادا کرتے تو کھجور ہی سے ادائیگی کرتے سوائے ایک سال کے اس سال کھجور کمیاب ہو گئی تو انھوں نے جَو سے صدقہ فطر ادا کیا۔ جناب ایوب کہتے ہیں: میں نے پوچھا : حضرت ابن عمر صدقہ فطر کا ایک صاع کب ادا کرتے تھے؟ امام نافع نے جواب دیا: جب صدقہ فطر وصول کرنے والا عامل وصولی کے لیے بیٹھ جاتا۔ میں نے پوچھا: وصولی کا عامل کب بیٹھتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے بیٹھتا تھا۔

۱۱۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ يَجِبُ أَدَاؤُهَا عَنِ الْمَمَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبِيْدِهِ الْمُشْرِكِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مالک صرف اپنے مسلمان غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے گا۔ مشرک غلاموں کی طرف سے نہیں ان علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ مسلمان آدمی اپنے مشرک غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ۔ وَ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ ۔ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ . صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : حَدِيْثُ مَالِكٍ وَ ابْنِ شَوْذَبٍ وَ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا سب پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو رمضان المبارک میں صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : مالک، ابن شوذب اور کثیر بن عبداللہ کی اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادے سے روایت اسی مسئلے کے متعلق ہیں۔

فوائد :......ا۔ غلام اور باندی پر فرض فطرانہ کی رقم مالک پر لازم ہے، غلام اور باندی اپنا فطرانہ ادا نہیں کریں

(۲۳۹۸) اسناده صحیح، تقدم برقم: ۲۳۹۳.

گے، بلکہ ان کا فطرانہ ان کے مالک پر فرض ہے اس کی صریح دلیل آئندہ حدیث ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ فِيْ الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ .غلام میں صدقہ فطر کے سوا کوئی زکاۃ نہیں۔

(صحیح مسلم ۹۸۲، ابو داؤد، ۱۵۹۴)

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صریح نص ہے کہ غلام کا فطرانہ اس کے آقا پر واجب ہے، خواہ غلام خدمت کے لیے ہو یا تجارت کے لیے۔ شافعی، مالک اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۵۵)

۲۔ صدقہ فطر صرف مسلم شخص پر فرض ہے اور کافر غلام، کافر بیوی، کافر اولاد اور کافر والدین کی طرف سے مسلمان پر صدقہ فطر لازم نہیں، اگرچہ ان کا نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے مالک، شافعی اور جمہور علماء اسی موقف کے قابل ہیں۔

(شرح النووی: ۷/ ۱۵۹)

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صدقہ فطر کے وجوب کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے اور کافر پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

(نیل الاوطار: ۴/ ۱۹۴)

۱۱۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرْضٌ عَلٰى كُلِّ مَنِ اسْتَطَاعَ أَدَاؤَهَا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ : أَنَّ فَرْضَهَا سَاقِطٌ عَنْ مَنْ لَّا يَجِبُ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی ادائیگی کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ صدقہ فطر اس شخص سے ساقط ہو جاتا ہے جس پر زکوۃ فرض نہ ہو

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الزُّبَيْرِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ . عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ وَ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں تمام مسلمان لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ (جو) ہر آزاد، غلام، مرد اور عورت ادا کریں گے۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً ، وَ قَالَ : مِنْ رَمَضَانَ . وَ قَالَ : ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى .

امام مالک رحمہ اللہ سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے۔ فی رمضان کی بجائے من رمضان کے الفاظ رویت کیے ہیں۔ اور ذکر اور انثی کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(۲۳۹۹) اسناده صحيح، مؤطا امام مالك: ۱/ ۲۸٤۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲٤۰۰) انظر الحديث السابق.

فوائد :...... ہر صاحب استطاعت پر صدقہ فطر واجب ہے۔ لیکن جو لوگ صدقہ فطر ادا کرنے سے معذور اور بے بس ہوں اور ان کے پاس فطرانہ کی اجناس ادا کرنے کی طاقت نہ ہو۔ تو وہ معذور ہیں اور وہ اس فرضیت سے بری ہیں، اس کی مزید توضیح حدیث (۲۴۰۲) میں ملاحظہ کریں۔

۱۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ زَكَاةَ رَمَضَانَ إِنَّمَا تَجِبُ بِصَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر نبی کریم ﷺ کے صاع کے مطابق واجب ہے

لَا بِالصَّاعِ الَّذِيْ أُحْدِثَ بَعْدُ إِذِ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ صَاعَهُ .

بعد میں ایجاد ہونے والے صاع کے مطابق ادائیگی نہیں ہوگی۔ کیونکہ عہد نبوی ﷺ میں مدینہ منورہ میں آپ کا صاع ہی رائج تھا۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، حَدَّثَنَا سَلَامَةُ ، قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ : أَنَّهُمْ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُدِّ الَّذِيْ يَقْتَاتُ بِهِ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ، أَوِ الصَّاعِ الَّذِيْ يَقْتَاتُوْنَ بِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ كُلُّهُمْ .

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام عہد رسالت ﷺ میں اس مُد کے ساتھ صدقہ فطر ادا کرتے تھے جس کے ساتھ اہل مدینہ غذائی اجناس کا ماپ کرتے تھے۔ یا اس صاع کے ساتھ ادائیگی کرتے تھے جس کے ساتھ تمام اہل مدینہ غذائی اجناس کا لین دین کرتے تھے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فطرانہ میں مدنی صاع معتبر ہے، عہد رسالت اور عہد صحابہ میں یہی صاع مستعمل تھا، لہٰذا صدقہ فطر کی پیمائش میں یہی صاع استعمال کیا جائے۔

۱۱۶..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلٰى مَنْ يَسْتَطِيْعُ أَدَاءَ هَا دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر اس آدمی پر فرض ہے جو اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ جو ادائیگی کی طاقت نہ رکھتا ہو اس پر واجب نہیں

۲۴۰۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :اس مسئلے کی دلیل حضرت

(۲۴۰۱) حسن لغیرہ: مستدرك حاكم: ۱/ ٤١٢۔ سنن كبرى بيهقى: ٤/ ١٧٠۔ معجم كبير طبرانى: ٢٤/ ٢١٨، ٢١٩.

(۲۴۰۲) صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، حديث: ٧٢٨٨۔ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك اكثار سؤاله، حديث: ١٣٠/ ١٣٣٧.

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ.))

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت ہے: ''میں تمھیں جس چیز کا حکم دوں تو تم حسب طاقت اللہ سے ڈرو (اور اس پر عمل کرو)۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث (۲۴۰۰) کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۱۷..... بَابُ إِيْجَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ عَنْ مَنْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الصَّلَاةِ

چھوٹے بچے پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جس پر نماز فرض نہیں اس پر صدقہ فطر بھی فرض نہیں

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى، (ح) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، وَقَالَ نَصْرٌ صَدَقَةَ رَمَضَانَ. عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ. هٰذَا حَدِيْثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ وَزَادَ: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیا ہے جناب نصر کی روایت میں صدقہ رمضان کے الفاظ ہیں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو ہر چھوٹے بچے، بڑے شخص، آزاد اور غلام پر فرض ہے۔ یہ روایت جناب نصر بن علی کی ہے لیکن انھوں نے اَخْبَرَنِیْ کی بجائے عَنْ کے ساتھ روایت کیا ہے اور جناب الصنعانی کی روایت میں: مرد اور عورت کے الفاظ کا اضافہ ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ بچوں میں بھی صدقہ فطر واجب ہے، اگر والدین زندہ ہیں تو وہ بچوں کا فطرانہ ادا کریں گے اور اگر والدین فوت ہو چکے ہیں تو یتیم کے مال سے اس کا فطرانہ ادا کیا جائے گا اگر وہ مالدار ہو ورنہ اس کے سر پرست اس کی طرف سے اس کا فطرانہ ادا کریں گے۔

۱۱۸..... بَابُ تَوْقِيْتِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ فِيْ مَبْلَغِهِ مِنَ الْكَيْلِ

صدقہ فطر کی مقدار کے پیمانے کے تعین کا بیان

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَامَةُ، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ مَوْلٰى

(۲۴۰۳) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، وَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَ الشَّعِيْرِ وَ التَّمْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: لوگوں نے جَو اور کھجور (کے ایک صاع) کے برابر گندم کے دو مد (نصف صاع) قرار دے دیے۔"

۲٤۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ وَ الصَّاعِ مِنَ الشَّعِيْرِ قَالَ : وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَ كَذَا بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ .

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں نے کھجور اور جَو کے ایک صاع کو گندم کے دو مد (نصف صاع) کے برابر کر دیا۔

۱۱۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَدَقَةِ نِصْفِ الصَّاعِ مِنْ حِنْطَةٍ أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نصف صاع گندم صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد کیا ہے

۲٤۰٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الزَّرْدِ الْأَبَلِيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَمْ تَكُنِ الصَّدَقَةُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا التَّمْرُ وَ الزَّبِيْبُ وَ الشَّعِيْرُ ، وَلَمْ تَكُنِ الْحِنْطَةُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقہ فطر کھجور کشمش اور جَو سے ادا کیا جاتا تھا۔ گندم صدقے میں ادا نہیں کی جاتی تھی۔

(۲٤۰٤) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲٤۰۵) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲٤۰٦) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

۱۲۰..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُمْ أُمِرُوْا نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قِيْمَةَ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ ، وَ الْوَاجِبُ عَلٰى هٰذَا الْأَصْلِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ بِآصُعٍ مِنْ حِنْطَةٍ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ وَ بَعْضِ الْبُلْدَانِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لوگوں کو صدقہ فطر میں نصف صاع گندم ادا کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جبکہ یہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو کی قیمت تھی۔ اگر قیمت ہی کو بنیاد بنایا جائے تو پھر بعض اوقات بعض شہروں میں گندم کے کئی صاع صدقہ فطر میں دینے پڑھیں گے (کیونکہ گندم کی قیمت کھجور سے کم ہوگی)

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَيَّاضٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لَمْ نَزَلْ نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، وَ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، وَ صَاعاً مِنْ اِقِطٍ ، فَلَمْ تَزَلْ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : أَرٰى إِنَّ صَاعاً مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعَيْ تَمْرٍ فَأَخَذَ بِهِ النَّاسُ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک صاع کھجور، ایک صاع جَو ایک صاع پنیر ہی ادا کرتے رہے۔ آپ کے بعد بھی یہی معمول رہا حتی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو انہوں نے فرمایا: میری رائے میں شام کی گندم کا ایک صاع کھجور کے دو صاع کے برابر ہے تو لوگوں نے اسی رائے کے مطابق (نصف صاع گندم صدقہ فطر) ادا کرنا شروع کردیا۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ فطرانہ میں مروجہ پیمانہ ہر جنس سے ایک صاع ادا کرنا ہے عہد رسالت میں ہر جنس سے فطرانہ کی ادائیگی صاع ہی کی صورت میں ہوئی تھی مختلف اجناس کی گرانی پیش نظر نہیں تھی، معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ذاتی رائے سے گندم کا نصف صاع فطرانہ مقرر کیا، پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ان کے اس اجتہاد کی مخالفت کرنا اور احادیث نبویہ سے ہر جنس سے ایک صاع فطرانہ کی مد کی تعیین اس بات کی دلیل ہے کہ گندم اور دیگر اجناس میں سے ایک صاع ہی ادا کیا جائے، یہی موقف راجح اور قرین صواب ہے۔

۲۔ اجناس کی قیمتوں کا تعین مقصود ہو تو اس اجتہاد کے پیش نظر چونکہ مختلف اجناس کی قیمتیں مختلف ہیں اور کوئی ایک جنس فطرانہ میں معین نہیں لہٰذا اگر کھجور اور انگور کو معیار مقرر کیا جائے تو ان کی قیمتوں کے مقابلہ میں اب گندم کے کئی صاع فطرانہ بنتے ہیں اور اگر گندم اور جَو کو معیار مقرر کیا جائے، تو فطرانہ میں کھجور اور انگور کی مقدار صاع سے کہیں کم بنے گی،

(۲۴۰۷) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صاع من زبیب، حدیث: ۱۵۰۸۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر علی المسلمین، حدیث: ۹۸۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۶۱۶۔ سنن ترمذی: ۶۷۳۔ سنن نسائی: ۲۵۱۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۲۹۔ مسند احمد: ۳/۲۳۔ سنن الدارمی: ۱۶۶۳۔

لہٰذا احادیث نبوی اور فطرانہ کی صحیح ادائیگی کے لیے ہر جنس سے صاع متعین کرنا ہی بہتر ہے۔

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَا أُحْدِثَ الْأَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ ، وَ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَهُ

سب سے پہلے کب آدھا صاع گندم فطر دینے کا معاملہ شروع ہوا؟ اور اس کی ابتداء کرنے والے کا بیان

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ ۔ هُوَ ابْنُ قَيْسِ الْفَرَّاءُ ۔ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعاً مِنْ اِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِراً ۔ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ ۔ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ : زَكَاةَ الْفِطْرِ ، فَقَالَ ، إِنِّي لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ذَكَّرَ النَّاسَ بِالْمُدَّيْنِ حِيْنَئِذٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کھجور یا یک صاع کشمش یا ایک صاع جَو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ ان دنوں خلیفہ تھے۔ تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے: میرے خیال میں ملک شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس طرح وہ پہلے شخص تھے جس نے اس وقت لوگوں سے (گندم کے) دو مد (صدقہ فطر ادا کرنے) کا تذکرہ کیا۔"

فوائد:......سب سے پہلے فطرانہ کی قیمت کا تعین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا اور یہ ان کی ذاتی رائے تھی۔

۱۲۲..... بَابُ إِخْرَاجِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيْرِ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کھجوریں اور جو دینے کا بیان

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَعَدَلَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ صدقۂ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور ہر چھوٹے بڑے، آزاد غلام سب کی طرف سے ادا کیا جائے پھر

(۲۴۰۸) انظر الحديث السابق.
(۲۴۰۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ .

لوگوں نے گیہوں کے دو مد (آدھا صاع) کو قیمت میں جَو وغیرہ کے ایک صاع کے برابر تجویز کیا۔

٢٤١٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمَنْقَرِيُّ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ بَكْرٍ الْكُوْفِيِّ ـ وَ هُوَ ابْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوٗدَ ـ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

ثَعْلَبَةَ بْنِ الصُّعَيْرِ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْباً فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ ، عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْحُرِّ وَ الْعَبْدِ .

حضرت ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام شخص کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ صدقہ فطر میں دیگر اجناس کی طرح کھجوروں اور جو کا فطرانہ دینا بھی جائز ومشروع ہے اور خوراک کی کسی ایک جنس کی ادائیگی سے صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے۔

١٢٣...... بَابُ إِخْرَاجِ الزَّبِيْبِ وَ الْأَقِطِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کشمش اور پنیر دینے کا بیان

٢٤١١ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْأَنْطَاكِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَ الْعَبْدِ وَ الذَّكَرِ وَ الْأُنْثٰى وَ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان آزاد شخص، غلام، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع۔ جو، یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر فرض کیا ہے۔

٢٤١٢ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ.........

(٢٤١٠) سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من روی نصف صاع من قمح، حدیث: ١٦٢٠ـ مسند احمد: ٥/٤٣٢.

(٢٤١١) تقدم تخریجہ برقم: ٢٣٩٣.

(٢٤١٢) اسنادہ ضعیف: کثیر بن عبداللہ راوی سخت ضعیف ہے۔ سنن الدارقطنی: ٢/١٤٣ـ١٤٤ـ مسند البزار کما فی المجمع: ٣/٨٠.

عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ جَدِّيْ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الزَّكَاةُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ صَاعَ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ إِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ))۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں پر صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو فرض ہیں۔“

٢٤١٣ ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عَيَّاضٍ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِصَدَقَةِ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ ، فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : لَا نُعْطِيْ إِلَّا مَا كُنَّا نُعْطِيْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ إِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم لوگوں کو دیتے تھے۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو وہی چیز اور اتنی ہی مقدار ادا کریں گے جتنی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دیا کرتے تھے یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو۔

فوائد: ......صدقہ فطر میں منقہ اور پنیر ادا کرنا بھی مشروع و مسنون ہے اور ان میں سے کسی ایک جنس کی ادائیگی فطرانہ میں کافی ہے۔

١٢٦..... بَابُ إِخْرَاجِ السُّلْتِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِنْ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ مَنْ دُوْنَهُ حَفِظَهُ أَوْ صَحَّ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ إِلَّا فَإِنَّ فِيْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ كِفَايَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حجازی جو صدقہ فطر میں دینے کا بیان بشرطیکہ امام ابن عیینہ اور ان کے نیچے کے راویوں نے اس روایت کو حفظ کیا ہو یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت صحیح ثابت ہو جائے وگرنہ موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہی کافی ہو گی، ان شاء اللہ

٢٤١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : أَخْرَجْنَا فِيْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم صدقہ فطر میں

(٢٤١٣) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين: ٩٨٥ ـ وانظر ما تقدم: ٢٤٠٧.

(٢٤١٤) انظر الحديث السابق.

صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعاً مِنْ سَلْتٍ .

ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع حجازی جَو ادا کرتے تھے۔"

٢٤١٥ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُؤَدِّيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ مَنْ أَدَّى سَلْتاً قُبِلَ مِنْهُ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ : وَ مَنْ أَدَّى دَقِيْقاً قُبِلَ مِنْهُ ، وَ مَنْ أَدَّى سَوِيْقاً قُبِلَ مِنْهُ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صدقہ رمضان میں ایک صاع کھانا دیں ہر چھوٹے بچے اور بڑے شخص، آزاد اور غلام کی طرف سے بھی۔ جس شخص نے حجازی جَو ادا کیے اس سے قبول کیے جائیں گے اور میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا: جس نے آٹا ادا کیا تو اس سے قبول کر لیا جائے گا اور جس نے ستو ادا کیے تو وہ بھی قبول کیے جائیں گے۔"

٢٤١٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ سَلْتٍ)) .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ فطر ایک صاع جَو ہیں یا ایک صاع کھجوریں ہیں یا ایک صاع حجازی جَو ہیں۔"

فوائد:......سلت بغیر چھلکے کے جَو ہیں، فطرانہ میں چھلکے والے جَو اور بغیر چھلکے کے جَو دونوں قسم کی اجناس مشروع ہیں اور کسی ایک قسم کی ادائیگی فطرانہ کے لیے کافی ہے۔

١٢٥..... بَابُ إِخْرَاجِ جَمِيْعِ الْأَطْعِمَةِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْهُلَيْجَ وَ الْفُلُوْسَ جَائِزٌ إِخْرَاجُهَا فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں ہر قسم کا اناج دینا درست ہے ان لوگوں کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ صدقہ فطر میں نقدی رقم دینا جائز ہے

(٢٤١٥) شاذ: سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب كليلة زكاة الفطر، حديث: ٢٥١١ بمعناه۔ وانظر رقم الحديث: ٢٤١٧.

(٢٤١٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٩٣.

۲٤۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : صَدَقَةُ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ ، مَنْ جَاءَ بِبُرٍّ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِشَعِيْرٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِتَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِسُلْتٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِزَبِيْبٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَ أَحْسِبُهُ قَالَ : وَمَنْ جَاءَ بِسَوِيْقٍ أَوْ دَقِيْقٍ قُبِلَ مِنْهُ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ صدقہ رمضان ایک صاع اناج ہے، جو شخص گندم ادا کرے گا۔ اس سے قبول کی جائے گی۔ جس نے جو ادا کیے، اس سے لے لیے جائیں گے، جس نے کھجوریں دیں اس سے قبول کی جائیں گی۔ اور جس نے حجازی جو ادا کیے اس سے قبول کر لیے جائیں گے، اور جس نے کشمش سے ادائیگی کی اس سے وصول کر لی جائے گی۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا: اور جس شخص نے آٹا یا ستو ادا کیے تو اس سے لے لیے جائیں گے۔

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گزشتہ روایت نمبر ۲۴۱۵۔ بھی اس مسئلے کے متعلق ہے۔

۲٤۱۸۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَاعاً مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ ، وَ لَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَدْمَةً وَ كَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ : مَا أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ هٰذِهِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقہ فطر اناج کا ایک صاع ، یا کھجوروں کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔ ہم اسی معمول کے مطابق صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب کیا تو فرمایا: میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مُد ان چیزوں کے ایک صاع کے برابر ہیں ۔ تو لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تو ہمیشہ اسی طرح صدقہ

(۲٤۱۷) اسناده حسن صحيح، سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب كليلة زكاة الفطر، حديث : ۲٥۱۱ .

(۲٤۱۸) سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب الزبيب، حديث : ۲٥۱٤ ـ سنن ابن ماجه : ۱۸۲۹ ـ مسند احمد : ۹۸/۲ ـ وانظر ما تقدم برقم : ۲٤۰۷ .

قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: لا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَداً ، أَوْ مَا عِشْتُ .

فطرادا کرتا رہوں گا جس طرح میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔ یا فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں (اسی طرح عمل پیرا رہوں گا۔)

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ....

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَ ذَكَرُوْا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : لا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعَ أَقِطٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : لَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ ؟ فَقَالَ : لا .تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ ، لا أَقْبَلُهَا وَ لا أَعْمَلُ بِهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : ذِكْرُ الْحِنْطَةِ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ ، وَ لا أَدْرِيْ مِمَّنِ الْوَهْمُ ، قَوْلُهُ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ إِلٰى اٰخِرِ الْخَبَرِ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ ذِكْرَ الْحِنْطَةِ فِيْ أَوَّلِ الْقِصَّةِ خَطَأٌ أَوْ وَهْمٌ . إِذْ لَوْ كَانَ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَدْ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ حِنْطَةٍ لِمَا كَانَ لِقَوْلِ الرَّجُلِ : أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ مَعْنًى .

جناب عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میں تو وہ چیز ہی صدقہ فطر دوں گا جو میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتا تھا یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گندم یا ایک صاع جَو یا ایک صاع پنیر۔ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے انھیں کہا اگر گندم کے دو مُد (نصف صاع) ادا کیے جائیں تو؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی (مقرر کی ہوئی) قیمت ہے میں اسے نہ قبول کرتا ہوں اور نہ ہی اس پر عمل کروں گا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں گندم کا ذکر محفوظ نہیں ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس راوی کا وہم ہے۔ (جس نے اس روایت میں اس کا اضافہ کردیا ہے) اس روایت میں موجود یہ الفاظ: تو ایک شخص نے حضرت ابوسعید سے کہا: اگر گندم کے دو مُد ادا کردیے جائیں تو کیا حکم ہے؟ حدیث کے آخر تک کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ اس قصے کی ابتداء میں گندم کا ذکر خطا اور راوی کا وہم ہے کیونکہ اگر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا ہوتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع گندم صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے، تو اس شخص کا یہ کہنا: ''یا گندم کا نصف صاع دے دیا جائے

(۲۴۱۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۴۰۷.

بے معنی ہو جاتا ہے۔"

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ خوراک کے طور پر مستعمل ہر قسم کی جنس سے فطرانہ ادا کرنا جائز و مباح ہے طعام کا لفظ اس بات کی دلیل ہے۔

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى مُؤَدِّىْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر ادا کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ وَهْبِ الْأَسْلَمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ٥ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ فَقَالَ أُنْزِلَتْ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ.

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت مبارک کا معنی و تفسیر پوچھی گئی (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى) (سورہ الاعلی : ۱۴۔ ۱۵) "یقیناً فلاح پا گیا وہ شخص جو پاک ہوا۔ اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔" تو آپ نے فرمایا: "یہ صدقہ فطر (ادا کرنے والوں) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔"

۱۲۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلٰى صَلَاةِ الْعِيْدِ

نماز عید کے لیے لوگوں کے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کے حکم کا بیان

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُؤَدِّيْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ وَ يَوْمَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عید الفطر سے ایک دو دن پہلے ادا کر دیتے تھے۔"

(۲۴۲۰) اسنادہ ضعیف جدا۔ کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد: ۳/ ۸۰۔

(۲۴۲۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة قبل العید، حدیث: ۱۵۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الامر باخراج زکاۃ الفطر قبل العید، حدیث: ۹۸۶۔ مسند احمد: ۲/ ۱۵۷۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۹۲۔

۱۲۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَائِهَا فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ لَا فِيْ غَيْرِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صرف عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رَوَّادٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر والے دن لوگوں کے نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ إِلَيْهَا صَلَاةُ الْعِيْدِ لَا غَيْرُهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس نماز کے لیے جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، وہ نماز عید ہے کوئی اور نماز مراد نہیں

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

فوائد :......۱۔ فطرانہ ادا کرنے کا آخری وقت نماز عید سے پہلے پہلے ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی ادائیگی نماز عید ادا کرنے سے قبل ضروری ہے ورنہ وہ فطرانہ جو نماز عید کے بعد ادا کیا جائے، وہ ادا نہیں ہوگا۔

۲۔ عید الفطر سے ایک یا دو دن قبل فطرانہ ادا کرنا جائز ہے۔ یہ اس مقصد کے لیے ہے کہ فقراء ومساکین بھی فطرانہ سے ملنے والی رقم سے عید کے انتظامات کر سکیں۔

۱۳۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ قَسْمَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ يَوْمِ الْفِطْرِ إِذَا أُدِّيَتْ إِلَيْهِ

جب صدقہ فطر امام کے پاس جمع ہو جائے تو امام اس کی تقسیم کو عید الفطر کے دن سے مؤخر کر سکتا ہے

(۲۴۲۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد: ۱۶۱۰۔ سنن ترمذی: ۶۷۷۔ سنن نسائی: ۲۵۲۲۔ وانظر الحدیث السابق.

(۲۴۲۳) اسنادہ صحیح، انظر الحدیث السابق: ۲۴۲۱.

٢٤٢٤۔ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، ۔ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ ۔ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ : أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَحْفَظَ زَكَاةَ رَمَضَانَ ، فَأَتَانِي اٰتٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ ، فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ دَعْنِي: فَإِنِّي مُحْتَاجٌ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ : ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ اللَّيْلَةَ أَوْ قَالَ الْبَارِحَةَ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَكَى حَاجَةً فَخَلَّيْتُهُ وَ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَعُوْدُ . فَقَالَ : ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ ، وَ سَيَعُوْدُ)) . قَالَ : فَرَصَدْتُهُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ : فَجَاءَ ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ . فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَى حَاجَةً فَخَلَّيْتُ عَنْهُ ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ اللَّيْلَةَ أَوِ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : شَكَى حَاجَةً فَخَلَّيْتُهُ وَ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَعُوْدُ . فَقَالَ : ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے صدقہ رمضان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔ تو آدھی رات کے وقت میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے اناج لینا شروع کر دیا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا: میں تمھیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ تو اس نے عرض کی: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں حاجت مند ہوں۔ تو میں نے (اس پر ترس کھا کر) چھوڑ دیا۔ (صبح ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد فرمایا: ''ابو ہریرہ! آج رات یا گزشتہ رات تمھارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے اپنی حاجت مندی کا ذکر کیا اور آئندہ چوری نہ کرنے کا وعدہ کیا تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: خبر دار! اس نے تمھارے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو (اگلی رات) میں نے اس کی گھات میں بیٹھ گیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا چنانچہ وہ آیا اور اس نے غلہ اٹھانا شروع کر دیا۔ (میں نے اسے گرفتار کیا) اور اسے کہا: میں تمھیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ تو اس نے پھر اپنی تنگ دستی اور حاجت مندی کا رونا رویا تو میں نے (ترس کھا کر) اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا: ''تمھارے رات کے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے کہا اللہ کے

(٢٤٢٤) صحيح بخاری، کتاب الوكالة، باب اذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا، حديث: ٢٣١١ تعليقاً۔ سنن کبریٰ نسائی: ١٠٧٢٩.

سَيَعُوْدُ)) . وَعَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَجَاءَ ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : دَعْنِيْ حَتّٰى أُعَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ ـ قَالَ وَكَانُوْا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ ـ قَالَ : إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ . ﴿ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ . فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظاً . وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ حَتّٰى تُصْبِحَ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟)) فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : ((صَدَقَكَ وَإِنَّهُ لَكَاذِبٌ ، تَدْرِيْ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، ذَاكَ الشَّيْطَانُ)) .

رسول! اس نے اپنے فقر وفاقہ کا ذکر کیا اور آئندہ چوری نہ کرنے کا وعدہ کیا تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: ’’خبردار! اس نے تمھارے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔‘‘ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ لہٰذا وہ آیا اور اس نے اناج اٹھانا شروع کر دیا، اور میں نے اسے گرفتار کر لیا میں نے اسے کہا: اب تو میں ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ تو اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمھیں چند ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمھیں بہت نفع دیں گے۔ اور صحابہ کرام تو خیر وبھلائی کے بڑے ہی حریص تھے۔ (لہٰذا سے چھوڑ دیا) تو اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی ﴿ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ پڑھ لیا کرو تو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ ساری رات تمھاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں کہا: ’’اے ابو ہریرہ! ‘‘تمھارے قیدی کا کیا بنا؟’’ تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سارا واقعہ بتایا۔ تو آپ نے فرمایا: ’’اس نے تمھیں سچ بتایا ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے کیا تمھیں معلوم ہے کہ تم تین راتوں سے کس کے ساتھ ہم کلام رہے ہو؟ وہ شیطان تھا۔‘‘

فوائد:......۱۔ فطرانہ کی رقم ایک جگہ جمع کرنا، پھر اسے فقراء مساکین میں تقسیم کرنا مسنون ومستحب فعل ہے۔

۲۔ فطرانہ قبل از نماز عید تقسیم کرنا لازم نہیں بلکہ بعد از نماز عید تقسیم کرنا جائز ومباح ہے۔ لہٰذا امام وحاکم فطرانہ جمع کرنے کے بعد نماز عید سے پہلے یا بعد میں جب مناسب سمجھے تقسیم کر سکتا ہے۔ لیکن عامۃ الناس کے لیے نماز عید سے قبل فطرانہ ادا کرنا لازم ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ
نفلی صدقہ کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۱۳۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ
صدقے کی فضیلت

وَ قَبْضِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهَا لِيُرَبِّيَهَا لِصَاحِبِهَا وَ الْبَيَانِ أَنَّهُ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ .

اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرما کر صدقہ کرنے والے کے لیے اس کی پرورش کرتے ہیں۔ اور اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی سے صدقہ قبول فرماتے ہیں۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ ـ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ـ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ . إِلَّا اللّٰهُ يَأْخُذُهَا بِيَمِيْنِهِ فَيُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَالَ فَصِيْلَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ أُحُدٍ)) . وَ قَالَ عُتْبَةُ : فَلُوَّهُ قَلُوْصَهُ . وَ لَمْ أَضْبَطْ عَنْ عُتْبَةَ : مِثْلَ أُحُدٍ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان آدمی اپنی حلال و پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ صرف حلال مال سے کیا ہوا صدقہ ہی قبول کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس صدقے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس کی اسی طرح پرورش کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا فرمایا: گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک کھجور (کا صدقہ) بھی احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔'' جناب عتبہ کہتے ہیں: فَلُوَّهُ کا معنی ہے: بچھیرا ہے اور میں نے جناب عقبہ کی روایت میں احد کے برابر کے الفاظ ضبط نہیں کیے۔

(۲۴۲۵) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، حديث: ۱۰۱۴۔ سنن ترمذی: ۶۶۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۱۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۸۴۳۔ مسند احمد: ۲/۵۲۸۔ وفی صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة من الكسب الطيب، حديث: ۱۴۱۰۔ من طریق أخر عن ابی هريرة رضی الله عنه.

٢٤٢٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّازِقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَصَدَّقَ مِنْ طَيِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ ، وَ أَخَذَهَا بِيَمِيْنِهِ فَرَبَّاهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ أَوْ فَصِيْلَهُ ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ فَتَرْبُوْ فِيْ يَدِ اللّٰهِ ـ اَوْ فِيْ كَفِّ اللّٰهِ ـ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ ، فَتَصَدَّقُوْا)) .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ اپنی حلال و پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے قبول کر لیتے ہیں اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس طرح پرورش کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے یا بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ بے شک کوئی آدمی ایک لقمے کا صدقہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں پرورش پاتا ہے حتی کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے، لہٰذا تم صدقہ کرو۔''

٢٤٢٧ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ جَعْفَرٌ : قَالَ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَ قَالَ الْقُطَعِيُّ وَ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . زَادَ جَعْفَرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ : وَ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ . ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جناب عبدالرزاق کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ جناب جعفر کی روایت میں اضافہ ہے: اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی ہے: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' (سورئه بقره : ٢٧٦)

(٢٤٢٦) اسناده صحيح: سنن ترمذى، كتاب الزكاة، باب ما جاء فى فضل الصدقة، حديث: ٦٦٢ـ مسند احمد: ـ مصنف عبدالرزاق: ٢٠٠٥٠.

(٢٤٢٧) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب الزكاة، باب ما جاء فى فضل الصدقة، حديث: ٦٦٢ـ مسند احمد: ٤٧١/٢ وانظر الحديث السابق.

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں حلال مال سے خرچ کرنے اور صدقہ وزکاۃ دینے کی ترغیب ہے اور حرام مال سے خرچ کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ بارگاہِ ایزدی میں فقط حلال مال سے ادا کیا صدقہ وخیرات ہی شرفِ قبولیت پاتا ہے۔

۲۔ صدقہ وزکاۃ اور خیرات کرنے کی بہت فضیلت ہے اور اللہ کی راہ میں ادا شدہ صدقہ وخیرات کی بہت بڑھوتری ہوتی ہے۔

۱۳۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ النَّارِ ـ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا ـ بِالصَّدَقَةِ وَ إِنْ قَلَّتْ

صدقے کے ذریعے سے جہنم کی آگ سے بچنے کے حکم کا بیان اگرچہ صدقہ کم ہی ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں

۲٤۲۸ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُ.........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَ أَشَاحَ بِوَجْهِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) .

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جہنم کی آگ کا تذکرہ کیا تو اس سے اللہ کی پناہ مانگی اور (جہنم سے) نفرت کرتے ہوئے دو یا تین مرتبہ اپنا چہرہ مبارک پھیرا، پھر فرمایا: ''جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہی بچو، اگر تمھارے پاس یہ بھی نہ ہو تو پاکیزہ کلمہ بول کر ہی آگ سے بچو۔''

۲٤۲۹ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَحْرِ الْبَكْرَاوِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ رَجَاءَ الْعَطَارِدِيِّ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هُوَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ ، وَ أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَتِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہی بچو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسماعیل سے مراد اسماعیل بن مسلم مکی ہے اور میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔

(۲٤۲۸) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، حدیث: ٦٠٢٣ـ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرة، حدیث: ١٠١٦ـ سنن نسائی: ٢٥٥٤ـ مسند احمد: ٢٥٦/٤ من طریق شعبة بهذا الاسناد۔ سنن ترمذی: ٢٤١٥ـ سنن ابن ماجه: ١٨٤٣ من طریق خیثمة عن ابی معقل عن عدی.

(۲٤۲۹) اسناده صحیح: معجم کبیر طبرانی: ـ ومسند ابی یعلی ـ کما فی المجمع: ١٠٥/٣، ١٠٦.

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، (ح) وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِفْتَدُوا مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگ سے نجات کے لیے صدقہ دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں صدقہ کی ترغیب کا بیان ہے اور صدقہ کی قلت صدقہ کی ادائیگی میں مانع نہ ہو نیز صدقہ کی قلیل مقدار بھی جہنم سے نجات کا سبب بن سکتی ہے۔

۲۔ اچھا کلمہ کہنا بھی جہنم سے نجات کا باعث ہے اور اس سے مقصود ایسا کلمہ ادا کرنا ہے جس سے کسی انسان کی طیبِ خاطر مقصود ہو بشرطیکہ وہ کلمہ مباح ہو۔ (شرح النووی: ۷/ ۱۰۱)

۱۳۳...... بَابُ إِظْلَالِ الصَّدَقَةِ صَاحِبَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ الْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک صدقہ، صدقہ کرنے والے پر سایہ فگن رہے گا

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ ، أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ))، أَوْ قَالَ ((حَتَّى يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ)) . قَالَ يَزِيدُ : فَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ لَا يَتَصَدَّقُ مِنْهُ بِشَيْءٍ وَلَوْ كَعْكَةً وَلَوْ بَصَلَةً .

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ یا فرمایا: لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔'' جناب یزید بیان کرتے ہیں: اس لیے جناب ابوالخیر ہر روز کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کرتے تھے اگرچہ ایک کیک یا پیاز ہی ہوتا تو وہی صدقہ کر دیتے۔

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(۲۴۳۰) اسناده حسن: معجم اوسط طبرانی۔ ومسند البزار۔ کما فی المجمع: ۳/۱۰۶.

(۲۴۳۱) اسناده صحیح: مسند احمد: ۴/۱۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۹۹۔ الصحیحة: ۲۴۸۴.

إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِیْ ....

يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ قَالَ : كَانَ أَوَّلُ أَهْلِ مِصْرٍ يَرُوْحُ إِلَی الْمَسْجِدِ ، وَمَا رَأَيْتُهٗ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلَّا وَفِیْ كُمِّهٖ صَدَقَةٌ ، إِمَّا فُلُوْسٌ ، وَإِمَّا خُبْزٌ ، وَإِمَّا قَمْحٌ حَتّٰی رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَحْمِلُهٗ ، قَالَ ، فَأَقُوْلُ : يَا أَبَا الْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا يُنْتِنُ ثِيَابَكَ . قَالَ ، فَيَقُوْلُ : يَا ابْنَ حَبِيْبٍ أَمَا إِنِّیْ لَمْ أَجِدْ فِی الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهٖ غَيْرَهٗ ، إِنَّهٗ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهٗ)) .

جناب یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اہل مصر میں سے سب سے پہلے مسجد میں جاتے ہیں۔ اور میں نے جب بھی انھیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو ان کی آستین میں صدقہ کرنے کے لیے نقد رقم یا روٹی یا گندم ضرور ہوتی حتی کہ بعض اوقات میں نے دیکھا کہ وہ صدقے کے لیے پیاز ہی لے آتے تو میں کہتا: اے ابوالخیر! پیاز تمھارے کپڑے بدبودار کر دیتا ہے۔ تو وہ جواب دیتے: اے ابن حبیب! میرے گھر میں صدقہ دینے کے لیے اس کے سوا کوئی چیز موجود ہی نہ تھی (اس لیے یہی لے آیا ہوں) جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا کیا ہوا صدقہ ہوگا۔''

فوائد :......ان احادیث میں صدقہ کی فضیلت وترغیب کا بیان ہے کہ حتی الوسع صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے ایک تو دنیا میں فی سبیل اللہ خرچ کیا ہوا مال دنیا ہی میں بڑھا دیا جاتا ہے پھر روز قیامت سائبان کی شکل میں یہ صاحب صدقہ پر سایہ فگن ہوگا اور روز قیامت کی جھلسا دینے والی تپش سے اسے محفوظ بھی رکھے گا۔

۱۳۴..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلٰی غَيْرِهَا مِنَ الْأَعْمَالِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنِّیْ لَا أَعْرِفُ أَبَا فَرْوَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

صدقے کی دیگر اعمال پر فضیلت کا بیان

بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابوفروہ کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم نہیں

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ أَبِیْ فَرْوَةَ قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ..........

(۲۴۳۲) اسناده حسن صحيح: انظر الحديث السابق.

(۲۴۳۳) اسناده ضعيف موقوف: ابوفروۃ راوی مجہول ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۱۶.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ ذُكِرَ لِيْ ، قَالَ يَقُوْلُ : إِنَّ الْأَعْمَالَ تَتَبَاهٰى ، فَتَقُوْلُ الصَّدَقَةُ : أَنَا أَفْضَلُكُمْ .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اعمال باہم فخر کا اظہار کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے : میں تم سب سے افضل ہوں۔

۱۳۵..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةِ بِالْمَمْلُوْكِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْمُتَصَدِّقِ إِيَّاهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ غلام کو آزاد کرنے کی بجائے اس کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ۔ هُوَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِماً فَأَعْطَاهَا ، فَأَعْتَقَهَا ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ)) . مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا هُوَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ .

جناب عبید اللہ بن عبداللہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم مانگا تو آپ نے انھیں عطا کر دیا۔ تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم یہ غلام اپنے ننھیال کو دے دیتی تو یہ تمھارے لیے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوتا۔'' جناب محمد بن حازم سے مراد ابومعاویہ الضریر ہے۔

فوائد :......اس حدیث میں صلہ رحمی کی اور اقارب پر احسان کی فضیلت کا بیان ہے، نیز عزیز و اقارب پر صدقہ کرنا گردن آزاد کرنے سے افضل ہے۔(شرح النووی : ۷/ ۸۶)

۱۳۶..... بَابُ فَضْلِ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ

صدقہ دینے والے کی صدقہ لینے والے پر فضیلت کا بیان

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمِ الْهُجَرِيِّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهُجَرِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ ....

(۲۴۳۴) صحیح: سنن کبریٰ نسائی : تحفة : ۱۸۰۷۴ من طریق اسد بھذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الھبة، باب ھبة المرأة لغیر زوجھا، حدیث : ۲۵۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین، حدیث : ۹۹۹۔ مسند احمد : ۶/ ۳۳۲۔ من طریق کریب عن میمونة رضی الله عنھا۔ سنن ابی داؤد : ۱۶۹۰ .

(۲۴۳۵) اسنادہ ضعیف : ابراہیم الہجری راوی ضعیف ہے۔مسند احمد : ۱/ ۴۴۶ .

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : ((اَلْأَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ ، يَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا ، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا ، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَاسْتَعِفَّ عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ)) . قَالَ يُوْسُفُ : عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ . وَ قَالَ : الَّتِيْ تَلِيْهَا ، وَ قَالَ : فَاسْتَعِفُّوْا عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتُمْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہاتھ تین قسم کے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند وبرتر ہے ۔ اس کے بعد صدقہ دینے والے کا ہاتھ ہے۔اورسوال کرنے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچے ہے لہٰذا تم حسب طاقت سوال کرنے سے بچو۔'' جناب ابوالاحوص کی روایت میں ہے: جواس کے بعد ہے اور کہا: لہٰذا تم مانگنے سے حتی الوسع بچو۔ یہ جناب بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

٢٤٣٦ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غِنَاءً ، وَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَ ابْدَأْ مَنْ تَعُوْلُ . تَقُوْلُ امْرَأَتُكَ : أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي ، وَ يَقُوْلُ مَمْلُوْكُكَ : أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِيْ ، وَيَقُوْلُ وَلَدُكَ : إِلٰى مَنْ تَكِلُنَا)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس سے خوشحالی اور مالداری باقی رہے اور اوپر والا ہاتھ (صدقہ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (صدقہ لینے والے) سے بہتر ہے اور صدقہ دینا ان لوگوں سے شروع کر جن کا خرچہ تیرے ذمے ہے۔ تمھاری بیوی کہتی ہے: مجھ پر خرچ کرو یا مجھے طلاق دے دو۔ تمھارا غلام بھی کہتا ہے: مجھ پر خرچ کرو یا مجھے بیچ دو اور تمھارا بیٹا کہتا ہے: مجھے کس کے سپرد کرتے ہو؟''

فوائد :......ان احادیث میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان ہے، نیز صدقہ کرنے والا صدقہ لینے والے سے افضل ہے اور حتی الامکان صدقہ لینے سے گریز ہی کرنا بہتر ہے۔

٢۔ صدقہ اتنی مقدار میں کرنا چاہیے کہ انسان مفلس و کنگال نہ ہو جائے، یہ عمل افضل ہے۔ لوگوں کا تمام جائیداد وقف یا صدقہ کرنا اور خود بھکاری بننا مستحسن فعل نہیں۔

(٢٤٣٦) صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب وجوب النفقة علی الاهل والعیال، حدیث : ٥٣٥٥ـ سنن کبری نسائی : ٩١٦٥ـ مسند احمد : ٢/٢٥٢ـ صحیح ابن حبان : ٣٣٦٣.

۱۳۷..... بَابُ ذِكْرِ نِمَاءِ الْمَالِ بِالصَّدَقَةِ مِنْهُ ، وَ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُتَصَدِّقَ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿وَ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾

صدقہ کرنے سے مال کے بڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا مزید عطا کرنے کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سورۂ سبا : ۳۹) ''اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ تمھیں اس کا عوض دے گا۔''

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَ الْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ وَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ أَسْبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ وَفَرَتْ حَتَّى تَقَعَ عَلَى بَنَانِهِ وَ تَعْفُو أَثَرَهُ ، وَ إِذَا أَرَادَ الْبَخِيْلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَ أَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى أَخَذَتْ بِتَرْقُوَتِهِ أَوْ بِعُنُقِهِ)) . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَقُوْلُ بِيَدِهِ : وَ هُوَ يُوَسِّعُهَا وَ لَا تَتَّسِعُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے والے اور بخیل شخص کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنھوں نے لوہے کی دو زر ہیں پہن رکھی ہوں جو اُن کے سینے سے حلق تک ہوں ۔ پھر جب صدقہ کرنے والا اور اللہ کی راہ میں دینے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ خوب کشادہ اور وسیع ہو جاتی ہے حتی کہ اس کی انگلیاں بھی اس میں چھپ جاتی ہیں اور وہ قدموں کے نشان مٹا دیتی ہے (یعنی پاؤں کے نیچے تک پھیل جاتی ہے) اور جب بخیل شخص صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ سکڑ جاتی ہے حتی کہ ہر حلقہ اپنی جگہ خوب جم جاتا ہے اور اس کی گردن یا گلے کے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔'' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (سمجھانے کے لیے) اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں کہ وہ بخیل زرہ کو وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ وسیع نہیں ہوتی ۔

فوائد:......اس حدیث میں غنی اور بخیل کی مثال بیان ہوئی ہے کہ غنی شخص کو مزید مال خرچ کرنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور اس کے مال میں نمو اور بڑھوتری کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ جب کہ بخیل شخص مال میں بخل کی وجہ سے

(۲۴۳۷) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب مثل البخيل والمتصدق، حديث : ۱۴۴۳ ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب مثل البخيل والمتصدق، حديث : ۱۰۲۱ ـ سنن نسائي: ۲۵۴۸ ـ مسند احمد: ۲/۲۴۵ ـ مسند الحميدي: ۱۰۶۴ .

راہِ خدا میں خرچ کی توفیق سے بھی محروم رہتا ہے اور مال میں قلت بھی واقع ہوتی ہے، للہذا خود کو خرچ کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے کا عادی بنائیں، انسان کے لیے یہ وصف انتہائی نفع خیز ہے۔

٢٤٣٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْداً يَعْفُوْ إِلَّا عِزًّا ، وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .)) حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَلَاءِ . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ : سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا : وَ لَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا ۔ اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتے ہیں ۔اور جو شخص اللہ کے لیے عاجزی وانکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بلند مقام ومرتبہ عطا کر دیتے ہیں۔“ جناب بندار اور ابو موسیٰ کو روایت میں ہے: اور جو شخص کوئی ظلم معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکی عزت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

فوائد:......صدقہ وخیرات سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی۔علماء نے اس کی دو توجیہات بیان کی ہیں۔

(۱) صدقہ شدہ مال میں برکت واقع ہوتی ہے۔اس سے آفات دور ہو جاتی ہیں اور مخفی برکت سے اس مال میں واقع ہونے والی کمی کا مداوا ہو جاتا ہے۔

(۲) صدقہ کرنے سے اگرچہ بظاہر مال میں نقص واقع ہوتا ہے،لیکن آخرت میں حاصل ہونے والے ثواب سے یہ کمی دور ہو جائے گی اور آخرت میں کئی گناہ ثواب بڑھا کر دیا جائے گا۔(شرح النووی : ٨/ ٣٩٩)

١٣٨..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى يَفْضُلُ عَمَّنْ يَعُوْلُ الْمُتَصَدِّقُ

اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بعد بچ جانے والے مال کا صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

٢٤٣٩ـ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِيْ

(٢٤٣٨) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، حدیث : ٢٥٨٨ـ سنن ترمذی : ٢٠٢٩ـ مسند احمد : ٢/ ٢٣٥ـ سنن الدارمی : ١٦٧٦ـ صحیح ابن حبان : ٣٢٣٧.

سَعِيْدُ بْنِ الْمُسَيَّبُ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ، وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کی حالت میں کیا جائے۔ اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے (صدقہ کرنا) شروع کرو۔''

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

٢٤٤٠ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نُضَالَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلْأَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ ، فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا ، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا ، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى ، فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجَزْ عَنْ نَفْسِكَ .))

حضرت مالک بن نضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاتھ تین قسم کے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہایت بلند وبالا ہے۔ اس کے نیچے صدقہ کرنے والے کا ہاتھ ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ سب سے نیچے ہے۔ لہٰذا جو مال (اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بعد) بچ جائے وہ صدقہ کردو اور اپنے نفس کے پیچھے نہ لگو (جب وہ تمھیں صدقہ کرنے سے روکے۔)''

فوائد :......صدقہ کی بہترین اور افضل صورت یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا اپنی ضروریات واخراجات سے اضافی مال صدقہ کرے اور تمام یا ضروریات کا اکثر مال صدقہ کرنے سے خود محتاج ومفلس ہونا پسندیدہ عمل نہیں۔

١٣٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِمَالِهِ كُلِّهِ

آدمی کا اپنا سارا مال صدقہ کردینا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : عَنْ ظَهْرِ غِنًى عَمَّا يُغْنِيْهِ وَ مَنْ يَعُوْلُ لَا عَنْ كَثْرَةِ الرَّجُلِ .

(٢٤٣٩) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى، حديث: ١٤٢٦ـ سنن نسائی: ٢٥٤٥ـ مسند احمد: ٤٠٢/٢ وانظر الحديث المتقدم برقم: ٢٤٣٦.

(٢٤٤٠) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب فی الاستعفاف، حديث: ١٦٤٩ـ مسند احمد: ٤٧٣/٣ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٥١.

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی کے پاس دولت باقی رہے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ صدقہ دینے کے بعد اس کے پاس ذاتی ضروریات اور اہل وعیال کے نفقے کے لیے مال موجود ہو۔ یہ مراد نہیں کہ اس کے پاس کثیر مال باقی ہو۔

٢٤٤١ـ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحٰقَ يَذْكُرُ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ ، وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ : مِثْلَ الْبَيْضَةِ مِنَ الذَّهَبِ ، قَدْ أَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ ، وَ قَالَا ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، خُذْ هٰذِهِ مِنِّي صَدَقَةً ، فَوَ اللّٰهِ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : ((هَاتِهَا مُغْضِباً)) فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَشَجَّهُ أَوْ عَقَرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ((يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَالِهِ كُلِّهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ، وَ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ ، إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى)) . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ رَافِعٍ . زَادَ الدَّوْرَقِيُّ : خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سونے کا ایک انڈا لے کر حاضر ہوا جو اسے کسی کان سے ملا تھا۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے: انڈے کے برابر سونے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا جو اسے کسی کان سے ملا تھا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ: آپ مجھ سے یہ سونا صدقے کے لیے قبول فرمالیں ،اللہ کی قسم! میں اس کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تو نبی علیہ السلام نے اس سے اعراض کرلیا پھر وہ آپ کی دائیں جانب سے آیا اور پہلے کی طرح بات کی۔ تو آپ نے پھر اس سے منہ موڑلیا۔ پھر وہ آپ کی بائیں طرف سے آیا اور پہلے جیسی گزارش کی تو آپ نے پھر اس سے منہ موڑلیا پھر چوتھی بار اس کے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: ''لاؤ۔'' آپ نے اسے پکڑ کر زور سے پھینک دیا اگر وہ اس کے سر پر لگتا تو اس کا سر پھٹ جاتا ،اور ٹانگ پر لگتا تو وہ زخمی ہوجاتی ،پھر فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنا سارا مال لے کر صدقہ کرنے آجاتا ہے ،پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے بے شک صدقہ تو وہ ہے جو مالداری باقی رکھے۔'' یہ روایت جناب ابن رافع کی

(٢٤٤١) اسنادہ ضعیف: محمد بن اسحاق مدلس راوی کے سماع کی تصریح نہیں۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الرجل یخرج من مالہ، حدیث: ١٦٧٣،٧٤ـ سنن الدارمی: ١٦٥٩ـ مسند عبد بن حمید: ١١٢٠ـ صحیح ابن حبان: ٣٣٦١.

ہے۔ جناب الدورقی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اپنا مال واپس لے لو، ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٢٤٤٢۔ أَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ حَدَّثَهُمْ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِی یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ..........

کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِیْهِ ، أَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ تِیْبَ عَلَیْهِ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّی أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِی ، صَدَقَةً إِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ ، فَهُوَ خَیْرٌ لَكَ)) . وَأَخْبَرَنَا یُوْنُسُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا مِثْلَهٗ .

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی طرف صدقہ ہے، میں اس سے دستبردار ہوتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا: ''اپنا کچھ مال رکھ لو تو وہ تمھارے لیے بہتر ہے۔''

فوائد:......ا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچنے والی نعمت پر شکرانے کے طور پر صدقہ کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ تمام مال صدقہ کرنا اور خود محتاج فقیر ہو جانا مکروہ فعل ہے۔ بلکہ اپنی ضروریات کے لیے مال محفوظ رکھنا اور ضروریات واخراجات سے زائد مال خرچ کرنا افضل ہے۔

۱۴۰..... بَابُ صَدَقَةِ الْمُقِلِّ إِذَا أَبْقٰی لِنَفْسِهٖ قَدْرَ حَاجَتِهٖ

کم مال والا شخص اپنی ضروریات کے لیے رکھ کر باقی صدقہ کردے تو اس کی فضیلت کا بیان

٢٤٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ۔ صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی ، حَدَّثَنَا ۔ ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ)) . قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یَسْبِقُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درھم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک درہم ایک

(٢٤٤٢) سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب من نذر ان یتصدق بماله، حدیث: ٣٣١٧۔ سنن نسائی: ٣٨٥٥ هکذا مختصراً۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالك، حدیث: ٤٤١٨ وصحیح مسلم، کتاب التوبة، باب حدیث توبة کعب بن مالك، حدیث: ٢٧٦٩ مطولاً۔

(٢٤٤٣) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب جهد المقل، حدیث: ٢٥٢٩۔ صحیح ابن حبان: ٣٣٣٦۔

دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ كَانَ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ ، وَ اٰخَرُ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عَرَضِهَا مِائَةَ أَلْفٍ)) .

لاکھ درہم پر کیسے سبقت لے گیا؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس صرف دو درہم تھے تو اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ جبکہ دوسرے شخص کے پاس کثیر مال ودولت تھا تو س نے اس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔''

۱۴۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ يَعُوْلُ ، لَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى الْأَبَاعِدِ وَ تَرَكَ مَنْ يَعُوْلُ جِيَاعاً عُرَاةً .إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِبَدْءِ مَنْ يَعُوْلُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کم مال والے شخص کے صدقے کو اس وقت افضل قرار دیا ہے جبکہ وہ مال اس کے اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو۔ اس وقت افضل نہیں جب وہ دور کے لوگوں پر صدقہ کرے اور اس کے اپنے اہل وعیال بھوکے ننگے ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے

٢٤٤٤۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ اللَّيْثِ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کم مالدار شخص کا تکلیف کے ساتھ صدقہ کرنا افضل ہے۔ اور سب سے پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔''

فوائد :......کم آمدن اور قلیل المال شخص کا صدقہ کرنا افضل و پسندیدہ عمل ہے۔ بشرطیکہ اس کی گزران متاثر نہ ہو۔ پھر اضافی مال صدقہ کرنے کی ابتدا اپنے زیر کفالت لوگوں سے کی جائے اور اگر ان پر خرچ کرنے سے مال بچے تو دیگر عزیز واقارب پر مال خرچ کیا جائے۔

٢٤٤٥۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، أَنْبَأَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

(٢٤٤٤) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب الرخصة فی ذلك، حديث: ١٦٧٧۔ الصحيحة: ٥٦٦۔ مسند احمد: ٢/٣٥٨۔ صحيح ابن حبان: ٣٣٣٥.

(٢٤٤٥) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الابتداء فی النفقة بالنفس، حديث: ٩٩٧۔ سنن ابی داؤد، كتاب العتق، باب فی بيع المدبر، حديث: ٣٩٥٧۔ سنن نسائی: ٤٦٥٧۔ مسند احمد: ٣/٣٠٥.

عَنْ جَابِرٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيْراً فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ أَوْ ذِي رَحِمِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَ هٰهُنَا)) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص محتاج ہوتو وہ سب سے پہلے اپنی جان پر خرچ کرے۔ اگر مال بچ جائے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے ،اگر مزید مال بچ جائے تو اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرے، اگر پھر بھی مال زائد موجود ہوتو پھر ادھر اُدھر ضرورت مندوں پر خرچ کر دے۔“

فوائد :......اس حدیث میں صدقہ وخیرات کے آداب بیان ہوئے ہیں کہ اپنے مال کا سب سے زیادہ مستحق انسان خود ہے، پھر کچھ مال بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، پھر اضافی مال عزیز واقارب پر اور اس کے بعد بھی گنجائش ہوتو دیگر فقراء ومساکین پر خرچ کیا جائے۔ صدقہ وخیرات میں یہ ترتیب ملحوظ رکھنا مستحب ہے۔

۱۴۲..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ

مالدار شخص کے صدقہ مانگنے پر سختی کا بیان

۲۴۴۶ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنَا..........

حَبَشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيُّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَأَلَ وَ لَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ)) . وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ : ((مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ)) .

حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے بقدر کفایت مال کے ہوتے ہوئے مانگا تو بے شک وہ آگ کے انگارے کھاتا ہے۔“ جناب زید بن اخزم کی روایت میں ہے: ”جس شخص نے بغیر محتاجی کے مانگا تو بلاشبہ وہ جہنم کے انگارے کھاتا ہے۔“

فوائد:......۱۔غنی شخص کو صدقہ وغیرہ سے محروم کرنا جائز ہے۔

۲۔غنی شخص کا صدقہ وخیرات لینے کی اپیل کرنا حرام فعل ہے اور اس پاداش میں اسے روز قیامت رسوائی اور ہزیمت اٹھانا پڑے گی اور جہنم کا عذاب جھیلنا پڑے گا۔

۱۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْغَنِيِّ تَكُوْنُ الْمَسْأَلَةُ مَعَهُ إِلْحَافاً

مالدار شخص کا مانگنا گویا کہ چمٹ اور لپٹ کر مانگنا ہے

۲۴۴۷ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ ،

(۲۴۴۶) اسناده صحيح: مسند احمد: ۱۶۵/۴ـ شرح معانی الآثار طحاوی: ۳۰۶/۱ـ شعب الایمان للبیهقی: ۳۵۱۷.

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ .... أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ وَ لَهُ قِيْمَةُ أَوْقِيَّةٍ فَهُوَ مُلْحِفٌ)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت (چالیس درھم) موجود ہو اور وہ سوال کرے تو وہ چمٹ اور لپٹ کر مانگنے والا شمار ہوگا۔''

۱۴۴..... بَابُ تَشْبِيْهِ الْمُلْحِفِ بِمَنْ سَفَّ الْمَسْأَلَةَ

چمٹ کر مانگنے والے کو مٹی پھانکنے والے کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ شَابُوْرٍ .... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ وَ لَهُ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَهُوَ مُلْحِفٌ وَ هُوَ مِثْلُ سَفِّ الْمَسْأَلَةِ يَعْنِي الرَّمْلَ .

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حالت میں مانگا کہ اس کے پاس چالیس درہم موجود ہوں تو وہ چمٹ کر مانگنے والا ہے۔ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو ریت کھاتا ہے۔''

فوائد:......جس شخص کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اس کے برابر رقم ہو، اس کے لیے سوال کرنا اور بھیک مانگنا مکروہ فعل ہے ایسے شخص کو قناعت سے کام لینا چاہیے اور اپنی گزران اور اخراجات کو دانشمندی سے صرف کرنا چاہیے تاکہ اسے کسی کے سامنے ہاتھ نہ اٹھانا پڑے۔

۱۴۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى مَنْ يَمُوْنُهُ مُتَطَوِّعًا

جس شخص کو صدقے کی چیز برضا ورغبت مہیا کی گئی ہو اس کے لیے وہ صدقہ استعمال کرنے کی رخصت ہے

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ .... عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے

(۲۴۴۷) اسناده صحيح : سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب من يعطى من الصدقة، حديث : ۱۶۲۸۔ سنن نسائی : ۲۵۹۶۔ صحيح ابن حبان : ۳۳۸۱۔

(۲۴۴۸) اسناده حسن صحيح : سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب من الملحف، حديث : ۲۵۹۵۔

(۲۴۴۹) صحيح بخاری، کتاب الهبة، باب قبول الهدية، حديث : ۲۵۷۹۔ صحيح مسلم، کتاب الزکاة، باب اباحة الهدية للنبی ﷺ، حديث : ۱۷۳/ ۱۰۷۵۔ سنن ابی داؤد : ۲۲۳۴۔ سنن نسائی : ۳۴۷۷۔ سنن ابن ماجه : ۲۰۷۶۔ مسند احمد : ۶/ ۴۵۔

اللّٰہِ ﷺ ، فَـأُتِـیَ بِـطَعَامٍ لَیْسَ مَعَهُ لَحْمٌ . فَـقَـالَ : ((أَلَمْ أَرَ لَكُمْ بُرْمَةً ؟)) قُلْتُ : بَلٰی . ذَاكَ لَـحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰی بَرِیْرَةَ . فَقَالَ : ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ هُوَ مِنْهَا هَدِیَّةٌ .))

پاس تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا جس کے ساتھ گوشت نہیں تھا۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا میں نے تمھاری ہنڈیا نہیں دیکھی تھی؟ (جس میں گوشت پک رہا تھا)'' میں نے عرض کیا: بالکل ضرور دیکھی تھی لیکن وہ گوشت تو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور ہمارے لیے بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے (اس لیے لاؤ۔ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں)۔''

فوائد :......اگر فقیر و مسکین صدقہ وخیرات کا مال غنی اور مال دار شخص کو ہدیہ کر دے تو غنی شخص کے لیے ایسا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور ایسے ہدیہ کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۴۶..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَی الْمَمَالِیْكِ إِذَا كَانُوْا عِنْدَ مَلِیْكِ السُّوْءِ ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

اپنے غلاموں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان جو برے مالکوں کے ماتحت ہوں، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو

۲۴۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا بَشِیْرُ بْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ.........

عَـنْ أَبِـیْ هُـرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـا مِـنْ صَدَقَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا عَلٰی مَمْلُوْكٍ عِنْدَ مَلِیْكِ سُوْءٍ)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالم برے حاکم کے ماتحت غلاموں پر صدقہ کرنا سب صدقوں سے افضل ہے۔''

۱۴۷..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمَرْءِ الْمَالَ نَاوِیًا الصَّدَقَةَ وَإِلْقَائِهِ ذٰلِكَ الْمَالَ مَوْضِعَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَیْرِ نُطْقٍ مِنْهُ بِأَنَّهُ صَدَقَةٌ

صدقے کی نیت سے مستحق صدقہ کو مال دے دینا صدقہ ہے اگرچہ اسے بتایا نہ جائے کہ یہ صدقہ ہے

(اس باب کے تحت کوئی حدیث موجود نہیں ہے)

۱۴۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ یَعُوْلُ وَلَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَی الْأَبَاعِدِ وَتَرَكَ مَنْ یَعُوْلُ جِیَاعًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کم مالدار شخص کے صدقے کو افضل اس وقت قرار دیا ہے جبکہ وہ مال اس کے اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو، نہ کہ وہ صدقہ جو دور کے لوگوں پر کیا جائے اور اپنے اہل وعیال کو بھوکا چھوڑ دے

(۲۴۵۰) ضعیف جدا: بشیر بن میمون راوی سخت ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۲۸۵۷.

٢٤٥١ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ اللَّيْثِ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کم مالدار شخص کا محنت سے کما کر کیا ہوا صدقہ افضل ہے اور سب سے پہلے ان لوگوں پر خرچ کرو جن کا نفقہ تمھارے ذمے ہے۔''

فوائد:......مکرر (۲۴۴۴)

٢٤٥٢ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيْراً فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا : فَعَلٰى قَرَابَتِهِ أَوْ ذِيْ رَحِمِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَا هُنَا وَ هَا هُنَا)) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ضرورت مند اور محتاج ہو تو سب سے پہلے اپنی جان پر خرچ کرے۔ پھر اگر مال بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، اگر پھر بھی مال بچ جائے تو اسے اپنے قرابت دار رشتہ داروں پر خرچ کرے، اس کے بعد بھی زائد مال موجود ہو تو اسے اِدھر اُدھر محتاج لوگوں میں تقسیم کر دے۔''

فوائد:......مکرر (۲۴۴۵)

۱۴۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ عَيْبِ الْمُتَصَدِّقِ الْمُقِلِّ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ ،

کم مال والے شخص کے تھوڑا صدقے کرنے پر اسے طعن کرنا اور اس کی عیب جوئی کرنا منع ہے

وَ لَمْزِهِ وَ الزَّجْرِ عَنْ رَمْيِ الْمُتَصَدِّقِ بِالْكَثِيْرِ مِنَ الصَّدَقَةِ بِالرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الْعَالِمُ بِإِرَادَةِ الْمُرَادِ ، وَ لَا إِرَادَةَ مِمَّا تُكِنُّهُ الْقُلُوْبُ ، وَ لَمْ يُطْلِعِ اللّٰهُ الْعِبَادَ عَلٰى مَا فِيْ ضَمَائِرِ

(٢٤٥١) تقدم تخريجه برقم: ٢٤٤٤.

(٢٤٥٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٤٤٥.

غَيْرِهِمْ مِنَ الْإِرَادَةِ

اور زیادہ مال صدقہ کرنے والے شخص کو ریاکاری اور دکھلاوے کا طعنہ دینا بھی منع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی صدقہ کرنے والے کی نیت اور اس کے دل کے راز کو جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو دوسرے لوگوں کے دلوں کے راز سے مطلع نہیں فرمایا

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ..........

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَامَلُ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالصَّدَقَةِ الْعَظِيْمَةِ ، فَيُقَالُ : مُرَائِي ، وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ بِنِصْفِ صَاعٍ ، فَيُقَالُ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ هٰذَا . فَنَزَلَتْ ﴿ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ .

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ تو جب کوئی شخص بہت بڑا صدقہ لے کر آتا تو کہا جاتا: یہ تو ریاکار ہے اور اگر کوئی شخص نصف صاع صدقہ لے کر آتا تو کہہ دیا جاتا: بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کے نصف صاع سے غنی ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (التوبة: ۷۹) ''جو لوگ طعن کرتے ہیں کھلے دل سے خیرات کرنے والے مومنوں پر، (ان کے) صدقات کے بارے میں اور ان پر بھی جو اپنی (تھوڑی سی) محنت مزدوری کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں صدقہ وخیرات کی خاص ترغیب وتحریض ہے اور کم ترین صدقہ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے اور ان پر الزام تراشی نہیں کرنی چاہیے۔

(۲) مزدوری اور سخت محنت کرنے والے پسماندہ لوگ بھی صدقہ وخیرات کریں تو یہ عمل ان کے درجات کی بلندی کا باعث اور رب تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔

(۲۴۵۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة التوبة، باب قوله ﴿الذين يلمزون المطوعين......﴾، حديث: ۴۶۶۸۔ صحیح مسلم، کتاب الزكاة، باب الحمل بأجرة يتصدق بها، حديث: ۱۰۱۸۔ سنن نسائی: ۲۵۳۱۔ صحیح ابن حبان: ۳۳۶۵۔

۱۵۰..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ الْخَائِفِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُؤَمِّلِ طَوِيْلَ الْعُمُرِ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَرِيْضِ الْخَائِفِ نُزُوْلَ الْمَنِيَّةِ بِهِ

ایسا مریض جسے زندگی کی امید نہ ہو بلکہ موت سے خوفزدہ ہو اس کے صدقے پر صحت مند، مال کی حرص رکھنے والے، فاصلہ محتاجی سے ڈرنے والے اور طویل عمر کی امید رکھنے والے شخص کے صدقے کی فضیلت کا بیان

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَمَارَةَ وَ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ ۔ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ ؟ قَالَ : ((أَنْ تَصَدَّقَ وَ أَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ ، وَ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ ، وَ لَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا إِلَّا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ إِلَّا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّ الْوَقْتَ إِذَا قَرُبَ فَجَائِزٌ أَنْ يُقَالَ قَدْ كَانَ الْوَقْتُ ، وَ دَخَلَ الْوَقْتُ إِذَا قَرُبَ ، وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ وَ إِنْ لَّمْ يَدْخُلْ ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ أَلَا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ أَيْ قَدْ قَرُبَ نُزُوْلُ الْمَنِيَّةِ بِالْمَرْءِ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ فَيَصِيْرُ الْمَالُ لِغَيْرِهِ ، لَا أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ اجر وثواب میں عظیم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمھارا اس حال میں صدقہ کرنا کہ تم صحت مند ہو، مال کا طمع رکھتے ہو، فقر وفاقہ کا تمھیں ڈر ہو اور تمھیں زندگی کی امید۔ ہو اس وقت کا انتظار نہ کرو حتی کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم کہو: فلاں کے لیے اتنا مال ہے۔ فلاں شخص کو اتنا مال دے دو، وہ تو اب دوسروں کا ہو ہی چکا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ الفاظ ”کہ وہ تو اب دوسروں کا ہو چکا ہے۔“ یہ مسئلہ اسی قسم کا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب وقت قریب ہو جائے تو یہ کہنا جائز ہے کہ وقت ہو چکا ہے اور دَخَلَ اَلْوَقْتُ (وقت ہو گیا) اس وقت کہتے ہیں جب وقت قریب ہو جائے اور یہ مال دوسروں کا ہو چکا ہے اگر چہ ابھی وقت نہیں ہوا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ مال اب دوسروں کا ہو چکا ہے۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اب

(۲۴۵۴) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ الشحیح الصحیح، حدیث: ۱۴۱۹۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان افضل الصدقۃ ......، حدیث: ۱۰۳۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۸۶۵۔ سنن نسائی: ۲۵۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۲۷۰۶۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۱۔

الْمَالَ يَصِيْرُ لِغَيْرِهٖ قَبْلَ قَبْضِ النَّفْسِ . وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُ الصِّدِّيْقِ : وَ إِنَّمَا هُوَ الْيَوْمُ هُوَ وَارِثٌ .

اس شخص کی موت قریب آ چکی ہے کیونکہ جان حلق میں اٹکی ہوئی ہے تو یہ مال اب دوسروں کا ہو جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کی جان نکلنے سے پہلے ہی یہ مال دوسروں کا ہو جائے گا۔ اسی قسم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: بلا شبہ آج فلاں شخص اس کا وارث ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ صحت اور زندگی کے آثار کی بقا میں صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے۔ کیونکہ حالت صحت وتندرستی میں انسان مال کا حریص ہوتا ہے اور حرص وطمع کی صورت میں صدقہ کرنے والے کا خلوص وللہیت ظاہر ہوتی ہے۔

بیماری اور زندگی سے مایوسی کے وقت صدقہ وخیرات کا اجر کم تر ہے اور ایسا شخص اگر صدقہ وخیرات میں بے اعتدالی کرے تو اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

۱۵۱..... بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِأَحَبِّ مَالِهٖ لِلّٰهِ ، إِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَفٰى إِدْرَاكَ الْبِرِّ عَمَّنْ لَا يُنْفِقُ مِمَّا يُحِبُّ .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ کے راستے میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو نیکی ملنے کی نفی کر دی ہے جو اپنا پسندیدہ مال صدقہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران : ۹۲)

''تم ہرگز نیکی نہ پاسکو گے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنھیں تم پسند کرتے ہو۔''

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ . أَتٰى أَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَيْسَ لِيْ أَرْضٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے۔ انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنے تمام باغات

(۲۴۵۵) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، حدیث: ۱۴۶۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین، حدیث: ۹۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۰۰۰۔ مسند احمد: ۳/۲۵۶۔ سنن الدارمی: ۱۶۵۵۔

أَرْضِي بَيْرُحَى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((بَيْرُحَى خَيْرٌ رَايِحٍ أَوْ خَيْرٌ رَابِحٍ)) - يَشُكُّ الشَّيْخُ - فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : وَ إِنِّي أَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللَّهِ . فَقَالَ : ((اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ)) . فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ حَدَائِقَ .

خَبَرُ ثَابِتٍ وَ حُمَيْدِ بْنِ أَنَسٍ خَرَّجْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

میں سے بیر حاء کا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیر حاء تو فنا ہونے والا مال ہے (جبکہ اس کا اجر باقی رہے گا) یا فرمایا: بیر حاء بڑا نفع بخش باغ ہے۔'' راوی کو اس میں شک ہے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس باغ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قرابت داروں کو اس باغ کے باغیچے تقسیم کردیے۔ میں نے جناب ثابت اور حمید بن انس کی روایت دوسری جگہ بیان کی ہے۔

فوائد:......۱۔ انسان کا اپنی پسندیدہ ترین چیز صدقہ کرنا افضل اور نیکی کے بلند ترین مقام پر پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اپنا محبوب ترین متاع، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اکمل ایمان کی علامات اور بیش بہا ثواب کی ضمانت ہے۔

۲۔ اجنبی لوگوں کی بجائے قریبی رشتہ داروں میں صدقہ تقسیم کرنا مستحب فعل اور افضل عمل ہے، اس سے صلہ رحمی کے حقوق بھی ادا ہوتے ہیں اور صدقہ کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے، یوں انسان دوہرا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔

۱۵۲..... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُخْفِيَ بِالصَّدَقَةِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَضَّلَهَا عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ .قَالَ اللّٰهُ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾

چھپا کر صدقہ کرنے والے شخص کو اللہ پسند فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خفیہ صدقے کو علانیہ صدقے پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۷۱) اگر تم علانیہ صدقہ کرو تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر صدقات چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔''

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى .... أَبِي ذَرٍّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

(۲۴۵۶) اسنادہ ضعیف: زید بن ظبیان مجہول راوی ہے۔ سنن ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب: ۲۵، حدیث: ۲۵۶۸۔ سنن نسائی: ۲۵۷۱۔ مسند احمد: ۱۵۳/۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۳۴۸۔

قَالَ: ((ثَلاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ ، وَ ثَلاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ ، أَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْماً فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَ لَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِراً لا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَ الَّذِيْ أَعْطَاهُ . وَ قَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَ يَتْلُوْ اٰيَاتِيْ ، وَ رَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ . وَ الثَّلاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَ الْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ . وَ الْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ)).

آپ نے فرمایا: ”تین قسم کے افراد سے اللہ محبت کرتا ہے۔ اور تین قسم کے لوگوں سے نفرت کرتا ہے۔ رہے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں تو ان میں سے پہلا وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس آیا تو اس نے اللہ کے نام پر ان سے مانگا اور ان کے ساتھ اپنی رشتہ داری کی بنا پر نہ مانگا۔ تو ایک شخص ان لوگوں کے پیچھے گیا اور اس شخص کو چھپا کر مال دے آیا۔ اس کے عطیہ سے صرف اللہ تعالیٰ اور لینے والا شخص ہی آگاہ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو ساری رات سفر کرتے رہے حتیٰ کہ جب سب چیزوں سے نیند انھیں محبوب ہو گئی تو وہ سب سواریوں سے اتر کر سو گئے اور یہ شخص کھڑا ہو کر میرے سامنے گریہ زاری کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگ گیا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی جنگی لشکر میں تھا جب دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو لشکر والے شکست کھا گئے اور یہ شخص سینہ تان کر دشمن کے مقابلے میں آ گیا حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا یا اسے فتح نصیب ہو گئی۔ اور وہ تین افراد جن سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتے ہیں وہ بوڑھا زانی شخص، فقیر غرور وتکبر کرنے والا اور دولت مند ظالم ہیں۔“

۱۵۳..... بَابُ ذِكْرِ مَثَلٍ ضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَصَدِّقِ وَ مَنْعِ الشَّيَاطِيْنِ إِيَّاهُ مِنْهَا بِتَخْوِيْفِ الْفَقِيْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ هَلْ سَمِعَ الْأَعْمَشُ مِنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَمْ لَا .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾

اس مثال کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے صدقہ کرنے والے شخص کی بیان کی ہے۔ اور شیاطین کا اسے فقر و فاقہ کا خوف دلا کر صدقے سے منع کرنے کا بیان۔ اگر یہ راویت صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ امام اعمش نے ابن بریدہ سے سنا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۶۸) ”شیطان تمھیں تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔“

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئاً مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لِحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَاناً .

جناب ابن بریدہ اپنے والد گرامی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ’’کوئی شخص اس وقت تک کسی بھی چیز کا صدقہ نہیں کرسکتا حتی کہ اس کو ستر شیطانوں کے جبڑوں سے نہ چھڑا لے۔‘‘

۱۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْيَانِ الْقَرَابَةِ بِمَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْمَوَالِي اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کے لیے رشتہ داروں کو نفلی صدقہ دینے کے حکم کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ إِذَا قَالَ : مَالِيْ وَ نِصْفُهُ هُوَ لِلّٰهِ كَانَتْ صَدَقَةً . مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَرْضَ أَوِ الدَّارَ أَوِ الْحَائِطَ أَوِ الْبُسْتَانَ أَوِ الْخَانَ أَوِ الْحَانُوْتَ إِذَا جَعَلَهُ الْمَرْءُ لِلّٰهِ كَانَتْ صَدَقَةً وَ إِنْ لَّمْ يَذْكُرْ حُدُوْدَهَا ، لَا كَمَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ أَنَّ مَا لَمْ تُذْكَرِ الْحُدُوْدُ مِمَّا عُدَّ لَمْ يَثْبُتْ بَيْعُهُ وَ لَا هِبَتُهُ حَتّٰى تُذْكَرَ حُدُوْدُهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب صدقے کا ارادہ کرنے والا شخص کہہ دے: میرا آدھا مال اللہ کے لیے ہے۔ تو وہ صدقہ ہو جائے گا۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ جب کوئی شخص اپنی زمین، گھر، باغ، بستان یا ہوٹل یا دکان وغیرہ اللہ کے لیے دے دے تو وہ صدقہ شمار ہوگا اگر چہ وہ ان کی حدود کا تعین نہ بھی کرے۔ عام لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کہ جس چیز کی حدود بیان نہ کی گئی ہوں اس کی بیع اور ہبہ جائز نہیں حتی کہ حدود کا تعین کر دیا جائے

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ ، قَالَ.........

أَنَسٌ : أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَالَ : ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً﴾ . قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِي الَّذِيْ فِيْ كَذَا وَ كَذَا هُوَ لِلّٰهِ وَ لَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ . فَقَالَ : ((اِجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۲) ’’تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکو گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز میں سے خرچ کرو۔‘‘ اور یہ فرمان: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ (سورۂ بقرہ:۲۴۵) ’’کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے۔‘‘ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

(۲۴۵۷) اسنادہ ضعیف: اعمش مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ مسند احمد: ۵/ ۳۵۰۔

(۲۴۵۸) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری۔ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ آل عمران، حدیث: ۲۹۹۷۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۵۔ مسند عبد بن حمید: ۱۴۱۳۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۴۵۵۔

أَهْلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ بَيْتِكَ)).

اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں فلاں جگہ پر واقع میرا باغ اللہ کے لیے صدقہ ہے اور اگر میں اس کو خفیہ رکھنے کی استطاعت رکھتا تو میں اس کا اعلان نہ کرتا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم اسے اپنے قریبی فقیر رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔“

۲۴۵۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔

١٥٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ احْتِمَالَ الشَّهَادَةِ بِصَدَقَةِ الْعَقَارِ جَائِزٌ لِلشُّهُوْدِ إِذَا عَلِمُوْا الْعَقَارَ الْمُتَصَدَّقَ بِهِ مِنْ غَيْرِ تَحْدِيْدٍ، إِذِ الْعَقَارُ مَشْهُوْرًا بِالْمُتَصَدِّقِ مَنْسُوْبٌ إِلَيْهِ مُسْتَغْنِيًا بِشُهْرَتِهِ وَ نِسْبَتِهِ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهِ عَنْ ذِكْرِ تَحْدِيْدِهِ. وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى إِبَاحَةِ الْحَاكِمِ احْتِمَالَ الشَّهَادَةِ إِذَا شَهِدَ عَلَيْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی زمین کے صدقہ ہونے کی گواہی دینا جائز ہے جبکہ گواہوں کو صدقہ کی گئی زمین کا علم ہو اگرچہ اس کی تعیین وتحدید نہ بھی ہو۔ یہ اس وقت ہوگا جب زمین صدقہ کرنے والے شخص کی طرف منسوب ہو اور اسی کی ملکیت مشہور ہو، اس کی طرف نسبت اور شہرت کی بنا پر تحدید کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اس بات کی دلیل کہ جب ایسی زمین کے متعلق حاکم کو گواہ بنایا جائے تو وہ گواہ بن سکتا ہے

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾. قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَرٰى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا أَمْوَالَنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِيْ بَيْرُحٰى لِلّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ)). قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۲) ”تم نیکی کو ہرگز نہ پا سکو گے حتیٰ کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ کرو۔“ تو حضرت ابوطلحہ کہنے لگے: میرے خیال میں ہمارا رب ہم سے ہمارے مال مانگ رہا ہے لہٰذا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے

(۲۴۵۹) انظر الحديث السابق.

(۲۴٦۰) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة والنفقة على الاقربين، حديث: ۹۹۸۔ سنن نسائی: ۳٦۳۲۔ مسند احمد: ۳/۲۸۵۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۴۵۵

فَجَعَلَهَا فِي حَسَانِ بْنِ ثَابِتٍ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ .

بیر حاء کی اپنی زمین اللہ کے لیے دے دی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم وہ زمین اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔'' تو حضرت ابوطلحہ نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کردی۔

فوائد:......۱۔ صدقہ وخیرات کرتے وقت حاکم یا کسی مذہبی راہنما کو گواہ بنانا جائز ہے۔

۲۔ امام وحاکم کا کسی شخص کی نیکی اور صدقہ وخیرات کی گواہی دینا مستحسن فعل ہے۔

۱۵۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَ وَلَدَهَا بِصَدَقَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَبَاعِدِ إِذْ هُمْ أَحَقُّ بِأَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَبَاعِدِ

عورت کا اپنے خاوند اور بچوں کو نفلی صدقہ دینا دور کے رشتہ داروں کو دینے کی نسبت مستحب ہے کیونکہ دور کے رشتہ داروں کی بجائے وہ اس صدقہ کے زیادہ حقدار ہیں

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْماً فَأَتَى النِّسَاءَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِنَّ ، فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَوَاقِصِ عُقُولٍ قَطُّ وَ دِينٍ أَذْهَبَ بِقُلُوبِ ذَوِي الْأَلْبَابِ مِنْكُنَّ . وَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَقَرَّبْنَ إِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ)) . وَ كَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَانْقَلَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . وَ أَخَذَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد فارغ ہوئے تو مسجد میں عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! میں نے کم عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر کسی کو عقلمند شخص کی عقل ختم کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں نے دیکھا ہے کہ تمھاری اکثریت قیامت کے دن جہنمی ہوگی لہٰذا حسب طاقت اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔'' عورتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ بھی تھیں ۔ وہ واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کا فرمان انھیں سنایا اور اپنا زیور لے کر چل دیں۔

(۲۴۶۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث : ۸۰ ولم یذکر المتن۔ سنن کبریٰ نسائی : ۹۲۲۶۔ مسند احمد : ۲/۳۷۳.

حُلِيَّهَا . فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ : أَيْنَ تَذْهَبِيْنَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ ؟ قَالَتْ : أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ . قَالَ : وَيْحَكِ ، هَلُمِّيْ تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَلَدِيْ فَإِنَّا لَهُ مَوْضِعٌ . فَقَالَتْ : لَا ، حَتّٰى أَذْهَبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ : فَذَهَبَتْ تَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ . قَالَ : ((أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ ؟)) قَالَ : امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ . قَالَ : ((إِيْذَنُوْا لَهَا .)) فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، فَحَدَّثْتُهٗ وَ أَخَذْتُ حُلِيًّا لِيْ أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَ إِلَيْكَ رَجَاءً أَنْ لَّا يَجْعَلَنِيَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ . فَقَالَ لِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ : تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ وَ عَلَى ابْنِيْ فَإِنَّا لَهٗ مَوْضِعٌ . فَقُلْتُ : حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيْهِ وَ عَلٰى بَنِيْهِ فَإِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ)) .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ زیور لے کر کہاں جا رہی ہو؟ وہ کہتی ہیں: میں اس کو صدقہ کر کے اللہ اور اس کے رسول کا تقرب حاصل کرنا چاہتی ہوں ۔ انھوں نے کہا: تمھارا بھلا ہو، لاؤ مجھ پر اور میرے بچوں پر صدقہ کر دو ہم اس کے مستحق ہیں ۔ انھوں نے جواب دیا: نہیں حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جا کر پوچھ لوں ۔ لہٰذا وہ گئیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ زینب اجازت طلب کر رہی ہیں آپ نے پوچھا: ''کونسی زینب اجازت مانگ رہی ہے؟'' جواب دیا کہ ابن مسعود کی زوجہ ہے ۔ آپ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دے دو۔'' چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کی رسول! میں نے صدقے کے بارے میں آپ کا فرمان سنا تو میں نے واپس جا کر ابن مسعود کو وہ سنایا، پھر میں نے اپنا زیور لیا اور اسے اللہ اور اس کے رسول کے تقرب کے حصول کے لیے صدقہ کرنا چاہا اس امید پر کہ اللہ مجھے اہل جہنم سے نجات دے دے ۔ تو ابن مسعود نے مجھے کہا: تم یہ زیور مجھے اور میرے بچوں کو صدقہ دے دو کیونکہ ہم اس کے حقدار ہیں ۔ تو میں نے کہا: اچھا میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے ابن مسعود اور اس کے بچوں پر صدقہ کر دو وہ اس کے مستحق ہیں ۔''

٢٤٦٢ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ:

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: تو نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ابن مسعود رضی اللہ عنہ

(٢٤٦٢) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الاقارب، حديث: ١٤٦٢ ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات، حديث: ٨٠ ولم يذكر المتن.

صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَ وَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ ، فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ بَنِي ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : وَ عَلٰى بَنِيْهِ ، كَانُوْا بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ زَيْنَبَ . حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى بْنِ أَبَانَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ - وَ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ .

نے سچ کہا ہے۔ تمھارا خاوند اور تمھارے بچے تمھارے صدقے کے زیادہ حقدار ہیں۔'' یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ابن مسعود کے جن بچوں کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کے بچوں پر صدقہ کرو وہ حضرت ابن مسعود کے حضرت زینب کے بطن سے بچے تھے۔ (یعنی وہ ان دونوں کے حقیقی بیٹے تھے)۔''

١٥٧..... بَابُ ذِكْرِ تَضْعِيْفِ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا وَ عَلٰى مَا فِيْ حِجْرِهَا عَلَى الصَّدَقَةِ عَلٰى غَيْرِهِمْ

عورت دور کے رشتہ داروں کی بجائے اپنے خاوند اور زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرے تو اسے دگنا اجر ملتا ہے

٢٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيْقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ . وَ قَالَ : ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) . قَالَتْ : وَ كُنْتُ أَعُوْلُ عَبْدَ اللّٰهِ وَ بَنَاتِيْ فِيْ حِجْرِيْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیور میں سے ہی سہی۔'' وہ فرماتی ہیں: اور میں عبداللہ اور اپنے زیر پرورش بچوں پر خرچ کرتی تھی تو میں نے حضرت عبداللہ

(٢٤٦٣) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الزوج والایتام، حدیث: ١٤٦٦ - صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقة والنفقة علی الاقربین، حدیث: ١٠٠٠ - سنن ترمذی: ٦٣٦ - سنن نسائی: ٢٥٨٤ - مسند احمد: ٣/ ٥٠٢ - سنن الدارمی: ١٦٦١.

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ : إِيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ هَلْ تُجْزِئُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ أُوْجِبَهُ عَنْكُمْ مَعَ الصَّدَقَةِ . قَالَ : لَا ، بَلْ ائْتِيْهِ فَسَلِيْهِ . قَالَتْ : فَأَتَيْتُهُ ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَكَانَتْ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ حَاجَتُهَا مِثْلَ حَاجَتِيْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا : سَلْهُ . وَلَا تُحَدِّثْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَحْنُ . فَقَالَ : امْرَأَتَانِ تَعُوْلَانِ أَزْوَاجَهُمَا وَيَتَامٰى فِيْ حُجُوْرِهِمَا ، أَتُجْزِئُ ذٰلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ : ((مَنْ هُمَا ؟)) قَالَ : زَيْنَبُ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : ((أَيُّ الزَّيَانِبِ ؟)) قَالَ : امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : ((نَعَمْ ، لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)) .

سے کہا: نبی کریم ﷺ سے پوچھ کر آؤ کہ کیا میرا تم پر خرچ کرنا صدقے سے مجھے کفایت کرے گا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں، بلکہ تم خود ہی آپ سے پوچھ کر آؤ۔ حضرت زینب فرماتی ہیں: تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ کے دروازے پر بیٹھ گئی کیونکہ آپ کی ذات اقدس بڑی بارعب تھی (کوئی بھی شخص براہ راست جرأت نہ کرتا تھا) تو میں نے ایک انصاری عورت کو دیکھا جو میری طرح کا مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھو مگر ہمارے بارے میں آپ ﷺ کو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ تو حضرت بلال نے عرض کی: دو عورتیں اپنے خاوندوں اور زیر پرورش اپنے بچوں پر خرچ کرتی ہیں، کیا ان کا یہ خرچ صدقے سے کفایت کرے گا؟ آپ نے حضرت بلال سے پوچھا: ''یہ دو عورتیں کون ہیں؟'' انھوں نے عرض کیا: ایک حضرت زینب ہے اور دوسری ایک انصاری عورت ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کونسی زینب؟'' انھوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی زوجہ محترمہ اور ایک انصاری خاتون ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں (انھیں یہ خرچ کرنا صدقے سے کفایت کرے گا) انھیں دہرا اجر ملے گا۔ ایک قرابت داری کا اجر اور دوسرا صدقے کا اجر۔''

٢٤٦٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ ....

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَتْ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسجد میں تھیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی

(٢٤٦٤) انظر الحديث السابق.

تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَعْنًى وَاحِداً .

جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات میں سے کرو۔" پھر ابن نمیر کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

فوائد:......ا۔ مالدار عورتیں جن کے مال کا نصاب فرض زکاۃ کو پہنچتا ہو۔ان پر زکاۃ کی ادائیگی لازم ہے۔

(۲) عورت اپنے فقیر خاوند و مسکین اولاد کو زکاۃ ادا کر سکتی ہے اور اس عمل سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

۳۔ خاوند اور بچوں پر زکاۃ کا مال خرچ کرنا بیوی کے لیے دوہرے اجر و ثواب کا باعث ہے ایک قرابت کا اور دوسرا فریضے کی ادائیگی کا، لہٰذا صاحب نصاب بیوی کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی زکاۃ میں اولاً اپنے شوہر اور بچوں کو شامل کرے۔

۱۵۸..... بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْءِ عَلٰى وَلَدِهٖ

آدمی کا اپنے بیٹے کو صدقہ دینے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا رَجَعَتْ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا إِرْثاً عَنِ الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ جَازَ لَهُ . وَ الْفَرْقُ بَيْنَ مَا يَمْلِكُهُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّدَقَةِ إِرْثاً وَ بَيْنَ مَا يَمْلِكُهُ بِابْتِيَاعٍ أَوِ اسْتِيْهَابٍ إِذِ الْإِرْثُ يَمْلِكُهُ الْوَارِثُ أَحَبَّ ذٰلِكَ أَمْ كَرِهَ وَ لَا يَمْلِكُ الْمَرْءُ مِلْكاً بِغَيْرِ نِيَّةٍ ، وَ أَخْبَرَ أَنَّهُ مِلْكٌ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِيْ سِوَى الْمِيْرَاثِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب صدقہ میراث کی صورت میں صدقہ کرنے والے کے پاس لوٹ آئے تو وہ اس کے لیے جائز ہے۔آدمی جس صدقے کا وراثت کی وجہ سے مالک بن جائے اور جس صدقے کا وہ خرید کر یا ہبہ کی صورت میں مالک بنے، ان دونوں میں فرق ہے۔ کیونکہ آدمی وراثت کا مالک بن جاتا ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے جبکہ خریدنے یا ہبہ ملنے کی صورت میں بغیر نیت کے مالک نہیں بنتا۔(اس لیے وراثت میں آنے والے صدقہ کو لینا جائز ہے جبکہ اپنے ہی کیے ہوئے صدقے کو خریدنا یا ہبہ لینا جائز نہیں)

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ ۔ وَ هُوَ الْمُعَلِّمُ ۔ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ : أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ عَلٰى وَلَدِهٖ بِأَرْضٍ ، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ الْمِيْرَاثُ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو ایک باغ صدقہ میں دیا۔(وہ لڑکا فوت ہوا) تو وہ باغ میراث میں واپس اسی شخص کے پاس آ گیا۔تو اس نے یہ

(۲۴۶۵) اسنادہ حسن: سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب من تصدق بصدقة ثم ورثها، حدیث: ۲۳۹۵۔ مسند احمد: ۱۸۵/۲۔ مسند البزار (الکشف: ۱۳۱۳)۔

فَقَالَ لَهُ : ((وَجَبَ أَجْرُكَ وَ رَجَعَ إِلَيْكَ مِلْكُكَ)).

بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے اسے کہا: ”تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور تمھاری ملکیت بھی تمھاری طرف لوٹ آئی۔“

فوائد:......اولاد پر نفلی صدقہ کرنا جائز ہے اور اگر صدقہ کرنے والے کو مال لوٹا دیا جائے تو وہ اسے قبول کر لے تو یہ جائز ہے۔

۱۵۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الثِّمَارِ قَبْلَ الْجُذَاذِ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ يُوْضَعُ فِي الْمَسْجِدِ

کھجور کا پھل توڑنے سے پہلے صدقہ کرنے کے حکم کا بیان

ہر باغ سے ایک ایک خوشہ مسجد میں لٹکا دیا جائے

۲٤٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ لِلْمَسْجِدِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر باغ سے کھجوروں کا ایک خوشہ مسجد کے لیے دینے کا حکم دیا۔

۱٦۰..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ بِالْحَشَفِ مِنَ الثِّمَارِ ، وَ إِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تَطَوُّعاً ، إِذِ الصَّدَقَةُ بِخَيْرِ الثِّمَارِ وَ أَوْسَاطِهَا أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ بِشِرَارِهَا

صدقے میں خراب پھل دینے کی ممانعت کا بیان۔ اگر چہ صدقہ نفلی ہو کیونکہ عمدہ اور درمیانے درجے کے پھل کا صدقہ دینا ردی پھل کے صدقے سے افضل ہے

۲٤٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيْبٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ.........

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ وَ قِنْوٌ مِنْهَا حَشَفٌ ، وَ مَعَهُ عَصاً فَطَعَنَ بِالْعَصَى الْقِنْوَ ، قَالَ : ((لَوْ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک خوشہ خراب اور ردی تھا۔ آپ کے پاس ایک عصا تھا، آپ نے عصا اس خوشے پر مارا (اور

(۲٤٦٦) اسناده صحيح على شرط مسلم۔ معجم اوسط طبرانی۔ صحیح ابن حبان : ۳۲۷۷.

(۲٤٦٧) حسن لغيره : سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب ما لا يجوز من الثمر فی الصدقة، حديث : ۱٦۰۸۔ صحيح ابن حبان : ٦٧٣٦۔ مسند احمد : ٦/٢٣.

شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا إِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

کھجوریں گرادیں)فرمایا: ''یہ خوشہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے عمدہ صدقہ کرسکتا تھا بے شک اس خوشے کا مالک قیامت کے روز خراب اور ردی کھجوریں کھائے گا۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جن لوگوں کی کھجور نصاب زکاۃ کو پہنچیں، وہ زکاۃ کی ادائیگی میں اہل مسجد کا خیال بھی رکھیں اور کچھ کھجوریں مسجد میں ضرور پہنچیں۔

۲۔ زکاۃ میں عمدہ مال ادا کرنا مستحب ہے اور ردی اور گھٹیا مال ادا کرنا مکروہ فعل ہے۔

۱۶۱..... بَابُ إِعْطَاءِ السَّائِلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ زِيُّهُ زِيَّ الْأَغْنِيَاءِ فِي الْمَرْكَبِ وَ الْمَلْبَسِ

صدقے کا سوال کرنے والے کو عطا کرنے کا بیان

اگر چہ اس کی شکل وصورت اور سواری مالدار لوگوں جیسی ہو

۲٤٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْهَا قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: ....

حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِلسَّائِلِ حَقٌّ، وَ إِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ)).

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔''

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الثِّمَارِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ وَضْعُ قِنْوٍ مِنْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا بَلَغَ جُذَاذُ الرَّجُلِ مِنَ الثِّمَارِ ذٰلِكَ الْمَبْلَغِ

کھجوروں کی اس مقدار کا بیان کہ جب اتنی مقدار میں کسی شخص کی کھجوریں ہو جائیں تو ان میں سے ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں رکھنا مستحب ہے

۲٤٦٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ....

(۲٤٦٨) اسنادہ ضعیف: یعلی بن ابی یحییٰ راوی مجہول ہے۔ الضعیفة: ۱۳۸۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل، حدیث: ۱٦٦٥۔ مسند احمد: ۱/۲۰۱۔

(۲٤٦٩) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی حقوق المال، حدیث: ۱٦٦۲۔ مسند احمد: ۳/۳۵۹/ ۳٦۰۔ صحیح ابن حبان: ٤۹۸۷۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا الْوَسْقَ وَ الْوَسْقَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ وَ الْأَرْبَعَةَ . وَ قَالَ : ((فِيْ جَادِّ كُلِّ عَشَرَةِ أَوْسُقٍ قِنْوٌ يُوْضَعُ لِلْمَسَاكِيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ، قِنْوٌ))فَسَمِعْتُ الدَّارِمِيَّ يَقُوْلُ : قِنْعٌ وَ قِنْوٌ وَاحِداً .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا والوں کو رخصت دی تھی کہ وہ پھل کا اندازہ کر کے ایک وسق ،دووسق، تین اور چار وسق کے بدلے اپنا پھل بیچ دیں ۔ اور فرمایا: ''ہر دس وسق کھجوریں توڑنے پر ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں رکھا جائے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دارمی سے سنا ہے: قنع اور قِنْو کا معنی ایک ہی ہے:''خوشہ''

فوائد :......دس اوسق کھجور کاٹنے والے صاحب پر لازم ہے کہ وہ ایک خوشہ مسجد میں مساکین کے لیے لٹکائے۔ تاکہ عام مساکین بغیر مطالبے کے مال زکاۃ سے مستفید ہو سکیں۔ اور انہیں بآسانی خوراک کی سہولت میسر ہو سکے۔

۱۶۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْقِنْوِ ـ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ـ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ أَمْرُ نُدْبٍ وَ إِرْشَادٍ لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ وَ إِيْجَابٍ ، خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا مساکین کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ مسجد میں رکھنے کا حکم دینا استحباب اور فضیلت کے لیے ہے،فرض اور وجوبی حکم نہیں جناب طلحہ بن عبداللہ کی روایت اسی باب کے متعلق ہے

۲۴۷۰ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم نے اس مال کی برائی اور مصیبت کو اپنے سے دور کردیا۔''

۲۴۷۱ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْخَوْلَانِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۲۴۷۰) اسناده ضعيف : تقدم تخريجه برقم : ۲۲۵۸.

(۲۴۷۱) حسن: سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء اذا اديت الزکاة......، حديث: ۶۱۸ـ الصحيحة: ۳۳۵۰ـ سنن ابن ماجه: ۱۷۸۸ـ صحيح ابن حبان: ۳۲۱۶.

((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ ، وَ مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَاماً ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ و كَانَ أَجْرُهُ عَلَيْهِ)) . حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ أَبُو السَّمْحِ ، وَ قَالَ : إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ .

فرمایا: ”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم نے اپنی ذمہ داری اور فرض ادا کر دیا۔ اور جس شخص نے حرام مال جمع کیا پھر اس کا صدقہ کر دیا تو اسے اس صدقے کا کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس پر اس کا گناہ ہوگا۔“

۱۶۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ السَّائِلِ وَ إِنْ قَلَّتِ الْعَطِيَّةُ وَ صَغُرَتْ قِيمَتُهَا ، وَ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ مِنْ غَيْرِ إِعْطَاءٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْئُوْلِ مَا يَجْزِلُ الْعَطِيَّةَ

سائل کو عطیہ دینے کے حکم کا بیان اگر چہ عطیہ کم ہو اور اس کی قیمت بھی تھوڑی ہو۔ جب کسی شخص کے پاس زیادہ بڑا عطیہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو بھی سائل کو بغیر عطا کیے لوٹانا ناپسندیدہ ہے

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَسِيُّ ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا ، هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ ....

عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّائِلُ يَأْتِيْنِيْ وَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيْهِ؟ قَالَ : ((لَا تَرُدِّيْ سَائِلَكِ لَوْ بِظِلْفٍ)) . لَمْ يَقُلِ الْأَشَجُّ مَا أُعْطِيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ بُجَيْدٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُجَيْدِ بْنِ قِبْطِيٍّ .

جناب ابن بجید اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (بعض اوقات) سائل میرے پاس آتا ہے جبکہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا (تو میں کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: ”سائل کو (خالی ہاتھ) نہ لوٹانا، اگر ایک کھری ہو تو وہی دے دو۔“ جناب اشج راوی نے ”مَا أُعْطِيْهِ“ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن بجید سے مراد عبدالرحمان بن بجید بن قبطی ہے۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ..........

(۲۴۷۲) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب ردّ السائل، حدیث: ۲۵۶۶۔ مسند احمد: ۴/۷۰۔ موطا امام مالک: ۲/۹۲۳۔

(۲۴۷۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل، حدیث: ۱۶۶۷۔ سنن ترمذی: ۶۶۵۔ سنن نسائی: ۲۵۷۵۔ مسند احمد: ۶/۳۸۲۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ أَخِي ابْنِ حَارِثَةَ أَنَّ جَدَّتَهُ حَدَّثَتْهُ ۔ وَ هِيَ أُمُّ بُجَيْدٍ وَ كَانَتْ ۔ زَعَمَ ۔ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ شَيْئاً أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ . فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْ شَيْئاً تُعْطِيْهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفاً مُحْرِقاً فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ فِيْ يَدِهِ)) .

جناب ابن حارثہ کے بھائی عبدالرحمٰن بن بجید سے روایت ہے کہ انھیں ان کی دادی نے بیان کیا۔ وہ ام بجید ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں ۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس اسے دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا: ''اگر تمھیں اسے دینے کے لیے جلی ہوئی کھری کے سوا کچھ نہ ملے تو وہی اس کے ہاتھ میں تھما دو۔''

فوائد :......اس حدیث میں سائل کو کچھ نہ کچھ دینے کی تاکید ہے اور حقیقی سائل کو حتی الوسع خالی ہاتھ نہ لوٹانا چاہیے۔

۱۶۵..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الرُّجُوْعِ عَنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَتَمْثِيْلِهِ بِالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

نفلی صدقہ دے کر واپس لینے کی مذمت کا بیان اور اس کی مثال کتے جیسی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی ہی قے کو چاٹ لیتا ہے

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدُ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صدقہ کر کے اپنا صدقہ واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اس کتے جیسی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔''

(۲۴۷۴) صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب تحريم الرجوع فى الصدقة، حديث : ۱۶۲۲ ۔ سنن نسائى : ۳۷۲۳۔ سنن ابن ماجه : ۲۳۹۱۔ مسند احمد : ۳۴۹/۱۔ صحيح بخارى، كتاب الهبة، باب لا يحل لاحد ان يرجع فى هبة وصدقة، حديث : ۲۶۲۱ من طريق اخر عن سعيد بن المسيب نحوه.

٢٤٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ بالا کی طرح روایت مروی ہے۔

فوائد :...... ہبہ اور صدقہ شدہ چیز واپس لینا حرام ہے، البتہ اولاد کو ہبہ کی چیز لینا جائز ہے۔ جیسا کہ نعمان بن بشیر کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے، لیکن بھائیوں، چچاؤں اور دیگر قریبی رشتہ دار کو ہبہ کی چیزیں واپس لینا جائز نہیں۔ شافعی، مالک اور اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ١١/ ٦٤)

١٦٦٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِعْلَانِ بِالصَّدَقَةِ نَاوِياً لِاسْتِنَانِ النَّاسِ بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُكْتَبُ لِمُبْتَدِئِ الصَّدَقَةِ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِينَ إِسْتِنَاناً بِهِ

اعلانیہ صدقہ اس نیت سے کرنا مستحب ہے کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے صدقہ کریں گے، صدقے کی ابتداء کرنے والے شخص کو اس کی پیروی میں صدقہ کرنے والے تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا

٢٤٧٧۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ - وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبَسِيِّ ....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَأَ أُنَاسٌ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّرُورُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَإِنَّ لَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ ، وَ مَنْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے اس حکم کی تعمیل میں تاخیر کردی حتی کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمودار ہوگئے۔ پھر ایک انصاری صحابہ ایک تھیلی لایا اور وہ صدقہ میں دے دی۔ پھر لوگ پے در پے صدقہ لانے لگے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اپنا بھی اور اس طریقے پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا بھی اجر ملے گا جبکہ ان کے اپنے اجر میں بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس شخص

(٢٤٧٧) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، حديث: ١٠١٧۔ مسند احمد: ٣٦١/٤۔ سنن الدارمی: ٥١٤۔ صحیح ابن حبان: ٣٢٩٧.

سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصِ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)).

نے (اسلام میں) برا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا اپنا اور اس طریقے پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا بھی گناہ ہوگا جبکہ دیگر عمل کرنے والوں کے اپنے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

فوائد :......ا۔ لوگوں کو کسی اہم مسئلہ کی خاطر جمع کرنا، انہیں وعظ کرنا، مصالح پر ابھارنا اور انہیں قبیح چیزوں سے ڈرانا مستحب ہے۔

۲۔ اس حدیث میں نیکی کے کاموں میں پہل کرنے اور اچھے اعمال وسنن کو عملی جامہ پہنانے کی ترغیب اور باطل چیزوں کی ایجادات اور قبیح افعال سے بچاؤ کی تحریض ہے۔

۳۔ نیکی کے کاموں کا آغاز کرنے والا اس نیکی پر عمل کرنے والے دیگر لوگوں کے ثواب میں برابر کا شریک ہے۔

١٦٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُيَلَاءِ عِنْدَ الصَّدَقَةِ

صدقہ کرتے وقت فخر وغرور کا اظہار کرنے کی رخصت ہے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : خَبَرُ ابْنِ عَتِيْكٍ أَخْرَجْتُهُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ .

امام ابوبکر فرماتے ہیں: ابن عتیک کی حدیث کو میں نے کتاب الجہاد میں روایت کیا ہے۔

٢٤٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْأَزْرَقِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((غَيْرَتَانِ إِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَ الْأُخْرَى يُبْغِضُهَا اللّٰهُ . الْغَيْرَةُ فِي الرَّمْيَةِ يُحِبُّهَا اللّٰهُ ، وَ الْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رَمْيَةٍ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ ، وَ الْمَخِيْلَةُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ يُحِبُّهَا اللّٰهُ ، وَ الْمَخِيْلَةُ فِي الْكِبْرِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ)) ، وَ قَالَ : ((ثَلَاثَةٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ : الْوَالِدُ وَ الْمُسَافِرُ وَ الْمَظْلُوْمُ)) وَ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غیرت دو قسم کی ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند ہے۔ جن کاموں میں تہمت لگنے اور بدگمانی پیدا ہونے کا خطرہ ہو ان میں غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں۔ اور جن امور میں شک وشبہ اور تہمت لگنے کا خدشہ نہ ہو ان میں غیرت کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ جب آدمی صدقہ خیرات کر کے اترائے تو اللہ تعالیٰ اس شوخی کو پسند کرتے ہیں۔ اور جس فخر وغرور کا سبب تکبر ہو اسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔" اور آپ نے فرمایا: "تین افراد کی دعا بہت قبول ہوتی ہے: والد کی دعا (اولاد کے حق میں) مسافر اور

(٢٤٧٨) اسناده صحيح، الصحيحة: ٣١٥- مسند احمد: ١٥٤/٤.

صَانِعَهُ ، وَ الْمُمِدَّ بِهِ ، وَ الرَّامِيْ بِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) .

مظلوم کی دعا'' اور آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب سے تین افراد کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ تیر بنانے والے کو، تیر مجاہد کو فراہم کرنے والے کو اور اللہ کی راہ میں اس تیر کو چلانے والے مجاہد کو۔''

١٦٨..... بَابُ كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الصَّدَقَةِ

صدقہ نہ کرنے کی کراہیت کا بیان

إِذْ مَانِعُهَا مَانِعُ اسْتِقْرَاضِ رَبِّهِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَمَّى الصَّدَقَةَ قَرْضاً اسْتَقْرَضَ اللّٰهُ عِبَادَهُ ، وَ وَعَدَ عَلٰى ذٰلِكَ بِتَضْعِيْفِ الصَّدَقَةِ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً﴾

کیونکہ صدقہ نہ دینے والا اللہ تعالیٰ کو قرض دینے سے انکار کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے صدقے کو قرض قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے طلب کرتا ہے۔ اور اس صدقے کے بدلے کئی کئی گنا عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً﴾ (البقرة: ٢٤٥) ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟ تو وہ اللہ اس مال کو اس کے لیے کئی کئی گنا بڑھادے۔''

٢٤٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِيْ فَلَمْ يُقْرِضْنِيْ ، وَ شَتَمَنِيْ عَبْدِيْ وَ هُوَ لَا يَدْرِيْ ، يَقُوْلُ : وَا دَهْرَاهُ وَا دَهْرَاهُ ، وَ أَنَا الدَّهْرُ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَوْلُهُ وَ أَنَا الدَّهْرُ أَيْ وَ أَنَا اٰتِيْ بِالدَّهْرِ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ ، وَ نَهَارَهُ ، أَيْ بِالرُّخَاءِ وَ الشِّدَّةِ كَيْفَ شِئْتُ ، إِذْ بَعْضُ أَهْلِ الْكُفْرِ زَعَمَ أَنَّ الدَّهْرَ يُهْلِكُهُمْ . قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا تو اس نے مجھے قرض نہیں دیا۔ اور میرے بندے نے مجھے گالی دی جبکہ وہ جانتا نہیں، کہتا ہے ہائے زمانے کی بربادی ۔ ہائے زمانے کی ہلاکت ۔ حالانکہ زمانہ میں ہوں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ: ''میں زمانہ ہوں'' کا مطلب ہے کہ میں ہی زمانے کے دن رات تبدیل کرتا ہوں کبھی خوشحالی تو کبھی تنگ دستی پیدا کرتا ہوں جیسے میں چاہتا ہوں ۔ جبکہ بعض کافروں کا عقیدہ ہے کہ

(٢٤٧٩) اسناده حسن: الصحيحة: ٣٤٧٧۔ خلق افعال العباد للبخاري: ٥٧۔ مسند احمد: ٢/ ٣٠٠۔ مسند ابی يعلى: ٦٤٦٦.

اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ حِكَايَةً عَنْهُمْ ﴿ وَ مَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الـدَّهْرُ ﴾ (الجاثية:٢٤) . فَأَعْلَمَ أَنَّهُ لَا عِـلْمَ لَهُمْ بِذٰلِكَ ، وَ أَنَّ مَقَالَتَهُمْ تِلْكَ ظَنٌّ مِـنْهُـمْ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ . ((وَ مَا لَهُمْ بِـذٰلِكَ مِـنْ عِـلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ)) . وَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَاتِمَ مَنْ يُهْلِكُهُمْ هُوَ شَاتِمُ رَبِّهِ جَلَّ وَ عَزَّ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَزْعُمُوْنَ إِنَّ الدَّهْرَ يُهْلِكُهُمْ فَيَشْتِمُوْنَ مُهْلِكَهُمْ وَ اللّٰهُ يُهْلِكُهُمْ لَا الدَّهْرُ ، فَكُلُّ كَـافِرٍ يَشْتِمُ مُهْلِكَهُ فَإِنَّمَا تَقَعُ الشَّتِيْمَةُ مِنْهُمْ عَـنْ خَـالِـقِهِـمُ الَّـذِيْ يُهْلِكُهُمْ ، لَا عَلَى الـدَّهْـرِ الَّـذِيْ لَا فِـعْلَ لَهُ ، إِذِ اللّٰهُ خَالِقُ الدَّهْرِ .

انھیں زمانہ ہلاک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا قول بیان کرتے ہوئے فرمایا: (وہ کہتے ہیں): ''اور ہمیں تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انھیں اس بات کا علم ہی نہیں اور ان کا یہ قول فقط ان کا خیال وگمان ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :''اور انھیں اس بات کا کچھ علم نہیں ،وہ تو بس اٹکل پچو لگاتے ہیں۔'' اور نبی کریم ﷺ نے بتادیا ہے کہ ان کا زمانہ کو گالیاں دینا اللہ تعالیٰ کو گالی دینا ہے کیونکہ وہ گمان رکھتے ہیں کہ انہیں زمانہ ہلاک کرتا ہے پس وہ ہلاک کرنے والے کو گالی دیتے ہیں حالانکہ انھیں ہلاک و برباد کرنے والی ذات اللہ کی ہے، زمانہ نہیں لہٰذا ہر کافر جو اپنے ہلاک کرنے والے کو گالی دیتا ہے تو اس کی گالی ان کے خالق کو جاتی ہے جس نے انھیں ہلاک کیا ہے ۔ ان کی گالی زمانے کو نہیں ملتی کیونکہ انھیں ہلاک کرنے میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں کیونکہ زمانے کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہی ہیں ۔

١٦٩..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَخُصُّوْنَ بِدُخُوْلِهَا مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ

اس بات کا بیان کہ صدقہ کرنے والوں کے لیے جنت کا ایک خصوصی دروازہ ہے جس سے صرف وہی داخل ہوں گے

٢٤٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَـيْـهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَنْفَقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص اپنے مال سے دو چیزیں (جوڑا) اللہ کی راہ میں

(٢٤٨٠) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حديث: ١٨٩٧ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل من ضم الى الصدقة غيرها......، حديث: ١٠٢٧ ـ سنن ترمذي: ٣٦٧٤ـ سنن نسائي: ٢٢٤٠ ـ مسند احمد: ٢/٢٦٨ـ صحيح ابن حبان: ٣٤١٩.

زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَدَمَةُ الْجَنَّةِ ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ : وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ أَيِّهَا دُعِيَ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ ؟ قَالَ ، ((نَعَمْ . إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) .

خرچ کرے تو اس کو جنت کے فرشتے (دروازوں پر) بلائیں گے۔اور جنت کے کئی دروازے ہیں لہٰذا جو نمازی ہوگا اسے باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا۔اور جو صدقہ اور زکوۃ ادا کرنے والا ہوگا اسے باب الصدقۃ سے بلایا جائے گا۔اور جو جہاد کرتا رہا ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔اور جو روزے دار ہو اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی : اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے میں سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی خوش نصیب ہوگا جو اِن تمام دروازوں سے بلایا جائے گا ؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں ایسے خوش نصیب ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان میں شامل ہو گے۔''

فوائد:......ا۔اس حدیث میں ایک جنس سے دو چیزیں صدقہ کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ ایسا شخص بانصیب ہوگا اور روز قیامت اسے جنت میں داخلے کے لیے نام لے کر پکارا جائے گا، جو بڑی سعادت وخوش بختی ہے۔

۲۔صدقہ وخیرات کرنا عظیم عمل ہے اور صدقہ وخیرات کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جنت میں اہل صدقہ کے لیے ایک مخصوص دروازہ مختص کیا ہے۔جس میں سے کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والے گزریں گے۔

۳۔اس حدیث میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت ورفعت کا بیان ہے اور ایسے شخص کے منہ پر اس کی تعریف کرنا جائز ہے جس کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا ڈر نہ ہو۔

۱۷۰..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ الصَّدَقَةَ

مالدار شخص کے صدقہ مانگنے پر سخت وعید کا بیان

۲۴۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ : أَنَّ..........

أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ذَكَرَ : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ - فِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعے والے دن ایک شخص بڑی خستہ حالت میں آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ

(۲۴۸۱) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۹۹۔

هَيْئَةٍ بَذَّةٍ - فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوْا وَ أَلْقَوْا ثِيَاباً ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ وَ أَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْجُمُعَةِ .

ارشاد فرمار ہے تھے ۔تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس پر صدقہ کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے اپنے کچھ کپڑے صدقے کے لیے رکھ دیے آپ نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا اور آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعت ادا کیں جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے ۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی ۔ میں نے یہ حدیث کتاب الجمعہ میں بیان کر دی ہے ۔

فوائد:......مکرر (۱۷۹۹)

۱۷۱..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الصَّدَقَةِ مُرَاةً وَ سُمْعَةً

ریا کاری اور شہرت کے حصول کے لیے صدقہ کرنے میں سخت وعید کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُرَائِيَ بِالصَّدَقَةِ مِنْ أَوَائِلِ مَنْ تَسْتَعِرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . بِاللّٰهِ نَعُوْذُ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ وَ اللّٰهَ نَسْأَلُ أَنْ يُعِيْذَنَا مِنَ النَّارِ بِعَفْوِهٖ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْماً مَّدْحُوْرًا﴾

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ریا کاری کے لیے صدقہ کرنے والا شخص وہ پہلا شخص ہوگا جس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی ۔ ہم ریا کاری اور دکھلاوے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اپنی خصوصی مہربانی سے ہمیں عذاب جہنم سے آزادی نصیب فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْماً مَّدْحُوْرًا﴾ (الاسراء: ۱۸) ”جو کوئی جلدی والی (دنیا) چاہے تو ہم اسی دنیا میں جس کے لیے چاہیں جس قدر چاہیں جلد عطا کرتے ہیں پھر اس کے لیے ہم جہنم ٹھکانا بنا دیتے ہیں وہ اس میں مذموم اور دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔“

۲۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيْدِ أَبُوْ عُثْمَانَ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَهٗ ، أَنَّ.........

شُفَيّاً حَدَّثَهٗ ، أَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ ، فَقَالَ : مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوْا : أَبُوْهُرَيْرَةَ . فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى

”جناب شفی اصحی بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو انھوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس کافی لوگ جمع ہیں ۔تو انھوں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا

(۲۴۸۲) اسنادہ صحیح: خلق افعال العباد للبخاری: ۴۲۔ سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی الریاء والسمعة، حدیث: ۲۳۸۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۸۲۴۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۸.

قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، فَلَمَّا سَكَتَ وَ خَلَا ، قُلْتُ : أَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَ حَقٍّ لِمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيْثاً سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَ عَلِمْتَهُ ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ : افْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثاً حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثاً حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرَهٗ ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرٰى فَمَكَثَ بِذٰلِكَ ثُمَّ أَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهٗ ، قَالَ : افْعَلُ . لَأُحَدِّثَنَّكَ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا وَ هُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرَهٗ . ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ ، أَسْنَدْتُهٗ طَوِيْلًا ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَزَلَ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَ كُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْا بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ ، وَ رَجُلٌ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ ، فَيَقُوْلُ لِلْقَارِيِ : أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ ؟ قَالَ :

کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ لہٰذا میں ان کے قریب جا کر ان کے سامنے بیٹھ گیا، جبکہ وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ پھر جب وہ خاموش ہوئے اور اکیلے رہ گئے تو میں نے عرض کی: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم اور اس کے حق کا واسطہ دے کر گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی ہو اور آپ اسے بخوبی جانتے ہوں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں ایسی ہی حدیث سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور یاد رکھی ہے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگ گئے اور بے ہوش ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو فرمانے لگے: میں تمھیں ضرور ایسی حدیث سناؤں گا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی جبکہ میں اور آپ اس گھر میں اکیلے موجود تھے۔ پھر دوسری بار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور اپنے چہرے کو صاف کیا۔ پھر فرمایا: میں تمھیں حدیث سناتا ہوں، میں ضرور تمھیں ایسی حدیث سناؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس وقت سنائی تھی جب میں اور آپ اس گھر میں اکیلے ہی تھے ہمارے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا پھر حضرت ابوہریرہ شدید سسکیاں لے کر رونے لگ گئے پھر بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر گئے اور میں دیر تک آپ کو سہارا دے کر بیٹھا رہا۔ پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کیا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلے کے لیے تشریف لائیں گے جبکہ ہر امت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ سب سے پہلے قاری قرآن کو بلایا جائے گا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد

بَلٰی یَا رَبِّ . قَالَ : فَمَاذَا عَمِلْتَ فِیْمَا عَلِمْتَ ؟ قَالَ : کُنْتُ أَقُوْمُ بِهٖ أَثْنَاءَ اللَّیْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ : کَذَبْتَ . وَ تَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ : کَذَبْتَ . وَ یَقُوْلُ اللّٰهُ : بَلْ أَرَدْتَّ أَنْ یُقَالَ : فُلَانٌ قَارِیٌٔ ، فَقَدْ قِیْلَ . وَ یُؤْتٰی بِصَاحِبِ الْمَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَیْكَ حَتّٰی لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلٰی أَحَدٍ ؟ قَالَ : بَلٰی . قَالَ : فَمَاذَا عَمِلْتَ فِیْمَا اٰتَیْتُكَ ؟ قَالَ : کُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ ، وَ أَتَصَدَّقُ . فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : کَذَبْتَ . وَ تَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ : کَذَبْتَ . فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : بَلْ أَرَدْتَّ أَنْ یُقَالَ فُلَانٌ جَوَّادٌ . فَقَدْ قِیْلَ ذَاكَ . وَ یُؤْتٰی بِالَّذِیْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَیُقَالُ لَهٗ فِیْمَ قُتِلْتَ ؟ فَیَقُوْلُ : أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِكَ ، فَقَاتَلْتُ حَتّٰی قُتِلْتُ . فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : کَذَبْتَ . وَ تَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ : کَذَبْتَ . وَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهٗ : بَلْ أَرَدْتَّ أَنْ یُقَالَ فُلَانٌ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ذٰلِكَ . ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رُکْبَتِیْ ، فَقَالَ : یَا أَبَا هُرَیْرَةَ أُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) .

قَالَ الْوَلِیْدُ ، فَأَخْبَرَنِیْ عُقْبَةُ أَنَّ شَفْیًا هُوَ الَّذِیْ دَخَلَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فَأَخْبَرَهٗ بِهٰذَا .

قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ : وَ حَدَّثَنِی الْعَلَاءُ بْنُ أَبِیْ

کو جو شہید ہوا تھا اور دولت مند شخص کو بلایا جائے گا اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائیں گے :کیا میں نے تمھیں وہ کتاب نہیں سکھائی تھی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : تو تم نے علم حاصل کرنے کے بعد کیا عمل کیا ؟ وہ جواب دے گا : میں دن رات نماز میں اس کی تلاوت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے :تم نے جھوٹ بولا ہے ۔اور فرشتے بھی کہیں گے :تم نے جھوٹ کہا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : بلکہ تم تو یہ چاہتے تھے کہ کہا جائے : فلاں بہت بڑا قاری ہے ۔تو یہ بات تو (دنیا میں) کہہ دی گئی تھی ۔ اور مالدار شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : کیا میں نے تمھیں اتنا مال و دولت عطا نہیں کیا تھا کہ تم کسی شخص کے محتاج نہیں رہے تھے؟ وہ جواب دے گا : ضرور ایسے ہوا تھا ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے میرے عطا کیے ہوئے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا : میں اس مال سے صلہ رحمی کرتا تھا، اور صدقہ وخیرات کرتا تھا ۔تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کہیں گے : تم نے جھوٹ بولا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : بلکہ تمھارا ارادہ تو یہ تھا کہ لوگ کہیں : فلاں شخص بڑا سخی ہے تو وہ کہہ دیا گیا تھا ۔ پھر اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے مجاہد کو لایا جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا :تم نے کس مقصد کے لیے جان دی ؟ تو وہ کہے گا : اللہ تم نے اپنے راستے میں جہاد کرنے کا حکم دیا تھا تو میں نے جنگ لڑی حتی کہ میں قتل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : تم نے جھوٹ بولا ہے ۔ اور فرشتے بھی کہیں گے :تم جھوٹے ہو اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : بلکہ تمھارا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے : فلاں شخص بڑا بہادر ہے تو دنیا میں یہ کہہ دیا گیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے گھٹنے

حَكِيْمٍ أَنَّهُ كَانَ سِيَافاً لِمُعَاوِيَةَ وَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا . قَالَ : صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَ بَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوہریرہ! یہ تین افراد وہ پہلی اللہ کی مخلوق ہوں گے جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔'' جناب عقبہ کہتے ہیں: جناب شُفی نے ہی یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کی تھی۔ جناب العلاء بن ابی حکیم بیان کرتے ہیں کہ شُفی حضرت معاویہ کے جلاد تھے اور ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ہم ان کے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں۔ اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں، اور وہ برباد ہو گیا جو کچھ انھوں نے دنیا میں کمایا تھا اور جو وہ عمل کرتے رہے، ضائع ہو گئے۔ (سورہ ھود: ۱۵، ۱۶)

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ریا کاری سخت حرام ہے اور اعمال میں اخلاص وللّٰہیت اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ جہاد کی فضیلت کے دلائل اس شخص کے لیے وارد ہوئے ہیں، جو خالص نیت سے رب کی رضا کا طلب گار ہو، اس طرح علم وصدقہ کے ثواب سے وہ لوگ بہرہ ور ہوں گے۔ جن کی نیت خالص اور جنہیں رضائے الٰہی مطلوب ہو۔

۳۔ نیت کا بگاڑ نیکی کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور ریا کار شخص کی نیکیاں برائیوں کا روپ دھار کر اسے سزا کا مستحق ٹھہراتی ہیں، لہٰذا اعمال میں خلوص اور للّٰہیت پیدا کر کے روز قیامت کی ندامت و پشیمانی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

❀❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ وَ الْمُحْبَسَاتِ

صدقات اور اوقاف کے ابواب کا مجموعہ

۱۷۲..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ صَدَقَةٍ مُحْبَسَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں وقف کیے جانے والے پہلے صدقے کا بیان

وَ اشْتِرَاطِ الْمُتَصَدِّقِ صَدَقَةَ الْمُحَرَّمَةِ حَبْسَ أُصُوْلِ الصَّدَقَةِ وَ الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ رِقَابِهَا وَ هِبَتِهَا وَ تَوْرِيْثِهَا ، وَ تَسْبِيْلِ مَنَافِعِهَا وَ غَلَاتِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ الْقُرْبٰى وَ الرِّقَابِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّعِيْفِ

صدقہ کرنے والا شخص اپنے صدقے کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھنے کی شرط لگا سکتا ہے، اصل چیز کو فروخت کرنے، ہبہ کرنے اور میراث بنانے سے روک سکتا ہے۔ اور اس چیز کے منافع اور فوائد اور غلے وغیرہ کو فقراء، رشتہ داروں، غلام آزاد کرانے، مجاہدین، مسافروں اور کمزوروں کے لیے خیرات کر سکتا ہے

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضاً بِخَيْبَرَ فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ لِيَسْتَأْمِرَ فِيْهَا ، قَالَ : إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضاً بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ ؟ قَالَ : ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا)) قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ : أَنْ لَا تُبَاعَ ، أُصُوْلُهَا لَا تُبَاعُ ، وَلَا تُوْهَبُ وَ لَا تُوْرَثُ ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ ، وَ الْقُرْبٰى ، وَ الرِّقَابِ ، وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین و باغات ملے تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کے بارے میں مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوئے کہتے ہیں: میں نے خیبر میں جو زمین حاصل کی ہے اس جیسا قیمتی مال کبھی مجھے نہیں ملا تو آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس زمین کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھ کر اس کے فوائد و ثمرات کا صدقہ کر دو۔''

(۲۴۸۳) صحيح بخاري، كتاب الشروط، باب الشروط في الوقف، حديث : ۲۷۳۷۔ صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب الوقف، حديث : ۱۶۳۲۔ سنن ابى داؤد : ۲۸۷۸۔ سنن ترمذى : ۱۳۷۵۔ سنن نسائى : ۳۶۲۹۔ سنن ابن ماجه : ۲۳۹۶۔ مسند احمد : ۲/ ۵۵. سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب من وقف، حديث : ۲۳۹۷ نحوه.

وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّعِيْفِ . لا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقاً : غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهَا . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُحَمَّداً ، فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَ حَدَّثَنِيْ مَنْ قَرَأَ الْكِتَابَ : غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . وَ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ أَنَّ نَافِعاً حَدَّثَهُمْ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : أَوَّلُ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِيْ مَالًا وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهٖ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((حَبِّسْ أَصْلَهُ وَ سَبِّلْ ثَمَرَهُ)) ، قَالَ : فَكَتَبَ . حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .

ابن عمر فرماتے ہیں :تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی اصل فروخت نہیں کی جائے گی نہ ہبہ کی جائے گی، نہ میراث بنائی جائے گی انہوں نے اس کے فوائد وثمرات کو فقراء رشتہ داروں، گردنیں آزاد کرانے ،مجاہدین فی سبیل اللہ، مسافروں اور کمزورلوگوں کے لیے صدقہ کر دیا، جو شخص اس کی نگرانی کرے گا وہ اس میں سے معروف طریقے سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست واحباب کو بھی کھلا سکتا ہے مگر دولت اکٹھی کرنے والا نہ ہو (اپنی ملکیت نہ بنائے)جناب ابن عون کہتے ہیں :میں نے یہ روایت محمد کو بیان کی تو انھوں نے کہا: غیر متاءثل مالا وہ مال کا خواہش منداور امیدوار نہ ہو۔ جناب ابن عون کہتے ہیں : مجھے کتاب پڑھنے والے شخص نے ”غیر متأثل مالاً“ وہ ”مال جوڑنے والا نہ ہو“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : عبداللہ بن عمر العمری نے امام نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں : اسلام میں سب سے پہلا وقف ہونے والا صدقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صدقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا : بے شک میرے پاس کچھ مال ہے اور میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں ۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا اصل اپنی ملکیت میں کرلو اور اس کا پھل وثمرات صدقہ کردو۔“ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ وقف نامہ)لکھ دیا۔

۱۷۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحُبْسِ عَلٰى مَنْ لَّا يُحْصَوْنَ لِكَثْرَةِ الْعَدَدِ

ایسے لوگوں کے لیے وقف کرنا جائز ہے جو کثیر تعداد میں ہونے کی وجہ سے شمار نہ ہو سکتے ہوں

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحُبْسَ إِذَا كَانَ عَلٰى قَوْمٍ لا يُحْصَوْنَ عَدَداً لِكَثْرَتِهِمْ جَائِزٌ أَنْ تُعْطٰى مَنَافِعُ تِلْكَ الصَّدَقَةِ بَعْضَ أَهْلِ تِلْكَ الصِّفَةِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْوَصِيَّةَ إِذَا أَوْصٰى بِهَا لِقَوْمٍ لا يُحْصَوْنَ

لِكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ أَنَّ الْوَصِيَّةَ بَاطِلَةٌ غَيْرُ جَائِزَةٍ عَلَى اتِّفَاقِهِمْ مَعَنَا أَنَّهُ إِذَا أَوْصَى لِلْمَسَاكِيْنِ وَ الْفُقَرَاءِ بِثُلُثِهِ أَوْ بِبَعْضِ ثُلُثِهِ أَنَّ الْوَصِيَّةَ جَائِزَةٌ وَ لَوْ أَعْطَى وَصِيَّةَ بَعْضَ الْفُقَرَاءِ أَوْ بَعْضَ الْمَسَاكِيْنِ أَوْ جَمِيْعَ الْمَسَاكِيْنِ وَ جَمِيْعَ الْفُقَرَاءِ لَا يُحْصَوْنَ كَثْرَةً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ وقف جب بے شمار لوگوں کے لیے ہو جنھیں گننا ممکن نہ ہو تو ایسے صدقے کے فوائد ان میں سے کچھ لوگوں کو بھی دیے جا سکتے ہیں۔ اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ جب وصیت ایسے ان گنت لوگوں کے حق میں کی گئی جنھیں شمار کرنا ممکن نہ ہو تو وصیت باطل ہو جاتی ہے اور ایسی وصیت جائز نہیں۔ حالانکہ یہ علماء ہمارے ساتھ اسی مسئلے میں متفق ہیں کہ اگر وہ شخص مساکین اور فقراء کے لیے ایک تہائی مال یا تہائی مال کے کچھ حصے کی وصیت کرے تو وہ جائز ہے۔ اگر چہ وہ مال کچھ فقراء اور کچھ مساکین کو دے دے یا تمام فقراء اور تمام مساکین کو دے جنھیں شمار کرنا ممکن نہ ہو۔

٢٤٨٤۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، وَ قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، . فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ . لَمْ يَذْكُرِ الصَّنْعَانِيُّ : ابْنَ السَّبِيْلِ . وَ قَالَ : غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ . وَ قَالَ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ : غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ . لَمْ يُذْكَرْ قِرَاءَةُ ابْنِ عَوْنٍ الْكِتَابَ

امام صاحب نے گزشتہ باب کی روایت متعدد راویوں سے بیان کی ہے۔ جناب الصنعانی نے اس میں مسافر کا لفظ بیان نہیں کیا اور ''غیر متمول فیہ'' (وہ مال جمع نہ کرے) کے الفاظ روایت کیے ہیں جناب محمد بن عبدالاعلی نے غیر متاثل (مال اکٹھا نہ کرے، اسے اپنی ملکیت کی طرح نہ بنائے) کے الفاظ روایت کیے ہیں اور ابن عون کے کتاب پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔

١٧٤..... بَابُ إِجَازَةِ الْحَبْسِ عَلَى قَوْمٍ مَوْهُوْمِيْنَ غَيْرَ مُسَمَّيْنَ

ایسے لوگوں پر وقف کرنا جائز ہے جو غیر معلوم ہوں اور ان کے نام بھی متعین و مذکور نہ ہوں

وَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ فِي الرِّقَابِ ، وَ فِي الضَّيْفِ مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ حِصَّةِ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ حِصَّةِ

(٢٤٨٤) انظر الحديث السابق: ٢٤٨٣.

الرِّقَابِ وَ حِصَّةِ الضَّيْفِ مِنْهَا ، وَ إِبَاحَةِ اشْتِرَاطِ الْمُحْبَسِ لِلْقَيِّمِ بِهَا الْأَكْلُ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِيْتِ طَعَامٍ بِكَيْلٍ مَعْلُوْمٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ ، وَ اشْتِرَاطِهِ إِطْعَامَ صَدِيْقِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُطْعِمُ الصَّدِيْقَ مِنْهَا .

اللہ تعالیٰ کے راستے میں، گردنیں آزاد کرانے، مہمان نوازی کے لیے وقف کیا جاسکتا ہے، اگرچہ ان تینوں کے حصے کی شرط لگائے بغیر وقف کرنا درست ہے۔ وقف کرنے والا شخص یہ شرط بھی لگا سکتا ہے کہ وقف مال کی دیکھ بھال کرنے والا خود بھی اس میں سے معروف طریقے سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ جبکہ اس کی مقدار اور وزن کی تعیین وتحدید نہ کی گئی ہو۔

٢٤٨٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَصَابَ عُمَرُ أَرْضاً بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ . وَ قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنْ لَا يُبَاعَ أَصْلُهَا ، لَا تُبَاعُ وَ لَا تُوْهَبُ وَ لَا يُوْرَثُ ، لِلْفُقَرَاءِ وَ الْأَقْوِيَاءِ ، وَ الرِّقَابِ ، وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ، وَ الضَّيْفِ ، وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقاً غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورے کے لیے حاضر ہوئے، پھر مکمل حدیث بیان کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی اصل فروخت نہیں کی جائے گی، نہ بیچی جائے گی نہ ہبہ ہوگی اور نہ میراث بنائی جائے گی۔ یہ فقراء، رشتہ داروں، مجاہدین فی سبیل اللہ، مہمانوں اور مسافروں کے لیے وقف کردی ہے، اس کے نگران پر کوئی گناہ نہیں کہ اس میں سے معروف طریقے سے کھالے یا اپنے دوست کو کھلا دے مگر دولت جمع کرنے والا نہ ہو۔ (اپنی ملکیت نہ بنائے)۔

١٧٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ الْقُرْبَى إِنَّمَا أَرَادَ تَصَدَّقَ بِأَصْلِهَا حَبْساً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول "تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فقراء اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا۔"

(٢٤٨٥) تقدم تخريجه برقم: ٢٤٨٣.

وَ جَعَلَ ثَمَرَهَا مُسْبِلَةً عَلَى مَنْ وَصَفَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ ، وَ الْقُرْبَى ، وَ مَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَبْسَ إِذَا لَمْ يُخْرِجْهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهِ كَانَ صَحِيْحاً جَائِزاً ، إِذْ لَوْ كَانَ الْحَبْسُ لَا يَصِحُّ إِلَّا بِأَنْ يُخْرِجَهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهِ لَكَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ عُمَرَ لَمَّا أَمَرَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ يَدِهِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ - فِي خَبَرِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ - أَنْ يُمْسِكَ أَصْلَهَا فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ أَمْسِكْ أَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْ بِهَا . وَ لَوْ كَانَ الْحَبْسُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِأَنْ يُخْرِجَهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهِ لِمَا أَمَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُوْقَ بِإِمْسَاكِ أَصْلِهَا .

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس زمین کی اصل ملکیت روک کر زمین وقف کردی اور اس کا پھل فقراء اور رشتہ داروں اور جو دیگر لوگ ان کے ساتھ حدیث مذکورہ میں ہیں، ان پر صدقہ کر دیا اس دلیل کے ساتھ کہ جب وقف کرنے والا شخص وقف کو اپنی ملکیت سے نہ نکالے تو یہ صحیح اور جائز ہے کیونکہ اگر وقف کردہ چیز کی ملکیت واقف کے ہاتھ سے نکالے بغیر درست نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس صدقے کے وقت اس کی ملکیت اپنے قبضے سے نکالنے کی ہدایت کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ وہ اصل ملکیت اپنے قبضے میں رکھیں آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس زمین کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھ لو اور اس کے فوائد وثمرات صدقہ کردو۔(یہ بات یزید بن زریع کی روایت میں ہے) لہٰذا اگر وقف شدہ چیز کو وقف کنندہ کی ملکیت سے نکالے بغیر وقف کرنا مکمل نہ ہوتا تو نبی مصطفیٰ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس وقف کی اصل ملکیت اپنے قبضے میں رکھنے کا حکم نہ دیتے۔

٢٤٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِيُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهِ ، فَقَالَ : ((إِحْبِسْ أَصْلَهَا وَ سَبِّلْ ثَمَرَتَهَا . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَحَبَسَهَا عُمَرُ عَلَى السَّائِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ جَعَلَ مِنْهَا يَأْكُلُ وَ يُؤْكِلُ غَيْرَ مُمَاثِلٍ مَالًا .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے صدقے کے بارے میں مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”اس کا اصل (اپنی ملکیت میں رکھ کر) وقف کردو اور اس کا پھل صدقہ کردو۔“ تو حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو مانگنے والے محتاج محروم، مسافر، مجاہدین، گردنیں آزاد کرانے اور مساکین کے لیے وقف کردیا۔ اور (نگران کی حیثیت سے) اس میں سے

(٢٤٨٦) اسناده صحيح : سنن نسائی، كتاب الاحباس، باب حبس المشاع، حديث : ٣٦٥٣ ـ سنن ابن ماجه : ٢٣٩٧ وقد تقدم برقم : ٢٤٨٣ .

کھاتے رہے اور دوست واحباب کو کھلاتے رہے مگر اسے اپنی

ذاتی ملکیت نہیں بنایا۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اصل مال وقف کرنا جائز ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء اس موقف کے قائل ہیں۔ اجماع المسلمین بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ مساجد اور پانی کے مقامات وقف کرنا درست ہے۔

۲۔ وقف شدہ چیز کو بیچنا، اور وراثت بنانا جائز نہیں۔ اور وقف شدہ چیز کے متعلق وقف کنندہ کی شرائط تسلیم کی جائیں گی۔

۳۔ وقف کنندہ کا وقف شدہ مال میں شرائط لگانا صحیح ہے۔

۴۔ ان احادیث میں مال وقف کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ وقف شدہ مال صدقہ جاریہ ہے۔

۵۔ ان احادیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے۔

۶۔ اہل علم وفضل سے مختلف امور اور نیکی کے کاموں کے متعلق مشاورت جائز ہے۔ (شرح النووی: ۱۱/ ۸۷)

۱۷۶..... بَابُ إِبَاحَةِ حَبْسِ آبَارِ الْمِيَاهِ

پانی کے کنویں وقف کرنے کا بیان

۲۴۸۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ حُصَيْناً يَذْكُرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ....

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلًا فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ ، وَ قَالَ : فَإِذَا عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ وَ طَلْحَةُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَ أَنَا كَذٰلِكَ ، إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللهُ لَهُ)) ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَ كَذَا ، وَ أَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا . قَالَ : ((اجْعَلْهَا سِقَايَةً

حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: تو اچانک حضرت علی، زبیر، طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم آ گئے جبکہ میں اسی حالت میں کھڑا تھا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے فرمایا: میں تمھیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے ،کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''کون ہے جو رومہ کا کنواں خریدے (اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے) اللہ اس کی بخشش فرمائے۔'' تو میں نے وہ کنواں اتنا اتنا

(۲۴۸۷) حسن لغیرہ: سنن نسائی، کتاب الاحباس، باب وقف المساجد، حدیث: ۳۶۳۷۔ مسند احمد: ۱/ ۷۰۔ صحیح ابن حبان: ۶۸۸۱.

لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ أَجْرُهَا لَكَ)) . قَالُوْا : اللّٰهُمَّ نَعَمْ .

مال دے کر خرید لیا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: میں نے وہ کنواں اتنی قیمت دے کر خرید لیا ہے آپ نے فرمایا: ''تم اس کنویں کو مسلمانوں کے لیے سبیل بنا دو (لوگ اس سے پانی پئیں اور پلائیں) اور اس کا اجر تمھیں ملے گا۔ سب سامعین نے کہا: ہاں یقیناً ایسے ہی ہے۔

فوائد:......۱۔ کنویں وغیرہ وقف کرنا جائز ہے اور پانی کی فراہمی بہت بڑی نیکی اور عظیم ثواب کا باعث ہے۔

۲۔ اس حدیث میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ انہوں نے بئر رومہ خرید کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالبہ پر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ لیکن بلوائیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم وستم کے اتنے پہاڑ توڑے کہ انہیں ان کے وقف شدہ کنوئیں سے محروم کر دیا۔

۱۷۷..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَبْسِ مِنَ الضِّيَاعِ وَ الْأَرَضِيْنَ

زرعی زمینیں اور جاگیریں وقف کرنے کی وصیت کرنے کا بیان

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تُقَسَّمُ وَرَثَتِيْ شَيْئاً مِمَّا تَرَكْتُ ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ . وَ كَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ ، غَلَبَ عَلَيْهَا عَبَّاساً ، وَ طَالَتْ فِيْهَا خُصُوْمَتُهَا ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَقْسِمَهَا بَيْنَهُمَا ، حَتّٰى أَعْرَضَ عَنْهَا عَبَّاسٌ غَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ ، ثُمَّ كَانَتْ عَلٰى يَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَ حَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں جو چیز چھوڑ جاؤں میرے وارث اسے تقسیم نہیں کریں گے ہم (انبیاء کرام) جو مال چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ صدقہ پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں تھا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر غلبہ پالیا۔ اس بارے میں ان دونوں حضرات کا طویل جھگڑا چلا۔ (پھر دونوں نے اسے تقسیم کرنا چاہا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو دونوں میں تقسیم کرنے سے انکار کر دیا۔ حتی کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس مال سے اعراض کر لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۲۴۸۸) صحيح بخاری، كتاب الوصايا، باب نفقة القيم للوقف، حديث : ۲۷۷۶۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم "لا نورث ما تركنا فهو صدقة"، حديث : ۱۷۶۰۔ مختصراً مرفوع منه.

فَكَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَ هِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا .

نے اس پر غلبہ پالیا۔ پھر یہ حضرت علی کے بیٹے حضرت حسن کے تصرف میں رہا۔ پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نگرانی میں چلا گیا۔ پھر ان کے بعد ان کے بیٹوں علی بن حسین اور حسن بن حسین کی نگرانی میں چلا گیا۔ جو باری باری اس کا انتظام کرتے رہے۔ پھر حضرت زید بن حسن کی نگرانی میں چلا گیا۔ جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی صدقہ ہے۔

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْقَرُ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ جُوَيْرِيَةَ ، قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَا عَبْداً وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ وَسَلَاحَهُ ، وَ أَرْضاً تَرَكَهَا صَدَقَةً .

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت کوئی دینار، درھم، غلام یا لونڈی نہیں چھوڑی تھی، سوائے اپنی خچر اور ہتھیاروں کے اور ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

فوائد :......۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ورثہ تقسیم نہیں ہوتا، بلکہ ان کی وراثت فقراء ومساکین کے لیے صدقہ ہوتی ہے اور اسے رفاہ عامہ پر صرف کیا جاتا ہے، اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ ورثاء میں تقسیم نہ کیا گیا۔

۲۔ عام مسلمان موت سے قبل تمام مال صدقہ نہیں کرسکتا ہے۔ ایک تہائی رقم تک صدقہ وخیرات کرسکتا ہے۔

۱۷۸..... بَابُ فَضَائِلِ بِنَاءِ السُّوْقِ لِأَبْنَاءِ السَّابِلَةِ ، وَ حَفْرِ الْأَنْهَارِ لِلشَّارِبِ

مسافروں کے لیے بازار اور پانی پینے والوں کے لیے نہریں بنانے کی فضیلت کا بیان

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ . فِيْ خَبَرِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَ خَبَرِ أَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ أَنَّ صَدَقَةً قَدْ جَرَتْ تِلْكَ اللَّفْظَةُ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ وَ بِنَاءَ الْبُيُوْتِ لِلسَّابِلَةِ وَ حَفْرَ الْأَنْهَارِ لِلشَّارِبَةِ أَنَّ كُلَّ مَا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِمَّا يَفْعَلُهُ الْمَرْءُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الصَّدَقَةِ .

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ حضرت ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کی راویات میں مذکور آپ کے الفاظ صدقہ جاریہ سے مراد مساجد تعمیر کرنا اور مسافروں کے لیے سرائے بنانے اور پانی پینے کے لیے نہریں کھودنے پر بولا گیا ہے جبکہ مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنائی گئی ہر چیز پر صدقہ کا لفظ بولا جاسکتا ہے۔

(۲۴۸۹) صحيح بخاري، كتاب الوصايا، باب الوصايا، حديث: ۲۷۳۹۔ شمائل ترمذي: ۳۹۹۔ سنن نسائي: ۳۶۲۴۔ مسند احمد: ۲۷۹/۴۔ وليس فيهما عن جويرية رضي الله عنها.

٢٤٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا مَرْزُوْقُ بْنُ الْهُذَيْلِ ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْماً عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ ، أَوْ وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ ، أَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ ، أَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهْراً كَرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَ حَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . كَرَاهُ يَعْنِي : حَفَرَهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا اجر ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں: وہ علم جو اس نے دوسروں کو سکھایا اور اس کی نشر واشاعت میں حصہ ڈالا۔ یا اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی یا مسجد بنا گیا یا مسافروں کے لیے سرائے بنا گیا یا نہر کھدوا گیا یا اپنی صحت اور زندگی میں کوئی مالی صدقہ کر گیا تو ان کا اجر اسے اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''أو نَهْراً كَرَاهُ'' کا معنی ہے: یا اس نے نہر کھدوادی۔''

فوائد:......۱۔ موت کے بعد انسان کو تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، اس کے سوا انسان کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

(۱) علم جو اس نے سکھایا یا کوئی کتاب تصنیف کی۔

(۲) صالح اولاد جو والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔

(۳) صدقہ جاریہ، جب تک لوگ صدقہ جاریہ سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ اس کا اجر وثواب جاری رہتا ہے۔

۲۔ مساجد کی تعمیر مسافروں کے لیے سرائے تعمیر کرنا، نہر کھدوانا اور صحت وحیات میں دیگر رفاعہ عامہ کے کام کرانا یہ صدقہ جاریہ کی اقسام میں سے ہیں اور ان کا اجر وثواب بعد از وفات بھی جاری رہتا ہے۔

۱۷۹...... وَ بَابُ حَبْسِ اٰبَارِ الْمِيَاهِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ

پانی کے کنویں، مالداروں، فقراء اور مسافروں کے لیے وقف کرنے کا بیان

٢٤٩١۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ إِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيُّ بِالرَّمْلَةِ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو ۔ عَنْ زَيْدٍ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أُنَيْسَةَ ۔ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ......

(٢٤٩٠) حسن لغيره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، حديث: ٢٤٢۔ شعب الايمان: ٣٤٤٨.

(٢٤٩١) صحيح بخاري، كتاب الوصايا، باب اذا وقف ارضا او بئرا، حديث: ٢٧٧٨ تعليقاً۔ سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب: ٦١، حديث: ٣٦٩٩۔ سنن نسائي: ٣٦٤٠.

عَـنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : لَمَّا حُـصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهِ ، ثُـمَّ قَـالَ : أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ ، فَـابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِيْ فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؟ قَالُوْا نَعَمْ .

جناب ابوعبدالرحمٰن سُلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو انھوں نے اپنے گھر کے اوپر سے لوگوں کو جھانک کر مخاطب کیا اور فرمایا: میں تمھیں اللہ کے نام کے ساتھ یاد دلاتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رومہ کے کنویں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کیے پانی نہیں پی سکتا تھا۔ پھر میں نے اسے خرید کر ہر امیر غریب اور مسافر کے لیے وقف کر دیا؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں (ایسے ہی ہوا تھا)۔

۱۸۰..... بَابُ إِبَاحَةِ شُرْبِ الْمُحْبَسِ مِنْ مَاءِ الْآبَارِ الَّتِيْ حَبَسَهَا

کنواں وقف کرنے والا شخص اپنے وقف شدہ کنویں سے پانی پی سکتا ہے

۲۴۹۲۔ حَـدَّثَـنَـا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحُلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ بِتَمَامِهِ ، حَدَّثَنِي ....

الْقُشَيْرِيُّ ، قَالَ : شَهِدتُّ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيْبَ عُثْـمَـانُ ، وَ أَشْـرَفَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الـنَّـاسُ مَنْ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَ الْإِسْلَامَ ، هَلْ تَـعْـلَـمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـدِمَ الْـمَـدِيْـنَةَ وَ لَيْـسَ بِهَـا بِئْرٌ مُسْتَعْذَبٌ إِلَّا رُوْمَةُ ، فَقَالَ : ((مَنْ يَشْتَرِيْ رُوْمَةَ فَيَـجْعَلُ دَلْوَهُ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِـخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ ؟)) قَالُوْا : اللّٰهُـمَّ نَـعَـمْ . قَالَ : فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِيْ ، وَ أَنْتُـمْ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُفْطِرَ عَلَيْهَا حَتّٰى أُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ .

جناب قشیری بیان کرتے ہیں کہ جس روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس روز میں بھی اس گھر میں موجود تھا۔ حضرت عثمان نے ہمیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: اے لوگوں میں تمھیں اللہ کی قسم اور اسلام کا حق یاد کرا کے پوچھتا ہوں، کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینے میں سوائے رومہ کے کنویں کے میٹھے پانی کا کوئی کنواں موجود نہیں تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید کر اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈول کی طرح کر دے (یعنی اسے وقف کر دے) تو اسے اس کے بدلے میں اس سے بہتر کنواں جنت میں ملے گا۔'' لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میں نے وہ کنواں اپنے خالص مال سے خریدا تھا (اور

(۲۴۹۲) صحیح لغیرہ: سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ٦١، حدیث: ۳۷۰۳۔ سنن نسائی: ۳٦۳۸۔ مسند احمد: ۱/۷٤۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲٤۸۷.

مسلمانوں کے لیے وقف کردیا تھا)اور (آج)تم مجھے اس کنویں کے پانی سے روزہ افطار کرنے سے منع کرتے ہوحتی کہ میں سمندری پانی سے افطار کرنے پر مجبور ہوں۔

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِ - يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ عَلِمْتُمْ إِنِّي اشْتَرَيْتُ رُوْمَةَ مِنْ مَالِي يُسْتَعْذَبُ مِنْهَا وَ جَعَلْتُ رِشَاءَ فِيْهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ . قَالَ فَعَلَامَ تَمْنَعُوْنِيْ أَشْرَبُ مِنْهَا حَتّٰى أُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ .

حضرت ابواسید انصاری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ (محاصرہ کے دوران) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جھانک کر دیکھا تو فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رومہ کا میٹھے پانی کا کنواں اپنے مال سے خریدا تھا۔ اور میں نے اپنا ڈول ایک عام مسلمان کی طرح بنایا تھا (سب کے لیے وقف کردیا تھا) لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو حضرت عثمان نے پوچھا: تو پھر تم مجھے اس کنویں سے میٹھا پانی پینے سے کیوں روکتے ہوحتی کہ میں سمندری کھارے پانی سے روزہ افطار کرنے پر مجبور ہوں۔

فوائد:......۱۔ کنویں اور پانی کے نل وغیرہ اغنیاء، فقراء اور مساکین کی بہبود اور ضرورت مندوں کے لیے وقف کرنا صدقہ جاریہ ہے۔

۲۔ وقف کنندہ اپنے وقف کردہ کنویں اور نل وغیرہ کا پانی استعمال کرسکتا ہے۔

۳۔ کسی انسان کو اس کی وقف کردہ چیز سے محروم کرنا ظلم ہے۔

۱۸۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَجْرَ الصَّدَقَةِ الْمُحْبَسَةِ يُكْتَبُ لِلْمُحْبِسِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَا دَامَتِ الصَّدَقَةُ جَارِيَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وقف شدہ صدقے کا اجر وثواب واقف کی موت کے بعد اسے اس وقف تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ صدقہ باقی رہتا ہے

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

(۲۴۹۳) انظر الحديث السابق.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ ، أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا اجر اسے ملتا رہتا ہے: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائیں کرے۔''

٢٤٩٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ النِّسَائِيُّ بِبَغْدَادَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيَّ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي أَبَاهُ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَهُ ثَلَاثًا : وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُوْ لَهُ فَيَبْلُغُهُ دُعَاؤُهُ ، أَوْ صَدَقَةً تَجْرِيْ فَيَبْلُغُهُ أَجْرُهَا ، أَوْ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ)) .

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ بہترین چیزیں جو انسان اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں: نیک بیٹا جو اس کے لیے دعائیں کرتا ہے تو اس کی دعائیں پہنچتی ہیں یا صدقہ جاریہ کر جائے تو اس کا اجر اسے پہنچتا رہے گا۔ یا ایسا مفید علم چھوڑ جائے جس پر لوگ عمل کریں (تو اسے اس کا اجر ملتا رہے گا)۔''

فوائد:.....ان احادیث کی وضاحت حدیث (۲۴۹۰) کے تحت ملاحظہ کریں۔

١٨٢..... بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

پانی پلانے کی فضیلت کا بیان، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو

٢٤٩٦۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے

(٢٤٩٤) صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، حديث: ١٦٣١۔ الادب المفرد للبخاری: ٣٨۔ سنن ترمذی: ١٣٧٦۔ سنن نسائی: ٣٦٨١۔ مسند احمد: ٢/٣٧٢۔ سنن الدارمی: ٥٦٥.

(٢٤٩٥) حسن لغيره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، حديث: ٢٤١۔ صحيح ابن حبان: ٤٩٠٢.

(٢٤٩٦) صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، حديث: ١٦٨٠، ١٦٧٩۔ سنن نسائی: ٣٦٩٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٦٨٤۔ صحيح ابن حبان: ٣٣٣٧.

أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ)) . فَقُلْتُ : أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((إِسْقَاءُ الْمَاءِ)) .

اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئیں ہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں کردو۔" میں نے عرض کیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "پانی پلانا (یعنی کنواں کھدوا کر وقف کردو)۔"

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((إِسْقَاءُ الْمَاءِ)) .

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا صدقہ کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "پانی پلانا افضل ہے۔"

۱۸۳..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ مِنْ مَالِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِيْرِ ذُنُوْبِ الْمَيِّتِ بِهَا

میت کی وصیت کے بغیر اس کے مال میں سے اس کی طرف سے صدقہ کرنے کا بیان اس سے میت کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَبِيْ مَاتَ ، وَ تَرَكَ مَالًا وَ لَمْ يُوْصِ ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میرے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں اور کچھ مال بھی چھوڑ گئے ہیں۔ جبکہ وصیت کر کے نہیں گئے۔ تو کیا ان کی طرف سے میں صدقہ کروں تو ان کے گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں!"

۱۸۴..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْأَجْرِ لِلْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ بِالصَّدَقَةِ عَنْهُ مِنْ مَالِهِ

میت کی وصیت کے بغیر اس کے مال سے اس کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجر وثواب میت کے لیے لکھا جاتا ہے

(۲۴۹۷) انظر الحدیث السابق.

(۲۴۹۸) صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب وصول ثواب الصدقات الی المیت، حدیث: ۱۶۳۰۔ سنن نسائی: ۳۶۸۲۔ سنن ابن ماجه: ۲۷۱۶۔ مسند احمد: ۲/۳۷۱.

٢٤٩٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، جَمِيْعاً عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ......

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أُمِّي افْتَلَتَتْ نَفْسُهَا ، وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ أَوْصَتْ بِصَدَقَةٍ . فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . قَالَ : أَبُوْ كُرَيْبٍ : وَلَمْ تُوْصِ وَإِنِّي لَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور مجھے یقین ہے اگر (مرنے سے پہلے) وہ بات چیت کرتیں تو صدقہ کرنے کی وصیت ضرور کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا انھیں اجر وثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں انھیں ثواب ملے گا۔'' جناب ابوکریب کی روایت میں ہے: انھوں نے وصیت نہیں کی، میرا یقین ہے کہ اگر وہ بات کر سکتیں تو ضرور صدقہ کرتیں۔

١٨٥..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ وَ انْتِفَاعِ الْمَيِّتِ فِي الْآخِرَةِ بِهَا

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا بیان جبکہ وہ وصیت کیے بغیر فوت ہوگیا ہو۔ میت کو آخرت میں اس صدقے کا فائدہ ہوگا

٢٥٠٠ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلِ بْنِ ......

سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ قَالَ : خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ ، فَحَضَرَتْ أُمَّ سَعْدٍ الْوَفَاةُ ، فَقِيْلَ لَهَا : أَوْصِيْ . فَقَالَتْ : فِيْمَا أُوْصِيْ ؟ إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ . فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ

جناب سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شرکت کے لیے چلے گئے اس دوران میں ام سعد رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت آ پہنچا۔ ان سے کہا گیا: وصیت کر جائیں۔ وہ فرمانے لگیں: میں کیسی وصیت کروں؟ بلاشبہ سارا مال سعد ہی کا ہے۔ پھر وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے ہی فوت ہوگئیں۔ جب

(٢٤٩٩) صحيح بخاري، كتاب الجنائز، باب موت الفجأة البغتة، حديث: ١٣٧٨ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه، حديث: ١٠٠٤ـ سنن ابي داؤد: ٢٨٨١ـ سنن نسائي: ٣٦٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٧١٧ـ مسند احمد: ٥١/٦ـ مسند الحميدي: ٢٤٣.

(٢٥٠٠) اسناده حسن: سنن نسائي، كتاب الوصايا، باب اذا مات الفجأة هل يستحب لاهله ان يتصدقوا عنه، حديث: ٢٥٠/٦ـ موطا امام مالك: ٧٦٠/٢.

سَعْدٌ . فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ . فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . قَالَ سَعْدٌ : حَائِطُ كَذَا وَ كَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ قَدْ سَمَّاهُ .

حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انھیں ساری بات بتائی گئی۔ تو انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ انھیں فائدہ دے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں انھیں فائدہ دے گا۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا فلاں فلاں باغ اس کا نام لے کر کہا وہ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے۔

٢٥٠١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي يَعْلٰى ـ وَ هُوَ ابْنُ حَكِيْمٍ ـ أَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَخْبَرَهُ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا..........

ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ـ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ ـ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَ أَنَا غَائِبٌ ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِشَيْءٍ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . قَالَ : فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الَّذِي بِالْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَنْهَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنی ساعدہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ اس وقت فوت ہوگئی ہیں جبکہ میں ان کے پاس موجود نہیں تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا وہ صدقہ انھیں فائدہ دے گا آپ نے فرمایا: ''ہاں'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف (کھجوروں) والا باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

٢٥٠٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَعْلٰى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَجُلًا : قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا ؟ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ ، وَ قَالَ : فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اس کا فائدہ ہوگا؟ جناب احمد بن منیع کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ وفات پاگئی ہیں اور میرا ایک

(٢٥٠١) صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب اذا قال ارضی او بستانی صدقة، حدیث: ٢٧٥٦ـ سنن ابی داؤد: ٢٨٨٢ـ سنن ترمذی: ٦٦٩ـ سنن نسائی: ٣٦٨٤، ٣٦٨٥ـ مسند احمد: ٣٣٣/١۔

(٢٥٠٢) انظر الحدیث السابق.

بُسْتَاناً .
کھجوروں کا باغ ہے۔

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ومستحب ہے اور میت کی طرف سے کیے جانے والا صدقات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، ایسے صدقات میت اور صدقہ کرنے والے دونوں کو فائدہ دیتے ہیں، اس پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔ نیز یہ احادیث اللہ تعالیٰ کے فرمان (انسان کے لیے وہی ہے جس کے لیے اس نے کوشش کی) کو خاص کرنے والی ہیں۔ (شرح النووی: ۱۱/ ۸٤)

۲۔ میت صدقہ کی وصیت کرے تو ایسی وصیت قرآن وسنت کے موافق ہو تو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۳۔ میت کی طرف سے صدقہ وخیرات میت کے لیے مفید ہیں۔

۴۔ میت کے لیے افضل صدقہ کنواں کھدوانا، نل لگوانا یا عامۃ الناس کی بہتری کے لیے پبلک مقامات پر پانی کا بندوبست کرنا ہے، یہ زندہ اور مردہ شخص کی طرف سے بہترین صدقہ کی قسم ہے۔

۱۸۶..... بَابُ إِيْجَابِ الْجَنَّةِ بِسَقْيِ الْمَاءِ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا

جن لوگوں کو کبھی کبھار پانی میسر آتا ہو ان لوگوں کو پانی پلانے پر جنت کے واجب ہونے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ هٰذَا مِنْ فَضَائِلِ الْقَوْلِ وَالْأَعْمَالِ، لَا أَنَّهُ جَمِيْعُ الْإِيْمَانِ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ الْاِسْتِقَاءَ عَلٰى بَعِيْرِهِ الْمَاءَ، وَسَقْيَهُ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا لَيْسَ بِجَمِيْعِ الْإِيْمَانِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ فرمان: جس شخص نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا اقرار کرلیا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ یہ فرمان اور فضیلت "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پر عمل کرنے اور اس کا اقرار کرنے کی ہے یہ مطلب نہیں کہ صرف اقرار کرلینا ہی مکمل ایمان ہے جیسا کہ یہ بات یقینی ہے کہ اونٹ پر پانی لاکر ایسے لوگوں کو پلانا جنھیں روزانہ پانی میسر نہیں ہوتا یہ عمل مکمل ایمان نہیں ہے۔

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ....

عَنْ كُدَيْرِ الضَّبِّيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ

جناب کدیر الضبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل

(۲۵۰۳) اسناده ضعيف لا رسالہ۔ **كدير الضبی** کا صحابی ہونا ثابت نہیں لہٰذا سند مرسل ہے۔ مسند الطيالسی: ۱۳۶۱۔ مجمع الزوائد: ۱۷۲/۳ بحوالہ طبرانی فی الکبیر۔

الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : ((تَقُوْلُ الْعَدْلَ ، وَ تُعْطِي الْفَضْلَ)) . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : فَإِنْ لَّمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : ((فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟)) قَالَ : نَعَمْ . قَالَ ((فَاعْهَدْ إِلَى بَعِيْرٍ مِنْ إِبِلِكَ وَ سَقَاءٍ فَانْظُرْ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ لَا يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا فَإِنَّهُ لَا يُعْطَبُ بَعِيْرُكَ وَ لَا يَنْخَرِقُ سِقَاؤُكَ حَتّٰى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَسْتُ أَقِفُ عَلَى سِمَاعِ أَبِي إِسْحٰقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ كُدَيْرٍ .

کردے؟ آپ نے فرمایا: ''عدل وانصاف کی بات کرو اور زائد مال صدقہ خیرات کردیا کرو۔'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں یہ کام نہ کرسکوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے کہا: ''ان میں ایک اونٹ لے کر اس پر مشکیزہ رکھو اور ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جنھیں ایک دن چھوڑ کر پانی ملتا ہے بے شک تمھارے اونٹ کے تھک ہار کر مرنے اور تمھارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے تمھارے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔''
امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے ابواسحاق کے کدیر سے سماع کا علم نہیں ہے۔

❁❁❁❁

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کے احکام و مسائل

اَلْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ كِتَابِ الطَّهَارَةِ

اختصار کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے منقول حج کے احکام و مسائل کا بیان ۔ کتاب الطہارۃ کے شروع میں مذکور شرط کے مطابق

۱..... بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

جو شخص بیت اللہ پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج کرنا فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ . وَالْبَيَانِ أَنَّ الْحَجَّ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ السَّبِيْلَ مِنَ الْإِسْلَامِ .

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔'' (آل عمران : ۹۷) اور اس بات کا بیان کہ بیت اللہ تک سفر کرنے کی استطاعت رکھنے والے پر حج فرض ہے اور وہ اسلام کا رکن ہے۔

۲۵۰۴۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَاجَّيْنِ وَ مُعْتَمِرَيْنِ ، فَقُلْنَا: لَوْ أَتَيْنَا رَجُلًا مِنْ

جناب یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حج اور عمرے کی ادائیگی کے لیے چلے تو ہم نے کہا: اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابہ کی ملاقات کریں تو کتنا اچھا ہو

(۲۵۰۴) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان و الاسلام، حدیث:۸۔ سنن ابی داؤد: ۴۶۹۵۔ سنن ترمذی: ۲۶۱۰۔ سنن نسائی: ۴۹۹۳۔ سنن ابن ماجه: ۶۳۔ مسند احمد: ۲۸/۱۔ وقد تقدم برقم: ۱.

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَقِيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ وَلَا نَعْرِفُهُ ، فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ ، مَا الْإِسْلَامُ ؟ قَالَ : ((أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللهِ ، وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ ، وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ ، وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا)) . قَالَ: صَدَقْتَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهُ .

گا۔ لہٰذا ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں: اس دوران میں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک شخص اچانک نمودار ہوا اس کے کپڑے نہایت سفید اور صاف تھے جبکہ بال بالکل سیاہ اور صاف تھے جبکہ ہم اسے جانتے نہیں تھے (یعنی اجنبی تھا مگر سفر کے آثار اس پر موجود نہیں تھے) وہ قریب ہوکر دوزانوں بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اسلام یہ ہے) کہ تم گواہی دو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو، اور رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم اس تک سفر کی استطاعت رکھتے ہو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اِسْمَ الْإِسْلَامِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بعض دفعہ اسلام پر الف لام تعریف کا ہوتا ہے (اور وہ کل کا معنی دیتا ہے) لیکن اس کے باوجود اس کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر ہوجاتا ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَجَابَ جِبْرِيْلَ فِي الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْ أَصْلِ الْإِسْلَامِ وَ أَسَاسِهِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ ، وَ مَا بُنِيَ مِنَ الْإِسْلَامِ عَلٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ سِوٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ ، إِذِ الْبِنَاءُ عَلَى الْأَسَاسِ سِوَى الْأَسَاسِ ، وَ قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْإِسْلَامِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ عَلٰى أَجْزَاءِ الْإِسْلَامِ الَّتِيْ هِيَ سِوٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ الَّتِيْ أَعْلَمَ فِيْ إِجَابَتِهِ جِبْرِيْلَ أَنَّهَا الْإِسْلَامُ .

اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں جبرائیل علیہ السلام کو اسلام کے اصل اور بنیاد کے بارے میں بتایا ہے (اور یہ اسلام کا ایک جزء ہے، کلی اسلام نہیں) وہ یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر ہے تو جن چیزوں سے اسلام کی مکمل عمارت بنی وہ ان پانچ کے علاوہ ہیں کیونکہ عمارت بنیاد کے علاوہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات نبی کریم ﷺ نے الاسلام جو کہ الف لام سے معرفہ ہے اس کا اطلاق اسلام کے بعض اجزاء پر بھی کیا ہے جو ان پانچ کے علاوہ ہیں جو نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل کو جواب دیتے ہوئے بیان کیے ہیں کہ یہ اسلام کے ارکان ہیں۔

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ)) .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔“

فوائد :...... حج کی تعریف: حج سے مقصود طواف، سعی، وقوف عرفہ اور تمام مناسک حج کو بطور عبادت ادا کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا کی خاطر مکہ کا قصد کرنا ہے۔

یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور اسلام کے ضروری فرائض میں سے فرض ہے اور اگر کوئی شخص حج کے وجوب کا انکار کر دے تو وہ کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔

حج فرض کب ہوا؟ جمہور علماء کے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ حج چھ ہجری کو فرض ہوا تھا اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ حج نو یا دس ہجری کو فرض ہوا تھا۔ (فقه السنة : ۱/ ۵۵۰)

۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْجِيلِ الْحَجِّ خَوْفَ فَوْتِهِ بِرَفْعِ الْكَعْبَةِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّهَا تُرْفَعُ بَعْدَ هَدْمٍ مَرَّتَيْنِ

حج کو جلدی ادا کرنے کا بیان۔ اس خوف کی بنا پر کہ کہیں کعبہ کے اٹھائے جانے کی وجہ سے حج فوت نہ ہو جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ کعبہ دو بار منہدم ہونے کے بعد اٹھا لیا جائے گا

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ ، ثَنَا

(۲۵۰۵) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۸، ۳۰۹.

حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اسْتَمْتِعُوْا مِـنْ هٰـذَا الْبَيْتِ فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ وَ يُرْفَعُ فِـى الثَّـالِـثِ)) . قَـالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُهُ : وَ يُـرْفَعُ فِي الثَّالِثِ يُرِيْدُ بَعْدَ الثَّالِثَةِ ، إِذْ رُفِعَ مَـا قَدْ هُدِمَ مَحَالٌ ، لِأَنَّ الْبَيْتَ إِذَا هُدِمَ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ اِسْمُ بَيْتٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ بِنَاءٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیت اللہ سے فائدہ اٹھالو کیونکہ یہ دو بار منہدم ہو گا اور تیسری بار اٹھالیا جائے گا۔''

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کا یہ فرمان کہ ''تیسری بار اس کی عمارت اٹھالی جائے گی'' کا مطلب یہ ہے کہ تیسری بار منہدم ہونے کے بعد اٹھالیا جائے گا کیونکہ منہدم شدہ کو اٹھانا محال ہے کیونکہ جب گھر گر جائے اور وہاں کوئی عمارت باقی نہ رہے تو اسے ''بیت'' گھر کا نام نہیں دیا جاتا۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رَفْعَ الْبَيْتِ يَكُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ بَعْدَ مُدَّةٍ لَا قَبْلَ خُرُوْجِهِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ يُعْتَمَرُ وَ يُحَجُّ الْبَيْتُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بیت اللہ کا اٹھایا جانا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے ایک عرصے بعد ہوگا۔ ان کے نکلنے سے پہلے نہ ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا

۲۵۰۷۔ حَـدَّثَـنَـا أَبُوْ قُدَامَةَ وَ أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بِسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ـ وَ هُوَ الْقَطَّانُ ـ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ ....

عَـنْ أَبِـيْ سَـعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيُحَجَّنَّ هٰذَا الْبَيْـتُ وَ لَيُـعْتَـمَـرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ)) . وَ قَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ : بَعْدَ يَأْجُوْجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی اس بیت اللہ کا حج وعمرہ ضرور کیا جائے گا۔'' ابوقدامہ کی روایت میں ہے: یاجوج ماجوج کے بعد حج وعمرہ ہوتا رہے گا۔ اور جناب

(۲۵۰۶) اسناده صحيح۔ صحيح ابن حبان: ۶۷۱۸۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۴۱۔ مسند البزار: ۱۰۷۲۔ الصحيحة: ۱۴۵۱.

(۲۵۰۷) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب قول الله تعالى ﴿جعل الله الكعبة......﴾، حديث: ۱۵۹۳۔ مسند احمد: ۳/۲۷۔ وفی مسند عبد بن حميد: ۹۴۱ من طريق آخر.

وَ مَأْجُوجَ ، وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰی لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ .　ابو موسیٰ کی روایت میں ہے: اس گھر کا حج ضرور کیا جائے گا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کے بعد دوبارہ کعبہ کی تعمیر ہوگی اور اہل اسلام پھر سے اس گھر کو آباد کریں گے اور پھر سے حج وعمرہ کا انعقاد ہوگا اور جب تک اہل اسلام اور اسلام باقی رہے گا، تب تک فریضہ حج کی ادائیگی ہوتی رہے گی۔

٥..... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ فَرْضِ الْحَجِّ وَ أَنَّ الْفَرْضَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَى الْمَرْءِ لَا أَكْثَرَ مِنْهَا

حج کی فرضیت اور اس بات کا بیان کہ آدمی پر صرف ایک بار حج کرنا فرض ہے

٢٥٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی ، أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ)) . فَقَالَ رَجُلٌ : أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ ، حَتّٰى أَعَادَهَا ثَلَاثًا . فَقَالَ : ((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا)) . وَ قَالَ : ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، وَ إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوْا عَنْهُ . قَالَ : فَأُنْزِلَتْ ، ﴿لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو کہا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔'' تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض ہے۔ تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ اس نے یہی سوال تین بار کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو وہ فرض ہو جاتا۔ اور اگر (ہر سال) فرض ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر سکتے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''تم مجھے چھوڑ دو جب تک میں تمھیں چھوڑے رکھوں (خواہ مخواہ سوال نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ بھی اس لیے تباہ و برباد ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بہت زیادہ سوال کرتے تھے اور انبیائے کرام سے بہت باتوں میں اختلاف کرتے تھے۔ لہٰذا میں تمھیں جس چیز کا حکم دوں تو تم حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے تمھیں روک

(٢٥٠٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، حديث : ١٣٣٧ ـ سنن نسائي : ٢٦٢٠ ـ مسند احمد : ٢/٥٠٨ ـ صحيح ابن حبان : ٣٧٠٥ ـ وفي صحيح البخاري، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، حديث : ٧٢٨٨ ـ من طريق الاعرج عن ابى هريرة رضى الله عنه.

دوں تو تم اس سے رک جاؤ۔“

راوی کہتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ”(اے ایمان والو) ایسی باتوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔“ (المائدہ: ۱۰۱)

فوائد :......ا۔علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حج زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔البتہ اگر کوئی شخص حج کی نذر مانے تو نذر کو پورا کرنا واجب ہے اور ایک سے زائد بار حج کرنا نفل عبادت ہے۔

(فقہ السنہ: ۱/ ۵۵۳. شرح النووی: ۹/ ۱۰۲)

۶..... بَابُ إِبَاحَةِ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَّحُجُّ عَلَيْهَا

امام کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی شخص کو سفر حج کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اونٹ دے دے

۲۵۰۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولاس کی حدیث میں کتاب الزکاۃ میں بیان کر چکا ہوں (جو اس مسئلے کی دلیل ہے۔)

۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحَجِّ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحْبَسَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف شدہ جانوروں پر سفر حج کرنے کی رخصت کا بیان

۲۵۱۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أُمِّ مَعْقِلٍ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الصَّدَقَاتِ أَيْضاً.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلے کی دلیل حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جسے میں کتاب الصدقات میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد :......امام کسی ایسے شخص کو جو حج میں شامل ہونے سے قاصر ہے اور اسے سواری کی ضرورت ہو تو۔اسے سواری فراہم کرسکتا ہے اور اللہ کے راہ میں وقف شدہ سواری دے سکتا ہے امام کو اس تصرف کا حق ہے اور وہ رعایا کی فلاح اور بھلائی کے لیے بیت المال سے تصرف کرسکتا ہے۔

۸..... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ إِذِ الْحَاجُّ مِنْ وَفْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

حج کی فضیلت کا بیان کیونکہ حاجی اللہ تعالیٰ کے سفیروں میں سے ایک ہے

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ وَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ، سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ

(۲۵۰۹) تقدم برقم: ۲۳۷۷. (۲۵۱۰) تقدم برقم: ۲۳۷۶.

أَبِي يَقُوْلُ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَفْدُ اللّٰهِ ثَلاثَةٌ : الْغَازِيْ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے سفیر تین ہیں: مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والا۔''

فوائد: ......اس حدیث میں غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے شخص کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک یہ بڑے قدردان ہیں، کیونکہ ان کی منشاء ومرضی فقط رب تعالی کی رضا ہوتی ہے۔

٩..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِعْلَ قَدْ يُضَافُ إِلَى الْفِعْلِ ، لَا أَنَّ الْفِعْلَ يُفْعَلُ فِعْلًا كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ

پے درپے حج اور عمرہ ادا کرنے کے حکم کا۔ بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک ہی نیک عمل متعدد بار کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ عمل صرف ایک ہی بار کیا جاسکتا ہے جیسا کہ بعض جہلاء کا خیال ہے

٢٥١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، قَالَ ، وَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيْقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا تَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ الذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ . وَ لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ)) .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پے درپے حج اور عمرہ ادا کیا کرو کیونکہ حج وعمرہ فقر وفاقہ کو مٹاتے اور گناہوں کو ایسے ہی صاف کردیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو صاف کردیتی ہے اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے۔''

٢٥١٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ حَدَّثَنِيْهِ سُمَيٌّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

(٢٥١١) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب مناسک الحج، باب فضل الحج، حدیث: ٢٦٢٦۔ صحیح ابن حبان: ٣٦٩٢۔ مستدرک حاکم: ٤١٤/١.

(٢٥١٢) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرۃ، حدیث: ٨١٠۔ سنن نسائی: ٢٦٣٢۔ مسند احمد: ٣٨٧/١۔ صحیح ابن حبان: ٣٦٨٥.

(٢٥١٣) صحیح بخاری، کتاب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ وفضلها، حدیث: ١٧٧٣۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث: ١٣٤٩۔ سنن نسائی: ٢٦٣٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٨٨٨۔ مسند احمد: ٢٤٦/٢۔ صحیح ابن حبان: ٣٦٨٧.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہی ہے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں عمرہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ دو عمروں کے درمیانی گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

۲۔ پے در پے عمرہ کرنے کی بڑی فضیلت ہے کہ عمرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۳۔ حج مبرور جس میں لغو و واہیات گفتگو اور گناہ نہ ہوں اس کی لازمی جزا جنت ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۲)

۱۰..... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الَّذِيْ لَا رَفَثَ فِيْهِ، وَلَا فُسُوْقَ فِيْهِ، وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا بِهِ

ایسے حج کی فضیلت کا بیان جس میں آدمی نہ اپنی بیوی سے بوس و کنار کرے اور نہ فسق و فجور میں مبتلا ہو ایسے حج سے آدمی کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عِيَاضٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ...........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَأَنَّمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ایسا حج کیا جس میں اس نے اپنی بیوی سے بوس و کنار کیا نہ فسق و فجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسے (صاف ہو کر) لوٹتا ہے گویا کہ اس کی والدہ نے اسے (ابھی) جنم دیا ہو۔''

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا

اس بات کا بیان کہ حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ

جناب ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن

(۲۵۱۴) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: ۱۵۲۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث: ۱۳۵۰۔ سنن نسائی: ۲۶۲۸، سنن ترمذی: ۸۱۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۸۸۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۹۴۔ مصنف عبدالرزاق: ۸۸۰۰۔

(۲۵۱۵) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ، حدیث: ۱۲۱۔ مسند احمد: ۴/ ۱۹۹۔

الْعَاصِ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلًا ، وَقَالَ : فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُبْسُطْ يَمِيْنَكَ لِأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَدَهُ ، فَقَبَضْتُ يَدِيْ . فَقَالَ : ((مَالَكَ يَا عَمْرُو ؟)) قَالَ : أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ . قَالَ : ((تَشْتَرِطُ مَاذَا ؟)) قَالَ : أَنْ يُغْفَرَ لِيْ . قَالَ : ((أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا ، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) .

عاص رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کی تیمارداری کے لیے) آئے جبکہ وہ حالت نزع میں تھے وہ بڑی دیر تک روتے رہے، پھر فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اپنا دایاں دست مبارک بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو تمھیں کیا ہوا؟ (ہاتھ پیچھے کیوں کیا ہے)'' حضرت عمرو کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیسی شرط لگانا چاہتے ہو؟'' انھوں نے عرض کی: کہ اسلام لانے سے میرے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تمھیں علم نہیں کہ اسلام گزشتہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج بھی پچھلے گناہوں کی بخشش کا باعث بن جاتا ہے۔''

فوائد :......۱۔ ایسا حج جس میں دوران حج فحش ولغو گفتگو نہ ہو اور جماع کا ارتکاب نہ ہو، ایسے حاجی کے گزشتہ تمام گناہ مٹ جاتے ہیں اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ولادت کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

۲۔ قبول اسلام، حج اور ہجرت سے سابقہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

۱۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الْحَاجِّ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرُوْا لَهُ

حاجی سے دعا کرانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کرام اور جن کے لیے حجاج دعا کریں، سب کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی ہے

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَرِيْكٍ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ....

(۲۵۱۶) اسنادہ ضعیف: اس کی سند میں شریک بن عبداللہ القاضی راوی ضعیف ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۴۱۔ مسند البزار: ۱۱۵۵۔ مجمع الزوائد: ۳/۲۱۱.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحُجَّاجِ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ حجاج کرام کی بخشش فرما اور ان لوگوں کو بھی معاف فرما جن کی بخشش کی دعا حاجی کرے۔"

۱۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ إِلَى الْحَجِّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ تَبَرُّكًا بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تبرک حاصل کرتے ہوئے سفر حج جمعرات کو شروع کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سفر جمعرات کے دن ہی شروع کرتے تھے

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ....

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرِ الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ .

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر جہاد وغیرہ کے لیے روانہ ہوتے تو جمعرات ہی کے دن روانہ ہوتے۔

فوائد:......حج وعمرہ اور جہاد کے لیے سفر پر روانگی کے لیے جمعرات کا دن خاص کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّدِ لِلسَّفَرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُخَالَفَةً لِبَعْضِ مُتَصَوِّفَةِ أَهْلِ زَمَانِنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے زادِ سفر لینا مستحب ہے اور ہمارے دور کے بعض صوفیوں کی مخالفت کرنی چاہیے جو زادِ سفر ساتھ نہیں لیتے

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ عُرْوَةُ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ : فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ يَعْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ۔ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کی اجازت ملنے پر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت

(۲۵۱۷) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من اراد غزوة فوری بغیرها، حدیث: ۲۹۴۹۔ سنن ابی داؤد: ۲۶۰۵۔

(۲۵۱۸) صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبی ﷺ، حدیث: ۳۹۰۵۔ سنن ابی داؤد: ۴۰۸۳۔ مسند احمد: ۶/۱۹۸۔ وتقدم طرقه برقم: ۲۹۵۔

الْخُرُوْجِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نَعَمْ)) . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَجَهَّزْتُهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ ، فَصَنَعْتُ لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى ذَاتَ النِّطَاقِ .

دے دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا باپ آپ پر قربان میں بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں (تم بھی چلو)'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے جلدی سے دونوں کے لیے سامان سفر تیار کیا اور ان کے لیے زادسفر تیار کر کے ایک چرمی تھیلے میں ڈال دیا پھر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر ایک ٹکڑا اتارا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھ دیا اسی وجہ سے ان کا لقب ذات النطاق (کمر بند والی خاتون) پڑ گیا۔''

فوائد:......١۔ سفر میں زادِراہ لینا مستحب فعل ہے اور حجاج کرام کو خاص تاکید کی گئی ہے کہ وہ دوران حج توشہ ساتھ رکھیں اور دور جاہلیت کے لوگوں کی طرح بھکاری بن کر نہ پھیریں لہٰذا حج کے دنوں میں دوسری سفری ضروریات کی طرح زادِراہ کا انتظام کرنا بھی حاجی کی ذمہ داری ہے۔

١٥..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ

عورت کے لیے اپنے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا منع ہے

وَ غَيْرِ زَوْجِهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ فِي التَّأْقِيْتِ غَيْرُ دَالٍّ تَوْقِيْتُهُ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ التَّأْقِيْتِ مِنَ السَّفَرِ مُبَاحٌ سَفَرُ الْمَرْأَةِ مَعَ غَيْرِ مُحْرِمٍ وَ غَيْرِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ سَفَرُهَا أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ .

اس سلسلے میں وارد حدیث میں مدت سفر کا تعین موجود ہے لیکن یہ تعین اس بات کی دلیل نہیں کہ اس سے کم مدت کا سفر عورت اپنے محرم یا خاوند کے بغیر بھی کر سکتی ہے جبکہ سفر تین دن رات سے کم ہو۔

٢٥١٩۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا سَلْمٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيِّ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ زَائِدَةَ - كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَ قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ....

(٢٥١٩) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، حديث: ١٣٤٠۔ سنن ابی داؤد: ١٧٢٦۔ سنن ترمذی: ١١٦٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٨٩٨۔ مسند احمد: ٥٤/٣.

عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ سَفَراً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِداً إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ: أَبُوْهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ أَخُوْهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد سفر اپنے محرم کے بغیر کرے یعنی اپنے والد، بیٹے، بھائی، خاوند یا کسی اور محرم رشتہ دار کے بغیر۔“

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ . وَفِي حَدِيْثِ الْآخَرِيْنِ : لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَراً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِداً ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

یہ روایت جناب ابومعاویہ کی ہے۔ دوسرے دو راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی عورت تین دن یا اس سے زائد سفر نہ کرے ابن ابی زائدہ کی روایت میں صرف تین دن کا ذکر ہے۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى ، عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ .

امام صاحب نے اپنے استاد علی بن خشرم کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا ہے۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثاً إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان عورت کو تین دن کا سفر اس کے محرم کے بغیر طے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ وَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصِّي لَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ الزَّوْجُ ، وَ خَبَرُ أَبِي سَعِيْدٍ مُتَقَصِّي لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الزَّوْجَ وَخَبَرُ أَبِي سَعِيْدٍ مُتَقَصّٰى ذِكْرَ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ وَ الزَّوْجِ جَمِيْعًا .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں اور حضرت ابن عمر کی یہ روایت مختصر ہے، مفصل نہیں کیونکہ اس میں خاوند کا ذکر نہیں ہے جبکہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت مفصل ہے جس میں محرم رشتہ داروں اور خاوند کا ذکر موجود ہے۔

(۲۵۲۰) انظر الحديث السابق.

(۲۵۲۱) صحيح بخاري، كتاب التقصير، باب في كم يقصر الصلاة، حديث: ۱۰۸۷ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، حديث: ۱۳۳۸ـ سنن ابى داؤد: ۱۷۲۷ـ مسند احمد: ۲/ ۱۳.

۱۶..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْمَيْنِ مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَ غَيْرِ ذِي رَحِمِهَا

محرم رشتہ دار اور خاوند کے بغیر عورت کا دو دن کا سفر کرنا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا ثَلَاثًا لَهَا أَنْ تُسَافِرَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَ غَيْرِ ذِي رَحِمِهَا ، بِذِكْرِ لَفْظَةٍ فِي تَوْقِيْتِ الْيَوْمَيْنِ لَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْقِيْتِهِ يَوْمَيْنِ إِبَاحَةَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهَا .

میری اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو تین دن کا سفر بغیر محرم اور خاوند کے کرنے سے منع فرمایا ہے تو اسے بغیر محرم اور خاوند کے تین دن سے کم سفر کرنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ اس سلسلے میں دو دن کے سفر کی تعیین والی حدیث کا بیان جس سے نبی کریم ﷺ کی مراد یہ نہیں کہ اس سے کم سفر بغیر محرم کے کرنا جائز ہے۔

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ - يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيٰى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ)) .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان عورت اپنے خاوند یا محرم رشتہ دار کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے۔''

۱۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

عورت کے لیے بغیر محرم ایک دن رات سفر کرنا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ إِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمَيْنِ سَفَرٌ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ يَوْمَيْنِ ، إِذْ قَدْ زَجَرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَافِرَ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ .

اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو بغیر محرم دو دن کا سفر کرنے سے منع کر کے اس سے کم مدت کا سفر کرنے کی اجازت نہیں دی، وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسلمان عورت کو بغیر محرم ایک دن رات کا سفر کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

(۲۵۲۳) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب فی کم یقصر الصلاة، حدیث: ۱۰۸۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیرہ، حدیث: ۱۳۳۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۲۴۔ سنن ترمذی: ۱۱۷۰۔ مسند احمد: ۲/۲۵۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۲۶۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)).

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ - عِلْمِيْ - أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: عَنْ أَبِيْهِ خَلَا بِشْرِ بْنِ عُمَرَ. هٰذَا الْخَبَرُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر محرم کے طے کرے۔ ابوبکر کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اصحاب مالک میں سے بشر بن عمر کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث بروایت "عن سعيد بن ابی سعيد عن ابيه" بیان کی ہو، یہ حدیث مؤطا میں "عن سعيد عن ابی هريرة" سے مذکور ہے۔

٢٥٢٤ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَعِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخَبَرِ: هُوَ صَحِيْحٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَجْلَانَ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

"امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے استاد یونس بن عبدالاعلیٰ کی سند سے بیان کی ہے۔

١٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا مَعَ غَيْرِ ذَوِيْ مَحْرَمٍ يَوْمًا وَّ لَيْلَةً السَّفَرَ الَّذِيْ هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ، إِذْ قَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنْ تُسَافِرَ لَيْلَةً وَاحِدَةً مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بغیر محرم ایک دن رات کے سفر سے منع کر کے اس سے کم سفر کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بغیر محرم کے صرف ایک رات کا سفر کرنے سے بھی منع کیا ہے

(٢٥٢٤) سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب المرأة تحج بغير ولی، حديث: ٢٨٩٩ - مسند احمد: ٢٣٦/٢ وانظر الحديث السابق.

اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ يَوْمًا تُرِيْدُ بِلَيْلَتِهٖ وَلَيْلَةً تُرِيْدُ بِيَوْمِهَا . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿ اٰيَتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا﴾ وَقَالَ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ ﴿اٰيَتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ فَبَانَ وَثَبَتَ أَنَّهٗ أَرَادَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلَيَالِيْهَا ، وَصَحَّ أَنَّهٗ أَرَادَ ثَلَاثَ لَيَالٍ بِأَيَّامِهِنَّ .

ہاں یہ ممکن ہے کہ ایک رات بول کر مراد دن اور رات لیا گیا ہو جیسا کہ میں اپنی کتب میں متعدد جگہ پر بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ دن کہہ کر رات سمیت مراد لیتے ہیں۔ اور کبھی رات کہہ کر دن سمیت مراد لیتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشارے کے سوابات چیت نہ کر سکو گے۔'' (آل عمران:۴۱) اور سورۂ مریم میں فرمایا: ''تیری نشانی یہ ہے کہ تو صحیح سلامت ہونے کے باوجود تین راتیں لوگوں سے کلام نہیں کر سکے گی۔'' (مریم: ۱۰) اس سے وضاحت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی مراد تین دن ان کی راتوں سمیت تھی اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ تین راتوں سے مراد ان کے دنوں سمیت ہیں۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت ایک رات کا سفر اپنے محرم کے بغیر نہ کرے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب الکبیر میں یہ روایات تفصیل سے بیان کی ہیں۔

فوائد:......۱۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ان احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ جس سفر پر سفر (لفظ) کا اطلاق ہوتا ہے، عورت کے لیے ایسا ہر سفر محرم کے بغیر ممنوع ہے خواہ سفر کی مدت تین دن، دو دن، ایک دن، ایک برید یا اس سے کم ہو کیونکہ اس بارے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مطلق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور یہ روایت ہر قسم کے سفر کو شامل ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۰۳)

۲۔ عورت محرم کے بغیر حج کا سفر کر سکتی ہے یا نہیں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ کچھ علماء کا موقف ہے چونکہ حج عورت پر فرض ہے اور اگر کسی عورت کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے سفر میں محرم میسر نہ آئے تو وہ بغیر محرم کے قابل اعتماد مسلم عورتوں کے ساتھ مل کر حج کا فریضہ ادا کر سکتی ہے، لیکن محدثین کرام، حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا موقف ہے کہ عورت کے لیے سفر حج میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔ اور احادیث الباب بھی اس موقف کی موید ہیں۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان

(۲۵۲۵) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۲۳.

کرتے ہیں۔احادیث الباب دلیل ہیں کہ عورت پر حج تب فرض ہوتا ہے۔جب سفر حج میں اسے محرم میسر ہو۔

(نیل الاوطار: ۴۰/ ۳۱۰)

۱۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ بَرِيْدًا مَعَ غَيْرِ ذِىْ مَحْرَمٍ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِزَجْرِهِ إِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَنَّهُ مُبَاحٌ لَهَا سَفَرٌ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ

عورت کے لیے بغیر محرم ایک برید (بارہ میل) سفر طے کرنا منع ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس سے کم سفر کی اجازت نہیں دی

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ سَعِيْدٍ ، ....

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِيْدًا إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)) وَ قَالَ يُوْسُفُ : إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الْبَرِيْدُ إِثْنَا عَشَرَ مِيْلًا بِالْهَاشِمِيِّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت بغیر محرم کے ایک برید (بارہ میل) کا سفر طے نہ کرے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک برید بارہ میل ہاشمی ہوتے ہیں۔

۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ زَجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَفَرِهَا بِلَا مَحْرَمٍ زَجْرُ تَحْرِيْمٍ لَا زَجْرُ تَأْدِيْبٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا عورت کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع کرنا حرمت کے لیے ہے یہ منع ادب کے لیے نہیں ہے

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ۔ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۲۵۲۶) شاذ: ”برید“ کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت شاذ ہے۔الضعیفة: ۵۷۲۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی المرأة تحج بغیر محرم، حدیث: ۱۷۲۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۱۶.

(۲۵۲۷) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیرہ، حدیث: ۴۲۲/ ۱۳۳۹۔ مسند احمد: ۲/ ۳۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۲۱۔ وقد تقدم برقم: ۲۵۲۳.

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثاً إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا)) .

فرمایا: ''کسی عورت کے لیے اپنے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا حلال نہیں ہے۔''

فوائد:......مکرر ۲۵۱۹۔

۲۱..... بَابُ إِبَاحَةِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ عَبْدِ زَوْجِهَا أَوْ مَوْلَاهُ

عورت اپنے خاوند کے غلام یا اس کے آزاد کردہ غلام کے ساتھ سفر کر سکتی ہے

إِذَا كَانَ الْعَبْدُ أَوِ الْمَوْلَى يُوْثَقُ بِدِيْنِهِ وَ أَمَانَتِهِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْعَبْدُ أَوِ الْمَوْلَى بِمَحْرَمٍ لِلْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ حُكْمُ سَائِرِ النِّسَاءِ حُكْمَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا أَخَالُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخْبَرَ أَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَجَائِزٌ أَنْ يَّكُوْنَ الْعَبْدُ وَ الْأَحْرَارُ مَحْرَماً لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ سَفَرَ مَيْمُوْنَةَ مَعَ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ أُمُّ أَبِيْ رَافِعٍ إِذْ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

جبکہ وہ غلام یا مولیٰ اپنے دین اور امانت داری کے لحاظ سے با اعتماد ہو اگر چہ وہ غلام یا مولیٰ عورت کا محرم رشتہ دار نہ بھی ہو یہ حکم اس وقت درست ہوگا جب تمام عورتوں کا حکم ازواج مطہرات والا ہو اور میرا خیال نہیں کہ ایسے ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ ازواج مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں، اس لیے جائز ہے کہ غلام مرد یا آزاد شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے محرم بن جائیں (کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہیں) لہٰذا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کرنا اس لیے جائز تھا کیونکہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی ماں کی حیثیت رکھتی تھیں کیونکہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

۲۵۲۸۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو ـ وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ـ عَنْ بُكَيْرٍ ـ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ـ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ أَبِيْ رَافِعٍ حَدَّثَهُ ....

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ بَعْثٍ مَرَّةً ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِمَيْمُوْنَةَ . فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ فِي الْبَعْثِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلَسْتَ تُحِبُّ مَا أُحِبُّ ؟)) قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک لشکر کے ساتھ تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا: ''جاؤ میمونہ رضی اللہ عنہا کو میرے پاس لے آؤ۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی میں تو لشکر میں شامل ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کو میں پسند کرتا ہوں کیا تم اسے پسند نہیں کرتے؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے

(۲۵۲۸) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۳۹۱/۶.

اللّٰهِ . قَالَ : ((إِذْهَبْ ، فَأْتِنِي بِهَا)) . قَالَ : فَذَهَبْتُ فَجِئْتُهُ بِهَا .

رسول! آپ نے فرمایا: ''جاؤ انھیں میرے پاس لے آؤ۔'' حضرت ابورافع فرماتے ہیں: تو میں گیا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس لے کر آیا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ قابل اعتماد مسلمان غلام کو دوران سفر عورت کا محرم بنانا جائز ہے اور ایسے غلام کے ساتھ عورت کو سفر میں روانہ کرنا جائز ہے۔

۲۲...... بَابُ ذِكْرِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ لِأَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ ، وَ أَمْرِ الْحَاكِمِ زَوْجَهَا بِاللِّحَاقِ بِهَا لِلْحَجِّ بِهَا

عورت کا بغیر محرم حج ادا کرنے کے لیے چلے جانا اور امام کا اس کے خاوند کو حکم دینا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج ادا کرے

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو - وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ : ((أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)) ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا ، وَ انْطَلَقَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً . قَالَ : ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''خبردار کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر علیحدگی میں ہرگز نہ جائے۔'' تو ایک شخص کھڑا ہو گیا، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھ لیا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لیے روانہ ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

۲۵۳۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَعْبَدٍ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ..........

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ ، يَقُوْلُ : فَذَكَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ منبر پر خطبہ ارشاد فرما

(۲۵۲۹) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من اكتتب فی جیش فخرجت امراته حاجة، حدیث: ۳۰۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغیره، حدیث: ۱۳۴۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۹۱۷۴۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۰۰۔ مسند احمد: ۲۲۲/۱۔ مسند الحمیدی: ۴۶۸۔

(۲۵۳۰) انظر الحدیث السابق.

الْـحَـدِيْـثَ نَحْوَهُ وَ قَالَ : ((فَاذْهَبْ فَحُجَّ بِامْرَأَتِكَ)) . رہے تھے پھر بقیہ حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''تم جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ خاوند محارم میں شامل ہے۔

۲۔ عورت کا جب کوئی اور محرم نہ ہو تو سفر کے لیے خاوند کا ساتھ ہونا لازم ہے۔

۳۔ احمد اور شافعیہ کا مذہب ہے کہ خاوند عورت کو سفر حج سے روک سکتا ہے اور اسے حج میں تاخیر کرا سکتا ہے۔

(نیل الاوطار: ۴/ ۳۱۰)

۴۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر حج کے لیے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا شرط ہے کیونکہ اگر محرم کی شرط نہ ہوتی تو نبی ﷺ جہاد میں شریک صحابی کو عورت کے ساتھ شامل ہونے پر مجبور نہ کرتے۔

۵۔ موجودہ دور میں ٹریولز ایجنسیوں کا مصنوعی محرم بنانا خلاف شریعت ہے اور ایسے محرم سے سفر کے لیے محرم کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا قلبی تسکین کے لیے ایسے محارم کا انتخاب شریعت کے اس سفری قانون کی پاسداری نہیں کرتا۔

۲۳..... بَابُ تَوْدِيْعِ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ

اپنے مسلمان بھائی کو سفر کے وقت الوداع کرنے کا بیان

۲۵۳۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ۔ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ ۔ ثَنَا حَنْظَلَةُ أَنَّهُ سَمِعَ.........

الْـقَاسِمَ يَقُوْلُ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَـقَـالَ : أَرَدْتُ سَفَراً . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : انْتَظِرْ حَتّٰى أُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا ، اَسْتَـوْدِعُ اللّٰـهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ .

جناب قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں سفر پر جا رہا ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تھوڑا انتظار کرو حتی کہ میں تمھیں ویسے ہی رخصت کر سکوں جیسے رسول اللہ ﷺ ہمیں اس دعا کے ساتھ الوداع کہتے تھے: اَسْتَودِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَـوَاتِيْـمَ عَـمَـلِكَ۔'' میں تمھارے دین، تمھاری امانت داری اور تمھارے اعمال کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

فوائد:......مسافر کو ان مسنون کلمات کے ساتھ الوداع کرنا مستحب فعل ہے۔

(۲۵۳۱) اسناده صحيح: سنن كبرىٰ نسائى: ۸۷۵۴ وعمل اليوم والليلة: ۵۲۲ من طريق الوليد بهذا الاسناد۔ سنن ابى داؤد، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند الوداع، حديث: ۲۶۰۰۔ سنن ترمذى: ۳۴۴۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۳۶ من طريق اٰخر عن ابن عمر رضى الله عنهما.

۲۴..... بَابُ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ

مسلمان بھائی کو دعا دے کر سفر پر روانہ کرنے کا بیان

۲۵۳۲۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادِ الْقَطْوَانِيُّ ، ثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ سَفَراً فَزَوِّدْنِيْ . قَالَ : ((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى)) . قَالَ : زِدْنِيْ . قَالَ : ((وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ)) . قَالَ : زِدْنِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ . قَالَ : ((وَ يَسَّرَ لَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ)) .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں تو آپ مجھے زادسفر عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھیں تقوے کا زادسفر عطا فرمائے۔'' اس نے عرض کی: مجھے مزید عطا کریں آپ نے فرمایا: ''اللہ تمھارے گناہ معاف فرمائے۔'' اس نے پھر عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے اور بھی عطا کریں آپ نے فرمایا ''تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے آسانی مہیا فرمائے۔''

۲۵..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى السَّفَرِ

سفر پر روانہ ہوتے وقت کی دعا

۲۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ۔ عَنْ عَاصِمٍ ۔ وَ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلُ ۔ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ قَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَ اخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ

(۲۵۳۲) اسناده حسن: سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ٤٤ منه، حدیث: ٣٤٤٤۔ مستدرك حاكم: ٢/٩٧۔ سنن الدارمی: ٢٦٧٤ من طريق آخر عن انس رضی الله عنه.

(۲۵۳۳) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذكر اذا ركب دابة، حديث: ١٣٤٣۔ سنن ترمذی: ٣٤٣٩۔ سنن نسائی: ٥٥٠٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٨٨۔ مسند احمد: ٥/٨٣.

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ)) .

ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَاصِمٍ بِمِثْلِهِ . وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ - عَنْ عَاصِمٍ بِمِثْلِهِ ، وَ زَادَا : قِيْلَ لِعَاصِمٍ : مَا الْحَوْرُ ؟ قَالَ : أَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ حَارَ بَعْدَمَا كَانَ .

الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ﴾ ”اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارے ساتھی اور ہمارا گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا ساتھی بن جا اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہو جا۔ اے اللہ! میں سفر کی مشکلات اور دشواریوں سے واپسی پر رنج وغم کی مصیبت سے، نعمتوں کے حصول کے بعد نعمتوں کی محرومی سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل وعیال اور مال ودولت کے برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ جناب احمد بن مقدام اور احمد بن عبدہ کی روایات میں ہے کہ جناب عاصم سے الحور کا معنی پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: کیا تم نے یہ مثال نہیں سنی: حَارَ بَعْدَ مَا كَانَ: وہ مالدار تھا پھر مفلس ومحتاج ہو گیا۔

فوائد:......ا۔ سفر کے آغاز میں مذکورہ بالا دعا کا اہتمام مسنون ومستحب فعل ہے اور اس دعا کی تاثیر سے انسان سفر میں آنے والی مشکلات وحادثات سے محفوظ رہتا ہے۔

٢٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْحَجِّ مَاشِياً لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْمَشْيِ وَ لَمْ يَكُنْ عِيَالًا عَلَى رُفَقَائِهِ

جو شخص پیدل چلنے کی طاقت رکھتا ہو اور اپنے ساتھیوں کا محتاج نہ ہو تو اسے پیدل سفر کر کے حج کرنے کی رخصت ہے

٢٥٣٤- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ، ثُمَّ أَذِنَ بِالْحَجِّ ، فَقِيْلَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ ، فَقَدِمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں نو سال قیام کیا مگر اس دوران میں حج نہیں کیا پھر آپ نے حج کرنے کا اعلان کر دیا یہ سن کر کہ رسول اللہ ﷺ (اس سال) حج ادا فرمائیں گے بے شمار لوگ مدینہ

(٢٥٣٤) صحيح مسلم- كتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، حديث: ١٢١٨- ابن حبان: ٣٨٣١، ٣٩٣٢.

الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔ فَرَكِبَ وَ مَعَهُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ رُكْبَانٌ وَ مُشَاةٌ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

منورہ آ گئے ہر کسی کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں حج کرے ۔ پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ (احرام باندھ کر) مسجد ذوالحلیفہ سے روانہ ہوئے تو سواری پر سوار ہو گئے جبکہ آپ کے ساتھ بے شمار لوگ سواریوں پر سوار اور بہت سارے پیدل چل رہے تھے پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جن کے پاس سواری کا بندوبست نہ ہو اور وہ حج کے لیے بے تاب ہوں تو وہ پیدل بھی سفر کر سکتے ہیں، البتہ سواری کی دستیابی کے باوجود یہ تکلف کہ پیدل چلنے کی نذر ماننا اور جان بوجھ کر خود کو مشقت میں ڈالنا جائز نہیں۔

۲۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رَبْطِ الْأَوْسَاطِ بِالْأُزُرِ وَ سُرْعَةِ الْمَشْيِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ مَاشِياً

جب آدمی پیدل چل رہا ہو تو تہ بند کو کمر کے ساتھ کس کر باندھنا اور تیز چلنا مستحب ہے

۲۵۳۵۔ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَو بْنِ مَيْمُوْنٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ مُشَاةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ ، وَ قَالَ : ((ارْبِطُوْا أَوْسَاطَكُمْ بِأُزُرِكُمْ)) . وَ مَشَى خَلَطَ الْهَرْوَلَةِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے حج کیا تو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیدل سفر طے کیا آپ نے فرمایا: ''اپنے تہ بند اپنی کمروں کے ساتھ باندھ لو۔'' اور آپ ایسی تیز چال چلے جس میں دوڑ بھی شامل تھی۔

۲۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ النَّسْلِ فِي الْمَشْيِ عِنْدَ الْإِعْيَاءِ مِنَ الْمَشْيِ لِيَخِفَّ النَّاسِلُ وَ يَذْهَبَ بَعْضُ الْأَعْيَاءُ عَنْهُ

پیدل سفر کرتے ہوئے تھکاوٹ محسوس ہو تو تیز چلنا مستحب ہے تاکہ تیز چلنے والا ہلکا پھلکا محسوس کرے اور کچھ تھکاوٹ کم ہو جائے

۲۵۳۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ

(۲۵۳۵) اسنادہ منکر: حمران بن اعین اور یحییٰ بن الیمان دونوں راوی ضعیف ہیں۔ الضعیفہ: ۲۷۳۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المناسك، باب الحج ما شیا، حدیث: ۳۱۱۹۔ مستدرك حاکم: ۱/۴۴۲۔

أَبِيهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ ، ثُمَّ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ الْمُشَاةُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ صَفُّوْا لَهُ ، وَ قَالُوْا نَتَعَرَّضُ لِدَعْوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا : اشْتَدَّ عَلَيْنَا السَّفَرُ ، وَ طَالَتِ الشُّقَّةُ . فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اسْتَعِيْنُوْا)) ، قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ - أَظُنُّهُ - قَالَ : ((بِالنَّسْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَنْكُمُ الْأَرْضَ وَ تَخِفُّوْنَ لَهُ)) فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ وَ خِفْنَا لَهُ وَ ذَهَبَ مَا كُنَّا نَجِدُهُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال (مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے) روانہ ہوئے کچھ سفر کرنے کے بعد آپ کے پیدل چلنے والے صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہو گئے اور انھوں نے صفیں بنالیں وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہم (سفر کی مشقت سے بچنے کے لیے)رسول اللہ ﷺ سے دعائے خیر کرا لیتے ہیں ۔ لہٰذا انھوں نے عرض کی: ہمارے لیے سفر کرنا دشوار ہو گیا ہے اور مسافت طویل ہو گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیز چلنے سے مدد لے لو کیونکہ تیز چلنے سے مسافت جلد طے ہو گی اور تم خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرو گے۔'' صحابہ کرام فرماتے ہیں: تو ہم نے ایسے ہی کیا ہمارے لیے سفر کرنا آسان ہو گیا اور تھکاوٹ کا احساس بھی ختم ہو گیا۔

۲۵۳۷- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : شَكَا نَاسٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ فَدَعَا بِهِمْ وَ قَالَ : ((عَلَيْكُمْ بِالنَّسْلَانِ)) . فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ أَخَفَّ عَلَيْنَا .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ کرام نے پیدل چلنے میں مشقت کا شکوہ کیا تو آپ نے انھیں بلایا اور حکم دیا: ''تم تیز رفتاری سے چلو۔'' صحابہ کرام فرماتے ہیں: ہم تیز چلے تو ہم نے اس میں آسانی اور سہولت پائی۔

فوائد :......ان احادیث میں سفر کے آداب میں سے ایک ادب بیان ہوا ہے کہ دوران سفر پیادہ لوگ اگر تھکاوٹ محسوس کریں تو وہ اس مشقت سے بچنے کے لیے تیز قدم چلیں، اس سے ان کا سفر بھی سمیٹا جائے گا۔ اور تھکان وغیرہ بھی ختم ہو جائے گی۔

(۲۵۳٦) اسناده صحيح: انظر الحديث الآتي.

(۲۵۳۷) اسناده صحيح: مستدرك حاكم: ۱/٤٤۳۔ صحيح ابن حبان: ۲۷۰٦۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/۲٥٦۔ مسند ابى يعلى: ۱۸۸۰.

۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مُصَاحَبَةِ الْأَرْبَعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں چار ساتھی ہونا مستحب ہے

۲۵۳۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَ عَمِّي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالُوْا، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا أَبِي، قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَ خَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَ خَيْرُ الْجُيُوْشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَ لَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفاً مِنْ قِلَّةٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(سفر میں) بہترین ساتھی چار ہیں۔ اور بہترین جنگی دستہ چار سو مجاہدین پر مشتمل ہوتا ہے اور بہترین فوج وہ ہے جس کی تعداد چار ہزار ہو اور بارہ ہزار فوجیوں پر مشتمل لشکر قلت افراد کی وجہ سے شکست نہیں کھائے گا۔''

۳۰..... بَابُ حُسْنِ الصَّحَابَةِ فِي السَّفَرِ إِذْ خَيْرُ الْأَصْحَابِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ

سفر میں اچھا ساتھی اختیار کرنے کا بیان کیونکہ بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا ہو

۲۵۳۹۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَ خَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہترین ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہترین ہو۔''

(۲۵۳۸) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی ما یستحب من الجیوش، حدیث: ۲۶۱۱۔ سنن ترمذی: ۱۵۵۵۔ سنن الدارمی: ۲۴۳۸۔ مسند احمد: ۱/۲۹۴۔

(۲۵۳۹) اسنادہ صحیح، الادب المفرد للبخاری: ۱۱۵۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حق الجوار، حدیث: ۱۹۴۴۔ مسند احمد: ۲/۱۶۷۔ سنن الدارمی: ۲۴۳۷۔

۳۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْمِيْرِ الْمُسَافِرِيْنَ أَحَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ ، وَالْبَيَانِ أَنَّ أَحَقَّهُمْ بِذٰلِكَ أَكْثَرُهُمْ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ

مسافروں کا اپنے کسی فرد کو اپنا امیر بنالینا مستحب ہے اور اس بات کا بیان کہ امارت کا زیادہ حق دار وہ ہے جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو

۲۵۴۰۔ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ أَحْمَدَ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثاً ، وَهُمْ نَفَرٌ ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ : ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؟)) فَاسْتَقْرَأَهُمْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ هُوَ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا ، قَالَ : ((مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ ؟)) قَالَ : مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ . قَالَ : ((اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جو کچھ افراد پر مشتمل تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: ”تمہیں کتنا قرآن مجید یاد ہے؟“ تو آپ نے ان سے باری باری قرآن پڑھا کر سنا۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک نوجوان کی باری آئی تو آپ نے پوچھا: ”اے نوجوان تمہیں کتنا قرآن مجید حفظ ہے؟“ اس نے جواب دیا: مجھے اتنا اتنا قرآن یاد ہے اور سورہ بقرہ بھی یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ تم ان کے امیر ہو۔“

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ سفر میں رفقاء کے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیے اور دوران سفر ہمسفر ساتھیوں سے اچھے طریقے سے پیش آنے والا اور انہیں راحت وسکون پہنچانے والا افضل و برتر ہے اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شخص ہے۔

۲۔ ہمسائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا اور انہیں سکون مہیا کرنے والا افضل انسان ہے۔

۲۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :..........

قَالَ عُمَرُ : إِذَا كَانَ نَفَرٌ ثَلَاثٌ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ ذَاكَ أَمِيْرٌ أَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تین افراد پر مشتمل جماعت ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ کسی ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح لوگوں کو امیر بناتے تھے۔

(۲۵۴۰) اسناده ضعيف: تقدم تخريجه برقم: ۱۵۰۹.

(۲۵۴۱) اسناده صحيح موقوف۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۴۳۔۴۴۴.

۳۲..... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّسْبِيْحِ وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُكُوْبِ الدَّوَابِّ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الْخُرُوْجَ مُسَافِراً

جب آدمی سفر پر روانہ ہونے کے لیے سواری پر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی، اور تسبیح بیان کرنے کے ساتھ دعا مانگنے کا بیان

۲۵۴۲ـ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، ....

أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجاً إِلٰى سَفَرٍ ، كَبَّرَ ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ: ((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَ أَطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ)) . فَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ ، وَ زَادَ فِيْهِنَّ: ((اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)).

حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهٗ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهٗ

جناب علی الازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں تعلیم دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سیدھے ہوکر بیٹھ جاتے اور سفر پر روانہ ہونے لگتے تو آپ تین بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے: ((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا .... وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ)) "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے فرماں بردار بنا دیا اور ہم میں اسے مطیع بنانے کی طاقت نہیں تھی اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں۔ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے سفر کو آسان بنا دے اور اس کی طوالت کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو ہی اس سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشکلات اور مصائب سے، واپسی پر رنج وغم میں مبتلا ہونے سے اور اپنے گھر والوں اور مال و دولت میں برے منظر دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" پھر جب آپ واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:

(۲۵۴۲) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب دابة، حدیث: ۱۳۴۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۵۹۹۔ سنن ترمذی: ۳۴۴۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۴۰۲۔ مسند احمد: ۲/ ۱۵۰۔

فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

"آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔" "ہم واپس آنے والے ہیں، اپنے گناہوں کی توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کے عبادت گزار اور اس کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔"

۳۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ الرُّكُوْبِ وَ إِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الْإِبِلِ فِي الْمَسِيْرِ قَدْرَ طَاقَتِهَا

سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم اور سفر میں اونٹ کی طاقت کے مطابق سواری کرنے کی اباحت کا بیان

۲۵۴۳۔ ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، وَ إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ وَ رِجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذَرِيُّ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِيْ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ خِفَافٍ لِلْحَجِّ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرٰى أَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ . فَقَالَ : ((مَا مِنْ بَعِيْرٍ إِلَّا وَ عَلٰى ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ إِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا أَمَرَكُمْ ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)) .

حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سفر حج کے لیے زکوۃ کے اونٹوں میں سے کمزور اونٹوں پر سوار کیا۔ تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے خیال میں یہ اونٹ ہمیں سواری کا کام نہیں دے سکیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: "ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے تو تم جب ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) ان پر سوار ہو جاؤ پھر ان سے خوب اپنی خدمت لو، بے شک (اصل میں) سوار تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے (انسان میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ ان طاقتور جانوروں کو اپنے تابع کر سکے)۔"

فوائد:......ا۔تمام اسفار کے شروع میں اس دعا کا اہتمام مستحب فعل ہے۔
یہ حدیث دلیل ہے کہ اونٹ پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہنا اور سفر کی دوسری دعا کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے کیونکہ اونٹ کی کوہان پر شیطان کی دسترس اور سرکشی ہوتی ہے، اس شیطانی جبلت سے محفوظ رہنے کے لیے سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہنا بے حد مفید اور انسان کے لیے محفوظ ترین وظیفہ ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۱)

(۲۵۴۳) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۷۷.

٣٤..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَّ بِوَقْفِهَا وَ الْمَرْءُ رَاكِبُهَا غَيْرَ سَائِرٍ عَلَيْهَا وَ لَا نَازِلٍ عَنْهَا

جانوروں کو کرسی بنانا منع ہے کہ انسان انہیں کھڑا کر کے ان پر بیٹھا رہے،
نہ سوار ہو کر سفر کرے اور نہ نیچے ہی اترے

٢٥٤٤- ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا عَاصِمٌ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ - ثَنَا لَيْثٌ - وَ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - و ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

فِيْ خَبَرِ شَبَابَةَ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعاً : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((ارْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَ ابْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً ، وَ لَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ)) .

نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت شبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ان جانوروں پر اچھے طریقے سے سواری کرو اور انہیں صحیح سالم حالت میں چھوڑ دو، اور انہیں کرسیاں نہ بناؤ۔“

٣٥..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِحْسَانِ إِلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ فِي الْعَلَفِ وَ السَّقْيِ وَ كَرَاهِيَةِ إِجَاعَتِهَا وَ إِعْطَاشِهَا وَ رُكُوْبِهَا وَ السَّيْرِ عَلَيْهَا جِيَاعاً عِطَاشاً

سواری کے جانور کے چارے اور پانی کا اچھی طرح خیال رکھنا مستحب ہے۔ انہیں بھوکا پیاسا رکھنا اور اسی حالت میں ان پر سواری کرنا اور سفر کرنا منع ہے

٢٥٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا مِسْكِيْنٌ الْحَذَّاءُ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ ، ثَنَا ....

سَهْلُ بْنُ حَنْظَلَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ ، فَقَالَ : ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ ارْكَبُوْهَا صَالِحَةً ، وَ كُلُوْهَا صَالِحَةً)) .

حضرت سھل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر (بھوک کی وجہ سے) اس کے پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ”ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جب یہ صحت مند ہوں، تو ان پر سواری کرو، اور انہیں صحیح

(٢٥٤٤) اسناده حسن: مسند احمد: ٤٤٥/٣- سنن الدارمی: ٢٦٦٨- صحیح ابن حبان: ٥٥٩٠- الصحیحة: ٢٢/٢١.

(٢٥٤٥) اسناده صحیح: الصحیحة: ٢٣- سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب ما یؤمر به من القیام علی الدواب، حدیث: ٢٥٤٨- مسند احمد: ١٨٤/٤.

سلامت حالت ہی میں (ذبح کرکے) کھالو۔“

فوائد:......ان احادیث میں جانوروں سے حسن سلوک کی تاکید ہے کہ سواری کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو جانور تمہارے تابع کیے ہیں، ان پر بے جا تشدد نہ کرو اور ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو، بلکہ ان کی طاقت و ہمت کے مطابق انہیں استعمال کرو اور زیادہ لاغر یا تھکاوٹ کا شکار ہونے پر انہیں چارہ کھانے اور ستانے کا موقع فراہم کرو، یوں یہ دوبارہ سواری کے قابل ہو جائیں گے اور تم بھی جانوروں کے حقوق کی ادائیگی سے بہرہ ور ہو جاؤ گے۔

٣٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ فِي السَّيْرِ طَلَباً لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا عِنْدَ الرُّكُوْبِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

کسی مقصد کے حصول کے لیے دوران سفر سواری کے جانور پر سامان لادنا بھی جائز ہے جب کہ اللہ کا نام لے کر ان پر سواری کی گئی ہو۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

٢٥٤٦ـ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنِي......... مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَوْقَ ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوْهُنَّ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْ حَاجَةٍ)) .

حضرت محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر اونٹ کی کمر پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تم ان پر سواری کرنے لگو تو اللہ کا نام لے لیا کرو اور اپنا مقصد و ضرورت پوری کرنے سے عاجز مت آؤ۔ (اسے مکمل کیے بغیر نہ چھوڑو)“

فوائد:......مکرر ٢٥٤٣۔

٣٧..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ ، وَأَنْ لَّا تَقْصُرَ عَلَى طَلَبِ حَاجَةٍ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرَاقِبُهُ وَرَحْمَتُهُ تَحْمِلُ الرَّاكِبَ بِأَنْ يُقْوِي الْمَرْكُوْبَ لِيَقْضِيَ الرَّاكِبُ حَاجَتَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کے جانور پر سامان لادنے اور اپنی حاجت و ضرورت کو پورا کرنے کو اس لیے جائز کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان ہوتا ہے اور اس کی رحمت ہی سے وہ سواری کرتا ہے۔ اور اس کی سواری کو قوت و طاقت ملتی ہے (کہ وہ سامان سمیت سوار کو لے کر چلتی ہے) تاکہ سوار اپنی ضرورت و مقصد کو پورا کرلے

٢٥٤٧ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ

(٢٥٤٦) اسناده حسن: مسند احمد: ٢/٤٩٤ـ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٠٤ـ سنن الدارمي: ٢٦١٧.

الْأَعْرَجِ ....

وَحَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذَرِيُّ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا أُسَامَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي بِمِثْلِهِ مَرْفُوْعاً .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ عَلٰى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَامْتَهِنُوْهُنَّ بِالرُّكُوْبِ وَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَيْهَا فِي السَّيْرِ طَلَباً لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ الْمَرْكُوْبَةُ مُحْتَمِلَةٌ لِلْحَمْلِ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهُ قَالَ : ((ارْكَبُوْهَا سَالِمَةً وَابْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً)) وَكَذٰلِكَ فِي خَبَرِ سَهْلٍ : ارْكَبُوْهَا صَالِحَةً ، وَكُلُوْهَا صَالِحَةً ، فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ إِنَّهَا إِذَا حَمَلَ عَلَيْهَا فِي الْمَسِيْرِ عَطِبَتْ لَمْ يَكُنْ لِرَاكِبِهَا الْحَمْلُ عَلَيْهَا . . . النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَرَطَ أَنْ تُرْكَبَ سَالِمَةً وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنٰى قَوْلِهِ ارْكَبُوْهَا سَالِمَةً أَيْ رُكُوْباً تَسْلِمُ مِنْهُ وَلَا تَعْطَبُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ تو ان سے خوب خدمت لو، بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی سوار کراتا ہے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن انس جہنی کی اپنے باپ سے روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر سواری کے جانور پر سامان لادنے کی اجازت دی ہے تاکہ سوار اپنا مقصد پورا کر سکے اور اپنی حاجت پا سکے، یہ اجازت اس وقت دی ہے جب کہ سواری کا جانور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے: ”تم جانور پر سواری اس وقت کرو جب وہ صحت مند ہو اور اسے صحیح سلامت حالت ہی میں چھوڑ دو (یہ نہیں کہ اسے مرنے کے قریب کر کے ہی چھوڑو)“ اسی طرح حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”تم ان جانوروں پر سواری کرو جب کہ وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کا گوشت کھا لو جب کہ ابھی وہ صحت مند اور گوشت کھانے کے قابل ہوں۔“ لہٰذا جب غالب امکان یہ ہو کہ سواری کے جانور پر دوران سفر میں سامان لادا جائے تو وہ تھک ہار جائے گا تو پھر سوار اس پر سامان نہیں لاد سکتا...... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کے صحیح و سالم ہوتے ہوئے سواری کی جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے فرمان: ”ان کے صحت مند ہوتے ہوئے ان پر سواری کرو“ کا مطلب یہ ہو کہ ایسی حالت میں سواری کرو

(٢٥٤٧) اسناده صحيح لغيره: الصحيحة: ٢٢٧١ ـ مستدرك حاكم: ١/٤٤٤.

جس میں اونٹ سالم رہے اور تھک ہار کر سفر سے عاجز نہ آجائے۔ واللہ اعلم

فوائد :......اس حدیث میں جانوروں سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم وفضل سے تم جانوروں کو تابع کرنے میں کامیاب ہوتے ہو۔ لہٰذا انہیں استعمال کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر دلوں میں موجود ہونا چاہیے اور جانور پر ظلم نہ کیا جائے اور ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ بلکہ ان کے چارے، صحت اور خوراک کا خیال رکھ کر انہیں استعمال کیا جائے۔

۳۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ أَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَنْ حَاجَةٍ إِذَا رَكِبَ الدَّوَابَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُجَاوِزَ السَّائِرَ الْمَنَازِلَ ، إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُخْصِبَةً ، وَ الْأَمْرِ بِإِمْكَانِ الرِّكَابِ عَنِ الرَّعْيِ فِي الْخَصَبِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے (سواری کے جانور پر سامان لادنے) اور اپنی حاجت و ضرورت کو پانے کی رخصت اس وقت دی ہے جب مسافر ہر منزل پر بغیر رکے نہ گزرے اور علاقہ سرسبز و شاداب ہو (تاکہ جانور چارہ کھا سکے اور سفر کے لیے تازہ دم ہو سکے) سوار کو یہ حکم ہے کہ وہ سواری کو سرسبز علاقے میں چرنے کا موقع دے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ امام حسن بصری کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

٢٥٤٨۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ - قَالَ ، قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ثَنَا ....

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ مِنْ أَسْنَانِهَا وَ لَا تَتَجَاوَزُوا الْمَنَازِلَ وَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَانْجُوْا ، وَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ وَ إِذَا تَغَوَّلَتْكُمُ الْغِيْلَانُ فَبَادِرُوْا بِالصَّلَاةِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْمُعَرَّسَ عَلٰى جَوَادِ الطَّرِيْقِ وَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں سفر کرو تو اپنی سواریوں کو چرنے کا موقع دو اور منازل پر رکے بغیر مت گزرو (تاکہ جانور آرام کر لیں اور پانی وغیرہ پی لیں)۔ اور جب تم خشک علاقوں میں سفر کرو تو تیز رفتاری سے گزر جاؤ اور رات کے وقت سفر کرو کیونکہ رات کے وقت زیادہ سفر طے ہوتا ہے۔ اور جب غول شیاطین رنگ بدل بدل کر تمہارے

(٢٥٤٨) اسناده ضعيف : الضعيفة : ١١٤٠ ـ انظر الحديث الآتي.

الصَّلاةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَ السِّبَاعِ ، وَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا الْمَلاعِنُ)) .

سامنے نمودار ہوں تو تم جلدی سے نماز پڑھ لو۔ (اور رات کے وقت) بڑے راستوں پر آرام کے لیے ہرگز نہ اترو اور نہ وہاں نماز پڑھو کیونکہ بڑے راستے سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہیں۔ اور ایسے راستوں پر قضائے حاجت بھی نہ کرو کیونکہ یہ کام لوگوں کی لعنت کا باعث بنتا ہے۔"

۲۰۴۹۔ ثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، ثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ .... عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُخْصِبَةً فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ ، وَ عَلَيْكُمْ بِالْمَنَازِلِ وَ إِذَا كَانَتْ مَجْدَبَةً فَاسْتَنْجُوْا عَلَيْهَا ، وَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ قَوَارِعَ الطَّرِيْقِ فَإِنَّهُ مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَ السِّبَاعِ ، وَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْغِيْلَانَ فَأَذِّنُوْا . سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُنْكِرُ ، أَنْ يَكُوْنَ الْحَسَنُ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب سرسبز علاقہ ہو تو سواریوں کو چارہ کھانے کا موقع دے دو اور ٹھہرنے کے مخصوص مقامات پر ضرور رکو۔ اور اگر خشک علاقہ آ جائے تو تیز رفتاری سے وہاں سے نکل جاؤ۔ اور رات کے وقت سفر کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے (سفر زیادہ طے ہوتا ہے) اور (آرام کے لیے) راستوں کے عین درمیان میں مت بیٹھو کیونکہ (رات کے وقت) وہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اور جب تم غول شیطان کو دیکھو تو اذان پڑھو۔" امام محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ امام علی بن عبد اللہ رحمہ اللہ، امام حسن بصری رحمہ اللہ کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کا انکار کرتے تھے۔

۳۹..... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْخَصْبِ وَ الْجَدْبِ

سرسبز وشاداب علاقے اور خشک وبنجر علاقے میں سفر کرنے کی کیفیت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِسُرْعَةِ السَّيْرِ فِي الْجَدْبِ كَيْ يَقْطَعَ الدَّوَابُّ الْمَرْكُوْبَةُ السَّفَرَ بِنَقِيِّهَا قَبْلَ تَعَجُّفِ فَيَذْهَبَ نَقِيُّ عِظَامِهَا مِنَ الْهَزْلِ وَ الْعَجَفِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک علاقے میں تیز رفتاری کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ سواری کے جانور سفر اپنی صحت اور تر و تازگی کی حالت میں طے کر لیں۔ اس سے پہلے کہ وہ لاغر و کمزور ہو جائیں اور ان کی ہڈیاں نکل آئیں۔

(۲۰۴۹) اسناده ضعيف: حسن بصری اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی سرعة السير، حديث: ۲۵۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۷۲۔ عمل اليوم والليلة للنسائی: ۹۵۵۔ مسند احمد: ۳/۳۰۵.

۲۵۵۰۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا ، وَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَابْدُرُوْا بِنَقِيِّهَا وَ إِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا طَرِيْقُ الدَّوَابِّ وَ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں سفر کرو تو اپنے اونٹوں کو بھی ان کا حق دے دو (انہیں چارہ کھانے کا موقع دو) اور جب تم خشک علاقے سے گزرو تو اونٹوں کی صحت و تازگی کی حالت میں جلدی وہاں سے نکل جاؤ۔ اور جب تم رات کو آرام کے لیے اترو تو راستے پر آرام کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ جانوروں کا راستہ اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتا ہے۔“

فوائد :......۱۔اس حدیث میں چوپایوں پر نرمی کرنے اور ان کی طاقت کا لحاظ رکھنے کی ترغیب ہے یعنی مسافر جب ہریالی کے موسم میں سفر کریں تو جانور پر تھوڑا سفر کر کے انہیں دوران سفر چرنے کے لیے چھوڑیں، تاکہ وہ چارہ وغیرہ کھا کر قوت و طاقت حاصل کر لیں اور اگر وہ قحط سالی کے زمانہ میں سفر کریں تو تیز چلیں تاکہ وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ پائیں اور جانوروں میں قوت و طاقت موجود رہے اس عرصہ میں آہستہ چل کر چوپایوں کو ضرر نہ پہنچائیں۔

۲۔اس حدیث میں دوران سفر چلنے اور رات کو پڑاؤ ڈالنے کا ادب سکھایا گیا ہے۔ کہ نزول کے وقت راستے سے ایک طرف ہو کر آرام کیا جائے۔

کیونکہ زہریلے حشرات اور جانور اور درندے رات کے وقت راستوں پر چلتے ہیں اور کھانے کی گری پڑی چیزیں لیتے ہیں، چنانچہ جب رات کو انسان راہ پر پڑاؤ ڈالے گا تو موذی جانور اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں، لہٰذا اس ضرورت کے لیے راستے سے دور آرام کیا جائے۔ (شرح النووی: ۱۳/ ۶۹)

۴۰...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الدَّوَابِّ عَلَى الْوَجْهِ وَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الضَّرْبَ عَلَى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ

جانوروں کے چہروں پر مارنا منع ہے
اور اس میں یہ دلیل ہے کہ دیگر حصوں پر مارنا جائز ہے

(۲۵۵۰) صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر، حدیث: ۱۹۲۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۵۶۹۔ سنن ترمذی: ۲۸۵۸۔ مسند احمد: ۲/ ۳۷۸.

٢٥٥١۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ أَخْبَارِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ الْبَعِيْرِ الَّذِي ابْتَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَعْيَا جَمَلِيْ فَنَخَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضِيْبٍ أَوْ ضَرَبَهُ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ ضَرْبَ الدَّوَابِّ عَلٰى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ ، خَرَّجْتُ تِلْكَ الْأَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور کے) چہرے پر داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کے قصے میں ہے، وہ اونٹ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خرید لیا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا اونٹ تھک ہار گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پہلو میں چھڑی چبوئی یا اسے مارا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جانوروں کے چہروں کے علاوہ دوسرے حصوں پر (بوقت ضرورت) مارنا جائز ہے۔ میں نے یہ روایات کتاب البیوع میں بیان کر دی ہیں۔

فوائد:......اس حدیث کی رو سے چہرے پر داغنا بالاجماع حرام ہے۔ انسان کے چہرے کو تو اس کی تکریم کی وجہ سے داغنا حرام ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں اور انسان کو عذاب دینا بھی ناجائز ہے۔ اور غیر انسان کے چہرے پر نشان ڈالنا بھی حرام ہے یہی موقف راجح ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے اور لعنت تحریم کی متقاضی ہے۔

البتہ چوپایوں کے چہرے کے سوا جسم کے دوسرے حصوں پر نشان لگانا جائز ہے۔ اور زکاۃ اور جزیہ کے جانوروں کے چہروں کے سوا اعضاء پر داغنا مستحب فعل ہے۔

۱۴۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ

سواری کے جانوروں میں سے گندگی کھانے والے جانور (جلالہ) پر سواری کرنا منع ہے

٢٥٥٢۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، ثَنَا أَسَدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى ۔ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

(٢٥٥١) صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه، حدیث : ٢١١٦۔ سنن ترمذی: ١٧١٠۔ مسند احمد: ٣٧٨/٢۔ صحیح ابن حبان: ٥٥٩١۔

(٢٥٥٢) اسناده صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الاشربة، باب الشراب من فی السقاء، حدیث: ٣٧١٩۔ سنن ترمذی: ١٨٢٥۔ سنن نسائی: ٤٤٥٣۔ مسند احمد: ١/ ٢٣٦، ٢٤١۔ سنن الدارمی: ١٩٧٥، ٢١١٧۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيِّ السِّقَا وَعَنْ رُكُوْبِ الْجَلاَّ لَةِ وَ الْمُجَثَّمَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : يُرِيْدُ وَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ ، وَ الْمُجَثَّمَةِ هِيَ الْمَصْبُوْرَةُ الَّتِي تُرْبَطُ فَتُرْمٰى حَتّٰى تُقْتَلَ ، قَدْ أَمْلَيْتُهٗ فِيْ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ أَوْ كِتَابِ الْجِهَادِ . وَ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْراً .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے، گندگی کھانے والے جانور پر سواری کرنے اور جانور کو باندھ کر (نشانے مار کر)قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مجثمہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر نشانہ بازی کی جائے حتیٰ کہ وہ قتل ہو جائے۔" میں نے یہ حدیث کتاب الاطعمہ یا کتاب الجہاد میں لکھی ہے۔ اور یہ روایت بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی جانور کو باندھ کر بھوکا پیاسا مارنے سے منع کیا ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جلالہ (ایسا جانور جس کی خوراک گندگی ہو) پر سواری کرنا مکروہ ہے۔ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

۴۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صُحْبَةِ الرُّفْقَةِ الَّتِي يَكُوْنُ فِيهَا الْكَلْبُ أَوِ الْجَرَسُ إِذِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَصْحَبُهَا

اس قافلے کے ساتھ سفر کرنا منع ہے جس کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو کیونکہ فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے

۲۵۵۳۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الْمَلَا ئِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ أَوْ فِيْهَا كَلْبٌ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک فرشتے اس قافلے اور جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا موجود ہو یا اس میں گھنٹی (بج رہی) ہو۔"

۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ إِذِ الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فرشتے اس قافلے اور جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو کیونکہ گھنٹی شیطان کا باجا اور بانسری ہے

(۲۵۵۳) صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب کراهة الكلب والجرس فی السفر، حدیث: ۲۱۱۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۵۵۵۔ سنن ترمذی: ۱۷۰۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۴۱۔ مسند احمد: ۲/۲۶۲۔ سنن الدارمی: ۲۶۷۶.

٢٥٥٤۔ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا وَهْبٌ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ۔ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔''

فوائد :......سفر میں کتے اور گھنٹی ساتھ رکھنا مکروہ ہے اور فرشتے ایسے مسافروں کی رفاقت اختیار نہیں کرتے اور یہاں فرشتوں سے مراد رحمت اور استغفار کے فرشتے ہیں، حفاظت کرنے والے فرشتے مراد نہیں۔ (شرح النووی: ١٤/ ٩٥)

٤٤..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّلْجَةِ بِاللَّيْلِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِاللَّيْلِ فَيَكُونُ السَّيْرُ بِاللَّيْلِ أَقْطَعَ لِلسَّفَرِ

رات کے وقت سفر کرنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت زمین لپیٹ دیتے ہیں، اس لیے رات کو سفر کرنے سے زیادہ مسافت طے ہوتی ہے

٢٥٥٥۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ)) . ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ وَ أَبُو بِشْرٍ ، قَالَا ، ثَنَا رُوَيْمُ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔''

فوائد:......اس حدیث میں سفر کا ایک ادب بیان کیا گیا ہے کہ سفر رات کے شروع حصہ میں یا تمام رات سفر کیا جائے، رات کو زمین سمیٹ دی جاتی ہے اور سفر زیادہ طے ہوتا ہے۔

٤٥..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيسِ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيقِ

رات کے آخری پہر آرام کے لیے بڑے راستوں پر اترنے کی ممانعت کا بیان

٢٥٥٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

(٢٥٥٤) صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب كراهة الكلب والجرس في السفر، حديث : ٢١١٤۔ سنن ابی داؤد: ٢٥٥٦۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٨٧٦١۔ مسند احمد: ٢/ ٢٦٦۔ صحيح ابن حبان: ٤٧٠٤.

(٢٥٥٥) اسناده صحيح: مسند ابی یعلی: ٢٦١٨۔ مستدرك حاكم: ١/ ٤٤٥۔ سنن ابی داؤد، كتاب الجهاد، باب في الدلجة، حديث: ٢٥٧١۔ من طريق أخر عن انس رضى الله عنه.

(٢٥٥٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٥٠.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا طَرِيْقُ الدَّوَابِّ وَ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے اترو تو راستے پر مت آرام کرو کیونکہ یہ چوپائیوں کا راستہ اور کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔''

۲۵۵۷۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِمِثْلِهٖ وَ قَالَ: ((إِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهٗ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم رات کے وقت آرام کرنے کے لیے اترو تو راستے پر مت بیٹھو کیونکہ رات کے وقت راستہ زہریلے کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۲۵۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

۴۶..... بَابُ صِفَةِ النَّوْمِ فِي الْعُرُسِ

رات کے آخری حصے میں سونے کی کیفیت کا بیان

۲۵۵۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ....

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ، وَ إِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ نَصْباً ، وَ وَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى كَفَّيْهِ .

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت سواری سے اتر کر آرام کرتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے، اور جب صبح ہونے سے پہلے (رات کے آخری پہر) آرام کے لیے سواری سے اترتے تو اپنے دونوں بازو کھڑے رکھتے اور اپنا سر مبارک اپنی دونوں ہتھیلیوں میں رکھ کر آرام کرتے۔''

۴۷..... بَابُ كَرَاهِيَةِ سَيْرِ أَوَّلِ اللَّيْلِ

شروع رات میں سفر کرنے کی کراہت کا بیان

۲۵۵۹۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى: ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ

(۲۵۵۷) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۵۷.

(۲۵۵۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۳۔ شمائل ترمذی: ۲۶۰۔ مسند احمد: ۵/۲۹۸، ۳۰۹۔ صحیح ابن حبان: ۶۴۳۸.

الْحَارِثِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَقِلُّوا الْخُرُوْجَ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ ، إِنَّ اللّٰهَ يَبُثُّ فِي لَيْلَةٍ مِنْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب قدم چلنے سے رک جائیں تو تم گھروں سے سفر کے لیے کم نکلا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے، پھیلا دیتا ہے۔“

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيْتِ أَوَّلِ اللَّيْلِ الَّذِيْ كُرِهَ الْإِنْتِشَارُ وَ الْخُرُوْجُ فِيْهِ

رات کے ابتدائی حصے کی مقدار کا بیان کہ جس میں گھروں سے باہر نکلنا اور گھومنا پھرنا منع ہے

۲۵۶۰۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ كُفُّوْا مَوَاشِيْكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ مِنْ عِنْدِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَذْهَبَ ۔ قَالَ لَنَا يُوْسُفُ ۔ فَحْوَةُ الْعِشَاءِ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ هٰذَا ۔ عِلْمِيْ ۔ تَصْحِيْفٌ ، إِنَّمَا هُوَ فَحْوَةُ الْعِشَاءِ اشْتَدَّ الظَّلَامُ ، هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ : فَحْوَةٌ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے مویشیوں اور اہل و عیال کو سورج غروب ہونے سے عشاء کا اندھیرا ختم ہونے تک روکے رکھو (انہیں باہر نہ نکلنے دو)“ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس حدیث کے الفاظ میں تصحیف ہوئی ہے۔ اصل الفاظ ”فَحْمَةُ العِشَاءِ“ ہیں۔ (یعنی جب عشاء کا اندھیرا شدید ہو جائے)۔ جب کہ حدیث میں ”فَحْوَةُ العِشَاءِ“ بیان کر دیا گیا ہے۔“ جناب یوسف بن موسیٰ کے علاوہ دیگر راویوں نے فحمة یا فحوة کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

فوائد:......مکرر ۱۳۲۔

۴۹..... بَابُ وَصِيَّةِ الْمُسَافِرِ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ صُعُوْدِ الشَّرَفِ وَ التَّسْبِيْحِ عِنْدَ الْهُبُوْطِ

مسافر کو یہ نصیحت وتلقین کی گئی ہے کہ جب وہ بلندی اور چڑھائی چڑھے تو ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھے اور جب نیچے اترے تو ”سُبْحَانَ اللّٰه“ پڑھے

(۲۵۵۹) اسناده صحيح، مسند احمد: ۳/۳۰۶۔ مستدرك حاكم: ۱/۲۸۳۔ ۲۸٤۔ الصحيحة: ۱۵۱۸۔ صحيح ابن حبان: ۵٤۹۳.

(۲۵٦۰) تقدم مطولاً برقم: ۱۳۲.

٢٥٦١۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ سَفَراً ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ . قَالَ : ((أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَ التَّكْبِيْرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ)) . فَلَمَّا مَضَى ، قَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَزْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ سفر پر جا رہا تھا۔ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔'' پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے (اس کے لیے) یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ اس کے سفر کی مسافت کو لپیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان بنا دے۔''

٢٥٦٢۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ إِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم (سفر کے دوران) جب کوئی چڑھائی چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور جب نیچے اترتے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے (سبحان اللہ کہتے)''

٥٠..... بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ صُعُوْدِ الشَّرَفِ فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں بلندی چڑھتے وقت آہستہ آواز میں "اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھنا مستحب ہے

٢٥٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، ثَنَا أَبُوْ نُعَامَةَ السَّعْدِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک

(٢٥٦١) اسناده حسن: الصحيحة : ١٧٣٠۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ٤٥ منه، حدیث: ٣٤٤٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٧١۔ سنن کبریٰ نسائی: ١٠٢٦٦۔ مسند احمد: ٢/٤٤٣۔ صحیح ابن حبان: ٢٦٨١.

(٢٥٦٢) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب التسبیح اذا هبط واديا، حدیث: ٢٩٩٣۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٤٢۔ سنن الدارمی: ٢٦٧٤.

(٢٥٦٣) سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ٣ منه، حدیث: ٣٣٧٤، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٥٢ من طريق محمد بن بشار بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما يكره من رفع الصوت في التكبير، حدیث: ٢٩٩٢۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث: ٢٧٠٤ باختلاف.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَكَبَّرَ تَكْبِيْرَةً فَرَفَعُوْا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَأْسِ رَوَاحِلِكُمْ)) .

غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے پھر (واپسی پر) جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر فرمایا۔ تو صحابہ کرام نے بآواز بلند اللہ اکبر پڑھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارا پروردگار بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے، وہ تو تمہارے درمیان (اپنی مدد وحمایت اور علم کے ساتھ) موجود ہے۔ اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان (اپنے علم وقدرت کے ساتھ) موجود ہے۔ (وہ سب سن اور دیکھ رہا ہے)۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران سفر یا عام معمول میں بلند جگہ پر چڑھتے وقت ”اَللّٰهُ اَكْبَر“ کہنا اور نشیبی جگہ کی طرف اترتے وقت ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہنا مسنون ومستحب فعل ہے۔ اور یہ کلمات آہستہ آواز سے کہنا مشروع ہے۔

۵۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ تَعْرِيْسِ النَّاسِ بِاللَّيْلِ

جب لوگ سفر کے دوران رات کو آرام کر رہے ہوں تو اس وقت نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۲۵۶۴۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ ”حِرَاش“ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ ، رَفَعَهُ إِلَى ....

أَبِيْ ذَرٍّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ ، أَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین قسم کے افراد سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ جن تین قسم کے افراد سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، ان میں سے ایک وہ شخص ہے (جو کسی کے ساتھ ہوتا ہے) وہ قوم ساری رات سفر کرتی رہی حتیٰ کہ نیند انہیں ہر چیز کے مقابلے میں محبوب ہو جاتی ہے تو وہ سواریوں سے اتر کر سو جاتے ہیں۔ تو یہ شخص کھڑا ہو جاتا ہے (نفل نماز پڑھتا ہے) اللہ تعالیٰ کے سامنے رو رو کر التجائیں کرتا ہے اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔“ پھر بقیہ

(٢٥٦٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٤٥٦.

حدیث بیان کی۔“

۵۲..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْقُرٰى اللَّوَاتِيْ يُرِيْدُ الْمَرْءُ دُخُوْلَهَا

آدمی جن بستیوں میں داخل ہونا چاہتا ہوانہیں دیکھنے پر دعا پڑھنے کا بیان

۲۵۶۵۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ كَعْباً حَدَّثَهُ ، ....

أَنَّ صُهَيْباً صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَدَّثَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا إِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا : ((اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ ، وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَمَا أَقْلَلْنَ ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا أَضْلَلْنَ ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا)) .

نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جس بستی میں داخل ہونا چاہتے تو اس بستی کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے پروردگار جن پر یہ آسمان سایہ کیے ہوئے ہیں، تمام زمینوں اور ان تمام چیزوں کے پروردگار جنہیں ان زمینوں نے اٹھا رکھا ہے۔ ان شیطانوں اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہوا ہے، سب کے رب، ہواؤں اور جن چیزوں کو وہ اڑاتی ہیں، ان سب کے پروردگار، بے شک ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی خیر و بھلائی مانگتے ہیں۔ ہم تجھ سے اس بستی کے شر، اس کے باشندوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے سب کی برائی اور شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔“

فوائد :......کسی بھی بستی میں قبل از دخول یہ کلمات کہنا مستحب فعل ہے اور اس دعا کے اہتمام سے انسان اس بستی کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس کی خیر و برکت سے مستفید ہوگا۔

۵۳..... بَابُ اسْتِعَاذَةٍ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنَازِلِ

پڑاؤ کی جگہ اترتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا بیان

۲۵۶۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ ، قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ ، أَنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

(۲۵۶۵) اسنادہ حسن لغیرہ: صحیح ابن حبان: ۲۶۹۸۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۴۶۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۵۴۴۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۵۲۹۔

خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةَ تَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ : أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ)) .

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی منزل پر اترا پھر اس نے یہ دعا پڑھی: ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل وکامل کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے'' تو اسے اس منزل سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

٢٥٦٧ـ ثَنَا بِهٖ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، وَ الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ .

امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

فوائد :......دوران سفر کسی بھی جگہ قیام کرتے اور ٹھہرتے وقت مذکورہ وظیفہ کا اہتمام موذی جانوروں اور وہاں کی مہلک اشیاء سے بچاؤ کا مکمل تریاق ہے لہٰذا اسی وظیفہ کو معمول بنائیں اور اس کے اہتمام میں بالکل کوتاہی نہ کریں۔

۵۴..... بَابُ تَوْدِيْعِ الْمَنَازِلِ بِالصَّلَاةِ

پڑاؤ کی جگہ سے رخصت ہوتے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان

٢٥٦٨ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ ـ وَ كَانَ لَهُ مُرُوْءَةٌ وَ عَقْلٌ ـ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ بھی (دوران سفر) آرام کے لیے قیام کرتے، وہاں سے رخصت ہوتے وقت نفل نماز ادا کرتے۔

(٢٥٦٦) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء، حدیث: ٢٧٠٨ـ سنن ترمذی: ٣٤٣٧ـ سنن کبریٰ نسائی: ١٠٣١٨ـ مسند احمد: ٦/ ٣٧٧ـ صحیح ابن حبان: ٢٦٨٩.

(٢٥٦٧) انظر الحدیث السابق.

(٢٥٦٨) تقدم تخریجه برقم: ١٢٦٠.

۵۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْوَحْدَةِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت اکیلے سفر کرنا منع ہے

۲۵۶۹۔ ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا بِشْرٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ۔ ثَنَا عَاصِمٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ....

قَالَ ابْنُ عُمَرَ : قَالَ نَبِيُّ ﷺ : ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ لَمْ يَسِرِ الرَّاكِبُ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَبَداً)) . وَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، ثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کے ان نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار رات کے وقت کبھی اکیلا سفر نہ کرے۔''

۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْاِثْنَيْنِ

دو آدمیوں کا اکیلے سفر کرنا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِ مِنَ الْمُسَافِرِيْنَ فَهُمْ عُصَاةٌ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْوَاحِدَ شَيْطَانٌ ، وَ الْاِثْنَانِ شَيْطَانَانِ ، وَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَى قَوْلِهِ شَيْطَانٌ أَوْ عَاصِي كَقَوْلِهِ شَيَاطِيْنٌ أَوْ عَاصِي كَقَوْلِهِ ﴿شَيَاطِيْنُ الْأِنْسِ وَ الْجِنِّ﴾ وَ مَعْنَاهُ عُصَاةُ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین سے کم سفر کرنے والے نافرمان ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے اور دو مسافر دو شیطان ہیں اور ممکن ہے کہ آپ کے فرمان ''وہ شیطان ہے'' سے آپ کی مراد ''نافرمان'' ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''شياطين الانس والجن'' کا مطلب ہے: ''نافرمان جن اور انسان۔''

۲۵۷۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ۔ وَ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ۔ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکیلا (مسافر) شیطان ہے اور دو مسافر دو شیطان

(۲۵۶۹) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب السیر وحده، حدیث: ۲۹۹۸۔ سنن ترمذی: ۱۶۷۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۸۰۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۶۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴،۲۳۔ مسند الحمیدی: ۶۶۱۔

(۲۵۷۰) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یسافر وحده، حدیث: ۲۶۰۷۔ سنن ترمذی: ۱۶۷۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۷۹۸۔ مسند احمد: ۲/ ۱۸۶۔ موطا امام مالك: ۲/ ۹۷۸۔

((اَلْـوَاحِـدُ شَيْطَانٌ ، وَ الْإِثْنَانِ شَيْطَانَانِ وَ الثَّلَا ثَةُ رَكْبٌ)). ہیں اور تین آدمی قافلہ اور جماعت ہوتے ہیں۔“

قَالَ بُنْدَارٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ .

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ تنہا سفر کرنا مکروہ ہے اور دو آدمیوں کا سفر کرنا بھی مکروہ ہے اور تنہا سفر کرنے پر اور دو آدمیوں کو سفر پر شیطان آمادہ کرتا ہے اور ایک یا دو آدمی شیطان کا ہدف ہوتے ہیں، جنہیں وہ نقصان پہنچانے اور ان پر غلبہ پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا شیطانی حملوں اور ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لیے قافلہ کی صورت میں جن کی کم از کم تعداد تین ہو سفر کیا جائے۔

٥٧..... بَابُ دُعَاءِ الْمُسَافِرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ
صبح کے وقت مسافر کی دعا کا بیان

٢٥٧١ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَيْضاً ـ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ ـ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، (ح) وَ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَـنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَيْضاً ، نَا أَبُوْ مُصْعَبٍ ، نَا أَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَبَدَا لَهُ الْفَجْرُ ، قَالَ : ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ نِعْمَتِهِ وَ حُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا ، رَبَّنَا صَاحِبْنَا ، فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا ، سِتْراً بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، يَرْفَعُ بِهِ صَوْتَهُ .

هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ ضَمْرَةَ . وَ لَمْ يَقُلْ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وَ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ : وَ نِعْمَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو جب سحر طلوع ہوتی تو آپ یہ دعا مانگتے: ”سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، اس کی نعمت کا شکریہ اور ہم پر اس کے فضل وکرم کا اعتراف سن لیا۔ اے ہمارے رب (ہمارے سفر میں) ہمارا ساتھی بن جا۔ اور ہم پر اپنا فضل وکرم فرما میں جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ آپ یہ دعائیہ کلمات بلند آواز سے تین بار پڑھتے۔ جناب ابو حازم کی روایت میں ہے: اور اس کی کرم فرمائی کا اعتراف“ آپ یہ کلمات تین بار پڑھتے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ

(٢٥٧١) صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في الدعية، حديث: ٢٧١٨ـ سنن ابی داؤد: ٥٠٨٦ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٨٧٧٧ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٠١.

وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ : وَ حُسْنِ بَلَائِهِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ لَيْسَ مِنْ شَرْطِنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ فَكَتَبَ هٰذَا إِلَى جَنْبِهِ

بن عامر راوی ہماری اس کتاب کی شرط پر پورا نہیں اترتا لیکن چونکہ میں نے یہ روایت سلیمان بن بلال اور سہیل بن ابی صالح سے بھی بیان کی ہے (جو شرط پر پورے اترتے ہیں) اس لیے عبد اللہ بن عامر کی روایت بھی ان کی روایت کے ساتھ درج کر دی۔

فوائد :......دوران سفر رات کے پچھلے پہر ان کلمات کو ادا کرنا مسنون و مستحب فعل ہے۔ جن میں بڑی خیر و برکت اور جہنم سے چھٹکارے کی نوید ہے۔

۵۸..... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ بِاللَّيْلِ فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں رات کے وقت دعا کرنے کا بیان

۲۵۷۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْوَلِيْدِ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذْ غَزَا أَوْ سَافَرَ فَأَدْرَكَهُ اللَّيْلُ ، قَالَ : ((يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَ رَبُّكِ اللّٰهُ ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّ مَا فِيْكِ ، وَ شَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ ، وَ شَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ وَ أَسْوَدَ ، وَ حَيَّةٍ وَ عَقْرَبٍ وَ مِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَ مِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَ مَا وَلَدَ)) .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوے یا سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ یہ دعا مانگتے: ”اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ میں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے اور تیرے اندر پیدا کی گئی مخلوق کے شر سے، تیرے اوپر رینگنے والی مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں ہر شیر اور درندے، سانپ اور بچھو، اور اس علاقے کے باشندوں اور ہر والد اور اس کے مولود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۵۹..... بَابُ تَقْلِيْدِ الْبُدْنِ وَ إِشْعَارِهَا عِنْدَ السَّوْقِ

قربانی کے اونٹوں کو روانہ کرتے وقت ان کے گلے میں ہار ڈالنے اور بطور علامت زخم لگانے کا بیان

(۲۵۷۲) اسنادہ ضعیف : زبیر بن ولید راوی مجہول ہے۔ الضعیفۃ : ۴۸۳۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل اذا نزل المنزل، حدیث : ۲۶۰۳۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی : ۵۶۳۔ مسند احمد : ۲/ ۱۳۲۔

٢٥٧٣ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ . لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُوْمِيُّ هَاتَيْنِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ان دو ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی۔ جناب مخزومی کی روایت میں "هاتين" (ان دو) کے لفظ کا ذکر موجود نہیں۔

٢٥٧٤ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ هَدْيَهُ وَ أَشْعَرَهُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قربانی کے اونٹ کو ہار پہنایا اور اسے زخم لگا کر نشان لگایا۔

٦٠..... بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ فِيْ شَقِّ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ وَ سَلْتِ الدَّمِ عَنْهَا ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِشْعَارَ الْبُدْنِ مُثْلَةٌ ، فَسَمّٰى سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْلَةً بِجَهْلِهِ

قربانی کے اونٹ کی کوہان پر دائیں جانب زخم لگانا اور اس سے نکلنے والے خون کو صاف کرنا سنت ہے۔ اس عالم کے قول کے برخلاف جس کا خیال ہے کہ اشعار کرنا مثلہ ہے۔ اس طرح اس نے اپنی جہالت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کی سنت کو مثلہ کا نام دے دیا ہے

٢٥٧٥ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ الْأَعْرَجِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ أَمَرَ بِبُدْنِهِ أَنْ تُشْعَرَ مِنْ شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَ قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ وَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر ادا کی اور اپنے قربانی کے اونٹوں کو کوہان کی دائیں جانب اشعار کرنے کا حکم دیا، اور اسے دو جوتوں کا ہار پہنایا اور اس کے زخم سے خون صاف کر دیا۔

(٢٥٧٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى الى الحرم، حديث: ٣٦٠/ ١٣٢١ـ سنن نسائي: ٢٧٩٦ـ مسند احمد: ٣٦/٦ـ مسند الحميدي: ٢٠٨.

(٢٥٧٤) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من قلد القلائد بيده، حديث: ١٧٠٠ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى الى الحرم، حديث: ٣٦٩/ ١٣٢١ـ سنن نسائي: ٢٧٩٥ـ مسند احمد: ١٨٠/٦ـ موطا امام مالك: ٣٤٠/١.

(٢٥٧٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب اشعار البدن وتقليده، حديث: ١٢٤٣ـ سنن ابي داؤد: ١٧٥٣ـ سنن نسائي: ٢٧٧٦ـ سنن ترمذي: ٩٠٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٩٧ـ مسند احمد: ٣٤٧/١.

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہدی (حج کی قربانی سے) کو بیت الحرام کی طرف بھیجنا مستحب عمل ہے اور جو شخص خود بیت الحرام کی طرف نہ جائے سکے اس کے لیے بھی ہدی بھیجنا درست ہے۔

۲۔ ہدی کو قلادہ پہنانا اور اس کا اشعار (ھدی کی کوہان کے دائیں جانب سے خنجر سے خون بہانا) مستحب فعل ہے۔

۳۔ ہدی کے قلادے بنا مستحب عمل ہے اور جو شخص بیت اللہ کی طرف ہدی روانہ کرے اس عمل سے وہ محرم نہیں ہوتا اور جو چیزیں محرم پر حرام ہیں اس شخص پر وہ حرام نہیں ہوتیں، تمام علماء اسی موقف کے قائل ہیں۔

(شرح النووی: ۹/ ۷۰)

۴۔ ہدی کی کوہان کے دائیں حصے پر اشعار کرنا مسنون ہے۔

۲۵۷۶۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ..........

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي شِقِّ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے اونٹ کو اس کی کوہان کی دائیں جانب اشعار کیا۔

۶۱..... بَابُ الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ

قربانی کا جانور مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ہی تھک جائے اور چلنے سے معذور ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے

۲۵۷۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ اسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ، ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيْعاً عَنْ هِشَامِ بْنِ ....

عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَاجِيَةُ الْخُزَاعِيُّ صَاحِبُ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹ مکہ مکرمہ پہنچاتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۵۷۶) انظر الحدیث السابق.

(۲۵۷۷) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الھدی اذا عطب قبل ان یبلغ، حدیث: ۱۷۶۲۔ سنن ترمذی: ۹۱۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۲۳۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۰۶۔ مسند احمد: ۳۳۴/۴۔ مسند الحمیدی: ۸۸۰۔

أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنْ بُدْنِي ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْحَرَ كُلَّ بُدْنَةٍ عَطِبَتْ ثُمَّ يُلْقِي نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ يُخَلِّي بَيْنَهَا وَ بَيْنَ النَّاسِ فَيَأْكُلُوْنَهَا . وَ قَالَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ عَنْ نَاجِيَةَ ، وَ قَالَ ، قَالَ وَ انْحَرْهُ وَ اغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ وَ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ .

سے پوچھا کہ میرے قربانی کے اونٹوں میں سے جو تھک جائے۔ میں اسے کیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر تھک جانے والے اونٹ کو ذبح کر کے اس کے جوتے اس کے خون میں ڈبو کر چھوڑ دوں۔ تاکہ ضرورت مند لوگ اس کا گوشت کھالیں۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: ”اس اونٹ کو ذبح کردو اور اس کا جوتا اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مارو (تاکہ لوگ اسے پہچان کر گوشت کھالیں)“

۶۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ سَائِقِ الْبُدْنِ وَ أَهْلِ رُفْقَتِهِ مِنْ لَحْمِهَا إِذَا عُطِبَتْ وَ نُحِرَتْ

جب قربانی کا جانور تھک ہار کر عاجز آ جائے اور اسے ذبح کر دیا جائے تو قربانی کے جانور لے جانے والے شخص اور اس کے ساتھیوں کے لیے اس کا گوشت کھانا منع ہے

۲۵۷۸۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوَيْبًا أَبَا قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِبُدْنِهِ فَقَالَ ((إِنْ : (عُطِبَ) عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْهَا فَانْحَرْهَا وَ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِ جَوْفِهَا ، وَ لَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ)) . وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَ قَالَ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَ ذُوَيْبٍ بِبُدْنٍ وَزَادَ : وَ اضْرِبْ صَفْحَتَهَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ذویب ابو قبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے اونٹ دے کر انہیں روانہ کیا تو فرمایا: ”اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر چلنے سے معذور ہو جائے تو اسے ذبح کر دینا اور اس کے جوتے اس کے خون میں ڈبو دینا (تاکہ لوگوں کے لیے نشانی رہے) لیکن تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔“ جناب بندار کی روایت میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ذویب کے ساتھ اپنے قربانی کے جانور روانہ کیے: اور یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: ”اور خون آلود جوتے اس کے

(۲۵۷۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل بالھدی اذا عطب فی الطریق، حدیث: ۱۳۲۶، ۱۳۲۵۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۰۵۔ مسند احمد: ۲۲۵/۴۔

پہلو پر مارو۔“

فوائد :......۱۔ جب ہدی کا جانور تھک جائے اور لاغر ہو جائے تو اسے ذبح کرنا واجب ہے۔ اور اسے مساکین کے لیے چھوڑنا لازم ہے، مالک پر اور اس کے ہم سفر رفقاء پر اس سے کھانا حرام ہے، خواہ رفیق سفر اس میں حصہ دار ہو یا حصہ دار نہ ہو۔ انہیں اسے ہدی کے جانور کے کھانے سے روکنے سے مقصود اس ذریعہ کا سدباب ہے کہ کہیں یہ حیلہ سے جانور کے لاغر ہونے سے قبل ہی اسے ذبح نہ کر دیں۔

۲۔ ہدی کو ذبح کر کے اس کے قلادہ کا جوتا خون میں ڈبو کر اس کی کوہان پر مارنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور ہے۔ پھر مساکین اس سے کھا سکیں لیکن ہدی بھیجنے والے، ہدی چلانے والے اور اغنیاء کا اس سے کھانا ممنوع ہے، کیونکہ ہدی مساکین کا حق ہے اور اس قافلے والوں کے سوا فقراء اس سے کھا سکتے ہیں لیکن اس قافلے میں شامل فقراء اس سے تناول نہیں کر سکتے۔ (شرح النووی: ۹/ ۷۷)

۶۳..... بَابُ إِيْجَابِ إِبْدَالِ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ إِذَا ضَلَّتْ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، وَ لَا أَخَالُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ

جب واجب قربانی کا جانور سفر میں گم ہو جائے تو اس کے بدلے دوسری قربانی بھیجنا ضروری ہے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ عبداللہ بن عامر الأسلمی کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۲۵۷۹۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ سُلَيْمَانُ وَ صَالِحُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَهْدٰى تَطَوُّعاً ثُمَّ ضَلَّتْ فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ، وَ إِنْ كَانَتْ فِيْ نَذْرٍ فَلْيُبْدِلْ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے نفلی قربانی کے لیے اونٹ بھیجا پھر وہ راستے میں گم ہو گیا تو وہ چاہے تو اس قربانی کا بدل بھیج دے اور اگر چاہے تو نہ بھیجے، اور اگر وہ قربانی کا جانور نذر کی وجہ سے بھیج رہا تھا تو پھر ضرور اس کا متبادل دے۔“

۲۵۸۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُزَيْعٍ، ثَنَا زِيَادٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَائِيَّ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى - عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ ....

(۲۵۷۹) اسناده ضعيف: عبداللہ بن عامر راوی ضعیف ہے۔ موطا امام مالك: ۱/ ۳۸۱ موقوفاً۔ سنن الدار قطنی: ۲/ ۲٤۲ و سنن كبرىٰ بيهقي: ٥/ ۲٤٤ مرفوعاً.

صحيح ابن

عَنْ أَبِى قَتَادَ

((مَـنْ سَـ

مِـنْـهُ ، فَـ

لٰكِنْ لِيَنْحَ

يَـضْرِبْ فِ

فَلْيَأْكُلْ إِ

قَالَ أَبُوْ بَكْ

الخَلِيْلِ وَ ا

٦٤..... بَابُ التَّطَيُّبِ

احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان

نبو

٢٥٨١ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَ

الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، رَأَيْتُ

تَـقُـوْلُ بِيَـدَيْهَـا : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ ال

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ

قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

(٢٥٨٠) اسناده ضعيف : سند منقطع ہے۔ سنن

(٢٥٨١) صحيح بخاری، كتاب الحج،

الطيب قبيل الاحرام، حديث : ١١٨٩/٣٢ ـ

٣٩/٦ ـ مسند الحميدی : ٢١٠ .

ت عائشہ رضی اللہ عنہا

پھیلا کر

للہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے

خوشبو لگائی

ضہ) نہیں کیا

نے آپ کو

رکھتے ہیں

ہتے ہیں: اِذَا

یہ ہوتا ہے کہ

ارادہ کرو) اسی

نے نبی

باندھنے کا

... کہ آپ نے احرام باندھنے کے بعد

خوشبو لگائی تھی۔ میری اس بات کے درست ہونے کی دلیل

منصور بن زاذان کی وہ روایت ہے جو درج ذیل باب میں

مذکور ہے۔ اور اس کی دلیل وہ روایات بھی ہیں جو میں نے

کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔

٦٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْمِسْكِ

احرام کے وقت کستوری کی خوشبو لگانا درست ہے

ـدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمِسْكَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ لا عَلٰى مَا زَعَمَ بَعْضُ التَّابِعِيْنَ أَنَّهُ مَيْتَةٌ نَجَسٌ زَعَمَ أَنَّهُ

ـطَ مِنْ حَيٍّ وَ هُوَ مَيِّتٌ نَجَسٌ .

س بات کی دلیل کا بیان کہ کستوری پاک ہے نجس نہیں۔ بعض تابعین کرام کا یہ خیال درست نہیں کہ کستوری مردار اور

٢٥) انظر الحديث السابق.

نجس ہے کیونکہ اس کے خیال میں چونکہ یہ زندہ جانور سے حاصل کی جاتی ہے اس لیے مردار اور نجس ہے۔

٢٥٨٣۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ زَادَانَ ۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ....

عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَن يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ، بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ . قَالَ ابْنُ هِشَامٍ : عَنْ مَنْصُوْرٍ . وَقَالَ أَحْمَدُ : عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ طَيَّبْتُ ۔ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .

جناب القاسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی، اور یوم النحر (دس ذوالحجہ) کو بھی آپ کے طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی، اس خوشبو میں کستوری بھی شامل تھی۔"

٢٥٨٤۔ وَفِي خَبَرِ أَبِي نَضْرَةَ ، ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أَطْيَبَ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ نَجَسٌ .

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تمہاری سب سے عمدہ اور پاکیزہ خوشبو کستوری ہے۔" اس میں ان لوگوں کے خلاف واضح دلیل موجود ہے جو کستوری کو نجس قرار دیتے ہیں۔

٦٢..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِطِيْبٍ يَبْقٰى أَثَرُهُ عَلَى الْمُتَطَيِّبِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت ایسی خوشبو لگانے کی رخصت ہے جس کا اثر محرم کے جسم پر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے

٢٥٨٥۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(٢٥٨٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام، حديث: ١١٩١۔ سنن نسائی: ٢٦٩٣۔ سنن ترمذی: ٩١٧۔ وانظر الحديث المتقدم برقم: ٢٥٨١.

(٢٥٨٤) صحيح مسلم، كتاب الالفاظ من الادب، باب استعمال المسك، حديث: ٢٢٥٢۔ سنن ترمذی: ٩٩١، ٩٩٢۔ سنن نسائی: ١٩٠٦۔ مسند احمد: ٣١/٣.

(٢٥٨٥) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام، حديث: ١٥٣٨۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام، حديث: ١١٩٠۔ سنن نسائی: ٢٦٩٦۔ سنن ابی داؤد: ١٧٤٦۔ مسند احمد: ٢٤٥/٦۔ مسند الحميدی: ١٧٤٦.

الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ .

کے سر مبارک کی مانگ میں خوشبو (کستوری) کی چمک کو دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ حالت احرام میں ہیں۔

٢٥٨٦۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ..........

قَالَتْ عَائِشَةُ: لَقَدْ رَأَيْتُ الطِّيْبَ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِنَّهُ لَيُلَبِّيْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو (کی چمک) دیکھی حالانکہ آپ لبیک پکار رہے تھے۔

٢٥٨٧۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا رَوْحٌ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، ثَنَا الْحَكَمُ وَ حَمَّادٌ وَ مَنْصُوْرٌ وَ سُلَيْمَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . قَالَ سُلَيْمَانُ: فِيْ شَعْرِهِ ، وَ قَالَ مَنْصُوْرٌ: فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ . وَ قَالَ الْحَكَمُ وَ حَمَّادٌ: فِيْ مَفْرَقِ رَأْسِهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ محرم تھے۔ جناب سلیمان کی روایت میں ہے: خوشبو کی چمک بالوں میں نظر آ رہی تھی اور جناب منصور کی روایت میں ہے: آپ کے بالوں کی جڑوں میں خوشبو نظر آ رہی تھی۔ اور جناب حکم اور حماد کی روایات میں ہے" آپ کے سر کی مانگ میں خوشبو دکھائی دے رہی تھی۔"

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ احرام کے ارادہ کے وقت احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانا مستحب فعل ہے۔ احرام باندھتے وقت احرام سے قبل استعمال کی گئی خوشبو کے دوام میں کچھ مضائقہ نہیں، لیکن احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال حرام ہے۔

صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد، شافعیہ اور جمہور محدثین فقہاء اسی مذہب کے قائل ہیں اور یہی موقف راجح ہے۔

۲۔ جمرہ عقبہ کی رمی اور حلق کے بعد اور طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگانا مستحب فعل ہے، شافعی اور مالک رحمہ اللہ کے سوا تمام علماء اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (لملخیص از شرح النووی: ۸/ ۹۸)

۲۔ کستوری پاک اور بہترین خوشبو ہے اور احرام سے قبل استعمال شدہ کستوری کے اثرات بدن پر ہوں بھی تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(٢٥٨٦) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام، حديث: ١١٩٠/٤٠۔ وانظر الحديث السابق.

(٢٥٨٧) انظر الحديث السابق: ٢٥٨٥.

٦٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ بَعْدَ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ مَعَ اسْتِحْبَابِ جِمَاعِ الْمَرْءِ امْرَأَتَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ كَيْ يَكُوْنَ أَقَلَّ شَهْوَةٍ لِجِمَاعِ النِّسَاءِ فِي الْإِحْرَامِ إِذَا كَانَ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجِمَاعِهِنَّ

احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے نیز احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو آدمی کا پہلے اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی مستحب ہے تاکہ دوران احرام اسے بیوی سے جماع کی خواہش اور چاہت کم ہو جب کہ وہ قریبی دنوں میں بیوی سے جماع کر چکا ہوگا

٢٥٨٨۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ .... الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، فَقَالَ : لَأَنْ أَتَطَيَّبَ بِقَطِرَانٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ . قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ . فَقَالَتْ : يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِماً يَنْضَحُ طِيْباً .

سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ يَقُوْلُ : سُئِلَ الشَّافِعِيُّ عَنِ الذُّبَابَةِ تَقَعُ عَلَى النَّتْنِ ثُمَّ تَطِيْرُ فَتَقَعُ عَلَى ثَوْبِ الْمَرْءِ ، فَقَالَ الشَّافِعِيُّ : يَجُوْزُ أَنْ تَيْبَسَ أَرْجُلُهَا فِي طِيْرَانِهَا فَإِنْ كَانَ كَذٰلِكَ وَ إِلَّا فَالشَّيْءُ إِذَا ضَاقَ اتَّسَعَ

جناب المنتشر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''اگر میں قطران (تارکول سے ملتا جلتا بدبودار تیل جو خارشی اونٹوں کو ملتے ہیں) کو جسم پر مل لوں تو میرے نزدیک احرام کے وقت خوشبو لگانے سے یہ بہتر ہے۔ جناب منتشر فرماتے ہیں: میں نے ان کی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے (انہیں یہ مسئلہ معلوم نہیں) میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ اپنی بیویوں سے ہم بستری کرتے پھر آپ صبح کے وقت احرام باندھ لیتے حالانکہ خوشبو آپ کے جسم مبارک سے پھوٹ کر نکل رہی ہوتی۔

امام ربیع فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس مکھی کے بارے میں سوال کیا گیا جو گندگی پر بیٹھنے کے بعد اڑتی ہوئی آتی ہے اور آدمی کے کپڑوں پر بیٹھ جاتی ہے تو وہ آدمی کیا کرے؟ انہوں نے جواب دیا: اگر تو اس کی ٹانگیں ہوا میں اڑنے کے

٢٥٨٨) صحيح بخاری، كتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد...... حديث: ٢٦٧، ٢٧٠۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام، حديث: ١١٩٢۔ سنن نسائی: ٤١٧۔ مسند احمد: ١٧٥/٦.

دوران خشک ہوگئی تھیں تو پھر تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ابھی تر ہی تھیں تو بھی حرج نہیں کیونکہ جب کسی مسئلہ میں انتہائی مشکل اور تنگی آجائے تو دین اسلام اس میں رخصت وآسانی دے دیتا ہے۔ (یعنی اس مکھی سے بچنا جب دشوار ہوگیا تو اتنی قلیل مقدار میں گندگی معاف ہوگی)"

فوائد: ......١۔ احرام سے قبل بیوی سے مباشرت کرنا تاکہ دوران احرام شہوت جماع کا زور ٹوٹ جائے اور یوں سے رغبت کم ہو جاتی ہے یہ عمل مستحب ہے۔

٢۔ احرام سے قبل خوشبو لگانا پھر غسل کرنا اور غسل کے بعد احرام باندھنا مسنون ومشروع ہے۔

٦٨..... بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ

جن لوگوں کی رہائش میقات سے دور ہو تو ان کے میقات کا بیان جب کہ وہ حج اور عمرے یا اکیلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا چاہیں

٢٥٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْناً . قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ فِيْ حَدِيْثِهِ : قَالَ ، وَ ذَكَرَ ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ قَالَ : وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ ، وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : وَ بَلَغَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((وَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)) .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن منازل میقات مقرر فرمائے۔ جناب عبدالجبار نے اپنی روایت میں بیان کیا: مجھے بتایا گیا ہے لیکن میں نے یہ الفاظ سنے نہیں کہ آپ نے اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا ہے، جناب مخزومی کی روایت میں ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے اور تلبیہ پڑھیں گے۔"

---

٢٥٩) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب مهل اهل النجد، حديث: ١٥٢٧، ١٥٢٨ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج، حديث: ١١٨٢ـ سنن نسائى: ٢٦٥٦ـ مسند احمد: ٩/٢ـ مسند الحميدى: ٦٢٣.

٦٩..... بَابُ إِحْرَامِ أَهْلِ الْمَنَاهِلِ الَّتِي هِيَ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِي وَقَّتَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَائَهَا ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ مَوَاقِيْتَ مِنْ مَنْزِلِهِ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ مَنَازِلُهُمْ

نبی کریم ﷺ نے میقات سے دور رہنے والوں کے لیے جو میقات مقرر کیے ہیں۔ تو جن لوگوں کے گھر ان میقات کی نسبت حرم سے قریب ہوں تو ان کے میقات ان کے گھر ہی ہوں گے۔ اور وہ اپنے اپنے گھروں ہی سے احرام باندھ لیں گے

٢٥٩٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ۔ عَنْ عَمْرٍو ۔ وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ ۔ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَ لِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ . مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ ، فَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ ، وَ كَذٰلِكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن منازل میقات مقرر فرمائے ہیں۔ یہ میقات ان علاقوں کے لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو دوسرے علاقوں کے رہائشی ہوں اور ان میقات سے گزر کر حج وعمرہ کے لیے جا رہے ہوں۔ لہٰذا جو شخص حج یا عمرہ ادا کرنا چاہتا ہو اور اس کا گھر ان میقات کے اندر (مکہ کی جانب) واقع ہو تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھے گا۔ اسی طرح اہل مکہ اپنے گھروں سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھیں گے۔

٧٠..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا كُلُّ مِيْقَاتٍ مِنْهَا لِأَهْلِهِ ، وَ لِمَنْ مَرَّ بِهِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ إِذَا مَرَّ الْمَدِيْنِيُّ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّامِ بِالْجُحْفَةِ

اس بات کا بیان کہ مذکورہ میقات ان علاقوں کے رہائشی لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان میقات سے گزریں گے لیکن وہ ان علاقوں کے رہائشی نہیں ہیں

وَ حَادَّ عَنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ لَمْ يَمُرَّ بِهِ كَانَ مِيْقَاتُهُ الْجُحْفَةَ إِذَا هُوَ مَارٌّ بِهَا ، وَ كَذٰلِكَ الْيَمَانِيُّ إِذَا أَخَذَ

(٢٥٩٠) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب مهل اهل الشام، حديث: ١٥٢٦۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج، حديث: ١١٨١۔ سنن ابی داؤد: ١٧٣٨۔ سنن نسائی: ٢٦٥٩۔ مسند احمد: ١/ ٢٣٨.

طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ فَمَرَّ بِذِي الْحُلَيْفَةِ كَانَ ذُو الْحُلَيْفَةِ مِيْقَاتَهُ ، وَ إِذَا مَرَّ النَّجْدِيُّ بِيَلَمْلَمَ كَانَ مِيْقَاتُهُ يَلَمْلَمَ وَ الدَّلِيْلِ أَيْضًا أَنَّ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ الْحَرَمَ كَانَ مِيْقَاتُهُ مَنْزِلَهُ وَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى بَعْضِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِي وَقَّتَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنْزِلُهُ وَرَاءَ هَا . وَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا مُفَسِّرٌ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ . وَ فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا وَقَّتَ تِلْكَ الْمَنَازِلَ لِلْإِحْرَامِ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لِمَنْ مَنْزِلُهُ وَرَاءَ تِلْكَ الْمَوَاقِيْتِ دُوْنَ مَنْ مَنْزِلُهُ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ تِلْكَ الْمَنَازِلِ .

لہٰذا جب مدینہ منورہ کا رہائشی ذوالحلیفہ کو چھوڑ کر اہل شام کے راستے پر سفر کرتا ہوا جحفہ سے گزرے گا تو اس کا میقات جحفہ ہی ہوگا۔ اسی طرح کوئی یمنی شخص اگر مدینہ منورہ کے راستے پر چلتا ہوا ذوالحلیفہ سے گزرتا ہے تو اس کا میقات ذوالحلیفہ ہوگا۔ اور جب کوئی نجدی شخص یلملم سے گزرے گا تو اس کا میقات یلملم ہوگا۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کا گھر حدود حرم مکہ میں ہے تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھ لے گا اور نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ ان میقات میں سے کسی میقات پر جانا اس شخص کے لیے واجب نہیں ہوگا کیونکہ یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے گھر میقات کے پیچھے واقع ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عمر کی حدیث میں جو میقات مقرر کیے ہیں وہ ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے گھر میقات سے پیچھے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے نہیں جن کے گھر حرم کے قریب اور ان میقات سے دور ہیں۔

٢٥٩١۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ ، ثَنَا مَعْمَرٌ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَ لِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا ، وَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، قَالَ هِيَ لَهُمْ وَ لِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ ثُمَّ [مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل، اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمائے۔ آپ نے فرمایا: یہ میقات ان علاقے کے لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو دیگر علاقوں سے آئیں اور ان میقات سے گزریں۔ اور ان کا ارادہ حج و عمرہ ادا

(٢٥٩١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب مهل اهل مكة للحج والعمرة، حديث: ١٥٢٤ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج، حديث: ١٢/ ١١٨١ وانظر الحديث السابق.

روایات مروی ہیں کہ محدثین کرام کے

لا يَثْبُتُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ شَيْءٌ مِنْهَا ، قَدْ خَرَّجْتُهَا كُلَّهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

نزدیک ان میں سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ میں نے یہ تمام روایات کتاب الکبیر میں بیان کردی ہیں۔

۴۷..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِحْرَامِ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْآفَاقِ الَّذِيْنَ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَهَا

دنیا بھر سے حج وعمرہ کے لیے آنے والوں کے لیے نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھنا جائز نہیں

ذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتَ لِأَهْلِهَا وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا وَ
ـمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمِيْعُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقْتَ إِرَادَتِهِمُ الْحَجَّ خَرَجُوْا

۲۵۹۲) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج، حدیث: ۱۱۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۱۵۔ مسند احمد: ۳/ ۳۳۳.

رابغ بستی کے قریب ہے اور رابغ اور مکہ کی درمیانی مسافت ۲۰۴ کلو میٹر ہے۔ نیز اب مقام جحفہ کے نشانات معدوم ہونے کی بنا پر اہل مصر، شام اور اس جانب سے آنے والوں کا میقات مقام رابغ ہے۔

اہل نجد کا میقات قرن المنازل ہے یہ مکہ سے مشرقی طرف ایک پہاڑی مقام ہے اور مکہ اور قرن منازل کا درمیانی فاصلہ ۹۴ کلو میٹر ہے۔

اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر ہے۔ یہ مکہ سے جنوب کی طرف پہاڑ ہے جو مکہ سے ۵۴ کلو میٹر دور ہے۔ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے۔ یہ مکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور ان دونوں مقامات کا فاصلہ ۹۴ کلو میٹر ہے۔ یہ مواقیت ان علاقوں اور رستوں سے آنے والے حجاج اور معتمرین کے لیے متعین ہیں۔(فقه السنة : ١/ ٥٧٥، ٥٧٦)

باہر سے آنے والوں کا ان مواقیت سے سے گزرنے سے قبل احرام باندھنا لازم ہے اور اہل مکہ اور ان مواقیت سے اندر رہنے والے اپنے گھروں سے احرام باندھ کر نکلیں گے۔

٣٧..... بَابُ أَمْرِ النُّفَسَاءِ بِالْإِغْتِسَالِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ إِذَا أَرَادَتِ الْإِحْرَامَ ، وَ إِنْ كَانَ الْإِغْتِسَالُ لَا يُطَهِّرُ مَا يُطَهِّرُ غَيْرَ النُّفَسَاءِ وَ غَيْرَ الْحُيَّضِ

نفاس والی عورتوں کو احرام باندھتے وقت غسل کرنے اور لنگوٹ باندھنے کے حکم کا بیان

إِذِ النُّفَسَاءُ وَ الْحُيَّضُ لَا يَطْهُرْنَ بِالْإِغْتِسَالِ مَا لَمْ يَطْهُرْنَ بِانْقِطَاعِ دَمِ النُّفَاسِ وَ الْحُيَّضِ ، وَ الْبَيَانِ أَنْ لَيْسَ فِي السُّنَّةِ إِلَّا اتِّبَاعُهَا ، إِذْ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَ الرَّأْيِ لَمْ يَكُنْ لِاغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ وَ الْحُيَّضِ قَبْلَ يَطْهُرْنَ مَعْنًى مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَ الرَّأْيِ ، وَ لٰكِنْ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّفَسَاءَ وَ الْحُيَّضَ بِالْغُسْلِ وَجَبَ قُبُوْلُ أَمْرِهٖ وَ تَرْكُ الرَّأْيِ وَ الْقِيَاسِ .

اگر چہ ان کے غسل کرنے سے انہیں وہ پاکی حاصل نہیں ہوتی جو نفاس اور حیض والی عورتوں کے علاوہ عورتوں کو غسل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ نفاس اور حیض والی عورتیں فقط غسل کر لینے سے پاک نہیں ہوتیں جب تک کہ ان کا نفاس اور حیض کا خون بند نہ ہو جائے۔ اور اس بات کا بیان کہ سنت نبوی کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر عقل و قیاس کے مطابق دیکھا جائے تو نفاس و حیض والی عورتوں کے خون بند ہونے سے قبل غسل کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ (کیونکہ خون کے جاری ہونے کی وجہ سے وہ مسلسل ناپاک ہی رہیں گی اگر چہ وہ غسل کر لیں) لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے حیض اور نفاس والی عورت کو (احرام کے وقت) غسل کرنے کا حکم دے دیا تو پھر آپ کے حکم کو تسلیم کرنا اور عقل و قیاس کو ترک کرنا واجب ہے۔

٢٥٩٤۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا جَعْفَرٌ۔ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ....

(٢٥٩٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صحة احرام النفساء، حديث: ١٢١٠۔ سنن نسائى: ٢٩٢ وقد تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

حَـدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَـأَلْنَـاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ ، قَالَ : وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : ((اغْتَسِلِيْ وَ اسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ أَهِلِّيْ)) . قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ فِيْ قَوْلِهِ : وَ اسْتَثْفِرِيْ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ دَمَ النِّفَاسِ كَانَ غَيْرُ مُنْقَطِعٍ .

جناب محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا (کہ آپ نے کیسے حج ادا کیا) انہوں نے فرمایا (ابھی ہم ذوالحلیفہ ہی میں تھے) تو حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کو جنم دیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کو یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ اب وہ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''تم غسل کر لو اور لنگوٹ باندھ لو پھر احرام باندھ لو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کے اس فرمان ''لنگوٹ باندھ لو'' میں یہ دلیل ہے کہ ابھی نفاس کا خون بند نہیں ہوا تھا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفاس میں مبتلا عورت احرام سے قبل غسل کر کے کپڑا باندھ لے تو اس کا احرام درست ہے اگر چہ وہ غسل سے طاہر نہیں ہوتی، لیکن احرام سے قبل یہ عمل اسے محرم بنا دیتا ہے۔

۷۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ لِلْإِحْرَامِ

احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے

٢٥٩٥۔ ثَـنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادِ الْقَطْوَانِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ.........

زَيْـدٍ ، عَـنْ أَبِيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَ اغْتَسَلَ .

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے احرام کے لیے (اپنے جسم مبارک سے) کپڑے اتارے اور غسل کیا (پھر احرام باندھا)۔

۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ فِيْ غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں کے سوا کسی مہینے میں حج کا احرام باندھنا منع ہے

إِذِ اللّٰـهُ جَلَّ وَ عَلا جَعَلَ الْحَجَّ أَشْهُراً مَعْلُوْمَاتٍ ، فَغَيْرُ جَائِزٍ الدُّخُوْلُ فِي الْحَجِّ قَبْلَ وَقْتِهِ ، كَمَا لَا يَجُوْزُ الدُّخُوْلُ فِي الصَّلَوَاتِ قَبْلَ أَوْقَاتِهَا .

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج کے لیے مہینے مقرر فرمائے ہیں لہٰذا حج کے وقت سے پہلے ہی حج کا احرام باندھنا جائز نہیں جیسے کہ

(٢٥٩٥) صحيح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء في الاغتسال عند الاحرام، حديث: ٨٣٠۔ سنن الدارمی: ١٧٩٤.

نماز کا وقت ہونے سے پہلے نماز ادا کرنا درست نہیں۔

٢٥٩٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَا يُحْرَمُ بِالْحَجِّ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فَإِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ تُحْرَمَ بِالْحَجِّ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ .
وَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ أَيْضاً ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے گا۔ کیونکہ حج کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے۔

فوائد :.......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حج کے مہینوں کے سوا حج کے لیے احرام باندھنا جائز نہیں۔ بلکہ حج کے احرام کا وقت حج کے مہینے ہیں۔

٢۔ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حج کے مہینے شوال اور ذوالقعدہ ہیں، اور ذوالحجہ میں اختلاف ہے کہ یہ پورا مہینہ حج کا ہے۔ یا اس کے ابتدائی دس دن چنانچہ ابن عمر، ابن عباس، ابن مسعود رضی اللہ عنہم احناف، شافعی اور احمد رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہی حج کے مہینوں میں شامل ہیں۔ شوکانی نے اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔

(فقه السنه : ٥١ / ٥٧٤)

٧٦..... بَابُ ذِكْرِ الثِّيَابِ الَّذِيْ زُجِرَ الْمُحْرِمُ عَنْ لُبْسِهَا فِي الْإِحْرَامِ

احرام کے لیے محرم کے ممنوع کپڑوں کا بیان

٢٥٩٧۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا بِشْرٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ۔ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا ؟ فَقَالَ :

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جب ہم احرام باندھیں تو کون سے کپڑے

(٢٥٩٦) اسناده صحيح موقوف: مستدرك حاكم: ١/٤٤٨۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/٣٤٣۔ معجم كبير طبرانى: ١٢٠٨٣۔ صحيح بخارى، كتاب الحج، باب قوله تعالى ﴿الحج اشهر معلومات﴾ تعليقاً فى ترجمة الباب.

(٢٥٩٧) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب ما لا يلبس المحرم من الثيات، حديث: ١٥٤٢۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث: ١١٧٧۔ سنن ابى داؤد: ١٨٢٤۔ سنن نسائى: ٢٦٧١۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٩۔ مسند احمد: ٢/٤١۔ مسند حميدى: ٦٢٧.

((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ ، وَلَا الْبَرَانِسَ ، وَلَا الْعَمَائِمَ ، وَلَا الْقَلَانِسَ ، وَلَا الْخِفَافَ ، إِلَّا أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ وَرْسٌ وَ لَا زَعْفَرَانٌ)) . قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ : وَلَا تَنْقَبُ الْمَرْأَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقَفَّازَيْنِ .

پہنیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم قمیص، شلوار، ٹوپی والا کوٹ، پگڑی، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، لیکن اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔ اور ایسے کپڑے نہ پہنو جنہیں ورس (بوٹی) سے رنگا گیا ہو یا اسے زعفرانی رنگ دیا گیا ہو۔'' اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: احرام والی عورت نہ نقاب کرے اور نہ دستانے پہنے۔

٧٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْأَقْبِيَةِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کی حالت میں قبا پہننا منع ہے

٢٥٩٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْقُمُصَ أَوِ الْأَقْبِيَةَ ، أَوِ الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، أَوِ السَّرَاوِيلَاتِ ، أَوْ يَلْبَسَ شَيْئاً مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام والے شخص کو قمیص، قبا اور موزے پہننے سے منع فرمایا ہے لیکن اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے (ٹخنوں تک کاٹ کر) پہن سکتا ہے اور شلوار اور وہ کپڑے جسے ورس یا زعفران لگا ہو، پہننے سے منع فرمایا ہے۔

٧٨..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِقَابِ الْمَرْأَةِ وَعَنِ التَّقَفُّزِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کی حالت میں عورت کا نقاب کرنا اور دستانے پہننا منع ہے

٢٥٩٩ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ـ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ـ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ؟ فَقَالَ :

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں احرام کی حالت میں کون سے

(٢٥٩٨) انظر الحديث السابق.

(٢٥٩٩) سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب النهی ان تلبس المحرمة القفازين، حديث: ٢٦٨٢ـ وانظر الحديث المتقدم برقم: ٢٥٩٧.

((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَ لَا الْعَمَائِمَ ، وَ لَا الْبَرَانِسَ ، وَ لَا السَّرَاوِيْلَاتِ ، وَ لَا الْخِفَافَ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَ لَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ مَا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَ الْوَرْسُ)) . قَالَ : ((وَ لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَ لَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)) .

کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم قمیص، پگڑیاں، ٹوپی والے کوٹ، شلواریں اور موزے نہ پہنو، الا یہ کہ کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ ان موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔ اور تم ایسے کپڑے نہ پہنو جنہیں ورس یا زعفران سے رنگا گیا ہو“

اور فرمایا: ”اور محرمہ عورت نقاب نہ کرے اور نہ دستانے پہنے۔“

۲۶۰۰۔ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَ هٰذَا حَدِيْثُهُ ثَنَا شُجَاعٌ وَ هُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ أَبُوْ بَدْرٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ ، ثَنَا ، وَ قَالَ الدِّرْهَمِيُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ ، وَ لَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ ، هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدِّرْهَمِيِّ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”محرمہ عورت نقاب نہ کرے اور نہ دستانے پہنے۔“ (یہ روایت جناب علی بن حسین درہمی کی ہے۔)

۷۹.....بَابُ الْإِحْرَامِ فِي الْأُزُرِ وَ الْأَرْدِيَةِ وَ النِّعَالِ

احرام باندھنے میں تہہ بند، چادریں اور جوتے استعمال کرنے کا بیان

۲۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا نَادٰى فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ : ((لَا تَلْبَسُوا السَّرَاوِيْلَ ، وَ لَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بلند آواز سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! محرم کون کون سے کپڑے نہ پہنے؟ آپ نے فرمایا: ”تم شلواریں، قمیص، ٹوپی والے کوٹ،

(۲۶۰۰) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۹۷.

(۲۶۰۱) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب لبس خفین للمحرم، حدیث: ۱۸۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حدیث: ۱۱۷۷/۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۲۳۔ سنن نسائی: ۲۶۶۸۔ مسند احمد: ۸/۲۔ مسند الحمیدی: ۶۲۶۔ من طریق الزهری بهذا الاسناد.

الْقُمُصَ ، وَلَا الْبُرَانُسَ ، وَلَا الْعَمَامَةَ ، وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسٌ . وَلْيُحْرِمْ أَحَدُكُمْ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُوْنَا إِلَى الْكَعْبَيْنِ)) .

پگڑیاں اور زعفران اور ورس بوٹی سے رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو۔ بلکہ تم میں سے کوئی شخص احرام باندھے تو تہبند، چادر اور جوتے پہن لے۔ اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور ان کو (اوپر سے کاٹ لے) حتیٰ کہ وہ ٹخنوں سے نیچے آجائیں۔“

فوائد:......ا۔علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ محرم کے لیے احادیث الباب میں مذکور لباس اور چیزیں پہننا حرام ہیں۔ اور آپ ﷺ نے وضاحت کی ہے کہ قمیص اور شلوار اور اس معنی کے تمام لباس ممنوع ہیں، اس طرح سر کو ڈھانپنے والی چیز، عمامے اور ٹوپیاں وغیرہ پہننا بھی حرام ہیں پھر اگر زخم یا سر درد کی وجہ سے وہ سر پر کپڑا یا پگڑی باندھے تو اس پر فدیہ لازم آئے گا۔ اور موزے جرابیں اور بند جوتے پہننا بھی حرام ہیں، یہ تمام احکام مردوں کے لیے ہیں۔

بہر حال عورت کے لیے تمام بدن کو ہر لباس سے چھپانا مباح ہے۔ وہ سلا ہو یا ان سلا سوائے عورت کے چہرے کے۔ اسے اپنے چہرے کو ہر پردے (نقاب، وغیرہ) سے ڈھانپنا حرام ہے، البتہ ہاتھوں پر دستانے پہننے کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور راجح بات یہی ہے کہ دستانے پہننا بھی حرام ہیں۔ نیز مرد و عورت پر ہر قسم کی خوشبو کا استعمال حرام ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۷٤)

۸۰..... بَابُ اشْتِرَاطِ مَنْ بِهِ عِلَّةٌ عِنْدَ الْإِحْرَامِ أَنَّ مَحِلَّهُ حَيْثُ يُحْبَسُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

بیمار شخص یہ شرط لگا سکتا ہے کہ جہاں اسے (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) روک دیا گیا وہ وہیں اپنا احرام کھول دے گا جن علماء نے اسے مکروہ گردانا ہے ان کا موقف درست نہیں

۲٦۰۲۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِضُبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ فَقَالَ : ((أَتُرِيْدِيْنَ الْحَجَّ ؟)) فَقَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَحُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ ، وَقُوْلِيْ : اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ)) . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بیمار تھیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم حج کرنا چاہتی ہو؟“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم حج کرلو اور یہ شرط لگا لو، تم (نیت کے وقت یہ الفاظ) کہہ لینا: اے اللہ: تو مجھے جہاں روک لے گا

(۲٦۰۲) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، حدیث: ۵۰۸۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض، حدیث: ۱۲۰۷۔ سنن نسائی: ۲۷٦۹۔ مسند احمد: ٦/ ١٦٤.

میں وہیں احرام کھول دوں گی۔ (احرام کی پابندیوں سے حلال ہو جاؤں گی)۔"

"یہ جناب عبدالجبار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:.....حاجی اور معتمر کا احرام باندھتے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ اگر وہ بیمار ہوگیا تو حلال ہو جائے گا، جائز ہے صحابہ میں سے عمر بن خطاب، علی اور ابن مسعود اور دیگر کئی صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کی ایک جماعت اور احمد، اسحٰق، ابوثور اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۳۱)

حدیث الباب کی رو سے یہی موقف قرین صواب ہے۔

٨١..... بَابُ الْإِكْتِفَاءِ بِالنِّيَّةِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوْ هُمَا عِنْدَ الْإِهْلَالِ عَنِ النُّطْقِ بِذٰلِكَ

احرام کے وقت حج یا عمرہ یا دونوں کی صرف نیت کر لینا بھی کافی ہے اور زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں

٢٦٠٣۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا "جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ" ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ، ثُمَّ أُذِنَ بِالْحَجِّ ، فَقِيْلَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَفْعَلَ كَمَا يَفْعَلُ ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَصَلّٰى فِيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَكِبَ مَعَهُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ ، رُكْبَانٌ وَ مُشَاةٌ ، كُلُّهُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں نو سال تک قیام پذیر رہے اور آپ نے حج نہیں کیا۔ پھر حج کا اعلان کر دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کریں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ میں بے شمار لوگ آ گئے۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے حج ادا کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس پہنچ گئے، آپ نے اس مسجد میں نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے نکل پڑے اور آپ کے ساتھ بے شمار لوگ تھے۔ کچھ پیدل اور کچھ اپنی سواریوں پر سوار تھے۔ ہر شخص چاہتا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرے۔ حتیٰ کہ جب آپ بیداء مقام پر

(٢٦٠٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ ، فَأَهَلَّ وَ نَحْنُ لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ ، لَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ ، فَنَظَرْتُ أَمَامِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ ، وَ عَنْ شِمَالِيْ ، وَ خَلْفِيْ مَدَّ الْبَصَرِ رُكْبَانٌ وَ مُشَاةٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

چڑھے تو آپ نے تلبیہ کہنا شروع کیا۔ اور ہم نے صرف حج کی نیت کی ہوئی تھی۔ ہمیں عمرے کا علم ہی نہ تھا (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہم جائز ہی نہ سمجھتے تھے)۔ میں نے اپنے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے دیکھا تو جہاں تک نظر گئی وہاں تک لوگ ہی لوگ تھے۔ کچھ پیدل تھے اور کچھ سوار تھے۔ ہر کسی کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں حج کرے۔

فوائد :......احرام باندھتے وقت احرام کی دل سے نیت کرنا اور نیت کے کلمات کا زبانی اقرار دونوں صورتیں جائز ہیں۔

٨٢..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَالْإِفْرَادِ ، وَالتَّمَتُّعِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ كُلَّ هٰذَا جَائِزٌ طَلْقٌ مُبَاحٌ ، وَ الْمَرْأُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقِرَانِ وَ الْإِفْرَادِ وَ بَيْنَ التَّمَتُّعِ يُهِلُّ بِمَا شَاءَ مِنْ ذٰلِكَ

حج وعمرے کو ملا کر حج قران، حج افراد یا حج تمتع کرنا جائز ہے۔ یہ تینوں اقسام جائز ہیں اور حاجی کو اختیار ہے کہ وہ حج قران، حج افراد یا حج تمتع میں سے جس حج کا چاہے احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھے

٢٦٠٤ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ بِحَجٍّ ، وَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ)) . فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ . وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب (حج کے لیے) نکلے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صرف حج کا احرام باندھنا چاہے وہ صرف حج کا احرام باندھ لے (اور حج افراد کی نیت کر لے) اور جو شخص صرف عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔'' چنانچہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرے کا احرام باندھا۔

٢٦٠٥ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ

(٢٦٠٤) صحيح بخاری، كتاب الحيض، باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، حديث ١٣٧ مطولًا۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام: ١٢١١/١١٥۔ سنن ابی داؤد: ١٨٨٧۔ سنن نسائی: ٢٨١٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٠٠ من طريق هشام بهذا الاسناد.

الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ أَهَلَّ بِهِ نَاسٌ ، وَ أَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ أَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ . لَمْ يَقُلْ عَبْدُ الْجَبَّارِ : وَ أَهَلَّ بِهِ نَاسٌ وَ زَادَ قَالَتْ : فَكُنْتُ فِيْمَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے کچھ صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا۔ اور کچھ صحابہ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف عمرے کا احرام باندھا۔ حضرت عبدالجبار کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ''اور کچھ صحابہ نے بھی حج کا احرام باندھا۔'' اور ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔

۸۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
حج تمتع کرنا مستحب ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَصْحَابَهُ أَنْ لَوِ اسْتَقْبَلَ مِنْ أَمْرِهِ مَا اسْتَدْبَرَ لَمَا سَاقَ الْهَدْيَ وَ لَحَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَلَمَا أَمَرَ مَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ بِالْإِهْلَالِ بِعُمْرَةٍ .

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بتایا تھا کہ اگر آپ کو اس بات کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوئی ہے تو آپ مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتے اور عمرہ کر کے احرام کھول دیتے۔ اور اس لیے بھی حج تمتع افضل ہے کیونکہ آپ نے ان صحابہ کرام کو حکم دیا تھا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے تھے کہ وہ عمرہ کی نیت کریں (اور مکہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔)

۲۶۰۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ أَوْ خَمْسٍ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَ هُوَ غَضْبَانُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ذوالحجہ کی چار یا پانچ تاریخ کو (مکہ آئے) آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ سخت غصے میں تھے۔ تو میں نے عرض کیا: آپ کو

(۲۶۰۵) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب کیف تهل الحائض بالحج والعمرة، حدیث: ۳۱۹ مطولاً۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام، حدیث: ۱۱۴/ ۱۲۱۱۔ مسند احمد: ۳۷/۶۔ مسند الحمیدی: ۲۰۳۔

(۲۶۰۶) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام، حدیث: ۱۳۰/ ۱۲۱۱۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۳۰۔

فَقُلْتُ : مَنْ أَغْضَبَكَ ؟ فَقَالَ : ((أَمَا شَعَرْتِ إِنِّـي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ . قَـالَ الْـحَـكَـمُ : يَتَـرَدَّدُوْنَ ـ أَحْسِبُ ـ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَـدْيَ مَـعِـيَ حَتَّـى اشْتَـرِيَهُ ثُمَّ أُحِلُّ كَمَا حَلُّوْا .

کس نے اس قدر غصہ دلایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں پتہ نہیں چلا کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا ہے اور وہ اس کی تعمیل میں تردد کر رہے ہیں۔'' جناب حکم کی روایت میں ہے: ''وہ تردد کر رہے ہیں، اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ (مدینہ منورہ سے) نہ لاتا اور مکہ مکرمہ سے خرید لیتا۔ پھر میں بھی (صرف عمرہ کرکے) احرام کھول دیتا جیسا کہ ان صحابہ نے کھولا ہے۔''

فوائد :......حج کی تین اقسام ہیں اور انہی اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے احرام کی نیت کی جائے (۱) حج قران (۲) حج تمتع (۳) حج افراد۔ اور علماء کا ان تینوں اقسام کے جواز پر اجماع ہے۔

حج قران: احرام باندھتے وقت حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا اور تلبیہ میں یہ کلمات کہنا (لبیك بحج وعمرة) حج قران کرنے والا عمرہ اور حج کے مناسک ادا کرنے تک محرم ہی رہے گا۔

حج تمتع: حج تمتع یہ ہے کہ انسان حج کے مہینوں میں عمرہ کا حرام باندھے پھر احرام کھول دے، اس کے بعد حج کے ایام میں حج بھی کرے۔

حج افراد: احرام باندھتے وقت فقط حج کا احرام باندھنا۔ (تلخیص از فقه السنه: ۱/ ۵۷۸، ۵۷۹)

۲۔ پھر ان تینوں اقسام میں سے حج کی کون سی قسم افضل و مستحب ہے۔ اس بارے علماء کا اختلاف ہے کچھ علماء کا موقف ہے کہ حج تمتع افضل و مستحب ہے کیونکہ نبی ﷺ نے حج تمتع کو پسند کیا اور تمتع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا، لیکن آپ ﷺ نے بذات خود حج قران کیا ہے، لہٰذا آپ کا عمل فعل ہی مستحب اور حج قران ہی افضل ہے۔

۸۴..... بَابُ أَمْرِ الْمُهِلِّ بِالْعُمْرَةِ الَّذِیْ مَعَهُ الْهَدْیُ بِالْإِهْلَالِ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ لِيَصِيْرَ قَارِنًا إِذْ سَائِقُ الْهَدْيِ الْمُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْإِحْلَالُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْلَغِ الْهَدْيِ مَحِلَّهُ

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور قربانی کا جانور بھی اس کے پاس ہو تو اس شخص کو عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ بھی کہنا ضروری ہے تاکہ یہ حج قران کرنے والا بن جائے کیونکہ جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور قربانی کا جانور بھی اس کے ساتھ ہو تو اس کے لیے (عمرہ ادا کرنے کے بعد) اس وقت تک احرام کھولنا جائز نہیں جب تک قربانی اپنی قربان گاہ میں (۱۰ ذوالحجہ) کو نہ پہنچ جائے

۲۶۰۷۔ ثَـنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، ح وَحَدَّثَنَا الْـفَـضْـلُ بْـنُ يَـعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ ـ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال (حج کے لیے) نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے۔(اور تلبیہ کہے)''

فوائد :......حج اور عمرہ کا ارادہ رکھنے والا جس کے ساتھ ہدی کے جانور ہوں وہ حج قرآن ہی کی نیت کرے گا، البتہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ حج قران، حج تمتع اور حج افراد میں سے کسی بھی قسم کی نیت کرسکتا ہے۔

۸۵..... بَابُ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِذَا سِيْقَ الْهَدْيُ

جب بکرا قربانی کے لیے لے جایا جائے تو اس کے گلے میں ہار ڈالنا چاہیے

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْغَنَمَ لا تُقَلَّدُ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَلَّدَ الْغَنَمَ الَّذِيْ أَهْدِيَ وَ هُوَ مُقِيْمٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَلَالٌ ، وَ سُنَّةِ الْهَدْيِ فِي التَّقْلِيْدِ لِمَنْ كَانَ مُقِيْماً بِبَلَدِهِ يُرِيْدُ تَوْجِيْهَ الْهَدْيِ ، وَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ أَوِ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ أَهْدٰى أَوْ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ فِي التَّقْلِيْدِ سَيَانٌ لا فَرْقَ بَيْنَهُمَا .

ان علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ بکرے کے گلے میں ہار نہیں ڈالا جا سکتا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان بکروں کے گلے میں ہار ڈالتے تھے جنہیں آپ نے قربانی کے لیے بھیجا تھا جب کہ آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اور آپ نے احرام بھی نہیں باندھا تھا۔ جب کہ قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے کی سنت میں وہ شخص جو اپنے شہر میں اقامت پذیر رہتے ہوئے قربانی کا جانور مکہ مکرمہ بھیجنا چاہتا ہو اور وہ شخص جو حج کرنا چاہتا ہے یا حج اور عمرہ دونوں کرنا چاہتا ہے اور وہ اپنی قربانی کے جانور بھیج دیتا ہے یا اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے، قربانی کے جانور کو ہار پہنانے میں یہ دونوں شخص برابر ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۶۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا عَبِيْدَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ ـ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ ، وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

(۲۶۰۷) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب كيف تهل الحائض والنفساء، حديث: ۱۵۵۶ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ۱۱۱/ ۱۲۱۱ـ سنن ابى داؤد: ۱۷۸۱ـ سنن نسائى: ۲۷۶۵ـ صحيح ابن حبان: ۳۹۰۱ من طريق مالك.

(۲۶۰۸) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب تقليد الغنم، حديث: ۱۷۰۳ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى الى الحرم، حديث: ۳۶۵/ ۱۳۲۱ـ سنن ترمذى: ۹۰۹ـ سنن نسائى: ۲۸۱۱ـ مسند احمد: ۶/۹۱ـ مسند الحميدى: ۲۱۸ وانظر ما تقدم برقم: ۲۵۷۳.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالاً ، هٰذَا حَدِيْثُ الزَّعْفَرَانِيِّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے ہار بٹتی تھی، جنہیں آپ مکہ مکرمہ بھیجتے تھے پھر آپ خود مدینہ منورہ ہی میں حلال رہتے تھے (یعنی حج و عمرے کے لیے تشریف نہیں لے جاتے تھے) یہ جناب زعفرانی کی حدیث ہے۔

فوائد :...... ہدی کے جانور اونٹ اور گائے کے قلادہ پہننے کے جواز کے قائل ہیں اور بکری کو قلادہ پہنانے میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ حدیث دلیل ہے کہ بکری کو بھی قلادہ پہنانا جائز و مباح ہے۔

٨٦..... بَابُ حَدِيْثِ الْإِحْرَامِ خَلْفَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ إِذَا حَضَرَتْ

اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو نماز کے بعد احرام باندھنے کا بیان

٢٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ أَمَرَ بِبَدَنِهِ أَنْ تُشْعَرَ مِنْ شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَ قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ، وَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ .

ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضاً ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ، وَ قَالَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ ، وَ لَمْ يَقُلْ : وَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا کی اور اپنی قربانی کے جانور کو دائیں جانب نشان لگانے کا حکم دیا۔ اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکائے اور اس کا خون صاف کیا، پھر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء مقام پر سیدھی ہوئی تو آپ نے نیت کی اور تلبیہ پکارا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر ادا کی اور اپنی قربانی کے جانور کو اشعار کیا (اسے نشانی لگائی) اور یہ الفاظ نہیں کہے کہ آپ نے اس کا خون صاف کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن جعفر کی روایت کے یہ الفاظ ''اور آپ نے اپنی قربانی کا اشعار کیا:'' یہ مسئلہ اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جسے ہم اپنی کتب میں متعدد بار بیان کر چکے ہیں۔ کہ عرب کے لوگ کام کی نسبت اس کے حکم کرنے والے

(٢٦٠٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٧٥.

الْعَرَبَ تَضِيفُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ، كَإِضَافَتِهَا إِلَى الْفَاعِلِ. فَقَوْلُهُ: وَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ يُرِيدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِشْعَارِهَا لِأَنَّ فِي خَبَرِ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَ أَمَرَ بِبَدَنِهِ أَنْ تُشْعَرَ، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِشْعَارِهَا، لَا أَنَّهُ تَوَلَّى ذٰلِكَ بِنَفْسِهِ، وَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَشْعَرَ بَعْضَ بَدَنِهِ بِيَدِهِ، وَ أَمَرَ غَيْرَهُ بِإِشْعَارِ بَقِيَّتِهَا، فَمَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ أَمَرَ بِبُدْنِهِ أَنْ تُشْعَرَ أَرَادَ بَعْضَهَا، وَ مَنْ قَالَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ أَرَادَ بَعْضَهَا لَا كُلَّهَا، فَالْأَخْبَارُ مُتَصَادِقَةٌ لَا مُتَكَاذِبَةٌ عَلَى مَا يَتَوَهَّمُ أَهْلُ الْجَهْلِ.

کی طرف بھی کرتے ہیں جیسا کہ کام کی نسبت اس کام کو سر انجام دینے والے کی طرف کرتے ہیں۔ لہٰذا حدیث کے یہ الفاظ: ''آپ نے اپنی قربانی کا اشعار کیا:'' ان کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشعار کرنے کا حکم دیا کیونکہ جناب یحییٰ بن قطان کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی قربانی کے جانور کو اشعار کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اشعار کرنے کا حکم دیا تھا، بذات خود اشعار نہیں کیا تھا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے اشعار کیا ہو اور باقی اونٹوں کو اشعار کرنے کا حکم دیا ہو۔ لہٰذا جس راوی کی روایت میں اشعار کرنے کے حکم کا ذکر ہے تو اس کی مراد یہ ہے کہ کچھ اونٹوں کو اشعار کرنے کا حکم دیا۔ اور جس راوی نے کہا کہ آپ نے اپنی قربانی کے جانوروں کو خود اشعار کیا تو اس کی مراد بھی کچھ اونٹ ہیں سارے اونٹ نہیں۔ اس طرح یہ تمام روایات ایک دوسری کی توثیق و تصدیق کرتی ہیں، ایک دوسری کی تکذیب نہیں کرتیں جیسا کہ بعض جہلاء کا خیال ہے۔

فوائد :......اگر احرام باندھنے سے قبل فرض نماز کا وقت ہو تو میقات پر فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مسنون ومستحب ہے۔

۸۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ صَلَاةٍ مُتَقَدِّمَةٍ مِنْ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ

احرام سے پہلے فرض یا نفل نماز پڑھے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے

وَ الدَّلِيلُ أَنَّ غَيْرَ الْمُتَطَهِّرَةِ وَ الْجُنُبِ إِنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ هُمَا كَانَ الْإِحْرَامُ جَائِزاً، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ بِالْإِحْرَامِ وَ هُمَا غَيْرُ طَاهِرَتَيْنِ، إِذِ النُّفَسَاءُ وَ الْحَائِضُ لَا تُجْزِئُهُمَا الصَّلَاةُ قَبْلَ أَنْ تَطْهُرَا وَ لَا تَطَهُّرَانِ بِالْاغْتِسَالِ قَبْلَ أَنْ تَطْهُرَا بِانْقِطَاعِ دَمِ الْحَيْضِ وَ النِّفَاسِ.

اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر ناپاک عورت اور جنبی شخص حج یا عمرے یا دونوں کا احرام باندھیں تو ان کا احرام باندھنا جائز

ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نفاس اور حیض والی عورتوں کو احرام باندھنے کا حکم دیا ہے، حالانکہ وہ دونوں غیر طاہر اور ناپاک ہیں جبکہ نفاس اور حیض والی عورتوں کے لیے پاک ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں اور نفاس وحیض کا خون بند ہونے سے پہلے غسل کر لینے سے یہ دونوں پاک بھی نہیں ہوتیں۔

٢٦١٠۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ ، أَنَّ ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَهُمْ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ............

عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَ مَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسِ بْنِ خَثْعَمَ . فَلَمَّا كَانُوْا بِالشَّجَرَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِالشَّجَرَةِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَتَى أَبُوْ بَكْرٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ، ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ تَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال حج کے لیے نکلے جب کہ ان کے ساتھ ان کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس بن خثعم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پھر جب وہ شجرہ (یعنی ذوالحلیفہ) کے مقام پر تھے حضرت اسماء نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت اسماء کو غسل کرنے کا حکم دیں، پھر وہ حج کا تلبیہ پکاریں اور دیگر حاجیوں کی طرح تمام مناسک ادا کریں، لیکن وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گی۔

فوائد:......احرام باندھنے کے لیے نماز کی ادائیگی شرط نہیں بلکہ حیض ونفاس والی عورت تو حالت حیض ونفاس ہی میں احرام باندھے گی اور نماز کا وقت نہ ہو تو نماز کی ادائیگی کے بغیر کسی بھی وقت احرام باندھنا جائز ہے۔

٨٨.....بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے تلبیہ پکارنے کا بیان

٢٦١١۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

(٢٦١٠) اسناده صحيح : سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب الغسل للاهلال، حديث : ٢٦٦٥۔ سنن ابن ماجه : ٢٩١٢.

(٢٦١١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الاهلال عند مسجد ذى الحليفة، حديث : ١٥٤١۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب امر اهل المدينة بالاحرام من عند مسجد ذى الحليفة، حديث : ١١٨٦۔ سنن ابی داؤد : ١٧٧١۔ سنن ترمذی : ٨١٨۔ سنن نسائی : ٢٧٥٨۔ مسند احمد : ٢/٢٨۔ مسند الحميدی : ٦٥٩.

ابْـنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : هٰذِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَـا عَـلٰـى رَسُـوْلِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَ الـلّٰهِ مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ بیداء مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ اللہ کی قسم! آپ نے ذوالحلیفہ کی مسجد کے دروازے کے پاس سے تلبیہ پکارا تھا (اور احرام کی نیت کی تھی)۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اہل مدینہ کا میقات مسجد ذی الحلیفہ کے قریب ہے اور مقام بیداء تک تاخیر جائز نہیں جمیع علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۹۲)

۸۹..... بَابُ الْإِهْلَالِ إِذَا اسْتَوَتْ بِالرَّاكِبِ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

جب سواری اپنے سوار کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جائے تو اس وقت تلبیہ پکارنے کا بیان

ضِـدَّ قَـوْلِ مَـنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُهِلَّ حَتّٰى أَتَى الْبَيْدَاءَ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ فِيْ كُتُبِنَا أَنَّ الْخَبَرَ الْوَاجِبَ قُبُوْلُهُ هُوَ خَبَرُ مَنْ يُخْبِرُ بِسَمَاعِ الشَّيْءِ وَ رُؤْيَتِهِ دُوْنَ مَنْ يُنْكِرُ الشَّيْءَ وَ يَدْفَعُهُ .

ان علمائے کرام کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیداء مقام پر پہنچ کر ہی تلبیہ پکارا تھا۔ یہ مسئلہ بھی اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں میں نے اپنی کتب میں بارہا لکھا ہے کہ جو شخص کسی واقعہ کو دیکھنے اور سننے کی خبر دے تو اس کی خبر کو قبول کرنا واجب ہوتا ہے۔ جب کہ اس شخص کی خبر کو قبول نہیں کیا جائے گا جو کسی واقعے کا انکار کرے اور اس کی مخالفت کرے۔

۲۶۱۲۔ ثَـنَـا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ إِهْلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ مِـنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں جب آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی ہوگئی تو تلبیہ پکارا تھا۔

۲۶۱۳۔ ثَـنَـا عَـلِـيُّ بْـنُ خَشْـرَمٍ ، أَخْبَـرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، قَالَ..........

(۲۶۱۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب قول اللّٰه تعالی ﴿یأتون رجالا او رکبانا﴾، حدیث: ۱۵۱۵.

(۲۶۱۳) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الرکاب والغرز للدابة، حدیث: ۲۸۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان الافضل ان یحرم حین تنبعث به......، حدیث: ۲۷/ ۱۱۸۷ من طریق نافع عن ابن عمر.

ابْــنُ عُـمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ كَـانَ إِذَا وَضَـعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهَلَّ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا قدم مبارک رکاب میں رکھ لیا اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ پکارا۔

فوائد :...... یہ احادیث مالک، شافعی اور جمہور کے موقف کی دلیل ہے کہ احرام میں تلبیہ کہنے کا افضل وقت وہ ہے جب اسے سوار لے کر کھڑی ہو۔ (شرح النووی: ٨/ ٩٤)

٩٠..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِقْبَالِ بِالرَّاحِلَةِ الْقِبْلَةَ إِذَا أَرَادَ الرَّاكِبُ الْإِهْلَالَ

جب سوار تلبیہ پکارنے کا ارادہ کرے تو سواری کو قبلہ رخ کرنا مستحب ہے

٢٦١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَيُّوْبَ ....

عَـنْ نَـافِـعٍ أَنَّ ابْـنَ عُـمَرَ كَـانَ إِذَا أَتَى ذَا الْـحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ، ثُمَّ صَلَّى الْـغَـدَاةَ ، ثُمَّ رَكِبَ ، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَـقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَأَهَلَّ قَالَ : ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى إِذَا بَـلَـغَ الْـحَـرَمَ أَمْسَكَ ، حَتّٰى إِذَا أَتَى ذَا طُـوًى بَـاتَ بِهِ ، قَالَ فَيُصَلِّيْ بِهِ الْغَدَاةَ ثُمَّ يَـغْتَسِـلُ ، فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ .

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ پہنچ جاتے تو اپنی سواری پر کجاوہ کسنے کا حکم دیتے۔ پھر وہ صبح کی نماز ادا کرتے۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہوتے حتی کہ جب وہ آپ کو لے کر سیدھی ہو جاتی تو آپ قبلہ رخ ہوتے اور تلبیہ پکارتے۔ پھر آپ (دوران سفر) تلبیہ پکارتے رہتے حتی کہ جب حرم میں پہنچ جاتے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیتے۔ جب ذی طوی مقام پر پہنچتے تو رات وہیں گزارتے پھر صبح کی نماز وہاں پڑھ کر غسل کرتے۔ (پھر بیت اللہ میں داخل ہوتے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ احرام باندھ کر حج وعمرہ کا تلبیہ کہتے وقت سواری کا رخ قبلہ رو کرنا مستحب فعل ہے۔

٩١..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْبَيْتُوْتَةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ الْغُدُوِّ مِنْهَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اور صبح کے وقت وہاں سے روانہ ہونا مستحب ہے

(٢٦١٤) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الاهلال مستقبل القبلة، حديث: ١٥٥٣ تعليقاً۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب المبيت بذی طوی......، حديث: ٢٢٧/ ١٢٥٩ باختصار۔ سنن ابی داؤد: ١٨٦٥۔ سنن كبری نسائی: ٤٢٣٦۔ مسند احمد: ٢/ ٤٧.

٢٦١٥ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، ثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَ سَالِمٌ ....

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ ، وَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

جناب نافع اور سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ سے گزرتے تو رات وہیں بسر کرتے حتیٰ کہ صبح کے وقت روانہ ہوتے۔ وہ بتاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اعمال وسنن حج میں شامل نہیں اور قاضی عیاض کہتے ہیں، لیکن جو شخص اسے سنت سمجھ کر اختیار کرے تو یہ عمل بہتر ہے۔ (شرح النووی: ٨/ ٩٧)

٩٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعْرِيْسِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

ذوالحلیفہ میں وادی کے درمیان رات کو آرام کے لیے اترنا مستحب ہے

٢٦١٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْخَضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ....

عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ وَ هُوَ فِيْ مُعَرَّسِهِ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَقِيْلَ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ . قَالَ مُوْسٰى : وَ قَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمَنَاخِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنِيْخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ هُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ . بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطاً مِنْ ذٰلِكَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا (یا آپ کو خواب آیا) جب کہ آپ ذوالحلیفہ میں رات کے وقت آرام کرنے کے لیے تشریف فرماتھے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ بابرکت میدان میں ٹھہرے ہیں۔ جناب موسیٰ کی روایت میں ہے حضرت سالم نے ہمیں اسی جگہ ٹھہرایا جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ٹھہرا کرتے تھے۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی اقامت گاہ کو تلاش کرتے تھے۔ وہ جگہ مسجد ذوالحلیفہ کے نیچے وادی کے درمیان واقع ہے مسجد اور راستے کے عین درمیان ہے۔

(٢٦١٥) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب خروج النبى ﷺ على طريق الشجرة، حديث: ١٥٣٣ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب المبيت بذى طوى......، حديث: ١٢٥٩ بمعناه۔ وانظر الحديث السابق.

(٢٦١٦) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب قول النبى ﷺ "العقيق واد مبارك" حديث: ١٥٣٥ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب النزول ببطحاء، حديث: ١٣٤٦ـ سنن نسائى: ٢٦٦١ـ مسند احمد: ٢/ ٨٧.

۹۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ

وادی عقیق میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۲٦۱۷۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ الْيَمَامِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، حَدَّثَنِيْ...... عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَّبِّيْ- وَ هُوَ بِالْعَقِيْقِ - أَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ ، وَ قُلْ : عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ)) .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: آج رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرشتہ آیا، جب کہ آپ اس رات وادی عقیق میں تشریف فرما تھے، کہ آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں۔ اور کہیں: ''عمرہ، حج میں شامل ہوگیا ہے (آئندہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے۔)''

فوائد :......حج سے واپسی پر ذوالحلیفہ میں نزول کرنا مناسک حج سے نہیں، ایسا عمل کرنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی اتباع میں بطور تبرک کرتا ہے، نیز یہ وادی بھی مبارک ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں، مقام ذوالحلیفہ میں نزول کرنا اور نماز ادا کرنا مستحب فعل ہے اور اس مقام کو نماز ادا کیے بغیر عبور نہ کیا جائے، خواہ نماز کا وقت نہ ہو۔

(شرح النووی: ۹/ ۱۱۰)

۹۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِهْلَالِ بِمَا يُحْرِمُ بِهِ الْمُهِلُّ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ هُمَا

محرم حج، عمرہ یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھ سکتا ہے۔ ان میں سے جس کا احرام باندھے گا اسی کے ساتھ تلبیہ پکارنا مستحب ہے

۲٦۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَ عُمْرَةٍ))

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں تلبیہ کہا اور نیت کی: لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَ عُمْرَةٍ ''اے اللہ میں حج اور عمرے کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔

۲٦۱۹۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ وَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَ

(۲٦۱۸) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب وخالد بن الولید، حدیث: ۴۳۵۳، ۴۳۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب فی الافراد والقران، حدیث: ۱۲۳۲۔ سنن نسائی: ۲۷۳۲۔ مسند احمد: ۲/ ۴۱.

حَمِيْدُ الطَّوِيْلُ كُلُّهُم يَقُوْلُ ....

سَمِعْتُ أَنَساً ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا ، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجاً)) ، مِرَاراً .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "لبيك عمرة و حجاً لبيك عمرة و حجًا: اے اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔ اے اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔" آپ یہ کلمات بار بار پڑھ رہے تھے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھنے والا مذکور کلمات کے ساتھ باآواز بلند تلبیہ کہہ سکتا ہے اور یہ عمل مستحب ہے۔

۲۔ احرام کی باآواز بلند نیت کرنا اور نیت کے کلمات کو اونچی آواز سے کہنا مشروع فعل ہے، اور حج قران اور افراد اور تمتع کا رادہ کرنے والے کسی ایک قسم کے انتخاب کی صورت میں حج کی اسی قسم کی نیت کا احرام باندھے گا۔

۹۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ تَسْمِيَةِ حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ نِيَّةٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْإِحْرَامِ

حج یا عمرے کا نام لیے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے اور احرام کی ابتداء میں ان دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کی نیت و ارادہ کیے بغیر بھی احرام باندھنا درست ہے

۲٦۲۰۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً ، وَ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : ((نَبْدَأُ بِالَّذِيْ بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ، فَبَدَأَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کی نیت سے (مدینہ منورہ سے) نکلے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے (طواف کیا) اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کیں، پھر آپ نے فرمایا: "ہم بھی (سعی کی) ابتداء اسی سے کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن

(۲٦۱۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اهلال النبی ﷺ و هدیه، حدیث: ۱۲۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۹۵۔ سنن نسائی: ۲۷۳۰۔ مسند احمد: ۳/۹۹۔ وانظر السابق.

(۲٦۲۰) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳٤.

بِالصَّفَا)) ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ سَبْعَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ ، فَجَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِهَدْيِهٖ مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((بِمَ أَهْلَلْتَ ؟)) قَالَ ، قُلْتُ : اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ . قَالَ : ((فَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَذَكَرَ الدَّوْرَقِيُّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَقَدْ أَهَلَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ فِيْ وَقْتِ إِهْلَالِهٖ مَا الَّذِيْ بِهٖ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ مُهِلاًّ مِنْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ نَاحِيَةِ الْيَمَنِ ، وَإِنَّمَا عَلِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ مَا الَّذِيْ بِهٖ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اجْتِمَاعِهِمَا بِمَكَّةَ ، فَأَجَازَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِهْلَالَهُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ فِيْ وَقْتِ إِهْلَالِهٖ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ أَوْ بِالْعُمْرَةِ أَوْ بِهِمَا جَمِيْعاً . وَقِصَّةُ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَحْسَنْتَ ، غَيْرَ أَنَّ النَّبِيَّ

مجید میں) ابتداء کی ہے۔" لہٰذا آپ نے صفا پہاڑی سے (سعی کی) ابتداء کی۔ حتیٰ کہ آخری ساتواں چکر مروہ پہاڑی پر پہنچ کر ختم کیا اور سعی سے فارغ ہو گئے۔ حضرت علی بن ابی طالب، اللہ ان پر رحم کرے، یمن سے آپ کے قربانی کے جانور لے کر حاضر ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: "تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی۔ (کس حج کا تلبیہ پکارا تھا)" انہوں نے عرض کی: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں بھی اسی نیت سے احرام باندھتا ہوں جس نیت سے تیرے رسول نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "بے شک میں نے حج کا احرام باندھا ہے۔" پھر جناب دورقی نے بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح احرام باندھا حالانکہ احرام باندھتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے کس حج کی نیت کر کے احرام باندھا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے راستے میں آنے والے میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت یمن کی جانب موجود تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ سے معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس حج کی نیت سے احرام باندھا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اسی احرام کو درست قرار دے دیا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نیت پر احرام باندھا تھا حالانکہ احرام باندھتے وقت انہیں معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج، عمرے یا ان دونوں کی نیت سے احرام باندھا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی اس مسئلے کے متعلق ہے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَعَقِّبِ أَمَرَ عَلِيًّا بِغَيْرِ مَا أَمَرَ بِهِ أَبَا مُوسٰى ، أَمَرَ عَلِيًّا بِالْمُقَامِ عَلٰى إِحْرَامِهِ إِذْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ ، فَلَمْ يَجِدْ لَهُ الْإِحْلَالَ إِلَى أَنْ بَلَغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهُ ، وَ أَمَرَ أَبَا مُوسٰى بِالْإِحْلَالِ بِعُمْرَةٍ إِذْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ .

حاضر ہوئے تھے جب کہ آپ بطحاء میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے انہیں فرمایا تھا: تم نے بہت اچھا کیا ہے (کہ اپنی قربانی ساتھ نہیں لائے اس لیے عمرہ ادا کر کے احرام کھول لو) لیکن آخر میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو موسیٰ سے مختلف حکم دیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام میں پابند رہیں کیونکہ ان کے پاس قربانی کا جانور موجود تھا۔ لہٰذا انہیں (۱۰ ذوالحجہ کو) قربانی کا جانور اپنی جگہ پہنچنے تک احرام کھولنے کی اجازت نہ تھی۔ اور آپ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے پاس قربانی کا جانور موجود نہیں تھا۔ میں نے یہ مسئلہ کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔

فوائد:...... احرام کی ابتداء میں بلاتعیین احرام کی نیت کرنا جائز ہے اور بعد میں حج کی کسی بھی قسم کی تعیین کرنا بھی جائز و مباح ہے۔

۹۶..... بَابُ صِفَةِ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی کیفیت کا بیان

۲۶۲۱۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ، قَالَ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا ، وَ قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)). قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيْثِهِ : وَ زَادَ ابْنُ عُمَرَ : لَبَّيْكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا تلبیہ اس طرح ہے: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)): اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت پر قائم ہوں۔ میں تیری

(۲۶۲۱) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة، حدیث: ۱۵۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیة وصفتها، حدیث: ۱۱۸۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۱۲۔ سنن ترمذی: ۸۳۵۔ سنن نسائی: ۲۷۵۰۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۱۸۔ مسند احمد: ۲/۴۸۔ مسند الحمیدی: ۶۶۰۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ ، وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ ، وَ الرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَ الْعَمَلُ .

فرمانبرداری کے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ بلاشبہ ساری تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں اور تمام نعمتیں تیری ہی ملکیت ہیں۔ اور بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ''اے اللہ میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت پر قائم ہوں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت کی موافقت کرتا ہوں، ہر طرح کی خیر و برکت تیرے ہاتھوں میں ہے۔ تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں اور ہر عمل تیری ہی رضا کے حصول کے لیے ہے۔

۲۶۲۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُؤَمِّلٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔'' پھر جناب مؤمل کی حدیث کی طرح بیان کی۔

فوائد :......۱۔تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ تلبیہ کہنا مشروع ہے، پھر علماء کا اس کے وجوب میں اختلاف ہے۔ شافعی اور دیگر علماء کا موقف ہے کہ تلبیہ کہنا سنت ہے۔ صحت حج کے لیے یہ شرط اور واجب نہیں اور اگر حاجی و معتمر تلبیہ چھوڑ بھی دے تو اس کا حج درست ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں، لیکن وہ اس کی فضیلت سے محروم رہے گا۔

۲۔تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کرنا مستحب فعل ہے، اور عورت کے لیے آواز بلند کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اس کی بلند آواز فتنہ کا باعث ہے اور حج و عمرہ میں بکثرت تلبیہ کہنا مستحب ہے، خصوصاً دن رات کی آمد بلندی پر چڑھتے اترتے، اجتماع، قیام وقعود، سوار ہوتے، سواری سے اترتے، نمازوں کے بعد اور تمام مساجد میں تلبیہ کا اہتمام افضل ہے۔

اور راجح یہ ہے کہ طواف اور سعی کے وقت تلبیہ نہ کہا جائے۔ کیونکہ ان اوقات کے مخصوص اذکار ہیں۔

(شرح النووی: ۸/ ۹۱)

۳۔تلبیہ میں احادیث الباب میں مذکور الفاظ کا ورد مشروع و مسنون ہے۔

(۲۶۲۲) انظر الحدیث السابق.

۹۷..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الزِّيَادَةَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى مَا حَفِظَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزٌ

اس بات کا بیان کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبیہ کے جو الفاظ یاد کیے ہیں ان کا تلبیہ میں اضافہ کرنا جائز ہے

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ يَحْفَظُ عَنْهُ مَا يَغْرُبُ عَنْ بَعْضِهِمْ ، لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَلْبِيَتِهِ مَا لَمْ يَحْكِ عَنْهُ غَيْرُهُ .

اس بات کی دلیل کہ کچھ صحابہ کرام سے ایسی روایات منقول ہیں جو دوسرے صحابہ سے معروف نہیں ہیں کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے جو الفاظ یاد کیے ہیں وہ کوئی دوسرا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان نہیں کرتا۔

۲۶۲۳۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَتِهِ: ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے: ''((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) ''اے سچے اور حقیقی معبود! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔''

۲۶۲۴۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ، ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھی شامل تھے: ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) ''اے الہ الحق میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔''

فوائد:......تلبیہ میں ان احادیث میں مذکور کلمات کا اجراء بھی مباح ہے۔

۹۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ فِي التَّلْبِيَةِ ذَا الْمَعَارِجِ وَ نَحْوَهُ

تلبیہ میں ''ذا المعارج'' جیسے الفاظ کا اضافہ کرنا درست ہے

(۲۶۲۳) صحیح: سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب اذا اهل بعمرة هل يجعل معها حجا، حديث: ۲۷۵۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۲۰۔ مسند احمد: ۲/۴۷۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۷۸۹۔

(۲۶۲۴) انظر الحديث السابق.

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ وَ ذَكَرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ تَقَدَّمَتْ صُحْبَتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ أَعْلَمَ قَدْ كَانَ يَخْفٰى عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِنْ عِلْمِ الْخَاصَّةِ ، فَعَلِمَهُ مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِي السِّنِّ وَ الْعِلْمِ ، لِأَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ مَعَ مَكَانِهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْعِلْمِ مَعَ تَقَدُّمِ صُحْبَتِهِ خَبَّرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا : ذَا الْمَعَارِجِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَهُ فِي السِّنِّ وَ الْعِلْمِ وَ الْمَكَانِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَزِيْدُوْنَ : ذَا الْمَعَارِجِ . وَ نَحْوَهُ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا ، فَقَدْ خَفِيَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ مَعَ مَوْضِعِهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْعِلْمِ مَا عَلِمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .

ان علماء کے قول کے برخلاف جنہوں نے اس اضافے کو ناپسند کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں یہ الفاظ نہیں پڑھے تھے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جن صحابہ کرام کو آپ کی قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ علم میں بھی بلند مقام رکھتے ہوں، بعض اوقات مخصوص مسائل ان سے بھی مخفی رہ جاتے ہیں۔ اور ان سے کم عمر اور علمی رتبے میں کم مقام والے صحابہ کو اس کا علم ہوتا ہے کیونکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلام اور علم میں نہایت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم کی صحبت سے بہت زیادہ فیض یاب ہیں، انہوں نے خبر دی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تلبیہ میں ''ذا المعارج'' کے الفاظ نہیں کہے۔ جب کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما جو اُن سے کم عمر، کم علم اور صحبت نبوی سے فیض یاب ہونے میں بھی کم مرتبہ ہیں، انہوں نے خبر دی ہے کہ صحابہ کرام تلبیہ میں ''ذا المعارج'' کے لفظ کا اضافہ کرتے تھے۔ یا اس قسم کے دیگر الفاظ کا اضافہ کرتے تھے جب کہ نبی کریم ﷺ یہ الفاظ سن رہے ہوتے تھے مگر آپ کچھ نہیں فرماتے تھے۔ اس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر اپنے بلند مرتبہ و اعلیٰ علمی مقام کے باوجود یہ مسئلہ مخفی رہ گیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان سے کم مرتبہ ہونے کے باوجود یہ مسئلہ جان گئے۔

٢٦٢٥ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ......

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ)) . وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ بِالْإِهْلَالِ وَ التَّلْبِيَةِ .

جناب خلاد بن سائب اپنے والد گرامی حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل تشریف لائے تو انہوں نے کہا: اپنے صحابہ کو حکم دیجیے کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کریں۔'' جناب احمد کی

(٢٦٢٥) اسناده صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب کیف التلبیة، حدیث: ١٨١٤ـ سنن نسائی: ٢٧٥٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٢ـ مسند احمد: ٤/٥٥ـ مسند الحمیدی: ٨٥٣.

روایت میں "بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ" کے الفاظ ہیں۔(معنی دونوں کا ایک ہی ہے کہ تلبیہ پکاریں۔)

٢٦٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ . قَالَ : وَأَمَّا النَّاسُ يَزِيْدُوْنَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا .

جناب جعفر اپنے والد محترم سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں : ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ (سفر حج) کے لیے نکلے حتی کہ آپ کی سواری آپ کو لے کر بیداء مقام پر سیدھی ہوئی تو آپ نے بلند آواز سے یہ کلمات توحید پکارے ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) "اے اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت پر قائم ہوں۔ میری تیری فرمانبرداری کے لیے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں، بے شک تمام حمد وثناء تیری ہی شان کے لائق ہے۔ اور سب نعمتیں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔" جب کہ صحابہ کرام "ذا المعارج" (اے سیڑھیوں والے) کے الفاظ بڑھا دیتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ سننے کے باوجود انہیں کچھ نہیں کہتے تھے۔

٩٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

بلند آواز سے تلبیہ پکارنا مستحب ہے

٢٦٢٧۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ

(٢٦٢٦) اسناده صحيح، سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب كيف التلبية، حديث: ١٨١٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٩١٩۔ تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ .... السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ)). وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: بِالْإِهْلَالِ وَ التَّلْبِيَةِ .

حضرت سائب رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل آئے تو انہوں نے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکاریں۔'' جناب احمد بن منیع کی روایت میں ''بالاهلال والتلبية'' کے الفاظ ہیں۔

١٠٠..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ ، وَ إِنَّمَا أُمِرَ الْمُهِلُّ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ إِذْ هُوَ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

اس بات کا بیان کہ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا حج کے شعار میں سے ہے۔ تلبیہ کہنے والے شخص کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم بھی اسی لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ حج کا شعار ہے

٢٦٢٨۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ .... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((جَاءَنِي جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوْا صِيَاحَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ)).

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو فرمایا: اے محمد ﷺ! اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ بآوازِ بلند تلبیہ پکاریں کیونکہ یہ شعارِ حج ہے۔''

٢٦٢٩۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ .... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَقَالَ لِي : أَشْعِرْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ)).

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے کہا: تلبیہ کو شعار بنائیں کیونکہ تلبیہ حج کا شعار ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''تلبیہ حج کا شعار ہے۔''

(٢٦٢٧) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٦٢٥.

(٢٦٢٨) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية، حديث: ٢٩٢٣۔ وتقدم تخريجه برقم: ٢٦٢٥.

(٢٦٢٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٢٥.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ : فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ : إِنَّ أَفْضَلَ الْعَمَلِ كَذَا وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ : مِنْ أَفْضَلِ ، وَ خَيْرِ الْعَمَلِ كَذَا ، وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ مِنْ خَيْرِ الْعَمَلِ . وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ أَيْ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

یہ اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ یہ کہتے ہیں: ”یہ افضل ترین عمل ہے۔“ اور ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ عمل افضل ترین اعمال میں سے ایک ہے۔ کبھی عرب کہتے ہیں: ”بہترین عمل اس طرح ہے“ اور ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ عمل بہترین اعمال میں سے ایک بہتر عمل ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ”تلبیہ شعارِ حج ہے“ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ تلبیہ شعار حج میں سے ایک شعار ہے۔

٢٦٣٠۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ لَبِيْدٍ أَخْبَرَاهُ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَمَرَنِيْ جِبْرِيْلُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم دیا کیونکہ یہ حج کے شعار میں سے ہے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں۔

فوائد :......سید سابق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث کی رو سے جمہور علماء نے استنباط کیا ہے کہ با آواز بلند تلبیہ کہنا مستحب فعل ہے۔

یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور عورت کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے اور اپنے قریب والوں کو آواز سنائے عورت کے لیے اس سے اونچی آواز کرنا مکروہ ہے۔ عطاء خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مرد تلبیہ اونچی آواز سے دہرائیں گے اور عورت محض خود کو اپنی آواز سنائے گی۔ وہ تلبیہ کہتے وقت آواز بلند نہ کرے۔ (فقه السنة : ١/ ٥٨٦)

١٠١..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

اس بات کا بیان کہ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا افضل اعمال میں سے ایک افضل عمل ہے

٢٦٣١۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ

(٢٦٣٠) اسناده صحيح : مسند احمد : ٢/ ٣٢٥۔ مستدرك حاكم : ١/ ٤٥٠۔ سنن كبرىٰ بيهقى : ٥/ ٤٢۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ ....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ . قَالَ : ((اَلْعَجُّ وَ الثَّجُّ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الْعَجُّ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ الثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ ؟ الدَّمُ مِنَ الْمَنْحَرِ .

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلند آواز سے تلبیہ پکارنا اور قربانی کرنا'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''العج'' سے مراد بلند آواز سے تلبیہ پکارنا ہے اور الثج سے مراد اونٹ ذبح کرنا، اور اس کا خون بہانا ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ تلبیہ کے کلمات اونچی آواز سے کہنا مستحب فعل ہے اور حج کے افضل اعمال سے ہے، لہٰذا مردوں کے لیے بہتر امر ہے کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ ادا کریں۔

١٠٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ وَ التَّلْبِيَةِ إِذْ وَضْعُ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ يَكُوْنُ أَرْفَعَ صَوْتاً وَ أَمَدَّهُ

آواز بلند کرنے اور تلبیہ پکارتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالنا مستحب ہے کیونکہ کانوں میں انگلیاں ڈالنے سے آواز بلند اور لمبی ہو جاتی ہے

٢٦٣٢ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، ثَنَا..........

ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ : انْطَلَقْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِيَ الْأَزْرَقِ ، قَالَ : ((أَيُّ وَادٍ هٰذَا ؟)) قُلْنَا : وَادِيُ الْأَزْرَقِ . قَالَ : ((كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى مُوْسٰى)) ، فَنَعَتَ مِنْ طُوْلِهِ وَ شَعْرِهِ وَ لَوْنِهِ ، وَاضِعاً إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُوَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي ، ثُمَّ نَظَرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف چلے۔ پھر جب ہم وادی ازرق میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' ہم نے عرض کیا: یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں'' پھر آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے طویل قد و قامت، ان کے بالوں اور رنگ کی صفت بیان کی، موسیٰ علیہ السلام اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم

(٢٦٣١) صحيح: سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، حديث: ٨٢٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٤ـ سنن الدارمی: ١٨٠٤ـ الاحاديث المختارة للضياء: ٦١ـ الصحيحة: ١٥٠٠.

(٢٦٣٢) صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الاسراء برسول الله ﷺ، حديث: ١٦٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٩١ـ مسند احمد: ١/٢١٥ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٩٠.

دَاوٗدُ: أَظُنُّهُ ثَنِيَّةَ هَرْشٰى. فَقَالَ ((أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟)) فَقُلْنَا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى. قَالَ: ((كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ خِطَامُ النَّاقَةِ خَلِيَّةٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهٗ مِنْ صُوْفٍ بِهٰذِهِ الثَّنِيَّةِ مُلَبِّيًا)).

چلتے رہے حتی کہ ہم ثنیہ ہرشی کے پاس آ گئے تو آپ نے دریافت کیا: ''یہ کونسی گھاٹی ہے؟'' ہم نے عرض کیا یہ ہرشی گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ سرخ رنگ کی اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام کھجور کی چھال کی رسی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ تلبیہ پکارتے ہوئے اس گھاٹی سے گزر رہے ہیں۔''

۲٦٣٣۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ دَاوٗدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادِي، فَقَالَ ((أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟)) فَقَالُوْا: وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ: ((كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى)) فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَ شَعْرِهٖ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوٗدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ لَهٗ جُوَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ، قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ، قَالَ: ((أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوْا: هَرْشٰى أَوْ لَفَتَ. فَقَالَ: ((كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٌ حَمْرَآءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صَوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خَلِيَّةً مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کیا۔ ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''یہ کونسی وادی ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں'' پھر آپ نے ان کے بالوں اور رنگت کے بارے میں کچھ بتایا، داود راوی کو وہ یاد نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔'' حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے حتی کہ ہم ایک گھاٹی پر آ گئے۔ آپ نے دریافت کیا ''یہ کونسی گھاٹی ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: ''هَرْشٰى يا لَفَتْ'' گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ اور اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی چھال کی رسی ہے، وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ تلبیہ کہتے وقت کانوں میں انگلیاں داخل کرنا مشروع ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس عمل سے آواز مزید بلند ہو جاتی ہے۔

(۲٦٣٣) انظر الحديث السابق.

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَلْبِيَةِ الْأَشْجَارِ وَ الْأَحْجَارِ اللَّوَاتِيْ عَنْ يَمِيْنِ الْمُلَبِّيْ وَ عَنْ شِمَالِهِ عِنْدَ تَلْبِيَةِ الْمُلَبِّيْ .

جب محرم تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں موجود درخت اور پتھر بھی تلبیہ پکارتے ہیں

۲٦۳٤۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ ۔ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ۔ حَدَّثَنِيْ عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ مِنْ شَجَرٍ وَ حَجَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ هَا هُنَا وَهَاهُنَا ۔ يَعْنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ ۔ .

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں جانب زمین کے آخری کناروں تک موجود ہر درخت اور پتھر بھی تلبیہ کہتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔اس حدیث میں بآواز بلند تلبیہ کہنے کی فضیلت ہے کہ اونچی آواز سے تلبیہ کہنے والے کے ساتھ اس کے قریبی حجر وشجر بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

۲۔ نباتات وجمادات میں احساس موجود ہے اور وہ بھی رب تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہوتے ہیں اور عبادت کرنے والوں کی عبادت سے متاثر ہوکر عبادت میں مشغول ہوتے ہیں۔

۱۰۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَعُوْنَةِ الْمُحْرِمِ لِلْحَلَالِ عَلَى الْاِصْطِيَادِ بِالْإِشَارَةِ وَ مُنَاوَلَةِ السِّلَاحِ الَّذِيْ يَكُوْنُ عَوْنًا لِلْحَلَالِ عَلَى الْاِصْطِيَادِ

محرم شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر محرم کو شکار کرنے کے لیے، شکار کی طرف اشارہ کرکے یا اسلحہ وغیرہ پکڑا کر شکار کرنے میں مدد وتعاون کرے

۲٦۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، (ح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ ، سَمِعْتُ.........

(۲٦۳٤) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی فضل التلبیة والنحر، حدیث: ۸۲۸۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۲۱۔ مستدرك حاكم: ۱/٤٦۱.

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ وَفِيْهِمْ مَنْ قَدْ أَحْرَمَ. قَالَ: فَرَكِبَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَرَسَهُ فَأَتَى حِمَارًا وَحْشًا، فَأَصَابَهُ، فَأَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهِ، ثُمَّ كَأَنَّهُمْ هَابُوْا ذٰلِكَ، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اشْتَرَكْتُمْ أَوْ أَشَرْتُمْ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَكُلُوْهُ)). وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ. وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ. أَشَرْتُمْ، أَوْ صِدْتُمْ، أَوْ أَعَنْتُمْ. قَالُوْا: لَا. قَالَ فَكُلُوْهُ.

حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد گرامی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں تھے، ان کے کچھ ساتھی محرم تھے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جنگلی گدھے کا پیچھا کیا اور اسے شکار کر لیا پھر لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر وہ (حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانے پر) گویا کہ ڈرنے لگے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے شکار کرنے میں شرکت کی ہے، یا تم نے اس شکار کی طرف اشارہ (کر کے حضرت ابوقتادہ کو متوجہ) کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ''تم اسے کھالو۔'' جناب ابن عدی کی روایت میں ہے: کیا تم نے اشارہ یا مدد کی تھی؟'' ''ابن ابی عدی کی امام شعبہ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا شکار کیا تھا یا تم نے شکار کرنے میں مدد کی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی نہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھالو۔''

۱۰۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا أَشَارَ لِلْحَلَالِ الصَّيْدَ فَاصْطَادَهُ الْحَلَالُ لَمْ يَجُزْ أَكْلُهُ لِلْمُحْرِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب محرم شخص غیر محرم کو شکار کے جانور کی طرف اشارہ کر کے متوجہ کرے اور غیر محرم اسے شکار کر لے تو محرم کے لیے اس شکار کو کھانا حلال نہیں

۲۶۳۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ۔ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ۔ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.......... أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ أَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی

(۲۶۳۵) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب لا یشیر المحرم الی الصید...... حدیث: ۱۸۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم الصید الماکول البری، حدیث: ۱۱۹۶۔ سنن نسائی: ۲۸۲۹۔ مسند احمد: ۳۰۲/۵۔ سنن الدارمی: ۱۸۳۷۔

(۲۶۳۶) انظر الحدیث السابق۔

وَ هُوَ مَعَ قَوْمٍ وَ هُمْ مُحْرِمُوْنَ ، فَذَكَرُوْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((أَصَدْتُّمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَشَرْتُمْ)) . قَالُوْا : لَا : قَالَ : ((فَكُلُوْهُ)) .

گدھا شکار کیا جب کہ وہ ایسے لوگوں کے ہمراہ تھے جو حالت احرام میں تھے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے شکار کیا تھا، یا تم نے شکار کرنے میں مدد کی تھی یا تم نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟“ صحابہ نے عرض کی: جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تو پھر اس کا گوشت کھالو۔“

۱۰۶..... بَابُ كَرَاهِيَةِ قُبُوْلِ الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ إِذَا أُهْدِيَ لَهُ فِيْ إِحْرَامِهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُحْرِمَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ مِلْكُ الصَّيْدِ فِيْ إِحْرَامِهِ

جب محرم کو حالت احرام میں شکار کا گوشت پیش کیا جائے تو اس کو یہ ہدیہ قبول کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ محرم کے لیے حالت احرام میں کسی شکار کا مالک بننا جائز نہیں ہے

۲۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ ، قَالَ : مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا بِالْأَبْوَاءِ . قَالَ : ابْنُ مَعْمَرٍ أَوْ بِوَدَّانَ ، فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَاراً وَحْشِيًّا ، فَرَدَّهُ إِلَيَّ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِيْ ، قَالَ : ((إِنَّهُ لَيْسَ بِرَادٍّ عَلَيْكَ ، وَ لٰكِنَّا حُرُمٌ . وَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ : الْحِمَارُ عَقِيْرٌ قَالَ : لَا أَدْرِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں ودان یا ابواء مقام پر تھا۔ میں نے آپ کو ایک جنگلی گدھے کا شکار پیش کیا تو آپ نے وہ قبول نہ کیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر رنج و افسوس کے آثار دیکھے تو (تسلی دینے کے لیے) فرمایا: ”ہم نے تمہارا ہدیہ کسی غصے کی وجہ سے واپس نہیں کیا بلکہ وجہ صرف یہ ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں (اور یہ شکار ہمارے لیے جائز نہیں)“ جناب جریج کی روایت میں ہے: میں نے امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا گدھا ذبح کیا ہوا

(۲۶۳۷) صحيح بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب اذا اهدى للمحرم حمارا وحشيا، حديث: ۱۸۲۵۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد الماكول البرى، حديث: ۱۱۹۳۔ سنن ترمذى: ۸۴۹۔ سنن نسائى: ۲۸۲۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۹۰۔ مسند احمد: ۳۸/۴۔ مسند الحميدى: ۷۸۳.

فِيْ مَسْأَلَةِ ابْنِ جُرَيْجٍ الزُّهْرِيَّ وَ إِجَابَتِهِ إِيَّاهُ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَنْ قَالَ فِيْ خَبَرِ الصَّعْبِ أَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ أَوْ رِجْلَ حِمَارٍ وَاهِمٌ فِيهِ ، إِذِ الزُّهْرِيُّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يَدْرِي الْحِمَارَ كَانَ عَقِيْراً أَمْ لَا حِيْنَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ كَيْفَ يُرْوٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ لَحْمُ حِمَارٍ أَوْ رِجْلُ حِمَارٍ وَ هُوَ لَا يَدْرِيْ كَانَ الْحِمَارُ الْمُهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِيْراً أَمْ لَا ، قَدْ خَرَّجْتُ أَلْفَاظَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ مَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: أَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ أَوْ قَالَ: رِجْلَ حِمَارٍ أَوْ قَالَ: حِمَاراً .

تھا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابن جریج کا یہ سوال اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب اس بات کی دلیل ہے کہ جن راویوں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا۔ یا جنگلی گدھے کی ران پیش کی۔ تو یہ ان راویوں کا وہم ہے۔ کیونکہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کر دیا ہے کہ انہیں معلوم نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھا پیش کیا گیا تھا تو وہ ذبح تھا یا نہیں۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہ روایت کریں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت یا اس کی ران پیش کی گئی تھی حالانکہ انہیں یہ بھی علم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا جنگلی گدھا ذبح کیا ہوا تھا یا نہیں؟ میں نے اس روایت کے مختلف طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں۔ جن راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا، یا جنہوں نے کہا: گدھے کی ران ہدیہ کی۔ یا جنہوں نے روایت کیا: جنگلی گدھا پیش کیا۔ ان سب روایات کو میں نے بیان کر دیا ہے۔

۱۰۷..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے

قَدْ يَحْسَبُ بَعْضُ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ أَنَّ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا اصْطَادَهُ الْحَلَالُ طَلْقٌ حَلَالٌ بِكُلِّ حَالٍ .

مجمل اور مفسر روایت میں فرق نہ سمجھنے والے شخص کو اس سے یہ گمان ہوسکتا ہے کہ جب غیر محرم شخص شکار کرے تو محرم شخص کو ہر حال میں اس شکار کا گوشت کھانا بالکل حلال اور جائز ہے۔

۲۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ، ح وَ قِرَاءَةً عَلَى بُنْدَارٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ .... عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ وَ نَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَ طَلْحَةُ رَاقِدٌ ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَ مِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَ وَ قَالَ : أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ . وَ قَالَ بُنْدَارٌ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَخْبَارُ أَبِي قَتَادَةَ وَ تَصْوِيْبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلَ مَنْ أَكَلَ الصَّيْدَ الَّذِيْ اصْطَادَهُ أَبُوْ قَتَادَةَ وَ مَسْأَلَتُهُ إِيَّاهُمْ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ وَ أَكْلُهُ مِنْ ذٰلِكَ اللَّحْمِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَ خَبَرُ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضُّمَيْرِيِّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً .

جناب عبدالرحمٰن التیمی بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حالت احرام میں تھے تو انہیں ایک پرندہ ہدیہ دیا گیا جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے، لہٰذا کچھ لوگوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور کچھ نے کھانے سے اجتناب کیا۔ پھر جب حضرت طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حالت احرام میں) پرندے کا گوشت کھایا تھا۔ یہ الفاظ جناب دورقی کی روایت کے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کرنے والی حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کا گوشت کھانے والے صحابہ کے عمل کو درست قرار دیا تھا اور پوچھا تھا: کیا تمہارے پاس اس کا گوشت موجود ہے۔ پھر گوشت ملنے پر آپ نے بھی کھایا تھا۔ وہ حدیث بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔ حضرت عمیر بن سلمہ الضمیری کی روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔

۱۰۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَدِّهِ لَحْمَ صَيْدٍ أُهْدِيَ لَهُ فِيْ إِحْرَامِهِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں آپ کو پیش کیا جانے والا شکار کا گوشت واپس کر دیا تھا

وَ قَدْ يَحْسَبُ بَعْضُ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ أَنَّ لَحْمَ الصَّيْدِ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُحْرِمِ بِكُلِّ حَالٍ وَ إِنِ اصْطَادَهُ الْحَلَالُ

اس حدیث سے کم علم اور مجمل و مفسر روایت میں فرق نہ سمجھنے والے شخص کو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ شکار کا گوشت محرم کے لیے

(۲۶۳۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم الصید المأکول البری، حدیث: ۱۱۹۷۔ سنن نسائی: ۲۸۱۹۔ مسند احمد: ۱/۱۶۱۔ سنن الدارمی: ۱۸۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۶۱۔

ہر حالت میں منع ہے اگر چہ اسے غیر محرم شخص نے ہی شکار کیا ہو۔

٢٦٣٩۔ قَرَأْتُ عَلٰى بُنْدَارٍ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ حَدَّثْتَنَا عَنْ لَحْمٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَاسْتَذْكَرْتُهُ ، فَقَالَ : أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ وَقَالَ : ((إِنَّا حُرُمٌ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : رَوَاهُ زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ صَيْدٍ فَقَالَ : ((لَوْلَا إِنَّا حُرُمٌ قَبِلْنَاهُ)) . حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَخَبَرُ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ أَرَادَ خَبَرَهُ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ ، رِوَايَةَ مَنْ قَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلٰى بَعْضِ الرُّوَاةِ ، فَجَعَلَ خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فِي ذِكْرِ لَحْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلاتے ہوئے پوچھا: آپ نے ہمیں کیسے بیان کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (شکار کا) گوشت پیش کیا گیا تھا؟ جب میں نے انہیں یاد دلایا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ حالت احرام میں تھے تو آپ نے وہ گوشت واپس کر دیا اور فرمایا: ''بے شک ہم حالت احرام میں ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب زہیر نے اپنی سند سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کا گوشت ہدیہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر ہم حالت احرام میں نہ ہوتے تو اسے قبول کر لیتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت اس بات کی دلیل ہے کہ میں نے جن راویوں نے حضرت ابن عباس سے یہ روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ پیش کیا۔ تو ان کی مراد حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور جن راویوں نے یہ روایت کی: ''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ پیش کیا گیا۔ تو ممکن ہے کہ کسی کو شبہ ہو گیا ہو تو اس نے حضرت ابن عباس کی حضرت زید بن ارقم کی روایت میں شکار کے گوشت کا ذکر ہے، اس کو حضرت صعب بن جثامہ

(٢٦٣٩) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد المأكول البرى، حديث : ١١٩٥۔ سنن نسائی : ٢٨٢٤۔ مسند احمد : ٣٦٧/٤۔ مسند الحميدى: ٧٨٤۔ صحيح ابن حبان : ٣٩٥٧.

الصَّيْدِ فِي قِصَّةِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ . وَ خَبَرُ عَائِشَةَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ظَبْيٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ كَخَبَرِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ .

کی روایت میں شامل کر دیا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہرن کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ حالت احرام میں تھے۔ تو آپ نے اسے نہ کھایا، یہ روایت بھی حضرت زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی طرح ہے۔

٢٦٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّازِقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ مَكَّةَ ۔ لَمْ يَقُلِ ابْنُ مَعْمَرٍ مَكَّةَ ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَاماً قَالَ : نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْواً مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، وَ قَالَ : ((إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ ، إِنَّا حُرُمٌ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ (ابن معمر کی روایت میں مکہ مکرمہ کا ذکر نہیں ہے) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلاتے ہوئے پوچھا: آپ نے مجھے کیسے بیان کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں گوشت پیش کیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں، ایک شخص نے آپ کو شکار کیے ہوئے جانور کا ایک عضو پیش کیا تھا۔ تو آپ نے اسے وہ واپس کر دیا اور فرمایا: ”بے شک ہم اسے نہیں کھا سکتے، بے شک ہم حالت احرام میں ہیں۔“

١٠٩..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا اصْطَادَهُ الْحَلَالُ ، إِذَا لَمْ يَكُنِ الْحَلَالُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ ، وَ إِنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي اصْطَادَهُ الْحَلَالُ مِنْ أَجْلِ الْحَرَامِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا اس وقت جائز قرار دیا ہے جب اسے غیر محرم شخص نے شکار کیا ہو اور اس نے محرم کے لیے شکار نہ کیا ہو۔ اور آپ نے محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی

(٢٦٤٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٣٩.

اجازت نہیں دی جب کہ غیر محرم شخص نے محرم کے لیے ہی شکار کیا ہو۔

٢٦٤١۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيَّ - وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)) . حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا ، أَسَدٌ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى - حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَالِمٍ - عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :صَيْدُ الْبَرِّ ، وَلَمْ يَقُلْ : لَحْمُ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے جب کہ تم حالت احرام میں ہو، بشرطیکہ تم نے خود شکار نہ کیا ہو اور نہ خاص طور پر تمہارے لیے شکار کیا گیا ہو۔“ امام صاحب اپنے استاد نصر بن مرزوق کی سند سے یہی روایت لائے ہیں اس میں خشکی کے شکار کا ذکر ہے اور لحم (گوشت) کا لفظ مذکور نہیں۔

٢٦٤٢۔ وَقَدْ رَوٰى مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

أَبِيْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِيْ وَلَمْ أُحْرِمْ ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ ، فَاصْطَدْتُهُ ، فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَذَكَرْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ ، وَإِنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ أَخْبَرْتُهُ إِنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ کے لیے) نکلے تو میرے ساتھیوں نے احرام باندھا اور میں نے احرام نہ باندھا۔ میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اس پر حملہ کر دیا اور اسے شکار کر لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور میں نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ میں حالت احرام میں نہیں تھا اور میں نے یہ شکار آپ کے لیے کیا ہے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم ہونے پر کہ یہ شکار حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے کیا ہے، آپ نے خود اس میں سے نہ کھایا اور اپنے صحابہ

(٢٦٤١) اسناده صعيف: سند منقطع ہے۔ مطلب راوی کا جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب لحم الصيد للمحرم، حديث: ١٨٥١۔ سنن ترمذی: ٨٤٦۔ سنن نسائی: ٢٨٣٠۔ مسند احمد: ٣٦٢/٣.

(٢٦٤٢) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الرخصة في ذلك اذا لم يصد له، حديث: ٣٠٩٣۔ مسند احمد: ٣٠٤/٥۔ مصنف عبدالرزاق: ٨٣٣٧۔ وقد تقدم برقم: ٢٦٣٥.

حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ الزِّيَادَةُ : إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ ، وَقَوْلُهُ : وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ أَخْبَرْتُهُ ، إِنِّي اصْطَدْتُهُ لَكَ ، لَا أَعْلَمُ أَحَداً ذَكَرَهُ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ قَتَادَةَ غَيْرُ مَعْمَرٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَإِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ قَبْلَ يُعْلِمَهُ أَبُوْ قَتَادَةَ إِنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، فَلَمَّا أَعْلَمَهُ أَبُوْقَتَادَةَ أَنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِهِ امْتَنَعَ مِنْ أَكْلِهِ بَعْدَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُ إِنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ .

سے کہا: تم کھا لو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ: ”بلاشبہ یہ شکار میں نے آپ ہی کے لیے کیا ہے“ اور یہ الفاظ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں نے یہ شکار آپ ہی کے لیے کیا ہے تو آپ نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ میرے علم کے مطابق اس سند سے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف معمر ہی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے۔ اگر یہ الفاظ صحیح ثابت ہو جائیں تو پھر اس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ نبی کریم ﷺ نے اس جنگلی گدھے کا گوشت کھایا تھا جب کہ ابھی حضرت ابو قتادہ نے آپ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ انہوں نے خاص آپ کے لیے اسے شکار کیا ہے۔ پھر جب حضرت ابو قتادہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتادیا کہ انہوں نے یہ گدھا آپ ہی کے لیے شکار کیا ہے تو پھر آپ نے گوشت کھانا ترک کر دیا اور اس سے رک گئے۔ کیوں کہ یہ بات آپ کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ نے اس گدھے کا گوشت کھایا تھا۔ (جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے۔)

٢٦٤٣ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ : أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَأَى حِمَاراً وَحْشِيًّا فَرَكِبَ فَرَسَهُ ، وَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوْهُ الرُّمْحَ أَوِ السَّوْطَ ، فَأَبَوْا أَنْ يُنَاوِلُوْهُ ، فَتَنَاوَلَهُ ، ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ ، فَعَقَرَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَلَحِقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ،

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے جب کہ صحابہ کرام محرم تھے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے۔ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو (اسے شکار کرنے کے لیے) اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ انہیں نیزہ یا کوڑا پکڑا دیں لیکن انہوں نے انہیں وہ پکڑانے سے انکار کر دیا (کیونکہ وہ حالت

(٢٦٤٣) صحيح بخاري، كتاب الاطعمة، باب تعرق العضد، حديث: ٥٤٠٧ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد المأكول البرى، حديث: ١١٩٦/٦٣ـ سنن نسائى: ٤٣٥٠ـ وقد تقدم برقم: ٢٦٣٥.

فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ ؟)) قَالُوْا : نَعَمْ . فَأَتَوْهُ بِرِجْلِهٖ فَأَكَلَ مِنْهَا .

قَدْ خَرَّجْتُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ طُرُقَ خَبَرِ أَبِيْ قَتَادَةَ ، وَ ذٰلِكَ مَنْ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ .

احرام میں تھے) لہٰذا انہوں نے خود ہی (نیچے اتر کر) وہ نیزہ پکڑا پھر اس گدھے کا پیچھا کیا اور اسے (پکڑ کر) ذبح کر لیا۔ پھر وہ گدھا لے کر حاضر ہو گئے۔ اور دوسرے صحابہ کرام بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں اور آپ کو اس کی ران پیش کی گئی اور آپ نے اس میں سے کھایا۔ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے تمام طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں اور یہ ان کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گدھے کا گوشت کھایا تھا۔

١١٠..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ الْمُحْرِمِ بَيْضَ الصَّيْدِ إِذَا أُخِذَ الْبَيْضَةُ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ

جب محرم کے لیے شکاری جانور کے انڈے حاصل کیے گئے ہوں تو محرم کے لیے وہ انڈے کھانا منع ہے

٢٦٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ قَالَ : يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ، هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ بَيْضَاةُ نَعَامٍ وَ هُوَ حَرَامٌ فَرَدَّهُنَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ : لَحْمُ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصِدْ لَكُمْ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ بَيْضَ الصَّيْدِ مُبَاحٌ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ لِأَنَّ حُكْمَ بَيْضِ الصَّيْدِ لَا يَكُوْنُ أَكْثَرَ مِنْ حُكْمِ لَحْمِهٖ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شتر مرغ کے انڈے ہدیہ کیے گئے تھے جب کہ آپ حالت احرام میں تھے تو آپ نے وہ انڈے واپس کر دیے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، مجھے یہ بات معلوم ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جب تم حالت احرام میں ہو تو تمہارے لیے شکار کا گوشت کھانا حلال ہے جب کہ تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے ہی شکار نہ کیا گیا ہو۔ اس میں اس بات کی دلالت ہے کہ شکاری

(٢٦٤٤) اسناده حسن: مستدرك حاكم: ١/٤٥٢.

جانور کا انڈہ کھانا محرم کے لیے جائز ہے جب کہ وہ محرم کے
لیے ہی حاصل نہ کیے گئے ہوں۔ کیونکہ شکاری جانور کے
انڈے کا حکم اس کے گوشت سے زیادہ سخت نہیں ہے۔

فوائد:......ا۔ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ محرم کے لیے خشکی کا شکار حرام ہے اور شافعی اور دیگر علماء کہتے ہیں محرم کے لیے بیع اور ہبہ کے ذریعے شکار کا مالک بننا بھی حرام ہے۔

۲۔ محرم کے لیے شکار کا گوشت خواہ محرم خود شکار کرے، یا اس کی خاطر شکار کیا جائے، محرم کے لیے حرام ہے، خواہ شکار اس کی اجازت سے یا بلا اجازت کیا گیا ہو۔

۳۔ اگر غیر محرم اپنے لیے شکار کرے اور محرم کو کھلانا مقصود نہ ہو، پھر وہ گوشت محرم کو ہدیہ کر دے یا شکار کا گوشت خرید کر محرم کو دے دے، ایسا گوشت محرم کے لیے حلال ہے۔ شافعیہ، مالک، احمد اور داؤد ظاہری اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۰۵)

۴۔ محرم کے لیے شکار کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا یا شکار کی اطلاع دینا حرام ہے نیز شکار کو بھڑکانا بھی ناجائز ہے۔

۵۔ محرم کے لیے ایسا شکار ممنوع ہے جو اس کی خاطر، اس کی اطلاع پر یا اس کی اعانت سے شکار کیا گیا ہو۔

۶۔ محرم کے لیے خشکی کے جانور کے انڈے ضائع کرنا، انہیں خریدنا اور بیچنا حرام ہے، اسی طرح کسی شکاری جانور کا دودھ دوہنا بھی ناجائز ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ۵۹۹)

۷۔ محرم کے لیے سمندر کا ہر قسم کا شکار حلال ہے خواہ وہ شکار اس نے خود کیا ہو، اس کی خاطر کیا گیا ہو، اسے ہدیہ ملا ہو یا اس نے خریدا ہوا ہو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ﴾ (المائدة: ۹٦) ”تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے کہ تمہارے لیے اور قافلے کے لیے سامانِ زندگی ہے۔“

۱۱۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الضَّبُعِ فِي الْإِحْرَامِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَلّٰى بِبَيَانِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ إِلَيْهِ ، قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الضَّبُعَ صَيْدٌ ، وَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ قَدْ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ فَقَالَ ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ﴾

حالت احرام میں بجو مارنا منع ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بیان کے ذمے دار ہیں، انہوں نے بتا دیا ہے کہ بجو شکار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں محرم کو شکار کرنے سے منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
”جب تم حالت احرام میں ہو تو تم شکار مت مارو۔“ (المائدہ: ۹۵)

٢٦٤٥ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، ح وَ ثَنَا أَبُو مُوْسَى وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ يَعْنِي الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الضَّبُعِ أَنَأْكُلُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ : سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

جناب عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ملا تو میں نے ان سے پوچھا: کیا ہم بجو کھا سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: کیا وہ شکار کا جانور ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے پھر عرض کی: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

١١٢..... بَابُ ذِكْرِ جَزَاءِ الضَّبُعِ إِذَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ

جب محرم بجو کو مار دے تو اس کے کفارے کا بیان

٢٦٤٦ـ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشاً نَجْدِيًّا ، وَ جَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس بجو کو محرم شخص قتل کر دے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا کفارہ ایک نجدی مینڈھا مقرر فرمایا ہے۔ اور آپ نے بجو کو شکار کا جانور قرار دیا ہے۔

٢٦٤٧ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، ثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ ـ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَضٰى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ .

قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: عَنْ مَنْصُوْرٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بجو کو مارنے کا کفارہ ایک مینڈھا ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٦٤٥) اسناده صحيح: سنن ترمذى، كتاب الحج، باب ما جاء في الضبع يصيبها المحرم، حديث: ٨٥١ـ سنن نسائى: ٢٨٣٩ـ سنن ابن ماجه: ٣٢٣٦ـ مسند احمد: ٣/٣١٨ـ سنن الدارمى: ١٩٤٢.

(٢٦٤٦) انظر الحديث السابق.

(٢٦٤٧) اسناده صحيح: السنن الكبرىٰ للبيهقى: ٥/١٨٣ـ تقدم تخريجه برقم: ٢٦٤٥.

۱۱۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَبْشَ الَّذِيْ قُضِيَ بِهِ جَزَاءً لِلضَّبُعِ هُوَ الْمُسِنُّ مِنْهُ لَا مَا دُوْنَ الْمُسِنِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بجو مارنے کے کفارے میں جو مینڈھا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے وہ دو دانتا ہوگا اس سے کم عمر ادا نہیں کیا جائے گا

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ أَقْرَبَ الْأَشْيَاءِ شِبْهاً بِالْبُدْنِ مِنَ النَّعَمِ ، لَا مِثْلَهُ فِي الْقِيْمَةِ كَمَا قَالَهُ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ قِيْمَةَ الضَّبُعِ تَخْتَلِفُ فِي الْأَزْمَانِ وَ الْبُلْدَانِ ، وَكَذٰلِكَ ، قِيْمَةَ الْكَبْشِ قَدْ تَزِيْدُ وَ تَنْقُصُ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ وَ الْبُلْدَانِ ، وَ لَوْ كَانَ الْمِثْلُ فِي الْقِيْمَةِ لَمْ يَجْعَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَزَاءَ الضَّبُعِ كَبْشاً فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ زَمَانٍ وَ فِي كُلِّ بَلَدٍ .

اس دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ (المائدہ: ۹۵) ”تو جو جانور اس نے مارا ہو اسے اس کے برابر ایک جانور مویشیوں میں سے فدیہ دینا ہوگا۔“ یعنی اس مقتول جانور کی جسامت اور شکل و شباہت میں مشابہ جانور فدیہ میں دینا ہوگا نہ کہ اس کی قیمت کے برابر کوئی جانور جیسا کہ اہل عراق علماء کا خیال ہے کیونکہ یہ بات یقینی اور حتمی ہے کہ بجو کی قیمت مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں بدلتی رہتی ہے اور ایک جیسی نہیں رہتی۔ اسی طرح مینڈھے کی قیمت بھی مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اگر فدیہ میں قیمت کی برابری مقصود ہوتی تو نبی کریم ﷺ ہر علاقے اور ہر زمانے میں بجو کا کفارہ مینڈھا مقرر نہ فرماتے۔

۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغُ ، عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلضَّبُعُ صَيْدٌ فَإِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ فَفِيْهِ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنٍّ ، وَتُؤْكَلُ))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بجو شکار ہے، جب محرم اسے شکار کر بیٹھے تو اس کا کفارہ ایک دو دانتا مینڈھا ہے: جو کھایا جائے گا۔“

فوائد:...... حالت احرام میں بری جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے، پھر اگر کوئی شخص اس حرمت کو پامال کر دے تو وہ اس قانون شکنی کا سزاوار ٹھہرے گا اور اس پر جرمانہ کی تین شقوں میں سے ایک شق نافذ ہوگی۔ جسے ادا کرنا لازم ہے:

۱۔ جو جانور شکار کیا گیا ہے، اس کی مثل جانور ادا کرے یا اس کی قیمت ادا کرے۔

۲۔ اس رقم کے حساب سے مساکین کو کھانا کھلائے۔

(۲۶۴۸) اسنادہ صحیح: مستدرک حاکم: ۱/۴۵۳۔ سنن کبری بیهقی: ۵/۱۸۳۔ انظر الحدیث السابق.

۳۔ اس رقم کے برابر روزے رکھے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ﴾ ''اے ایمان والو! حالت احرام میں شکار مت کرو۔ اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی مثل بدلہ ہے جو اس نے چوپاؤں میں سے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو منصف کریں گے، بطور قربانی جو کعبہ میں پہنچنے والی ہے۔ یا کفارہ ہے مساکین کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھنا۔ تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔'' (المائدۃ: ۹۵)

۲۔ بجو شکار کرنے کا فدیہ ایک دو دانتا مینڈھا ہے جو بطور قربانی کعبہ پہنچایا جائے گا۔

۱۱۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ وَخِطْبَتِهِ وَإِنْكَاحِهِ

محرم شخص کا شادی کرانا منگنی کا پیغام دینا یا نکاح کرنا منع ہے

۲۶۴۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهٍ - وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ - عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ .

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''محرم شخص نہ خود نکاح کرے اور نہ (اپنی بیٹی، بہن وغیرہ کا) نکاح کرائے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔

فوائد :......۱۔ صحابہ وتابعین مابعد مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ محرم کا حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حالت احرام میں نکاح کرنے اور نکاح کرانے کے متعلق نہی تحریمی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں عقد کرے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ خواہ خاوند یا بیوی محرم ہو یا ولی یا وکیل ولی محرم ہو، ان تمام صورتوں میں نکاح باطل ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر زوجین اور ولی غیر محرم ہیں اور وکیل ولی محرم ہے تب بھی نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۹۵)

(۲۶۴۹) صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم، حدیث: ۱۴۰۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۴۱۔ سنن ترمذی: ۸۴۰۔ سنن نسائی: ۲۸۴۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۹۶۶۔ مسند احمد: ۱/ ۵۷۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَفْعَالٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ إِبَاحَتِهِ لِلْمُحْرِمِ نَصَّتْ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَلَّتْ عَلٰى إِبَاحَتِهَا .

ایسے افعال کے ابواب کا مجموعہ کہ محرم کے لیے جنہیں کرنے کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے

جب کہ سنت نبوی ﷺ ان کے جواز اور اباحت پر دلالت کرتی ہے

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ

محرم کو اپنا سر دھونے کی رخصت ہے

۲۶۵۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ .... عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : امْتَرَى الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ هُمَا بِالْعَرَجِ فِيْ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ ، وَ قَالَ مَرَّةً فِيْ غَسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ، فَأَرْسَلُوْنِيْ إِلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ أَسْأَلُهُ فَأَتَيْتُهُ بِالْعَرَجِ وَ هُوَ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ ضَمَّ الثَّوْبَ إِلٰى صَدْرِهِ حَتّٰى كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى صَدْرِهِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ ابْنَ أَخِيْكَ عَبْدَ اللّٰهِ

جناب عبد اللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا عرج مقام پر محرم کے اپنا سر دھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ایک مرتبہ راوی نے کہا: نبی اکرم ﷺ (کے حالت احرام میں) اپنا سر مبارک دھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ تو انہوں نے مجھے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں ان کے پاس عرج مقام پر حاضر ہوا تو وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جب مجھے دیکھا تو کپڑا اپنے سینے پر لپیٹ لیا

(۲۶۵۰) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الاغتسال للمحرم، حدیث: ۱۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، حدیث: ۱۲۰۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۴۰۔ سنن نسائی: ۲۶۶۶۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۳۴۔ مسند احمد: ۵/۴۱۶۔ مسند الحمیدی: ۲۷۹۔

بْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . فَأَمَرَ بِدَلْوٍ فَصَبَّ ، فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَ أَدْبَرَ بِهِمَا فِيْ رَأْسِهِ ، وَ قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ . فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ لَهُ الْمِسْوَرُ : لَا أُمَارِيْكَ فِيْ شَيْءٍ بَعْدَهَا أَبَداً .

حتی کہ میں نے ان کے سینے کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ مجھے آپ کے بھتیجے ابن عباس نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حالت احرام میں اپنا سر مبارک کیسے دھوتے ہوئے دیکھا تھا۔ لہٰذا انہوں نے پانی کا ایک ڈول منگوایا، اس میں سے پانی انڈیلا اور اپنے سر پر بہایا۔ پھر اپنے سر کے اگلے اور پچھلے حصے کو ہاتھوں سے ملا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ جناب عبداللہ بن حنین کہتے ہیں : میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو آکر بتایا تو حضرت مسور رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہنے لگے: میں اس کے بعد کبھی بھی آپ سے کسی مسئلے میں بحث و تکرار نہیں کروں گا۔

فوائد :......علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ محرم سر دھو سکتا ہے اور غسل جنابت کر سکتا ہے بلکہ غسل جنابت تو واجب ہے، البتہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا جمہور علماء اسے بلا کراہت جائز قرار دیتے ہیں۔

(شرح النووی: ۸/ ۱۲۶)

۱۱۶...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ مِنْ غَيْرِ قَطْعِ شَعْرٍ وَ لَا حَلْقِهِ

محرم بغیر بال کاٹے یا منڈوائے سینگی لگوا سکتا ہے

۲۶۵۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ عَمْراً - يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ - يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَطَاءً ، يَقُوْلُ سَمِعْتُ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . ثُمَّ سَمِعْتُ عَمْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ جناب سفیان کہتے ہیں: پھر میں نے جناب عمرو بن دینار کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے طاؤس نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو

(۲۶۵۱) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحجامة للمحرم، حدیث: ۱۸۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الحجامة للمحرم، حدیث: ۱۲۰۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۳۵۔ سنن ترمذی: ۸۳۹۔ سنن نسائی: ۲۸۵۰۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۱۔ مسند الحمیدی: ۵۰۰۔

احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعاً .

فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں امام عمرو بن دینار نے یہ روایت امام عطاء اور طاؤس دونوں سے بیان کی ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ محرم کا سینگی لگوانا جائز ہے۔ سر اور جسم کے دیگر اعضاء پر سینگی لگانے کے جواز پر علماء کا اجماع ہے۔ یہ عمل عذر کی صورت میں جائز ہے۔ پھر اگر دوران سینگی جسم کے بال کٹیں تو اس پر فدیہ ہے اور اگر بال زائل نہ ہوں تو کوئی فدیہ نہیں، اس مسئلہ کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے: ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ ﴾ ”سو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے۔“

نیز اس حدیث میں احتمال ہے کہ نبی ﷺ کا وسط سر میں پچھنے لگانا عذر کی وجہ سے تھا کیونکہ سر میں پچھنے لگانے سے لامحال بال کاٹنا پڑتے ہیں۔ البتہ اگر محرم بلا عذر سینگی لگوائے اور اس سے بال زائل ہوں تو یہ عمل حرام ہے کیونکہ بلا عذر بال زائل کرنا حرام ہے اور اگر سینگی ایسے عضو پر لگائیں جہاں بال ضائع نہ ہوں تو شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ عمل جائز ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۲۳)

۱۱۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِدْهَانِ الْمُحْرِمِ بِدُهْنٍ غَيْرِ مُطِيْبٍ

محرم حالت احرام میں غیر خوشبودار تیل استعمال کر سکتا ہے

إِنْ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِفَرْقَدِ السَّبَخِيِّ وَصَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْهَنَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، لِأَنَّ أَصْحَابَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ، أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ وَاهِمٌ فِيْ رَفْعِهِ هٰذَا الْخَبَرَ .

بشرطیکہ فرقد سنجی راوی قابل حجت ہو اور اس کی یہ روایت صحیح ثابت ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں تیل لگایا تھا۔ کیونکہ امام حماد بن سلمہ کے شاگردوں نے اپنے استاد سے ان الفاظ کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ان الفاظ کو مرفوع بیان کرنے میں فرقد سنجی کو وہم ہوا ہے

۲۶۵۲۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، قَالَا ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا فَرْقَدٌ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَدْهَنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۲۶۵۲) اسنادہ ضعیف: فرقد بن یعقوب راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الحج، باب: ۱۱٤، حدیث: ۹۶۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۸۳۔ مسند احمد: ۲/۲۵، ۲۹۔

بِزَيْتٍ غَيْرَ مُقَتَّتٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا خَائِفٌ أَن يَكُوْنَ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ وَاهِماً فِيْ رَفْعِهِ هٰذَا الْخَبَرَ ، فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ رَوٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُدْهِنُ بِالزَّيْتِ حِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يُحْرِمَ .

حالت احرام میں غیر خوشبودار تیل لگایا تھا۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے ڈر ہے کہ اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں فرقد سبخی کو وہم ہوا ہے۔ کیونکہ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے منصور کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے تھے۔

٢٦٥٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ ۔ ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَهُمَا عِلْمِيْ هُوَ الصَّحِيْحُ الْإِدْهَانُ بِالزَّيْتِ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ لَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَحْفَظُ وَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ وَ أَتْقَنُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ فَرْقَدِ السَّبَخِيِّ وَ هٰكَذَا رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادٍ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ . رَوَاهُ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، فَقَالَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، (ح) ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ .

وَرَوَاهُ الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنْ حَمَّادٍ ، فَقَالَ : إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ .

حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَاللَّفْظَةُ الَّتِيْ ذَكَرَهَا وَكِيْعٌ وَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ لَوْ كَانَ

امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرے علم کے مطابق صحیح بات یہی ہے کہ حضرت سعید بن جبیر کی روایت میں تیل لگانے کا عمل حضرت ابن عمر کا ہے نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور منصور راوی (جنہوں نے اسے حضرت ابن عمر کا عمل قرار دیا ہے) وہ فرقد سبخی جیسے کئی راویوں سے بڑھ کر علم حدیث کے حافظ اور متقن عالم ہیں۔ اسی طرح حجاج بن منہال نے بھی امام حماد سے بیان کیا ہے۔ امام وکیع بن جراح نے بھی بیان کیا ہے کہ (ابن عمر) احرام باندھتے وقت تیل لگاتے تھے۔ جناب ہیثم بن جمیل بھی امام حماد سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے تھے۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''لہٰذا جو الفاظ امام وکیع اور ہیثم بن جمیل نے بیان کیے ہیں (کہ احرام باندھتے وقت یا احرام کا ارادہ کرتے وقت تیل لگاتے تھے) ان الفاظ کے مطابق تو بہترین خوشبو دار تیل لگانا بھی جائز ہے جب کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت لگایا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کا ارادہ کرتے وقت کستوری کی ملاوٹ والی بہترین خوشبو لگائی تھی۔ جبکہ کستوری سب سے اعلیٰ اور عمدہ خوشبو ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا

(٢٦٥٣) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام، حديث : ١٥٣٧.

الدُّهْنُ مُقَتَّتاً بِأَطْيَبِ الطِّيبِ جَازَ الْإِدْهَانُ بِهِ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ تَطَيَّبَ حِينَ أَرَادَ الْإِحْرَامَ ، بِطِيْبٍ فِيهِ مِسْكٌ ، وَ الْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيْبِ عَلَى مَا خَبَّرَ الْمُصْطَفَى ﷺ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ : غَيْرَ مُقَتَّتٍ غَيْرَ مُطَيَّبٍ .

ہے۔ (لہٰذا احرام کے وقت تیل لگایا جا سکتا ہے جیسا کہ امام حماد کے کئی شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ جبکہ فرقد سبخی کا حالت احرام میں تیل لگانے کی مرفوع روایت بیان کرنا ان کا وہم ہے۔) جناب محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: غیر مقتت کا معنی ہے: غیر خوشبودار۔

۱۱۸..... بَابُ إِبَاحَةِ مَدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَهُ - إِذَا أَصَابَهُ رَمَدٌ - بِالصَّبِرِ

جب محرم کی آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ ایلوے کی پٹی کر سکتا ہے

۲۶۵۴ - ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، أَنَّ ....

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ .

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی شخص کی حالت احرام میں آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ ایلوے کی لیپ کر لے۔''

فوائد :......علماء کا اتفاق ہے کہ حالت احرام میں آنکھوں پر ایلوا اور بے خوشبو بوٹی کا لیپ کرنا جائز ہے اور اس صورت میں فدیہ لازم نہیں آتا۔ لیکن اگر وہ خوشبو کا محتاج ہو تو یہ عمل بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں فدیہ لازم ہوگا۔ اور علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ محرم بوقت ضرورت ایسا سرمہ لگا سکتا ہے جو خوشبودار نہ ہو اور اس میں کوئی فدیہ نہیں۔ لیکن زینت کے لیے سرمہ لگانا شافعی و دیگر علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔ احمد اور اسحٰق نے اس سے منع کیا ہے۔

(شرح النووی: ۸/ ۱۲٤)

۱۱۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلْمُحْرِمِ

محرم مسواک کر سکتا ہے

۲۶۵۵ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، (ح) وَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ ....

(۲۶۵٤) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز مداواۃ المحرم عینیه، حدیث : ۱۲۰٤ - سنن ابی داؤد: ۱۸۳۸ - سنن ترمذی: ۹۵۲ - سنن نسائی: ۲۷۱۲ - مسند احمد: ۱/ ٦٨ - مسند الحمیدی: ۳٤.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . وَ هَلْ تَسَوَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ (حضرت ابن عباس سے شاگردوں نے پوچھا:) کیا نبی کریم ﷺ نے حالت احرام میں مسواک بھی کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ محرم مسواک کرسکتا ہے اور عام احادیث جس میں مسواک کی تاکید کی گئی ہے اس حکم میں محرم بھی شامل ہے۔

۱۲۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَلْبِيْدِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهٗ كَيْ لَا يَتَأَذّٰى بِالْقُمَّلِ وَ الصِّيْبَانِ فِي الْإِحْرَامِ

محرم اپنے سر پر لیپ کرسکتا ہے تاکہ بڑی چھوٹی جوئیں اسے تکلیف نہ دیں

۲۶۵۶۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُتَلَبِّدًا .
ثَنَا يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ ، قُلْتُ لِمَالِكٍ : يُلَبِّدُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهٗ ؟ قَالَ : بِالصَّمْغِ وَ الْغَاسُوْلِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر پر لیپ کیے ہوئے تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔
جناب وہب بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: محرم اپنے سر پر کس چیز کی لیپ کرے؟ انہوں نے فرمایا: گوند اور خطمی (نیلے رنگ کا پھول جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے) کے ساتھ۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نمرہ سے بالوں کو چھپانا جائز ہے تاکہ انسان گردوغبار سے محفوظ رہے۔

۱۲۱...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلَى الرَّأْسِ وَ إِنْ كَانَ الْمَحْجُوْمُ ذَا جُمَّةٍ أَوْ وَفْرَةٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

محرم کو سر میں سینگی لگوانے کی رخصت ہے اگرچہ اس کے بال کندھوں تک یا کانوں کے برابر ہوں۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۲۶۵۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا عَمْرُو

(۲۶۵۵) اسناده صحیح، سنن کبریٰ بیهقی: ۵/۹۵۔ تقدم تخریجه برقم: ۲۶۵۱ ولیس فیه ذکر السواك.

(۲۶۵۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من اهل ملبدا، حدیث: ۱۵۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبية وصفتها، حدیث: ۲۱/۱۱۸۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۴۷۔ سنن نسائی: ۲۶۸۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۴۷.

بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ ، قَالَ ....

ابْنُ عَبَّاسٍ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ - عَلٰى رَأْسِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ ابْنِ بُحَيْنَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں سینگی لگوائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن بحینہ کی روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔

۱۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا احْتَجَمَ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ بِرَأْسِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک میں کسی تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی

۲۶۵۸ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

حُمَيْداً ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ ، فَقَالَ : مَا كُنَّا نَرٰى إِنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ إِلَّا لِجُهْدِهِ ، وَلَمْ يُسْنِدْهُ . وَقَالَ : قَدِ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَمِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ فِيْ رَأْسِهِ .

جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا روزے دار سینگی لگوا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم روزے دار کی تکلیف اور کمزوری کی وجہ سے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے یہ بات مرفوع بیان نہیں کی۔ اور انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک میں ایک تکلیف کی بنا پر حالت احرام میں سینگی لگوائی تھی۔

۱۲۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ مُحْرِماً غَيْرَ مَرَّةٍ ، مَرَّةً عَلَى الرَّأْسِ ، وَمَرَّةً عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

محرم اپنے قدم کے اوپر سینگی لگوا سکتا ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں کئی بار سینگی لگوائی ہے۔ ایک مرتبہ سر مبارک میں اور دوسری بار قدم کے اوپر لگوائی تھی

۲۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

(۲۶۵۷) تقدم تخريجه برقم: ۲۶۵۱.

(۲۶۵۸) مسند احمد: ۲۶۷/۳ وانظر الحديث الآتي.

(۲۶۵۹) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب المحرم يحتجم، حديث: ۱۸۳۷۔ شمائل ترمذی: ۳۶۵۔ سنن نسائی: ۲۸۵۲۔ مسند احمد: ۱۶۴/۳.

اخْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ .

پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے حالت احرام میں پاؤں کے اوپر سینگی لگوائی۔

۱۲۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوَجَعَ الَّذِیْ وَجَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ إِحْرَامِهٖ فَاحْتَجَمَ بِسَبَبِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَجَدَهٗ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ لَا بِقَدَمِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس تکلیف کی بنا پر حالت احرام میں اپنے قدم مبارک پر سینگی لگوائی تھی، وہ تکلیف آپ کی کمر یا سرین میں تھی، قدم میں نہیں تھی

۲۶۶۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ - ح وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْأَعْلٰى ، (ح) وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِیُّ ، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ - قَالُوْا ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : اخْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِظَهْرِهِ أَوْ بِوَرِكِهِ . لَمْ يَقُلْ لَنَا بُنْدَارٌ : أَوْ بِوَرِكِهٖ . قِيْلَ لَنَا : إِنَّهٗ كَانَ فِیْ كِتَابِهٖ وَ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى رَأْسِهٖ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهٗ فِیْ رَأْسِهٖ ، فَدَلَّ خَبَرُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ احْتَجَمَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَ إِنَّمَا كَانَتْ لِلْوَثْءِ الَّذِیْ كَانَ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ لِأَنَّ فِیْ خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ إِحْدَى الْحِجَامَتَيْنِ كَانَ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهٗ فِیْ رَأْسِهٖ وَ فِیْ خَبَرِ جَابِرٍ أَنَّ إِحْدَاهُمَا كَانَ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ وَ قَدْ رَوَى ابْنُ خُثَيْمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کمر یا سرین میں درد کی وجہ سے حالت احرام میں سینگی لگوائی تھی۔ جناب بندار کی روایت میں ''سرین'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ لفظ ان کی کتاب میں موجود تھا مگر انہوں نے بیان نہیں کیا۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور ابن بحینہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سر مبارک میں ایک تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی۔ جب کہ حضرت انس کی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے کمر یا کولہے کی تکلیف کی وجہ سے قدم کے اوپر سینگی لگوائی تھی۔ کیونکہ حضرت انس کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے سر مبارک میں تکلیف کی وجہ سے سر میں سینگی لگوائی تھی۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنی کمر یا کولہے میں درد کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی۔

(۲۶۶۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی قطع العرق وموضع الحجم، حدیث: ۳۸۶۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۲۱۔ مسند احمد: ۳/۳۰۵۔ سنن نسائی: ۲۸۵۱ باختصار.

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ

٢٦٦١۔ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ مِنْ رَهْصَةٍ أَصَابَتْهُ . حَدَّثَنَاهُ الزِّيَادِيُّ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذِهِ الرُّخْصَةُ تُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ الْوَثْءُ الَّذِيْ ذُكِرَ فِيْ خَبَرِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

جب کہ ابن خثیم کی روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں میں درد کی وجہ سے سینگی لگوائی۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ممکن ہے یہ درد وہی ہو جس کی وجہ سے آپ نے سینگی لگوائی ہو اور جس کا تذکرہ حضرت جابر کی روایت میں ہے۔

فوائد:......ان احادیث کی مفصل وضاحت حدیث ٢٦٥١ کے تحت ملاحظہ کریں۔

١٢٥..... بَابُ إِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْمُحْرِمِ الْبُدْنَ إِذَا سَاقَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان کہ محرم جب قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے تو اس پر سواری کر سکتا ہے

٢٦٦٢۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَحَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنْ شُعْبَةَ ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، (ح) حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، ثنا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ((ارْكَبْهَا)) . قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ . قَالَ : ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ)) . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ دَاوُدَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے جو اپنی قربانی کا جانور اونٹ ہانک کر لے جا رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ، تم پر افسوس ہے۔ یا تمہارا بھلا ہو۔“ یہ ابو داؤد کی روایت کے الفاظ ہیں۔

١٢٦..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ

(٢٦٦٢) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب رکوب البدن، حدیث: ١٦٩٠۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز رکوب البدنة، حدیث: ١٣٢٣۔ سنن ترمذی: ٩١١۔ سنن نسائی: ٢٨٠٢۔ سنن ابن ماجه: ٣١٠٤۔ مسند احمد: ٣/١٧٠، ١٧١۔

رُكُوبَ الْبُدْنِ إِذَا كَانَ رَاكِبُهَا لا يَجِدُ ظَهْراً يَرْكَبُهُ ، لا إِذَا وَجَدَ ظَهْراً ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا رَكِبَ الْبَدَنَةَ عِنْدَ الْاَعْوَازِ مِنْ وُجُوْدِ الظَّهْرِ ثُمَّ وَجَدَ ظَهْراً يَرْكَبُهُ لَمْ يَجُزْ لَهُ الثُّبُوْتُ عَلَى الْبَدَنَةِ وَ كَانَ النُّزُوْلُ عَنْهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت اس شخص کو دی ہے جس کے پاس سواری کے لیے اونٹ موجود نہ ہو۔ سواری کی موجودگی میں قربانی کے اونٹ پر سواری کی اجازت نہیں دی۔ اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ جب سواری کے عدم موجود ہونے کی بنا پر اسے قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت ہے تو سواری میسر آتے ہی اسے قربانی کے اونٹ سے اترنا پڑے گا اب اس کے لیے اس پر سواری کرنا جائز نہیں ہوگا۔

٢٦٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَحَدَّثَنَاهُ مَرَّةً ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ ، قَالَ : ((ارْكَبْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْراً .))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جب کہ آپ سے قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جب تک دوسری سواری نہ ملے، اس پر سواری کرلو۔“

١٢٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ رُكُوبَ الْبُدْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلٰى رُكُوبِهَا عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنْ وُجُوْدِ الظَّهْرِ رُكُوباً بِالْمَعْرُوْفِ ، وَمِنْ غَيْرِ أَنْ يَّشُقَّ الرُّكُوْبُ عَلَى الْبَدَنَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے سواری کی عدم دستیابی کی صورت میں قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت اس وقت دی ہے جس وقت ضرورت کے مطابق اس پر سواری کی جائے اور اس پر غیر ضروری مشقت نہ ڈالی جائے

٢٦٦٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرٍ - ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ....

(٢٦٦٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز ركوب البدنة، حديث: ١٣٢٤۔ سنن ابی داؤد: ١٧٦١۔ سنن نسائی: ٢٨٠٤۔ مسند احمد: ٣١٧/٣.

(٢٦٦٤) انظر الحديث السابق.

أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((ارْكَبْ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْراً .))

جناب ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا جب کہ ان سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جب تمہیں دوسری سواری نہ ملے تو مجبوری کی حالت میں قربانی کے اونٹ پر سواری کر لو مگر اچھے طریقے کے ساتھ (بلاوجہ سواری نہ کرو اور ضرورت سے زیادہ اس پر مشقت نہ ڈالو۔)“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہدی کے جانور پر سواری کرنا جائز ہے۔ اور اس بارے علماء کے کئی مذاہب ہیں، شافعی کا مذہب ہے کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری جائز ہے اور بلا ضرورت سواری جائز نہیں اور بلا ضرر سواری مشروع ہے، ابن منذر، مالک اور علماء کی ایک جماعت بھی اسی موقف کی قائل ہے۔ (اور یہی مذہب قرین صواب ہے) (شرح النووی: ۹/ ۷۴)

۱۲۸...... بَابُ ذِكْرِ الدَّوَابِّ الَّتِيْ أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهَا فِي الْإِحْرَامِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ فِيْ ذِكْرِ بَعْضِهِنَّ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلٰى أَصْلِنَا

ان جانوروں کا بیان جنہیں محرم حالت احرام میں قتل کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل روایت کا بیان، جبکہ بعض روایات کے الفاظ عام ہیں جب کہ ان سے مراد خاص ہے۔ جیسا کہ ہمارا قاعدہ ہے

۲۶۶۵۔ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ....

قَالَتْ حَفْصَةُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ ، الْعَقْرَبُ ، وَ الْحِدَأَةُ ، وَ الْفَأْرَةُ ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ)) .

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ جانوروں کو قتل کرنے والے شخص پر کوئی گناہ نہیں وہ یہ ہیں: بچھو، چیل، چوہیا، اور کاٹنے والا کتا (اور کوا)۔“

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي

(۲۶۶۵) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما یقتل المحرم من الدواب، حدیث: ۱۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب، حدیث: ۱۲۰۰۔ سنن نسائی: ۲۸۹۲۔

صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ مَالِكٍ يَعْنِي عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَ الْحِدَأَةُ، وَ الْعَقْرَبُ، وَ الْفَأْرَةُ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْثٍ - يَعْنِي حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ - الْحَيَّةُ وَ الذِّئْبُ وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ بِهٰذَا. وَ قَالَ: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَ الْحَيَّةُ وَ الذِّئْبُ وَ النَّمِرُ وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

قَالَ، ابْنُ يَحْيٰى: كَأَنَّهُ يُفَسِّرُ الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ، يَقُوْلُ: مِنَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ، الْحَيَّةُ وَ الذِّئْبُ وَ النَّمِرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی مثل مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ جانوروں کے قتل کرنے پر محرم شخص کو کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہیا، اور کاٹنے والا کتا۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ مختلف آئے ہیں: ”سانپ، بھیڑیا، اور کاٹنے والا کتا۔“ انہیں قتل کرنے پر محرم کو کوئی گناہ نہیں ہے۔ جناب ابن ابی مریم بھی یہ حدیث بیان کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں ان الفاظ کا ذکر ہے: ”سانپ، بھیڑیا، چیتا اور کاٹنے والا کتا۔“ جناب محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: گویا کہ انہوں نے کاٹنے والے کتے کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد سانپ، بھیڑیا اور چیتا ہے۔

٢٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ بَحْرٍ، ثَنِيْ حَاتِمٌ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حِلٌّ فِي الْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَ الْعَقْرَبُ، وَ الْفَأْرَةُ، وَ الْحِدَأَةُ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.))

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِيْ قَالَهَا مُحَمَّدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ جانوروں کو حرم کی حدود میں مارنا جائز ہے: سانپ بچھو، چوہیا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام محمد بن یحییٰ نے کاٹنے والے کتے کی تفسیر کرتے ہوئے سانپ کا ذکر کیا ہے، ممکن ہے یہ ان کی سبقت لسانی ہو

(٢٦٦٦) سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب ما يقتل المحرم من الدواب، حديث: ١٨٤٧.

(٢٦٦٧) انظر الحديث السابق.

بْـنُ يَحْيٰى فِي تَفْسِيْرِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَ ذِكْرِ الْـحَيَّةِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ سَبَقَهُ لِسَانُهُ إِلٰى هٰذَا ، لَيْسَتِ الْـحَيَّةُ مِنَ الْكَلْبِ فِيْ شَيْءٍ وَ لَا يَقَعُ اِسْمُ الْكَلْبِ عَلَى الْحَيَّةِ ، فَأَمَّا النَّمِرُ وَ الـذِّئْبُ فَاسْمُ الْكَلْبِ وَاقِعٌ عَلَيْهِمَا . فِيْ خَبَـرِ حَـاتِـمِ بْـنِ إِسْـمَاعِيْلَ بَيَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَيَّةِ وَ بَيْـنَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَعْنٰى قَـوْلِـهِ فِـيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ يُرِيْدُ الْحَيَّةَ إِنَّهَا تَقَعُ اِسْمُ الْكَلْبِ عَلَيْهَا .

کیونکہ سانپ کا کتے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ سانپ پر کتے کا لفظ بولا جاتا ہے۔ البتہ چیتے اور بھیڑیے پر کتے کا اطلاق ہوتا ہے۔ جناب حاتم بن اسماعیل کی روایت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سانپ اور کاٹنے والے کتے میں فرق کیا ہے۔ للہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ اس روایت میں کاٹنے والے کتے سے مراد سانپ ہو کہ سانپ پر کتے کا لفظ بولا جاتا ہے۔

۱۲۹..... بَابُ إِبَاحَةِ قَتْلِ الْمُحْرِمِ الْحَيَّةَ وَ إِنْ كَانَ قَاتِلُهَا فِي الْحَرَمِ لَا فِي الْحِلِّ

محرم سانپ کو مار سکتا ہے اگر چہ مارنے والا حرم کی حدود میں ہو

۲۶۶۸۔ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِماً بِقَتْلِ حَيَّةٍ فِي الْحَرَمِ .

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو حرم کی حدود میں سانپ مارنے کا حکم دیا ہے۔

۱۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ بَعْضِ مَا أُبِيْحَ قَتْلُهُ لِلْمُحْرِمِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَ بَعْضِ الْغُرْبَانِ لَا كُلِّهَا ، وَ إِنَّهُ إِنَّمَا أَبَاحَ قَتْلَ الْأَبْقَعِ مِنْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهُ مِنَ الْغُرْبَانِ

گزشتہ مجمل راویات جن میں محرم کے لیے بعض جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت کا بیان ہے۔ اس روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کوے مارنے کا حکم دیا ہے۔ سب کوؤں کو مارنے کا حکم نہیں دیا

۲۶۶۹۔ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

(۲۶۶۸) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما یقتل المحرم من الدواب، حدیث: ۱۸۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب قتل الحیات وغیرھا، حدیث: ۲۲۳٤۔ سنن نسائی: ۲۸۸٦۔ مسند احمد: ۱/۳۷۸.

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَمْسٌ فَـوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَ الْحَرَمِ الْحَيَّةُ ، وَ الْغُرَابُ الْأَبْقَعُ ، وَ الْفَأْرَةُ ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ، وَ الْحُدَيَّأَةُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ شریر جانور ہیں انہیں حل (حرم سے باہر) اور حرم دونوں جگہوں پر قتل کر دیا جائے: سانپ، چتکبرا کوا، چوہیا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔''

فوائد:......۱۔ حرم میں احرام کی حالت میں چھ فاسق چیزوں کو قتل کرنا جائز ہے اور ان کے قتل کرنے پر محرم کسی جرمانہ اور فدیہ کا سزاوار نہیں ٹھہرتا۔

(۱) سانپ (۲) بچھو (۳) چیل (۴) کوا (۵) چوہیا (۶) بھاؤلا کتا۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جمہور علماء کا حل وحرم اور حالت احرام میں ان فاسق چیزوں کے قتل کے جواز پر اتفاق ہے اور ان کا اتفاق ہے کہ ان جیسے موذی جانوروں کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔ پھر علماء کا ان فواسق کے ہم مثل جانوروں کی تعیین میں اختلاف ہے۔ شافعی کہتے ہیں: ہر غیر ماکول اللحم جانور اور غیر ماکول اللحم سے پیدا ہونے والے جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے اور ایسے جانوروں کے قتل کرنے پر محرم پر کوئی فدیہ نہیں۔ اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ فواسق کے جانوروں سے مراد موذی جانور ہیں اور ہر موذی جانور کا قتل محرم کے لیے جائز ہے۔ پھر کلب عقور کے مقصود میں علما کا اختلاف ہے، کچھ علماء کا قول یہ ہے کہ کلب عقور سے مراد بھاؤلا کتا ہے اور بعض علماء کا قول ہے کہ اس سے مراد ہر پھاڑنے والا درندہ ہے کیونکہ لغت عربی میں وحشی درندے کو کلب عقور کہا جاتا ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۱٤)

۱۳۱..... بَابُ ذِكْرِ طِيْبِ الْمُحْرِمِ وَ لُبْسِهِ فِي الْإِحْرَامِ مَا لَا يَجُوْزُ لُبْسُهُ جَاهِلًا ، بِأَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الْإِحْرَامِ

محرم کے کم علمی اور جہالت کی بنا پر خوشبو لگا لینے اور ممنوع قسم کا لباس پہن لینے کا بیان

وَ إِسْقَاطِ الْكَفَّارَةِ عَنْ فَاعِلِهِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَفَّارَةَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ جَاهِلًا بِأَنَّ التَّطَيُّبَ وَ لُبْسَ مَا لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ فِي الطِّيْبِ ، غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ كَرِهَ الطِّيْبَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ الْمَرْءُ ، مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْمُقَدَّمِ وَ بَيْنَ الْمُؤَخَّرِ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُجْمَلِ مِنَ الْأَخْبَارِ وَ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ مِنْهَا .

(۲٦٦۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب، حدیث: ٦۷/ ۱۱۹۸۔ سنن نسائی: ۲۸۳۲۔ مسند احمد: ٦/ ۹۷۔ من طریق شعبۃ بھذا الاسناد۔

ایسے شخص پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اس شخص پر کفارہ واجب ہے اگرچہ اس نے جہالت وکم علمی کی بنا پر ہی خوشبو لگائی ہو یا ممنوعہ لباس پہن لیا ہو۔ اس سلسلے میں ایک روایت کا ذکر جس میں خوشبو کا تذکرہ ہے، نبی اکرم ﷺ کی مقدم اور مؤخر، مجمل اور مفسر سنتوں میں فرق نہ سمجھنے والے بعض علماء نے احرام سے پہلے خوشبو لگانے کو مکروہ قرار دینے کے لیے اس حدیث سے غلط استدلال کیا ہے۔

٢٦٧٠۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ ، حَدَّثَنِيْ...... صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ : أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ لِعُمَرَ : لَيْتَ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ ، مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَجَاءَهُ رَجُلٌ قَدْ تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ أَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ ؟ قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ سَاعَةً ، ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ، فَأَرْسَلَ عُمَرَ إِلٰى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ ، فَجَاءَهُ ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ كَذٰلِكَ سَاعَةً ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ الَّذِيْ يَسْأَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفاً ، فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَأَنْزَعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ .))

حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ کاش میں نبی کریم ﷺ کو اس حالت میں دیکھ سکوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ پھر اتفاق سے جب آپ جعرانہ مقام پر تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا۔ اس سایہ کے نیچے آپ کے کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص آپ کے پاس اس حالت میں آیا کہ وہ خوشبو میں لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جس نے خوشبو میں لت پت ہونے کے بعد ایک جبے میں احرام باندھ لیا ہو؟ آپ نے کچھ دیر اس کی طرف دیکھا، پھر آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ تو حضرت عمر نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آجاؤ (اور اپنی خواہش پوری کرلو) لہٰذا وہ آگئے اور اپنا سر اس سائبان میں داخل کر دیا۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہے، کچھ دیر یہی کیفیت رہی پھر وحی پوری ہونے کے بعد یہ کیفیت ختم ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا: جس شخص نے ابھی ابھی مجھ سے عمرے کے متعلق پوچھا

(٢٦٧٠) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب، حديث : ١٥٣٦، ٤٩٨٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث : ١١٨٠۔ سنن ابی داؤد : ١٨٢٠۔ سنن نسائی : ٢٦٦٩۔ مسند احمد : ٢٣٢/٤۔ مسند الحميدی : ٧٩١.

تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کر کے حاضر کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ''اپنے جسم پر لگی خوشبو کو تین بار دھو ڈالو اور جبہ اتار دو (دوسری دو چادریں پہن لو) پھر اپنے عمرے میں وہی اعمال کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔''

١٣٢..... بَابُ ذِكْرِ اللَّفْظَةِ الْمُفَسَّرَةِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الطِّيْبِ

خوشبو کے بارے میں گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ بَعْدَ النَّضْخِ بِالطِّيْبِ يَغْسِلُ ذٰلِكَ الطِّيْبَ إِذَا كَانَ مَا تَطَيَّبَ بِهٖ مِنْ طِيْبِ النِّسَاءِ خَلُوْقًا لَا ذَاكَ الطِّيْبُ الَّتِيْ هِيَ مِنْ طِيْبِ الرِّجَالِ الَّتِيْ قَدْ تَطَيَّبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی مکرم ﷺ نے خوشبو میں لتھڑ کر جبے میں احرام باندھنے والے شخص کو تین بار خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ اس نے عورتوں کی مخصوص زعفرانی خوشبو جسم پر ملی ہوئی تھی، یہ مردانہ (بے رنگ) خوشبو نہیں تھی کیونکہ مردانہ خوشبو تو خود نبی اکرم ﷺ نے بھی احرام باندھتے وقت لگائی تھی۔

٢٦٧١ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ .... يَعْلٰى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: وَدِدْتُّ أَنِّيْ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالْجِعْرَانَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا، فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ؟)) قَالَ أَنْزِعُ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَاغْسِلُهُ. قَالَ: ((فَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ)). قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَسُجِّيَ

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب ہم جعرانہ کے مقام پر تھے تو ایک شخص کرتہ پہنے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اس کا کرتہ زعفرانی خوشبو سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: میں نے عمرے کا تلبیہ پکارا ہے اور میں نے یہ کرتا پہن رکھا ہے لہٰذا میں کیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم اپنے حج میں کیسے کرتے ہو؟'' اس نے کہا: میں یہ کپڑے اتار کر خوشبو دھو لیتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنے عمرے میں بھی اسی طرح کرو جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو۔'' اسی دوران

(٢٦٧١) صحیح مسلم، حوالہ سابق، حدیث: ١١٨٠/٧ـ سنن ترمذی: ٨٣٦ وانظر الحدیث السابق.

بِثَوْبٍ ، فَدَعَانِیْ عُمَرُ ، فَكَشَفَ لِیْ عَنِ الثَّوْبِ ، فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغُطُّ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ . هٰذَا حَدِیْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِیُّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ . وَ قَدْ قُلْتُ لِعُمَرَ : وَدِدْتُّ أَنِّیْ أَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَ قَالَ وَ اَغْسِلُ عَنِّیْ هٰذَا الْخَلُوْقَ .

آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی تو آپ کو چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا تو مجھے کپڑا ہٹا کر آپ کا دیدار کرایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا، آپ لمبے لمبے سانس لے رہے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تھا۔ یہ روایت جناب عبدالجبار کی ہے۔ جناب مخزومی رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جعرانہ مقام پر تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس خواہش کا اظہار کیا ہوا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وحی کے نزول کے وقت دیکھنا چاہتا ہوں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اس شخص نے کہا: ''میں اپنے جسم اور کپڑوں سے یہ خوشبو دھو ڈالتا ہوں۔''

۱۳۳..... بَابُ ذِكْرِ الْبَیَانِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ هٰذَا الْمُحْرِمَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ بِغَسْلِ الطِّیْبِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ إِذِ الطِّیْبُ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ خَلُوْقٌ فِیْهِ زَعْفَرَانٌ وَ التَّزَعْفُرُ غَیْرُ جَائِزٍ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اس محرم کو اپنے جسم پر لگی خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ اس خوشبو میں زعفران ملا ہوا تھا اور زعفرانی خوشبو تو غیر محرم کے لیے بھی حرام ہے چہ جائیکہ محرم اسے استعمال کرے۔ اس کے لیے تو بالاولیٰ حرام ہے

أَیْضاً وَ إِنْ كَانَ الْمُحْرِمُ مَنْهِیاً عَنْهُ ، لا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعِرَاقِیِّیْنَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِغَسْلِ ذٰلِكَ الطِّیْبِ لِأَنَّ الْمُحْرِمَ غَیْرُ جَائِزٍ أَنْ یَّكُوْنَ بِهِ أَثَرُ الطِّیْبِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ وَ إِنْ كَانَ تَطَیَّبَ بِهِ وَ هُوَ حَلَالٌ قَبْلَ أَنْ یُّحْرِمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِیْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ، قَالَ : وَ عَلَیْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ ، وَ الْخَلُوْقُ لا یَكُوْنُ ـ عِلْمِیْ ـ إِلَّا فِیْهِ زَعْفَرَانٌ . وَ فِیْ خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ سُلَیْمَانَ وَ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی وَ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ یَعْلَى بْنِ أُمَیَّةَ ، قَالَ : وَ عَلَیْهِ جُبَّةٌ عَلَیْهَا رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ ، إِلَّا أَنَّهُمْ أَسْقَطُوْا صَفْوَانَ بْنَ یَعْلٰى مِنَ الْإِسْنَادِ .

بعض عراقی علماء کا یہ موقف درست نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ محرم

کے لیے جائز نہیں کہ اس پر خوشبو کے آثار ہوں اگرچہ اس نے احرام باندھنے سے قبل حلال ہونے کی حالت ہی میں خوشبو لگائی ہو۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن دینار کی روایت میں ہے: اس شخص نے خلوق خوشبو سے لتھڑا ہوا کرتہ پہنا ہوا تھا۔ اور میرے علم کے مطابق خلوق میں زعفران ضرور ہوتا ہے۔ جناب منصور بن زاذان، عبدالملک بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور حجاج بن اُرطاۃ کی امام عطاء کے واسطے سے حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اس شخص نے جبہ پہنا ہوا تھا جو زعفران میں لتھڑا ہوا تھا۔ مگر ان سب راویوں نے سند سے صفوان بن یعلی کو گرا دیا ہے۔

٢٦٧٢- ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ ابْنِ أَبِىْ لَيْلٰى وَ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ عَلَيْهَا رَدْغٌ مِنْ زَعْفَرَان ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّىْ أَحْرَمْتُ فَمَا تَرٰى وَ النَّاسُ يَسْخَرُوْنَ مِنِّىْ ؟ قَالَ : ((فَأَطْرَقَ عَنْهُ هُنَيْهَةً)) ، قَالَ : ثُمَّ دَعَاهُ ، فَقَالَ : ((اِخلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ ، وَ اغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ ، وَ اصْنَعْ فِىْ عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِىْ حَجَّتِكَ)) ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِىْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ، قَالَ حَجَّاجٌ : ثَنَا عَطَاءٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ يَخْرُقُ جُبَّتَهُ فَلَمَّا بَلَغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخَذْنَا بِهِ .

''حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے جبہ پہنا ہوا تھا جو زعفران میں لتھڑا ہوا تھا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس طرح احرام باندھا (جیسے آپ دیکھ رہے ہیں) جبکہ لوگ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے تھوڑی دیر اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اسے جواب نہ دیا۔ پھر اسے بلایا اور حکم دیا: ''یہ جبہ اتار دو اور اپنے جسم سے اس زعفران کو دھو ڈالو اور اپنے عمرے میں اسی طرح عمل کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔'' حدیث کے آخر میں ہے، امام عطاء فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث پہنچنے سے پہلے ہم کہتے تھے کہ ایسا شخص اپنے جبے کو پھاڑ ڈالے، پھر جب ہمیں یہ حدیث مل گئی تو ہم نے اسی کے مطابق عمل اختیار کر لیا۔

فوائد :......ا۔ علماء کا محرم کے لیے زعفران اور ورس سے معطر لباس پہننے کی حرمت پر اجماع ہے اور تمام

(٢٦٧٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٧٠.

خوشبویات اس حکم میں شامل ہیں۔ محرم کے لیے خوشبو کے استعمال سے روکنا کا سبب یہ ہے کہ یہ مجامعت پر برانگیختہ کرتی ہے۔ اور یہ حاجی کے تذلل و عاجزی کے بھی منافی ہے۔ کیونکہ حاجی کی حالت پراگندہ سر اور پراگندہ بال مقصود ہے۔ نیز خوشبو کے استعمال کی حرمت میں مرد اور عورتیں یکساں ہیں۔ اسی طرح لباس کے سوا احرام کے تمام محرمات ان پر یکساں لاگو ہوتے ہیں۔

۲۔ حالت احرام میں اگر لاعلمی سے خوشبو استعمال کرلے تو بدن پر لگی خوشبو کو تین مرتبہ دھونا اور اس لباس کو اتار دینا مشروع ہے۔

۱۳۴..... بَابُ ذِكْرِ زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَزَعْفُرِ الْمُحِلِّ وَ الْمُحْرِمِ جَمِيْعاً

نبی کریم ﷺ نے محرم اور غیر محرم کو زعفرانی خوشبو لگانے سے منع کیا ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ يَعْلٰى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمُحْرِمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا صِفَتَهٗ بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ مُتَضَمِّخاً بِهٖ إِذْ كَانَ طِيْبُهٗ خَلُوْقاً فِيْهِ زَعْفَرَانٌ .

میری اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس محرم کو خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا جو خوشبو میں لت پت احرام باندھے ہوئے تھا، کیونکہ اس کی خوشبو عورتوں کی مخصوص زعفرانی خوشبو تھی۔

۲۶۷۳۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ : يَعْنِي الْخَلُوْقَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفرانی خوشبو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ جناب حماد کہتے ہیں: آپ کی مراد خلوق خوشبو ہے (جس میں زعفران ملا ہوتا ہے۔)

۲۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، (ح) وَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفرانی خوشبو اور رنگ سے منع کیا ہے۔

(۲۶۷۳) صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب النهی عن التزعفر للرجال، حدیث: ۵۸۴۶۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب نهی الرجل عن التزعفر، حدیث: ۲۱۰۱۔ سنن ابی داؤد: ۴۱۷۹۔ سنن ترمذی: ۲۸۱۵۔ سنن نسائی: ۲۷۰۹۔ مسند احمد: ۱۸۷/۳۔

(۲۶۷۴) انظر الحدیث السابق.

فوائد :......۱۔ یہ حدیث شافعی اوران کے موافقین کے مذہب کی دلیل ہے کہ زعفران سے رنگا لباس پہننا حرام ہے۔(شرح النووی: ١٤/ ٧٩)

۲۔زعفرانی لباس عام حالت میں بھی مردوں کے لیے حرام ہے تو حالت احرام میں اس کی حرمت دوچند ہو جاتی ہے لہٰذا محرم وغیر محرم مردوں کے لیے ایسا لباس حرام ہے۔

۱۳۵..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانِيْ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ

زعفرانی خوشبو کے ممنوع ہونے کی ایک اور دلیل کا بیان

أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ يَعْلٰى بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ عَلَى الْمُحْرِمِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمُحِلَّ أَيْضاً بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ الَّذِيْ كَانَ قَدْ تَخَلَّقَ بِهٖ فَسَوّٰى فِي الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ بَيْنَ الْمُحْرِمِ وَ الْمُحِلِّ .

نبی کریم ﷺ نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں محرم کو زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا جب کہ نبی اکرم ﷺ نے غیر محرم کو بھی زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا جس نے زعفرانی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔اس طرح آپ نے زعفرانی خوشبو کو دھونے میں محرم اور غیر محرم کو برابر قرار دیا ہے۔

٢٦٧٥۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.......... يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ شَحَيْتُ يَوْماً ، فَقَالَ لِيْ صَاحِبٌ لِّيْ : إِذْهَبْ بِنَا إِلَى الْمَنْزِلِ ، قَالَ ، فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ وَ تَخَلَّقْتُ ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وُجُوْهَنَا ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ جَعَلَ يُجَافِيْ يَدَهٗ عَنِ الْخَلُوْقِ ، فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَ لِيْ : يَا يَعْلٰى مَا حَمَلَكَ عَلَى الْخَلُوْقِ ، أَتَزَوَّجْتَ ؟)) قُلْتُ : لَا ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَاذْهَبْ فَاغْسِلْهُ)) . قَالَ فَمَرَرْتُ عَلٰى رَكِيَّةٍ فَجَعَلْتُ أَقَعُ . فِيْهَا ،

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرا رنگ بدلا ہوا تھا (طبیعت ناساز تھی) تو میرے ایک دوست نے مجھے کہا: ہمارے ساتھ گھر چلو، تو میں گھر گیا، میں نے غسل کیا اور خلوق خوشبو لگائی۔ اور رسول اللہ ﷺ کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ آپ (نماز کے وقت) ہمارے چہروں پر اپنا دست مبارک پھیرتے (اور ہمارے لیے دعائے خیر فرماتے) پھر جب آپ میرے قریب ہوئے تو آپ نے زعفرانی خوشبو سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے کہا: ''اے یعلی: تم نے زعفرانی خوشبو کیوں لگائی ہوئی ہے کیا شادی کی ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ ''جاؤ اور اس خوشبو کو دھو ڈالو۔'' حضرت یعلی فرماتے ہیں: میں

(٢٦٧٥) اسناده ضعيف۔ مسند احمد: ٤/ ١٧١.

ثُمَّ جَعَلْتُ أَتَدَلَّكُ بِالتُّرَابِ حَتّٰى ذَهَبَ ، ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ وَعَادَ بِخَيْرِ دِيْنِهِ الْعَلَا تَابَ وَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ .

ایک کنویں پر گیا اور اس میں نہایا پھر میں نے مٹی کے ساتھ مل مل کر وہ خوشبو صاف کر دی۔ پھر میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ”یعلی توبہ کر کے اپنے بہترین دین پر واپس آ گیا ہے اور آسمان والا بھی خوش ہو گیا ہے۔“

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَقَدْ أَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ كَمَا أَمَرَ الْمُحْرِمَ بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ .

امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کو زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا حالانکہ وہ غیر محرم تھے جیسے کہ آپ نے محرم کو زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا۔

۱۳۶..... بَابُ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ عَلَيْهِ خَرْقُ الْجُبَّةِ وَغَيْرُ جَائِزٍ لَهُ نَزْعُهَا فَوْقَ رَأْسِهِ

ان علماء کے قول کے برخلاف بیان جو کہتے ہیں کہ جس محرم نے جبہ پہنا ہوا ہو اسے وہ جبہ پھاڑ کر اتارنا چاہیے اور سر کے اوپر سے اتارنا اس کے لیے جائز نہیں ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِي خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيْهِ . قَالَ : إِنْزَعْ جُبَّتَكَ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ يَخْرُقُ عَنْهُ جُبَّتَهُ . فَلَمَّا بَلَغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخَذْنَا بِهِ قَالَ الْحَجَّاجُ ، ثَنَا عَطَاءٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيْهِ .

امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت یعلی بن امیہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے (جبہ پہنے ہوئے محرم کو) فرمایا تھا: ”اپنا جبہ اتار دو۔“ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے ملنے سے پہلے ہم کہتے تھے کہ ایسا محرم اپنا جبہ پھاڑ کر اتارے، پھر جب ہمیں یہ حدیث پہنچ گئی تو ہم نے اس پر عمل شروع کر دیا کہ ایسے محرم کے لیے جبہ اتارنا جائز ہے۔ (پھاڑنا ضروری نہیں۔)

۱۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي حَلْقِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ إِذَا مَرِضَ أَوْ آذَاهُ الْقُمَّلُ أَوِ الصِّيْبَانُ أَوْ هُمَا وَإِيْجَابَ الْفِدْيَةِ عَلٰى حَالِقِ الرَّأْسِ وَإِنْ كَانَ حَلْقُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ أَذًى بِرَأْسِهِ

محرم جب بیمار ہو جائے یا اسے بڑی جوئیں اور چھوٹی جوئیں تکلیف دے رہی ہوں تو وہ سر کے بال منڈوا سکتا ہے مگر اسے فدیہ دینا واجب ہوگا اگرچہ اس نے کسی بیماری یا سر میں تکلیف کی بنا پر ہی سر منڈوایا ہو

(۲٦٧٥) اسناده ضعيف۔ مسند احمد: ٤/١٧١.

٢٦٧٦۔ ثنا محمد بن بشار، ثنا عبد الوهاب الثقفي، حدثنا خالد الحذاء، عن أبي قلابة، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى ....

عن كعب بن عجرة، قال: أتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية و أنا كثير الشعر، فقال: ((كأن هوام رأسك يؤذيك؟)) فقلت: أجل. قال: ((فأحلقه و اذبح شاة نسيكة أو صم ثلاثة أيام، أو تصدق بثلاثة آصع بين ستة مساكين.))

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب کہ میرے بال کافی بڑے اور گھنے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: "گویا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟" میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "اپنا سر منڈوا لو اور ایک بکری قربان کرو یا تین روزے رکھو یا تین صاع اناج چھ مسکینوں میں صدقہ کر دو۔"

١٣٨..... باب ذكر الدليل على أن كعبا أمره النبي صلى الله عليه وسلم بحلق رأسه و يفتدي بصيام أو صدقة أو نسك، قبل أن يبين لهم أنهم يحلقون بالحديبية و يرجعون إلى المدينة من غير وصول إلى مكة

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو سر منڈوا کر روزے رکھنے یا صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کا حکم اس وضاحت سے پہلے دیا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوائیں گے اور مکہ مکرمہ پہنچے بغیر ہی مدینہ منورہ واپس لوٹ جائیں گے

٢٦٧٧۔ ثنا محمد بن يحيى، ثنا عبد الرزاق، أخبرنا معمر و الثوري، عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى ....

عن كعب بن عجرة: أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به و هو يوقد تحت برمة أو قال تحت قدر، و القمل تتساقط على وجهه، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ((أيؤذيك هذه؟)) فقال: نعم

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ اس وقت ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تمہیں یہ جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول!

(٢٦٧٦) صحيح بخاري، كتاب المحصر، باب قول الله تعالى ﴿فمن كان منكم مريضا......﴾، حديث: ١٨١٤۔ ١٨١٨۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز حلق الرأس للمحرم، حديث: ١٢٠١۔ سنن ابي داؤد: ١٨٥٦۔ سنن ترمذي: ٩٥٣۔ سنن نسائي: ٢٨٥٤۔ مسند احمد: ٢٤١/٤، ٢٤٢۔ مسند الحميدي: ٧١٠۔

(٢٦٧٧) انظر الحديث السابق۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُمْ بِالْحُدَيْبِيَةِ ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِهَا ، وَ هُمْ عَلٰى طَمْعٍ أَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ فَرَقاً بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ أَوْ يَذْبَحَ شَاةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً خَرَّجْتُهُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا .

تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (البقرہ: ۱۹۶) ”(جو شخص حالت احرام میں سر منڈوائے) تو وہ فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔“ لہٰذا نبی نے انہیں حکم دیا جبکہ ابھی صحابہ کرام حدیبیہ ہی میں تھے۔ اور آپ نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوائیں گے، صحابہ کرام کی خواہش تو یہ تھی کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے (اور عمرہ ادا کریں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ والی آیت نازل فرما دی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت کعب کو حکم دیا کہ وہ اپنا سر منڈوالیں اور تین روزے رکھیں یا ایک فرق (تین صاع) اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری ذبح کر دیں (اور غرباء میں تقسیم کر دیں)۔“

۱۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ﴾ اخْتِصَارُ كَلَامٍ مَعْنَاهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ ....مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ﴾ (البقرۃ:۱۹۶) (اور تم اپنے سروں کو نہ منڈواؤ حتیٰ کہ قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ میں پہنچ جائے، پس تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ روزے رکھ کر، صدقہ دے کر یا قربانی کر کے فدیہ دے) میں کلام مختصر ہے

فَحَلَقْتُمْ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ كَقَوْلِهِ جَلَّ وَ عَلَا : ﴿اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ﴾ أَرَادَ : فِيْهِنَّ جَمِيْعاً فَضَرَبَ فَاخْتَصَرَ الْكَلَامَ وَ حَذَفَ فَضَرَبَ ، وَ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ انْفِجَارَ الْحَجَرِ انْبِجَاسُهُ وَ انْفِلَاقَ الْبَحْرِ إِنَّمَا كَانَ عَنْ ضَرَبَاتِ مُوْسٰى (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ لَا شَكَّ وَ لَا ارْتِيَابَ أَنَّ مُوْسٰى أَطَاعَ اللّٰهَ فِيْمَا أَمَرَ بِهٖ مِنْ ضَرْبِ الْحَجَرِ وَ الْبَحْرِ ، فَكَانَ انْفِلَاقُ الْبَحْرِ وَ انْفِجَارُ الْحَجَرِ وَ انْبِجَاسُهُ بَعْدَ ضَرْبِهٖ مُسَارَعَةً مِنْهُ إِلٰى طَاعَةِ خَالِقِهٖ .

(اصل میں کلام یوں ہے) کہ اگر تم (بیماری یا سر کی تکلیف کی وجہ سے) سر منڈوا دو تو پھر روزے رکھ کر یا صدقہ کر کے یا

قربانی کر کے فدیہ دو۔" جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی اختصار ہے: ﴿اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ﴾ (الشعراء: ٦٣) "سمندر پر اپنی لاٹھی ماریں تو وہ پھٹ گیا" یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے سمندر پر لاٹھی ماری تو وہ پھٹ گیا لیکن یہاں پر لفظ ضَرَبَ (تو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی ماری) حذف ہے۔ یہ بات بھی یقینی ہے کہ پتھر سے چشمے پھوٹنا اور سمندر کا پھٹ جانا موسیٰ علیہ السلام کے لاٹھی مارنے پر ہی ہوا تھا۔ اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جب پتھر اور سمندر پر لاٹھی ماری تو پتھر سے چشمہ پھوٹا اور سمندر پھٹ گیا تھا۔ اس طرح پتھر سے پانی کا چشمہ پھوٹنا اور سمندر کا پھٹنا موسیٰ علیہ السلام کے لاٹھی مارنے کے بعد ہوا تھا جو انہوں نے اپنے خالق کے حکم کو تیز رفتاری سے بجالاتے ہوئے ماری تھی۔

٢٦٧٨ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا رَوْحٌ ، ثَنَا شِبْلٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَ قُمَّلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ . فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَ هُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ ، لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنْ يَحِلُّوْا بِهَا ، وَ هُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْفِدْيَةَ ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّطْعِمَ فَرْقاً بَيْنَ سِتَّةٍ ، أَوِ الْهَدْيَ شَاةً ، أَوْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الْأَيْمَانِ وَ الْكَفَّارَاتِ مَبْلَغَ الْفَرَقِ وَ أَنَّهُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ ، وَ بَيَّنْتُ أَنَّ الصَّاعَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ ، وَ أَنَّ الْفَرَقَ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا . وَ أَنَّ الصَّاعَ ثُلُثُهُ إِذِ الْفَرَقُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ ، وَ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَ ثُلُثٌ بِدَلَائِلِ أَخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا جب کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ تو آپ نے پوچھا: "کیا تمہیں تمہاری جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پس آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا سر منڈوالیں حالانکہ وہ حدیبیہ ہی میں تھے، آپ نے صحابہ کرام کو ابھی یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوا دیں گے جب کہ صحابہ کرام کی خواہش تھی کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے (اور عمرہ ادا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرما دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری ذبح کر دیں یا تین روزے رکھ لیں۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے کتاب الایمان اور کفارات میں فرق کی مقدار بیان کر دی ہے کہ وہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور میں نے یہ بیان کر دیا ہے کہ ایک صاع چار مد ہوتا ہے اور ایک فرق سولہ رطل ہوتا ہے۔ اور ایک صاع ایک تہائی فرق ہوتا

(٢٦٧٨) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٧٦.

هٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ تَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَجْمَلَ فَرِيْضَةً وَ بَيَّنَ مَبْلَغَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِالْفِدْيَةِ فِيْ حَلْقِ الرَّأْسِ فِيْ كِتَابِهٖ بِصِيَامٍ ، لَمْ يَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ عَدَدَ أَيَّامِ الصِّيَامِ ، وَلَا مَبْلَغَ الصَّدَقَةِ ، وَلَا عَدَدَ مَنْ يُصَدَّقُ بِصَدَقَةِ الْفِدْيَةِ عَلَيْهِمْ ، وَ لَا وَصَفَ النُّسُكَ ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنْ وَحْيِهٖ ، أَنَّ الصِّيَامَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، وَ الصَّدَقَةَ ثَلَاثَةُ اٰصُعٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ، وَ أَنَّ النُّسُكَ شَاةٌ ، وَ ذِكْرُ النُّسُكِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّ الْحُكْمَ بِالْمِثْلِ وَ الشَّبَهِ وَالنَّظِيْرِ وَاجِبٌ فَسَبْعُ بَقَرَةٍ وَ سَبْعُ بُدْنَةٍ فِيْ فِدْيَةِ حَلْقِ الرَّأْسِ جَائِزٌ أَوْ سَبْعُ بَقَرَةٍ وَ سَبْعُ بُدْنَةٍ يَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْفِدْيَةِ وَ فِي الْأُضْحِيَةِ وَ الْهَدْيِ ، وَلَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ سَبْعَ بَدَنَةٍ وَ سَبْعَ بَقَرَةٍ يَقُوْمُ كُلُّ سَبْعٍ مِنْهَا مَقَامَ شَاةٍ فِيْ هَدْيِ التَّمَتُّعِ وَ الْقِرَانِ وَ الْأُضْحِيَةِ ، لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْأَمْرِ ، زَعَمَ أَنَّ الْقِرَانَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِسُوْقِ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ : أَنَّ عُشْرَ بَدَنَةٍ يَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَمَنْ أَجَازَ عُشْرَ بَدَنَةٍ فِيْ ذٰلِكَ ، كَانَ

ہے کیونکہ ایک فرق تین صاع ہوتا ہے۔ اور ایک صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوتا ہے۔ میں نے یہ مقداریں نبی اکریم ﷺ کی سنت کے دلائل سے بیان کی ہیں۔ اور یہ آیت کریمہ بھی اس قسم کے متعلق ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ مجمل بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی اس کی مقدار بیان کی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سر منڈوانے پر روزہ رکھ کر فدیہ دینے کا حکم اپنی کتاب میں دیا ہے لیکن قرآن مجید میں ان روزوں کی تعداد، صدقے کی مقدار، صدقے کے مستحق لوگوں کی تعداد اور قربانی کا وصف بیان نہیں فرمایا۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کی وضاحت کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ فدیے میں تین روزے رکھنے ہوں گے، اور صدقے میں تین صاع اناج چھ مسکینوں کو کھلانا ہوگا اور قربانی میں ایک بکری ذبح کرنی ہوگی۔ اس حدیث میں قربانی کا ذکر اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ ایک جیسی، ملتی جلتی اور مشابہ اشیاء میں ایک جیسا حکم لگانا واجب ہے۔ لہٰذا سر منڈوانے کے فدیے میں ایک بکری کی قربانی کی جگہ گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ فدیہ دینا جائز ہوگا۔ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حج تمتع، حج قران اور عام قربانی میں گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہوتا ہے۔ کچھ علماء کا یہ موقف ہے کہ حج قران میں ایک گائے یا اونٹ گھر سے لے کر آنا ضروری ہے۔ اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ اونٹ کا دسواں حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہوگا۔ لہٰذا جس عالم دین نے اونٹ کا دسواں حصہ جائز قرار دیا ہے تو وہ ساتویں حصے کو بکری کے برابر بالاولیٰ قرار دے گا کیونکہ ساتواں حصہ بڑا

لِسَبْعَةٍ أَجْوَزُ إِذِ السَّبْعُ أَكْثَرُ مِنَ الْعُشْرِ ، وَ قَدْ خَرَّجْتُ أَمْلَيْتُ عَلَى بَعْضِ أَصْحَابِنَا مَسْأَلَةً فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ، وَ بَيَّنْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الشَّيْءَ فِي كِتَابِهِ بِمَعْنًى وَ قَدْ يَجِبُ ذٰلِكَ الشَّيْءُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ أَوْجَبَهُ اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ ، إِمَّا عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَى لِسَانِ أُمَّتِهِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ فِي رَأْسِهِ ، أَوْ كَانَ بِهِ مَرَضٌ ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ ، وَ قَدْ تَجِبُ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ هٰذِهِ الْفِدْيَةُ عَلَى حَالِقِ الرَّأْسِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ، وَ لَا كَانَ مَرِيْضًا وَ كَانَ عَاصِيًا بِحَلْقِ رَأْسِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِرَأْسِهِ أَذًى وَ لَا كَانَ بِهِ مَرَضٌ ، فَبَيَّنْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ الْحُكْمَ بِالنَّظِيْرِ وَ الشَّبِيْهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ وَاجِبٌ وَ لَوْ لَمْ يَجُزِ الْحُكْمُ الْمَثَلَ وَ الشَّبِيْهَ وَ النَّظِيْرَ لَمْ يَجِبْ عَلَى مَنْ جَزَّ شَعْرَ رَأْسِهِ بِمِقْرَاضٍ أَوْ فِدْيَةٍ إِذْ اِسْمُ الْحَلْقِ لَا يَقَعُ عَلَى الْجَزِّ ، وَ لٰكِنْ إِذَا وَجَبَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيْرِ ، وَ الشَّبِيْهِ ، وَ الْمَثَلِ كَانَ عَلَى جَازِّ شَعْرِ الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ مِنَ الْفِدْيَةِ مَا عَلَى الْحَالِقِ . وَ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ أَمْلَيْتُهَا فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ .

ہوتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو اس آیت کے تحت ایک مسئلہ لکھوایا تھا کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنی کتاب میں ایک چیز ایک اعتبار سے واجب قرار دیتا ہے اور کبھی وہی چیز بغیر اس اعتبار کے بھی واجب قرار دے دیتا ہے۔ یا تو وہ چیز نبی کریم ﷺ کی زبانی واجب قرار پاتی ہے یا علمائے امت کی زبان سے اس کے وجوب کا اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس محرم پر فدیہ واجب کیا ہے جو بیماری یا سر میں تکلیف کی وجہ سے سر منڈواتا ہے۔ اور تمام علمائے کرام کے نزدیک یہ فدیہ اس محرم پر بھی واجب ہوگا جو بغیر کسی بیماری یا سر کی تکلیف کے سر منڈوا دیتا ہے۔ اس صورت میں وہ گناہ گار ہوگا۔ اس موقع پر میں نے یہ مسئلہ واضح کیا کہ ملتے جلتے، مشابہ مسائل میں ایک جیسا حکم لگانا واجب ہے۔ اگر اس جگہ ایک جیسے مشابہ مسائل میں ایک جیسا حکم لگانا واجب نہ ہوتا تو اس شخص پر فدیہ واجب نہیں ہونا چاہیے تھا جو اپنے بال قینچی کے ساتھ کٹوا لیتا ہے۔ کیونکہ بال کٹوانے پر سر منڈوانے کا اطلاق نہیں ہوتا۔ لیکن جب ایک جیسے اور ملتے جلتے افعال پر ایک جیسا حکم لگانا واجب تھا تو بال کٹوانے والے پر بھی وہی فدیہ لگایا جاتا جو سر منڈوانے والے پر لگایا گیا تھا۔ یہ ایک طویل مسئلہ ہے جسے میں نے اس آیت کے تحت ذکر کیا ہے۔''

فوائد:......ان احادیث سے مقصود یہ ہے کہ حالت احرام میں جو شخص جوؤں یا کسی مرض وغیرہ میں مبتلا ہو تو وہ اس عذر کی وجہ سے سر منڈوا سکتا ہے اور اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ اور قرآن کریم میں ایسے شخص کے لیے فدیہ کی تین صورتیں (۱) روزہ (۲) صدقہ (۳) قربانی بیان ہوئی ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ روزے تین۔ صدقہ چھ مساکین کو کھانا کھلانا یعنی تین صاع اور نسک سے مراد بکری ذبح کرنا ہے اور بکری ایسی ہو جو قربانی میں کافی ہو۔ پھر آیت کریمہ اور احادیث الباب اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ محرم کو ان تینوں اقسام میں اختیار ہے کہ وہ کوئی بھی قسم فدیہ کے طور پر اختیار کر سکتا ہے اور علماء اسی اختیار کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۲۱)

۱۴۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَدَبِ الْمُحْرِمِ عَبْدَهُ إِذَا ضَيَّعَ مَالَ الْمَوْلٰى فَاسْتَحَقَّ الْأَدَبَ عَلٰى ذٰلِكَ

محرم حالت احرام میں اپنے غلام کو سزا دے سکتا ہے جبکہ غلام نے مالک کا سامان ضائع کر دیا ہو اور وہ اس پر سزا کا مستحق ہو

۲۶۷۹۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ سَلْمٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، وَ قَالَ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ وَ كَتَبَهُ لِيْ وَ أَخْرَجَهُ إِلَيَّ ، قَالَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا ، وَ إِنَّ زَمَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زَمَالَةَ أَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةٌ ، فَنَزَلْنَا الْعَرْجَ وَ كَانَتْ زَمَالَتُنَا مَعَ غُلَامِ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَتْ : فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَلَسَتْ عَائِشَةُ إِلٰى جَنْبِهِ وَ جَلَسَ أَبُوْ بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَ جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ نَنْتَظِرُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زادراہ والا اونٹ ایک ہی تھا۔ پس ہم عرج مقام پر آرام کے لیے ٹھہرے جبکہ ہمارا سامان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔ آپ کی دوسری جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ اور میں بھی اپنے والد گرامی کے پہلو میں بیٹھ گئی، ہم سب آپ کے غلام اور اپنے سامان کا انتظار کرنے لگے کہ غلام کب لے کر آتا ہے۔ پھر غلام نمودار ہوا تو وہ اکیلا ہی اونٹ کے بغیر چلا

(۲۶۷۹) اسنادہ ضعیف : محمد بن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ الضعیفۃ: ۴۰۳۹۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب المحرم یؤدب غلامہ، حدیث: ۱۸۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۳۳۔ مسند احمد: ۶/ ۳۴۴.

غُلامَهُ وَ زَمَالَتَنَا مَتٰى يَأْتِيْنَا ، فَطَلَعَ الْغُلَامُ يَمْشِي مَا مَعَهُ بَعِيْرُهُ ، قَالَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : أَيْنَ بَعِيْرُكَ ؟ قَالَ أَضَلَّنِي اللَّيْلَةَ . قَالَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ يَضْرِبُهُ ، وَ يَقُوْلُ : بَعِيْرٌ وَاحِدٌ أَضْلَلْتَ وَ أَنْتَ رَجُلٌ . فَمَا يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَنْ يَتَبَسَّمَ وَ يَقُوْلُ: ((أُنْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الْمُحْرِمِ وَ مَا يَصْنَعُ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الْأَشَجِّ . قَالَ سَلْمٌ : وَ كَانَتْ زَامِلَتُنَا وَ زَامِلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .
ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ نَحْوَهُ .
قَالَ الدَّوْرَقِيُّ : وَ كَانَتْ زَمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زَمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ .
وَ قَالَ يُوْسُفُ : وَ كَانَتْ زَامِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَ زَامِلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

آ رہا تھا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہارا اونٹ کدھر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ آج رات مجھ سے گم ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اسے مارنا شروع کر دیا اور فرمایا: تمہارے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا اور تم نے مرد ہوتے ہوئے بھی اسے گم کر دیا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ منظر دیکھ کر) بس مسکرا دیے اور فرمایا: ''اس محرم کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے؟'' یہ جناب الاشج کی روایت ہے۔ اور جناب سلم کی روایت میں ہے: ''ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بردار اونٹ ایک ہی تھا۔'' جناب الدورقی کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سامان سفر ایک ہی تھا۔'' جناب یوسف کی روایت کے الفاظ ہیں: ''حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اٹھانے والا اونٹ ایک ہی تھا۔''

۱۴۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِنْشَادِ الْمُحْرِمِ الشِّعْرَ وَ الرَّجْزَ

محرم حالت احرام میں رجزیہ اشعار اور دیگر اشعار پڑھ سکتا ہے

۲۶۸۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مُعْتَمِراً قَبْلَ أَنْ يَفْتَحَهَا وَ ابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ سے پہلے عمرے کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے آگے چل رہے تھے اور

(۲۶۸۰) اسناده صحيح : سنن ترمذى، كتاب الادب، باب ما جاء فى انشاد الشعر، حديث : ۲۴۷ والشمائل له : ۲۴۷۔ سنن نسائى : ۲۸۷۶۔ مسند ابى يعلى : ۳۳۹۴۔ صحيح ابن حبان : ۵۷۵۸.

يَدَيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ : خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ ضَرْباً يَزِيْلُ الْهَامَّ عَنْ مَقِيْلِهِ وَ يُذْهِلُ الْخَلِيْلُ عَنْ خَلِيْلِهِ فَقَالَ عُمَرُ : يَا ابْنَ رَوَّاحَةَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مَنْ وَقْعِ النَّبْلِ .

یہ شعر پڑھ رہے تھے: ''اے کفار کے بیٹو! رسول اللہ ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ، آج ہم اللہ کے حکم پر تمہیں ایسی مار ماریں گے جس سے کھوپڑیاں اڑ جائیں گی اور دوست دوست کو بھول جائے گا۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن رواحہ تم اللہ تعالیٰ کے حرم شریف اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ شعر پڑھ رہے ہو؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر اسے پڑھنے دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے شعران کافروں پر تیروں کی مار سے زیادہ سخت چوٹ لگا رہے ہیں۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ محرم رجزیہ اشعار کہہ سکتے ہے اور اس پر کوئی پابندی اور کراہت نہیں ہے۔

١٤٢...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْمُحْرِمِ السَّرَاوِيْلَ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْإِزَارِ وَ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ فِي ذِكْرِ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ

محرم چادر نہ ملنے پر شلوار اور جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہن سکتا ہے۔ جوتے نہ ملنے پر موزے پہننے کے بارے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

٢٦٨١۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، وَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّا وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ......... ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ ، وَ يَقُوْلُ : ((السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ ، وَ الْخُفَّانِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ)) ، قَالَ : أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ''جس شخص کو (احرام کے لیے) چادر نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔ اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔''

(٢٦٨١) صحيح بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب لبس الخفين للمحرم، حديث: ١٨٤١۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث: ١١٧٨۔ سنن ابی داؤد: ١٨١٩۔ سنن ترمذی: ١٨٣٤۔ سنن نسائی: ١٣٢/٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٣١۔ مسند الحميدی: ٤٦٩.

۱۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي إِبَاحَةِ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ

جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہننے کے بارے میں گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ الْمَقْطُوْعِ أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ ، لا كُلَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اِسْمُ خُفٍّ وَ إِنْ كَانَ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر موزے پہننے کی اجازت دی ہے۔ ہر قسم کے موزے پہننے کی اجازت نہیں دی کہ وہ پہن لے اگر چہ وہ ٹخنوں کے اوپر تک ہوں۔

٢٦٨٢ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ بِذَاكَ الْمَكَانِ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا لا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ قَالَ : لا يَلْبِسُ الْقُمُصَ ، وَ لا السَّرَاوِيْلَ ، وَ لا الْعَمَامَةَ ، وَ لا الْخُفَّيْنِ ، إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَ لا شَيْئاً مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ ، وَ لا الْبُرْنُسَ .))

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا جب کہ آپ فلاں مقام پر تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: محرم قمیص، شلوار، پگڑی اور موزے نہ پہنے ہاں اگر اسے جوتے نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پہن لے۔ اور جن کپڑوں کو ورس بوٹی یا زعفران سے رنگ دیا گیا ہو، اور ٹوپی والا کوٹ نہ پہنے۔“

٢٦٨٣ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ))

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب محرم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔“

(٢٦٨٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٩٧.

(٢٦٨٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٩٧.

۱۴۴۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ هُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لَهُ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَهَا سَاقَانِ، وَإِنْ شَقَّ أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْخُفَّيْنِ شَقًّا وَتَرَكَ السَّاقَانِ فَلَمْ يُبَانَا مِمَّا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ عَلٰى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ النَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو وہ موزے پہننے کی اجازت دی ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں ایسے موزے پہننے کی اجازت نہیں دی جو پنڈلیوں تک ہوں۔ اور اگر ٹخنوں سے اوپر موزوں کو کاٹ لے اور پنڈلیوں والا حصہ باقی رہے، ٹخنوں سے نچلے حصے سے وہ الگ نہ ہو تو بھی انہیں پہننا جائز نہیں۔ بعض لوگوں کا اسے جائز قرار دینا درست نہیں

٢٦٨٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا؟ فَقَالَ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْقَلَانِسَ. وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). وَفِيْ خَبَرِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ الَّذِيْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ: فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَهٰكَذَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا - يَعْنِي الْخُفَّيْنِ - أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). ثَنَاهُ أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَا، ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ جب ہم احرام باندھیں تو کون سے کپڑے پہنیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم قمیص، شلوار، ٹوپی والے کوٹ، پگڑیاں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، البتہ اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں سے نیچے کر لے۔“ جناب ایوب سے حماد کی روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ انہیں ٹخنوں سے نیچے کر کے پہن لے۔ اسی طرح ابن علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایوب کی سند ہی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کر کے انہیں پہن لے۔“ امام صاحب نے ابن جریج کی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”تو وہ شخص موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن لے۔“ میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں۔

(٢٦٨٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٩٧.

إِسْمَاعِيْلُ ، أَنَا أَيُّوبُ . وَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ : فَلْيَقْطَعْهُمَا يَجْعَلْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا اللَّفْظِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

٢٦٨٥- ح وَ فِيْ خَبَرِ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) .

ثَنَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ .

حضرت ابن عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پس اگر محرم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے، وہ موزوں کو کاٹ لے حتی کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ عام کھلے جوتوں کی عدم دستیابی کی صورت میں موزے پہننا جائز ہیں بشرطیکہ موزوں کے ٹخنوں کے اوپر والے حصے کاٹ دیئے گئے ہوں۔ مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ اسی موقف کے قائل ہیں۔

۲۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جوتے نہ پانے والا شخص موزے پہنے تو اس پر فدیہ لازم آئے گا یا نہیں۔ چنانچہ مالک، شافعی رحمہ اللہ اور ان کے ہم خیال علماء کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فدیہ نہیں کیونکہ اگر اس پر فدیہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ اس کی وضاحت ضرور کرتے۔ (شرح النووی : ۸/ ۷۵)

۱۴۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ بِالْأَمْرِ بِقَطْعِ الْخُفَّيْنِ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ ، إِذْ قَدْ أَبَاحَ لِلنِّسَاءِ الْخُفَّيْنِ وَ إِنْ وَجَدْنَ نِعَالًا ، فَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِيْ لُبْسِ الْخِفَافِ دُوْنَ الرِّجَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف مردوں کو موزے کاٹ کر پہننے کی رخصت دی ہے کیونکہ عورتوں کے لیے جوتوں کی موجودگی میں بھی موزے پہننے کی اجازت ہے۔ اس طرح آپ نے مردوں کی بجائے عورتوں کو ہر قسم کے موزے پہننے کی رخصت دی ہے

(٢٦٨٥) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٠١.

٢٦٨٦ـ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، قَالَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ ـ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ سَالِمٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ كَانَ صَنَعَ ذٰلِكَ ـ يَعْنِي قَطْعَ الْخُفَّيْنِ لِلنِّسَاءِ ـ حَتّٰى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ

حضرت سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (اپنی محرمہ) عورتوں کے موزے (ٹخنوں سے نیچے) کاٹ دیتے تھے حتی کہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لیے موزے پہننے کی رخصت دی ہے۔(تو انہوں نے موزے کاٹنے چھوڑ دیے)

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت احرام میں عورتیں بلا قید موزے پہن سکتی ہیں اور انہیں اس مسئلہ میں رخصت حاصل ہے۔

١٤٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَ إِنْ كَانَ نَازِلًا غَيْرَ سَائِرٍ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ وَ نَهٰى عَنْهُ

محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے اگرچہ وہ کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں اور محرم کو سایہ حاصل کرنے سے منع کرتے ہیں

٢٦٨٧ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّفَيْلِيِّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ..........

مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ ، دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : أَمَرَ ـ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا .

جناب محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے بالوں کا بنا ہوا ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا تو وہ نمرہ وادی میں لگا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتی کہ عرفات پہنچ گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وادی نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے تو آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے۔

(٢٦٨٦) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب ما يلبس المحرم، حديث: ١٨٣١ـ مسند احمد: ٢/ ٢٩.

(٢٦٨٧) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

۱۴۷..... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَ إِنْ كَانَ رَاكِباً غَيْرَ نَازِلٍ

محرم سایہ حاصل کرسکتا ہے اگر چہ وہ سواری پر سوار ہو اور نیچے اترا ہوا نہ ہو

۲۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ - عَنْ زَيْدٍ - وَ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ - عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ.........

عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ أَنَّ جَدَّتَهُ قَالَتْ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ بِلَالًا ، يَقُوْدُ أَحَدُهُمَا بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَ الْآخَرُ رَافِعاً ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وداع کیا تو میں نے حضرت اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان دونوں میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور اسے ہانک رہا تھا جب کہ دوسرا آپ کو گرمی کی تپش سے بچانے کے لیے آپ پر کپڑے سے سایہ کیے ہوا تھا حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ محرم حالت احرام میں گرمی کی شدت سے بچاؤ کی خاطر خیمے، چھتری یا کپڑے وغیرہ سے سایہ حاصل کرسکتا ہے۔

۲۔ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں: محرم دھوپ سے سایہ حاصل کرنے کے لیے اور آندھی اور بارش سے بچاؤ کے لیے محفوظ جگہ حاصل کرسکتا ہے۔ (فقہ السنہ: ۱/ ۵۹۱)

۱۴۸..... بَابُ إِبَاحَةِ إِبْدَالِ الْمُحْرِمِ ثِيَابَهُ فِي الْإِحْرَامِ وَ الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْمُمَشَّقِ مِنَ الثِّيَابِ وَ إِنْ كَانَ الْمُمَشَّقُ مَصْبُوْغاً غَيْرَ أَنَّهُ مَصْبُوْغٌ بِالطِّيْنِ

محرم حالت احرام میں اپنی چادریں تبدیل کرسکتا ہے اور اسے رنگین کپڑا پہننے کی رخصت ہے بشرطیکہ اسے گیرو سے رنگا گیا ہو

۲۶۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَهْلَلْنَا مَا لَمْ نُهِلَّ فِيْهِ ، وَ نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب احرام باندھتے تو پھر ایسے کپڑے (بدل بدل کر) پہنتے رہتے تھے جن میں ہم نے

(۲۶۸۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی حمرة العقبة یوم النحر راکبا، حدیث: ۱۲۸۹. سنن ابی داؤد: ۱۸۳۴۔ سنن نسائی: ۳۰۶۲۔ مسند احمد: ۶/ ۴۰۴۔ صحیح ابن حبان: ۲۹۳۸.

(۲۶۸۹) اسناده صحیح: سنن کبری بیهقی: ۵/۵۲.

إِنَّمَا هُوَ طِينٌ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :كُنَّا نَلْبَسُ إِذَا أَهْلَلْنَا مَا لَمْ يَمَسَّهُ طِيبٌ وَ لَا زَعْفَرَانٌ وَ نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ إِنَّمَا هُوَ طِينٌ .

احرام نہیں باندھا ہوتا تھا (ابتدائے احرام میں وہ نہیں پہنے تھے) اور ہم گیرو سے رنگے ہوئے رنگین کپڑے بھی پہن لیتے تھے۔ امام صاحب اپنے استاد محمد بن معمر کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب احرام باندھتے تو ایسے کپڑے پہنتے جنہیں خوشبو اور زعفران نہیں لگا ہوتا تھا۔ اور ہم گیرو سے رنگے ہوئے کپڑے پہن لیتے تھے۔

۱۴۹..... بَابُ إِبَاحَةِ تَغْطِيَةِ الْمُحْرِمَةِ وَجْهَهَا مِنَ الرِّجَالِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ أَحْسِبُهُ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ محرمہ عورت کا مردوں سے اپنا چہرہ ڈھانپنے کا بیان

۲۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ وَ كُنَّا نَمْتَشِطُ قَبْلَ ذٰلِكَ .

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم (حالت احرام میں) اپنے چہرے اجنبی مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں اور اس سے پہلے کنگھی کر لیا کرتی تھیں۔

فوائد :..... حالت احرام میں عورتیں نقاب اور دستانے نہیں پہنیں گی، لیکن اجنبی مردوں سے سامنا ہونے کی صورت میں گھونگھٹ نکالنا اور چہرے پر کپڑا لٹکانا جائز ومباح ہے۔ نیز احرام میں بے پردگی اور چہرہ نمائی کی رخصت نہیں صرف نقاب کی ممانعت ہے اس کے علاوہ عورت کسی بھی طریقے سے پردہ کر سکتی ہے۔

۱۵۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي حَسِبْتُهَا مُجْمَلَةً

گزشتہ باب میں مذکور مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لِلْمُحْرِمَةِ تَغْطِيَةُ وَجْهِهَا مِنْ غَيْرِ انْتِقَابٍ وَ لَا إِمْسَاسِ الثَّوْبِ ، إِذِ الْخِمَارُ الَّذِي تَسْتُرُ بِهِ وَجْهَهَا بَلْ تَسْدِلُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا ، أَوْ تَسْتُرُ وَجْهَهَا بِيَدِهَا أَوْ بِكُمِّهَا أَوْ بِبَعْضِ ثِيَابِهَا مُجَافِيَةٌ يَدَهَا عَنْ وَجْهِهَا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِي زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْرِمَةِ عَنِ الْانْتِقَابِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنْ لَيْسَ لِلْمُحْرِمَةِ تَغْطِيَةُ وَجْهِهَا بِإِمْسَاسِ الثَّوْبِ وَجْهَهَا .

(۲۶۹۰) اسناده صحیح : الاملاء: ۱۰۲۳۔ مستدرك حاكم: ۱/ ٤٥٤۔ سنن موطا امام مالك: ۱/ ۳۲۸ بمعناه.

اور اس دلیل کا بیان کہ محرمہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ نقاب کیے اور چہرے کو کپڑا لگائے بغیر اپنا چہرہ ڈھانپ لے۔ دوپٹے یا اوڑھنی کے ساتھ چہرے کو نہ ڈھانپے بلکہ کپڑے کو اپنے سر پر ڈال کر چہرے پر لٹکا لے۔ یا چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھپا لے یا آستین کے ساتھ ڈھانپ لے یا اپنے کسی کپڑے کے ساتھ چہرہ چھپا لے لیکن اپنے ہاتھ چہرے سے الگ رکھے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محرمہ عورت کو نقاب کرنے سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے محرمہ عورت کا اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانپنا کہ کپڑا اس کے چہرے سے لگ جائے تو یہ درست نہیں ہے۔

٢٦٩١۔ وَ قَدْ رَوٰی يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ۔ وَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ ۔ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ مُحْرِمُوْنَ ، فَإِذَا مَرَّ بِنَا الرَّكْبُ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰى وَجْهِنَا . حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ جَمِيْعاً عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ . قَالَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ : فَإِذَا جَاوَزْنَا...... وَ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ : فَإِذَا جَاوَزْنَا كَشَفْنَاهُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتے تو جب ہمارے پاس سے کوئی قافلہ گزرتا تو ہم اپنی چادریں اپنے چہروں پر لٹکا لیتیں۔ جناب جریر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ''پھر جب وہ گزر جاتے۔'' اور ہشیم کی روایت میں ہے: ''پھر جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم اپنے چہرے ننگے کر لیتیں۔''

١٥١..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَاراً اقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْتُوْتَةِ قُرْبَ مَكَّةَ إِذَا انْتَهٰى الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ إِلٰى ذِي طُوٰى لِيَكُوْنَ دُخُوْلُهُ مَكَّةَ نَهَاراً لَا لَيْلًا

جب آدمی رات کے وقت ذی طوی مقام پر پہنچے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے مکہ مکرمہ کے قریب رات گزارنا اور دن کے وقت صبح مکہ مکرمہ میں داخل ہونا مستحب ہے

٢٦٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَاتَ بِذِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(٢٦٩١) اسناده ضعيف۔ یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب في المحرمة تغطي، حديث: ١٨٣٣ ۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٣٥ ۔ مسند احمد: ٦/ ١٣٠ .

(٢٦٩٢) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب دخول مكة نهارا او ليلا، حديث: ١٥٧٤ ۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب المبيت بذي طوى، حديث: ١٢٦٩ ۔ مسند احمد: ٢/ ١٢ ۔ سنن الدارمي: ١٩٢٧ .

طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ، فَدَخَلَ مَكَّةَ

(حج کے موقع پر) ذی طویٰ مقام پر رات گزاری حتی کہ صبح ہوئی تو آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

فوائد:......۱۔محرم کا مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مسنون ہے اور یہ غسل مقام ذی طوی پر نا ہونا چاہیے یا اتنی مسافت کی دوری پر ہونا چاہیے جس کا راستہ مختلف ہو، شافعیہ کہتے ہیں: یہ غسل مسنون ہے اور اگر کوئی شخص غسل سے معذور ہو تو وہ تیمّم کر لے۔

۲۔ مقام ذی طوی پر رات بسر کرنا مستحب فعل ہے جس کے راستے میں یہ منزل واقع ہو۔

۳۔ مکہ میں رات کی نسبت دن کے وقت داخل ہونا افضل ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵، ۶)

۱۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا ، اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ فِي الْاِقْتِدَاءِ الْخَيْرُ الَّذِي لَا يَعْتَاضُ مِنْهُ أَحَدٌ تَرَكَ الْاِقْتِدَاءَ بِهِ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا مستحب ہے۔ کیونکہ آپ کی اقتداء میں جو خیر و بھلائی ہے، آپ کی اقتداء ترک کر کے کوئی شخص وہ حاصل نہیں کر سکتا

۲۶۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ يَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ میں) بالائی گھاٹی کی جانب سے داخل ہوتے تھے اور نشیبی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلتے تھے۔

فوائد:......مکہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہونا اور ثنیہ سفلیٰ سے خارج ہونا مستحب فعل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ ثنیہ اس کے راستے میں ہو جیسے مدنی اور شامی ہیں یا اس کے راستے پر واقع نہ ہو، جیسے یمنی ہیں۔ بلکہ یمنی کے لیے بھی افضل ہے کہ وہ گھوم کر ثنیہ علیا کے راستے سے مکہ میں داخل ہو۔(شرح النووی: ۹/ ۳)

۱۵۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ عِنْدَ إِرَادَتِهِ دُخُولَ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیا تھا

۲۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ

(۲۶۹۳) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۹۶۱.

أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَهَلَّ مَرَّةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ ، وَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدًى ، وَ خَرَجَ حِينَ خَرَجَ مِنْ كَدًى مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ذوالحلیفہ میں درخت کے پاس سے تلبیہ کہنا شروع کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذی طوی مقام پر پہنچے تو رات وہیں گزاری حتی کہ آپ نے صبح کی نماز ادا کی، پھر غسل کیا، پھر آپ مکہ مکرمہ کی بالائی جانب کداء سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اور جب مکہ مکرمہ سے نکلے تو مکہ مکرمہ کے زیریں حصے کداء کی جانب سے نکلے۔

٢٦٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ . حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ ، ثُمَّ رَكِبَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَأَهَلَّ ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ ، حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ ، قَالَ فَيُصَلِّي بِهِ الْغَدَاةَ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ ، وَ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ .

جناب نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ پہنچ جاتے تو اپنی سواری پر کجاوہ رکھنے کا حکم دیتے، تو کجاوہ رکھ دیا گیا، پھر انہوں نے صبح کی نماز ادا کی، پھر وہ سوار ہوئے، جب سواری انہیں لے کر سیدھی ہوگئی تو انہوں نے قبلہ رخ ہو کر نیت کی اور تلبیہ پکارنا شروع کیا حتی کہ جب حرم کی حدود میں پہنچ گئے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیا۔ جب ذی طوی مقام پر پہنچے تو رات وہیں بسر کی۔ پھر صبح کی نماز ادا کی پھر غسل کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت (٢٦٩٢) کے تحت بیان ہوئی ہے۔

١٥٤..... بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ فِي الْحَجِّ عِنْدَ دُخُولِ الْحَرَمِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

حج کے موقع پر حاجی حرم میں داخل ہوتے وقت تلبیہ پکارنا بند کر دے یہاں تک کہ صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہو جائے

(٢٦٩٤) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من اين يخرج من مكة، حديث: ١٥٧٦۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، حديث: ١٢٥٧ مختصراً بمعناه من طريق نافع.

(٢٦٩٥) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٦١٤.

٢٦٩٦ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّي ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ ....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَيْنَ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ اثْنَتَي عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ : قُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ : رَأَيْتُكَ إِذَا أَهْلَلْتَ فَدَخَلْتَ الْعَرْشَ قَطَعْتَ التَّلْبِيَةَ . قَالَ : صَدَقْتَ يَا ابْنَ حُنَيْنٍ ، خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْعَرْشَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ فَلَا تَزَالُ تَلْبِيَتِي حَتّٰى أَمُوْتَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَدْ كُنْتُ أَرٰى لِلْمُعْتَمِرِ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ أَوَّلَ مَا يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ لِعُمْرَتِهِ لِخَبَرِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ .

جناب عبید بن حنین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ تقریباً بارہ حج اور عمرے کیے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمان! میں نے آپ سے چار خصوصی باتیں نوٹ کی ہیں۔ پھر مکمل حدیث بیان کی: اور بیان کیا: ”میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے تو مکہ مکرمہ کی آبادی میں پہنچ کر تلبیہ کہنا بند کر دیتے، انہوں نے فرمایا: اے ابن حنین! تم نے سچ بات بیان کی ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) نکلا تو جب آپ مکہ مکرمہ کی آبادی میں داخل ہوئے تو آپ نے تلبیہ کہنا بند کر دیا۔ لہٰذا میں تا حیات اسی طریقہ پر تلبیہ کہتا رہوں گا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میرا موقف یہ تھا کہ عمرہ کرنے والا شخص طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کو چھونے یا بوسہ دینے تک تلبیہ کہتا رہے گا، کیونکہ ابن ابی لیلیٰ کی عطاء کے واسطے سے حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرے میں حجر اسود کو چھونے کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے۔“

٢٦٩٧ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ : عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ....

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ خَبَرَ عُبَيْدِ بْنِ

امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت کی سند بیان کی ہے۔ امام

(٢٦٩٦) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين، حديث: ١٦٦ مطولاً۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بيان ان الافضل ان يحرم حين تنبعث......، حديث: ١١٨٧۔ مسند احمد: ١٧/٢ وقد تقدم مختصراً برقم: ١٩٩.

(٢٦٩٧) اسناده ضعيف: محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی راوی ضعیف ہے۔ الارواء: ١٠٩٩۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب متی يقطع التلبية، حديث: ١٨١٧۔ سنن ترمذی: ٩١٩۔ سنن کبریٰ بیہقی: ١٠٥/٥.

صحیح: انظر الحديث الآتي.

حُنَيْنٍ كَانَ فِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ دُخُولِ عُرُوشِ مَكَّةَ ، وَ خَبَرُ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَثْبَتُ إِسْنَادًا مِنْ خَبَرِ عَطَاءٍ ، لِأَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى لَيْسَ بِالْحَافِظِ ، وَ إِنْ كَانَ فَقِيهًا عَالِمًا . فَأَرَى لِلْمُحْرِمِ كَانَ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا جَمِيعًا قَطْعَ التَّلْبِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ عُرُوشِ مَكَّةَ ، فَإِنْ كَانَ مُعْتَمِرًا لَمْ يَعُدْ إِلَى التَّلْبِيَةِ ، وَ إِنْ كَانَ مُفْرِدًا أَوْ قَارِنًا عَادَ إِلَى التَّلْبِيَةِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، لِأَنَّ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَالدَّالِّ عَلَى أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ فِي حَجَّتِهِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

حَدَّثَنَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ ، قَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ وَ يُرَاجِعُهَا بَعْدَ مَا يَقْضِي طَوَافَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''پھر جب میں نے عبید بن حنین کی روایت میں غور وفکر کیا تو اس میں یہ دلیل موجود تھی کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ کی آبادی میں پہنچتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے۔ جناب عبید بن حنین کی روایت سند کے لحاظ سے امام عطاء کی روایت سے زیادہ مضبوط ہے کیونکہ ابن ابی لیلیٰ حافظ حدیث نہیں ہیں اگر چہ وہ ایک جید فقیہ اور عالم دین ہیں۔ لہٰذا اب میرا موقف یہ ہے کہ محرم حج کے لیے آئے یا عمرے کے لیے، وہ مکہ مکرمہ کی آبادی میں داخل ہوتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دے گا۔ اور اگر وہ صرف عمرہ کرنے آیا ہوتو دوبارہ تلبیہ نہیں پڑھے گا۔ اور اگر وہ حج مفرد یا حج قران کر رہا ہوتو وہ صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد دوبارہ تلبیہ کہنا شروع کر دے گا۔ کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنے حج میں صفا اور مروہ کی سعی تک تلبیہ کہنا بند کر دیا تھا'' امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حدود حرم میں داخل ہونے کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے اور صفاء ومروہ کی سعی کرنے کے بعد دوبارہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتے تھے۔''

٢٦٩٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ـ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ ـ حَدَّثَنِي ابْنُ زَبْرٍ ـ وَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ ـ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ، وَ يُعَاوِدُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ، وَ إِذَا فَرَغَ مِنَ

جناب قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تلبیہ پکارنا بند کر دیتے تھے۔ جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا

(٢٦٩٨) اسناده صحيح : انظر الحديث السابق ٢٠٩٦.

الطَّوَّافِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ :وَ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْطَعِ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْحَرَمَ قَطْعاً ، لَمْ يُعَاوِدْ . . . سَأَذْكُرُ تَلْبِيَتَهُ إِلٰى أَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ وَفَّقَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ وَ شَاءَ .

مروہ کی سعی سے فارغ ہو جاتے تو دوبارہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہتے تھے، وہ اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حدود حرم میں داخل ہونے پر بالکل تلبیہ کہنا بند نہیں کرتے تھے (بلکہ صفا مروہ کی سعی کے بعد دوبارہ شروع کر دیتے تھے) میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مشیت سے اس کتاب میں مناسب موقع پر نبی اکرم ﷺ کے جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہنے کی احادیث ذکر کروں گا۔“

فوائد:......محرم تلبیہ کا آغاز احرام باندھنے سے اور اختتام جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مار کر کرے گا۔ ثوری، احناف، شافعی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (فقہ السنه: ١/ ٥٨٦، نیل الاوطار: ٤/ ٣٤٣)

١٥٥..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيْدِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے نیا وضو کرنا مستحب ہے

٢٦٩٩ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّي ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ - وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَ ....

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ : سَلْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ، فَذَكَرَ حَدِيْثاً فِيْهِ بَعْضَ الطُّوْلِ .

جناب محمد بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عراقی شخص نے انہیں کہا: حضرت عروہ بن زبیر سے سوال کرو کہ حج کا احرام باندھنے والا شخص کیا کرے۔ تو میں نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کیا ہے، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ نے مکہ مکرمہ پہنچنے پر سب سے پہلے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر کچھ طویل حدیث بیان کی۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف کے لیے وضو کرنا ثابت ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ عمل کیا ہے اور اس

(٢٦٩٩) صحيح بخاری، کتاب الحج، باب من طاف بالبيت اذا قدم مكة، حديث: ١٦١٤، ١٦١٥، ١٦٤١۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان المحرم بعمرة لا يتحلل بالطواف، حديث: ١٢٣٥۔ صحيح ابن حبان: ٣٧٩٧۔

کے بعد فرمایا، مجھ سے حج کا طریقہ سیکھ لو۔

پھر امت کا اجماع ہے کہ طواف کے لیے وضو کرنا مشروع ہے لیکن علماء کا اختلاف ہے کہ یہ وضو واجب صحت طواف کی شرط ہے یا نہیں، مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وضو صحت طواف کے لیے شرط ہے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں یہ وضو مستحب ہے شرط نہیں نیز جمہور نے حدیث الباب سے دلیل لی ہے۔(شرح النووی: ۸/ ۲۲۰)

۱۵۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ مِنْ بَابِ بَنِیْ شَیْبَةَ

باب بنی شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہونا مستحب ہے

۲۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِیِّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ - یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمَانَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الطُّفَیْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّمْلِ بِالْكَعْبَةِ الثَّلَاثِ أَطْوَافٍ ، فَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ فِیْ عَقْدِ قُرَیْشٍ ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ الْأَعْظَمِ ، وَ قَدْ جَلَسَتْ قُرَیْشٌ مِمَّا یَلِی الْحِجْرَ ، أَوِ الْحَجَرَ ، فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ أُقَیِّدْ فِی التَّصْنِیْفِ الْحِجْرَ أَوِ الْحَجَرَ .

جناب عبد اللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوطفیل نے بتایا، اور میں نے ان سے بیت اللہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش مکہ کے ساتھ معاہدے کے تحت مکہ مکرمہ آئے تو جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس بڑے دروازے (باب بنی شیبہ) سے داخل ہوئے اور قریش کے لوگ حطیم یا حجر اسود کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں وارد لفظ حَجَر یا حِجْر ہے، میں نے اس کی تعیین نہیں کی۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حرم کعبہ میں باب بنی شیبہ سے داخل ہونا افضل ہے۔

۱۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّزَیُّنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ بِلُبْسِ الثِّیَابِ

بیت اللہ کا طواف کرتے وقت کپڑے پہن کر زیب و زینت اختیار کرنے کے حکم کا بیان

وَ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ لُبْسَ الثِّیَابِ زِیْنَةٌ لِلْمُلَابِسِیْنَ وَ لِسُتْرَةِ الْعَوْرَةِ ، وَ إِنْ لَّمْ تَكُنِ الثِّیَابُ مُزَیَّنَةً بِصِبْغٍ وَ لَا كَانَتْ ثِیَابًا فَاخِرَةً ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فِیْ مُحْكَمِ تَنْزِیْلِهِ ﴿خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ

(۲۷۰۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی الرمل، حدیث: ۱۸۸۹، ۱۸۹۰۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۵۳۔ مسند احمد: ۱/۷٤۷ وانظر الحدیث الآتی برقم: ۲۷۰۷.

مَسْجِدٍ﴾ وَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْأَمْرِ لُبْسَ الثِّيَابِ الْمُزَيَّنَةِ بِالصِّبْغِ وَ الْمُوْشِيْ ، وَ لَا لُبْسَ الثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ ، وَ لٰكِنْ أَرَادَ لُبْسَ الثِّيَابِ الَّتِيْ تُوَارِي الْعَوْرَةَ ، كَانَتْ فَاخِرَةً أَوْ دَنِيَّةً ، إِذِ الْآيَةُ إِنَّمَا نَزَلَتْ زَجْراً عَمَّا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَهُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ عُرَاةً غَيْرَ سَاتِرِيْ عَوْرَاتِهِمْ بِالثِّيَابِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ لباس پہننے سے پہننے والوں کو زیب و زینت ملتی ہے اور شرمگاہ کا پردہ بھی ہو جاتا ہے، اگرچہ لباس رنگین اور بہت زیادہ قیمتی نہ بھی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (سورہ اعراف : ۳۱) ''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے رنگین، نقش و نگار والا یا اعلیٰ اور قیمتی لباس مراد نہیں ہے بلکہ ایسا لباس مراد ہے جس سے ستر چھپ جائے، اگرچہ لباس معمولی قسم کا ہو یا اعلیٰ اور نفیس قسم کا۔ کیونکہ یہ آیت کریمہ اہل جاہلیت کے اس عمل کی مذمت کے لیے نازل ہوئی ہے جو وہ بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر بغیر شرمگاہ چھپائے ہوئے کرتے تھے۔

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ - وَ هُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ - قَالَ ، سَمِعْتُ مُسْلِمَ الْبَطِيْنَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَ هِيَ عُرْيَانَةٌ وَ تَقُوْلُ :الْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ . فَمَا بَدَا مِنْهُ ، فَلَا أُحِلُّهُ . فَنَزَلَتْ ﴿يَا بَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (عہد جاہلیت میں) عورت ننگی ہو کر طواف کرتی تھی اور ساتھ یہ کہتی تھی: ''آج جسم کا کچھ حصہ ظاہر ہوگا یا سارا ہی ننگا ہوا، تو جو حصہ ننگا ہوگا میں اسے (کسی کے دیکھنے کے لیے) حلال قرار نہیں دیتی'' تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا بَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف ۳۱) ''اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کیا کرو۔''

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ

امام ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ قربانی) کا

(۲۷۰۱) صحیح مسلم، کتاب التفسیر، باب فی قوله تعالی ﴿خذوا زینتکم......﴾، حدیث: ۳۰۲۸۔ سنن نسائی: ۲۹۵۹۔ مستدرك حاكم: ۲/۳۱۹۔۳۲۰.

(۲۷۰۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب لا يطوف بالبيت عريان، حدیث: ۱۶۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب لا يحج البيت مشرك، حدیث: ۱۳۴۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۴۶۔ سنن نسائی: ۲۹۶۰.

الْأَكْبَرِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ : بَعَثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُوْنَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ : أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْيَوْمِ مُشْرِكٌ ، وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، وَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ : يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

دن حج اکبر کا دن ہے۔" جناب ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنایا تو انہوں نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو یہ اعلان کردیں: "خبردار! آج کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔" ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام حمید فرماتے تھے: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی بنا پر یوم النحر ہی حج اکبر کا دن ہے۔

فوائد:......ا۔حرم کعبہ میں مشرکین کا داخلہ ممنوع ہے اور یہ حدیث اس حکم ربانی "مشرکین پلید ہیں اور اس سال کے بعد وہ مسجد حرم میں داخل نہ ہوں" کی بھی مصداق ہے۔ اور مسجد حرام سے مراد یہاں تمام حرم مکی ہے۔ لہٰذا مشرکین کو کسی بھی صورت میں حرم میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور اگر وہ کسی وفد یا کسی اہم کام کے لیے بھی آئے تو اسے حرم میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ اور اگر وہ خفیہ طور حرم میں داخل ہو جائے اور بیماری سے فوت ہو جائے تو اس کی قبر اکھیڑ کر اسے حرم سے نکال دیا جائے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۱۶)

۲۔ حرم مکہ میں دخول کے لیے لباس پہننا شرط ہے اور طواف کے لیے بھی لباس پہننا شرط ہے۔

۳۔ ننگے بدن شخص کا حرم میں داخلہ ممنوع ہے۔

۱۵۸..... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کا بیان

أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ رَأَى الْبَيْتَ ، وَيَحْسِبُ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْخَبَرِ : وَعِنْدَ اسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ .

مجمل اور مفسر روایات کے درمیان فرق نہ سمجھنے والے کچھ لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے خلاف ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ بلند کیے تھے۔ اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ

حدیث حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ اس حدیث کے بھی خلاف ہے: ''سات مواقع پر ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔'' اس حدیث میں ہے: ''اور بیت اللہ شریف کے سامنے آنے پر۔''

٢٧٠٣۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ، عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ وَ فِي الْخَبَرِ : وَ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ أَجْعَلْ لِهٰذَا الْخَبَرِ بَاباً ، لِأَنَّهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَ بَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔'' ''اس حدیث میں ہے'' اور بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس حدیث کے لیے علیحدہ عنوان ذکر نہیں کیا کیونکہ اس کی سند میں راویوں کا اختلاف ہے، اور میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔''

٢٧٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا قَزْعَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يُحَدِّثُ ....

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : مَا أَظُنُّ أَحَداً يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُوْدُ ، وَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ هٰذَا .

جناب مہاجر مکی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بیت اللہ شریف کو دیکھتا ہے، کیا وہ اپنے ہاتھ اٹھائے گا؟ انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ کام صرف یہودی ہی کرتے ہیں جب کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ یہ کام نہیں کیا کرتے تھے۔

١٥٩..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ

گزشتہ مجمل حدیث کی مفسر روایت کا بیان

(٢٧٠٣) اسنادہ ضعیف : محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔ جزء رفع الیدین للبخاری : ٨٤۔٨٥۔ مصنف ابن ابی شیبۃ : ١/٢٣٧۔ بیھقی : ٥/٧٢۔

(٢٧٠٤) اسنادہ ضعیف : مہاجر المکی راوی مجہول الحال ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی رفع الید اذا رأی البیت، حدیث : ١٨٧٠۔ سنن ترمذی : ٨٥٥۔ سنن نسائی : ٢٨٩٨۔ سنن الدارمی : ١٩٢٠۔

لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ هٰذَا ، أَیْ لَمْ نَكُنْ نَرْفَعُ أَيْدِيْنَا عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ وَ الصَّلَاةِ لَمْ نَكُنْ نَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ فَنَرْفَعُ أَيْدِيَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، لَا أَنَّا لَمْ نَكُنْ نَرْفَعُ أَيْدِيَنَا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ أَوَّلَ مَا نَرَاهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''یہ کام کوئی نہیں کرتا تھا'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے بعد مسجد حرام سے نکلتے تو ہم بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ یہ مطلب نہیں کہ (مکہ مکرمہ آمد پر) پہلی بار جب بیت اللہ شریف کو دیکھتے تھے تو اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے

۲۷۰۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا قَزَعَةُ ، حَدَّثَنِیْ أَبِیْ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ ....

ثَنَا الْمُهَاجِرُ بْنُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَقْضِیْ صَلَاتَهُ وَ طَوَافَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ أَرٰى يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُوْدُ .

جناب مہاجر بن عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی نماز پڑھنے اور طواف مکمل کرنے کے بعد مسجد حرام سے باہر نکلتا ہے، اور وہ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرتا ہے (اور ہاتھ اٹھاتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ کام صرف یہودی کرتے ہیں۔

۱۶۰...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۲۷۰۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِی الْحَنَفِیَّ - ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِیُّ ....

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ ، وَ لْيَقُلِ : اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَ إِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ وَ لْيَقُلِ : اللّٰهُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: ﴿اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب مسجد سے نکلنے لگے تو نبی مکرم پر درود و سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

(۲۷۰۵) انظر الحديث السابق .

(۲۷۰۶) اسناده صحيح، تقدم برقم: ۴۵۲ .

﴿اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ ''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔''

فوائد :...... مسجد میں داخل ہوتے وقت ان کلمات کا اہتمام مستحب ہے اوران کلمات کا کہنا ہر مسجد میں داخل ہونے سے قبل مشروع ہے لہٰذا مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت ان کلمات کی ادائیگی مسنون ہے۔

۱۶۱..... بَابُ الْإِضْطِبَاعِ بِالرِّدَاءِ عِنْدَ طَوَافِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ أَحَدِهِمَا

حج وعمرہ یا ان میں سے کسی ایک کے طواف قدوم میں چادر کو دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کا بیان

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ : فَاضْطَبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ ، وَ رَمَلُوْا ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَ مَشَوْا أَرْبَعَةً .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے اضطباع کیا (چادر کو دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا) اور انہوں نے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور بقیہ چار میں عام رفتار سے چلے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ قَدْ كَانَ يَسُنُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَ تَبْقَى السُّنَّةُ قَائِمَةً إِلَى الْأَبَدِ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَمَلَ فِي الْإِبْتِدَاءِ وَ اضْطَبَعَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ وَ قُوَّةَ أَصْحَابِهِ فَبَقِيَ الْإِضْطِبَاعُ وَ الرَّمَلُ سُنَّتَانِ إِلٰى اٰخِرِ الْأَبَدِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل کسی خالص علت کے پیش آنے پر سر انجام دیتے ہیں، پھر وہ علت ختم ہو جاتی ہے لیکن سنت نبوی تا قیامت باقی رہتی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں مشرکوں کو اپنی اور اپنے صحابہ کی قوت وطاقت دکھانے کے لیے رمل اور اضطباع کیا تھا، (پھر مکہ مکرمہ میں مشرک ختم ہوگئے) لیکن رمل اور اضطباع کی دونوں سنتیں تا قیامت باقی رہیں گی

(۲۷۰۷) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی الرمل، حدیث: ۱۸۸۹۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۵۳۔ مسند احمد: ۱/۲٤۷ من طریق عبداللہ بن عثمان بهذا الاسناد۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف، حدیث: ۱۲٦٤ من طریق ابی الطفیل به وسیاتی برقم: ۲۷۱۹.

٢٧٠٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ فُدَیْكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ .... عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ فِیْمَ الرَّمَلَانِ الْآنَ وَ الْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ ، وَ قَدْ أَطَأَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَ نَفَى الْكُفْرَ وَ أَهْلَهُ ، وَ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَتْرُكُ شَیْئاً كُنَّا نَصْنَعُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت زید بن اسلم اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اب رمل کرنا اور کندھوں کو ننگا کرنا کس لیے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت و طاقت دے دی ہے اور وہ چارسو پھیل چکا ہے اور کفر اور کافر مٹ چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم کوئی ایسا عمل ترک نہیں کریں گے جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

فوائد :......۱۔طواف میں اضطباع (دائیں کندھے کے نیچے سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور دایاں کندھا ننگا رکھنا) مسنون ہے (علماء بیان کرتے ہیں کہ اضطباع میں حکمت یہ ہے کہ اس سے طواف میں رمل کرنے میں آسانی رہتی ہے۔)

۲۔ اضطباع مردوں کے لیے مسنون ہے لیکن عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان پر ستر ڈھانپنا واجب ہے۔

(فقه السنه: ١/ ٦٢٠، ٦٢١)

١٦٣..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّوَافِ

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کا استلام کرنے کا بیان

٢٧٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی - یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدٍ - حَدَّثَنَا .... جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِی أَبِیْ ، قَالَ : أَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِیْ إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى أَتَیْنَا الْكَعْبَةَ فَاسْتَلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثاً وَ مَشٰى أَرْبَعاً .

جناب جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم صرف حج ہی کے ارادے سے (مدینہ منورہ سے) نکلے، حتی کہ ہم کعبہ شریف کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا، پھر (طواف کے) تین

(٢٧٠٨) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة، حدیث: ١٦٠٥ـ مستدرك حاکم: ١/ ٤٥٤ـ سنن ابی داؤد: ١٨٨٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٥٢.

(٢٧٠٩) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما جاء ان عرفة کلها موقف، حدیث: ١٥٠/ ١٢١٨ـ سنن ترمذی: ٨٥٧ـ سنن نسائی: ٢٩٤٧ـ تقدم تخریجه برقم: ٢٥٣٤.

چکروں میں رمل کیا اور چار چکر عام رفتار سے پورے کیے۔"

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُونُسُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، وَ قَالَ عِيسٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلُ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ ، يَخُبُّ ثَلَاثَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے طواف کی ابتداء میں حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر سات میں سے تین چکروں میں دلکی چال چلے (اور چار چکر عام رفتار سے چلے)"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران طواف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھو کر چومنا یا دائیں ہاتھ سے اشارہ کرنا مستحب ہے۔۲۔ بیت اللہ کے کل چار ارکان ہیں۔ (۱) رکن حجر اسود (۳) رکن یمانی، ان دونوں کو دائیں دو رکن کہا جاتا ہے اور دوسرے دو رکن کو دو شامی رکن کہا جاتا ہے۔ رکن اسود دو اعتبار سے دیگر ارکان سے ممتاز ہے (۱) اس کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام نے رکھی ہے۔ (۲) اس میں حجر اسود ہے۔ ان دو فضائل کے لحاظ سے یہ دو چیزوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے یا تو استلام کیا جائے گا یا اسے بوسہ دیا جائے گا۔ رکن یمانی کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کے دست مبارک سے ہوتی ہے اس لحاظ سے یہ ایک فضیلت استلام کے ساتھ خاص ہے۔ باقی دو ارکان کا دوران طواف استلام مشروع نہیں جب کہ دو رکن رکن اسود اور رکن یمانی کے استلام کے استحباب پر امت کا اجماع ثابت ہے اور علما کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ دوسرے دو رکن شامی کا استلام مشروع نہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۴)

۱۶۴...... بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِذَا تَمَّ تَقْبِيلُهُ مِنْ غَيْرِ إِيذَاءِ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کو تکلیف دیے بغیر حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن ہو تو اسے بوسہ دینا چاہیے

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ....

أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(۲۷۱۰) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب استلام الحجر الاسود، حديث: ۱۶۰۳۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف، حديث: ۲۳۲/ ۱۲۶۱۔ سنن نسائی: ۲۹۴۵۔

(۲۷۱۱) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الاسود، حديث: ۱۲۷۰۔ سنن كبرىٰ نسائی: ۳۹۰۵۔ مسند احمد: ۱/ ۳۴۔ سنن الدارمی: ۱۸۶۴۔ صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة، حديث: ۱۶۰۵ من طريق زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر رضی الله عنه.

الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ، فَقَالَ : أَمَا وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ ، وَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ . قَالَ عَمْرٌو : وَ حَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَسْلَمَ .

نے حجر اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا: آگاہ رہ، اللہ کی قسم! مجھے خوب علم ہے کہ تو ایک پتھر ہی ہے (جو کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں) اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔'' جناب عمرو کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد گرامی اسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فوائد:......

۱۔ حجر اسود کو استلام کے بعد بوسہ دینا اور اس پر سجدہ کرنا مستحب ہے شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

۲۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا حجر اسود کو مخاطب کر کے یہ کہنا کہ تو محض ایک پتھر ہے اور تو نفع نقصان کا مالک نہیں، اس سے مقصود حجر اسود کے بوسہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کی ترغیب دینا اور یہ باور کرانا تھا کہ اگر آپ ﷺ نے اسے بوسہ نہ دیا ہوتا تو وہ یہ عمل کبھی نہ کرتے۔

نیز یہ کلمات کہ حجر اسود نفع نقصان کا مالک نہیں سے یہ مقصود بھی تھا کہ بعض نو مسلم افراد جن کے دلوں میں قبل از اسلام بتوں اور پتھروں کی عبادت کی شدید محبت، تعظیم، ان کے نفع کی امید اور ان کی تعظیم میں کوتاہی سے نقصان کا خوف لاحق تھا انہیں اس سے آگاہ کرنا تھا کہ وہ اس سے بتوں کی عبادت کا دھوکہ نہ کھائیں، کیونکہ پتھر باقی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہیں یہ انسانوں کے نفع ونقصان کے بالکل مالک نہیں، نیز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس عقیدہ کی تشہیر موسم حج میں اس لیے کی کہ دیگر ممالک و بلاد سے آنے والے لوگ اس واقعہ کے وقت حاضر ہوں اور مختلف علاقوں اور شہروں سے آنے والے لوگ ان کلمات کو یاد کر لیں (اور یہ پختہ عقیدہ بنا لیں کہ حجر اسود کا بوسہ سنت نبوی کی اقتداء میں ہے، اس کی عبادت ملحوظ نہیں) اس میں ان لوگوں کا بھی رد ہے جو آج کل کچھ خاص قسم کے پتھر اپنے ہاتھوں میں ڈالتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ پتھر ان کے لیے برکت کا باعث ہیں۔ حالانکہ وہ سوائے پتھروں کے اور کچھ نہیں ہیں اور یہ کسی کے لیے برکت اور خوش بختی کا باعث نہیں بن سکتے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۷)

۱۶۵..... بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ، وَ فِي الْقَلْبِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ هٰذَا ، وَ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْحَجَرِ ، وَ مَسْحِ الْوَجْهِ بِهِمَا ، وَ لٰكِنْ خَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثَابِتٌ

حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے رونے کا بیان میرا دل محمد بن عون کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھنے اور ان کو چہرے پر پھیرنے کا بیان۔ محمد بن علی کی حدیث ثابت ہے

۲۷۱۲۔ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ ، نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ، ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ يَبْكِيْ . فَقَالَ : يَا عُمَرُ هَا هُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک حجر اسود کی طرف کیا اور حجر اسود کا استلام کیا، پھر آپ نے اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیے اور دیر تک روتے رہے پھر مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر بھی رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عمر، اس جگہ آنسو بہائے جاتے ہیں۔

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ - وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا مَكَّةَ حِيْنَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰى ، فَأَتَى يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَبَدَأَ بِالْحَجَرِ ، فَاسْتَلَمَ وَ فَاضَتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَ قَالَ : وَ رَمَلَ ثَلَاثًا وَ مَشٰى أَرْبَعًا حَتّٰى فَرَغَ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَبَّلَ الْحَجَرَ ، وَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ مسجد حرام کے دروازے پر آئے اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے، آپ نے حجر اسود سے ابتداء کی، اس کا استلام کیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”آپ نے طواف کے تین چکروں میں دلکی چال چلی اور چار چکر عام رفتار سے لگائے، جب آپ طواف سے فارغ ہو گئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھے اور پھر انہیں اپنے چہرے مبارک پر ملا۔“

۱۶۲..... بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِذَا وَجَدَ الطَّائِفُ السَّبِيْلَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ إِيْذَاءِ الْمُسْلِمِ

دیگر مسلمانوں کو تکلیف دیے بغیر اگر طواف کرنے والے کو حجر اسود پر سجدہ کرنے کا موقع ملے تو اسے حجر اسود پر سجدہ کرنا چاہیے

(۲۷۱۲) اسنادہ ضعیف : محمد بن عون راوی متروک ہے۔ الضعیفة : ۱۰۲۲ ۔ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب استلام الحجر، حدیث : ۲۹۴۵ ۔ مستدرك حاكم : ۱/ ۴۵۴ ۔ مسند عبد بن حمید : ۷۶۰.

(۲۷۱۳) اسنادہ ضعیف : محمد بن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ مستدرك حاكم : ۱/ ۴۵۵ ۔ سنن کبریٰ بیهقی : ۵/ ۷۴.

٢٧١٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا ....

جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَ سَجَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ خَالَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُقَبِّلُهُ وَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ ، وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ وَ سَجَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰكَذَا فَفَعَلْتُ .

جناب جعفر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو دیکھا، انہوں نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے تمہارے ماموں ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا تھا انہوں نے حجرا سود کو بوسہ دے کر اس پر سجدہ کیا تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے، لہٰذا میں نے بھی ایسے کیا ہے۔

١٦٧..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْيَدِ وَ تَقْبِيْلِ الْيَدِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ تَقْبِيْلُ الْحَجَرِ وَ لَا السُّجُوْدُ عَلَيْهِ

اگر حجرا سود کو بوسہ دینا اور اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو حجرا سود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چوم لینا چاہیے

٢٧١٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ....

عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ، وَ قَبَّلَ يَدَهُ ، وَ قَالَ : مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ . حَدَّثَنَا بِهٖ أَبُوْ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ حجرا سود کو چھوا اور اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے نہیں چھوڑا۔

فوائد :......١۔ اگر بلا مشقت حجرا سود کو بوسہ دینا آسان ہو تو اسے بوسہ دینا افضل ہے، لیکن اگر بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے بوسہ دینا مشکل ہو تو حجرا سود کو ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چومنا مسنون ہے اور اگر یہ دونوں صورتیں محال ہوں تو حجرِ اسود کی طرف ہاتھ سے اشارہ ہی کافی ہے۔

٢۔ حجرا سود کو بوسہ دیتے وقت اس پر سجدہ کرنا بھی مشروع ہے۔

(٢٧١٤) اسناده صحيح: سنن الدارمي كتاب المناسك، باب في تقبيل الحجر: ١٨٦٥.

(٢٧١٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين، حديث: ١٢٦٨ـ صحيح ابن حبان: ٢٨١٣.

۱۶۸..... بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ اسْتِقْبَالِهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الطَّوَافِ

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کی طرف منہ کر کے اس کا استلام کرتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان

۲۷۱۶- قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُرَيْحٍ الرَّازِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مَجْمَعٍ الْكِنْدِيَّ ، أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ ، فَقَالَ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)) . فَهٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى إِذَا انْتَهٰى إِلَى الْبَيْتِ اسْتَقْبَلَهُ الْحَجَرُ ، فَكَبَّرَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ ، وَ مَشٰى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی حج یا عمرے میں ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس جب آپ کو لے کر سیدھی ہو جاتی تو آپ ان الفاظ میں تلبیہ پکارتے: ﴿لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ﴾ ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں تیری بندگی پر کار بند ہوں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں اور ہر نعمت تیری ہی عطا کی ہوئی ہے، اور بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔'' رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف پہنچنے تک اسی طرح تلبیہ کہتے رہتے حتیٰ کہ آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو اللہ اکبر کہہ کر حجر اسود کی طرف منہ کرتے (اسے بوسہ دیتے یا استلام کرتے) پھر (طواف کے) تین چکر اچھل اچھل کر لگاتے اور چار چکر عام رفتار سے چل کر لگاتے، پھر دو رکعت ادا کرتے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا مسنون ہے۔

۱۶۹..... بَابُ الرَّمَلِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ وَ الْمَشْيِ فِي الْأَرْبَعَةِ

طواف کے پہلے تین چکروں میں دلکی چال چلنا اور چار چکروں میں عام چال چلنے کا بیان

۲۷۱۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

(۲۷۱۶) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها، حديث: ۱۱۸٤.

(۲۷۱۷) انظر الحديث الآتي.

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثاً وَ مَشٰى أَرْبَعاً .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (طواف کے پہلے تین) چکروں میں رمل کیا اور چار چکر عام رفتار سے لگائے۔

۱۷۰..... بَابُ الرَّمْلِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجرا سود سے حجرا سود تک رمل کرنے کا بیان

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ، زَادَ عَلِيٌّ : ثَلاثاً ، وَ مَشٰى أَرْبَعاً .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرا سود سے لے کر حجرا سود تک رمل کیا۔ (دلکی چال چلے) جناب علی بن خشرم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چال چلے۔''

۱۷۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِبْتِدَاءِ

ابتداء میں نبی اکرم ﷺ کے رمل کرنے کی علت کا بیان

۲۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ الرَّمَلُ ثَلاثَةُ أَشْوَاطٍ بِالْبَيْتِ ، وَ أَرْبَعَةٌ مَشْياً ، إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ : صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا ، قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ، فَلَمَّا سَمِعَ بِهِ أَهْلُ مَكَّةَ ، قَالُوْا : أُنْظُرُوْا إِلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ، لا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . أَرُوْهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ .

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ کی قوم کا یہ خیال ہے کہ بیت اللہ کے طواف کے تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا سنت ہے تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور ان کی کچھ بات غلط ہے۔ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے ، جب اہل مکہ نے آپ کی تشریف آوری کا سنا تو کہنے لگے: دیکھو محمد ﷺ کے ساتھی کمزوری کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۲۷۱۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف، حدیث: ۱۲۶۲، ۱۲۶۳۔ سنن ترمذی: ۸۵۷۔ سنن نسائی: ۲۹۴۶، ۲۹۴۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۶۰۔ مسند احمد: ۳/ ۳۴۰۔ سنن الدارمی: ۱۸۴۰۔

(۲۷۱۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف، حدیث: ۱۲۶۴۔ سنن ابی داؤد، حدیث: ۱۸۸۵۔ مسند احمد: ۱/ ۳۲۹۔ مسند الحمیدی: ۵۱۱۔ وقد تقدم برقم: ۲۷۰۷۔

''انہیں اپنی قوت و طاقت دکھاؤ جسے وہ ناپسند کرتے ہیں۔''

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرَيْشاً قَالَتْ : أَنَّ مُحَمَّداً وَ أَصْحَابَهُ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِيْ قَدِمَ فِيْهِ ، قَالَ لِأَصْحَابِهٖ ((أَرْمِلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثاً لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَكُمْ)) فَلَمَّا رَمَلُوْا ، قَالَتْ قُرَيْشٌ : مَا وَهَنَتْهُمْ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش کے لوگ کہنے لگے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے صحابہ کو یثرب کے بخار نے بالکل کمزور کر دیا ہے۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے (معاہدے والے) سال مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے پہلے تین چکروں میں اچھل اچھل کر چلو تاکہ مشرک تمہاری قوت و طاقت دیکھ لیں۔'' لہٰذا جب صحابہ کرام نے رمل کیا تو قریشی کہنے لگے: انہیں بخار نے ذرا بھی کمزور نہیں کیا۔

فوائد:......۱۔ رمل کا معنی تیز دوڑنے کے نہیں چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز چلنا ہے اور طواف کے پہلے تین چکروں میں یہ عمل مستحب ہے اور یہ عمل صرف عمرہ کے طواف میں اور حج کے ایک طواف میں مسنون ہے پھر علماء کا اختلاف ہے کہ حج کے کس طواف میں رمل ہوگا، شافعیہ کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں، جن میں سے راجح یہ ہے کہ دوران حج رمل اس طواف میں مشروع ہے جس کے بعد سعی ہو۔ اور اس کا تصور طواف قدوم یا طواف افاضہ میں ممکن ہے۔ طواف وداع میں اس کا تصور محال ہے کیونکہ طواف وداع کی شرط یہ ہے کہ اس سے قبل طواف افاضہ ہو چکا ہو۔

۲۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورتوں کے لیے رمل مشروع نہیں، جیسا کہ ان پر سعی میں تیز چلنا مشروع نہیں، نیز اگر کوئی شخص رمل ترک کر دے تو وہ تارک سنت تو ہوگا لیکن اس پر فدیہ نہیں ہے۔ شافعیہ اور مالکیہ اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۷)

۱۷۲..... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا کا بیان

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ

(۲۷۲۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب کیف کان بدء الرمل، حدیث: ۱۶۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، حدیث: ۱۲۶۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۸۸۔ سنن نسائی: ۲۹۴۸۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۶۔

جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ....

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي جَمَحٍ وَ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ يَقُولُ : ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)) . قَالَ الدَّوْرَقِيُّ : يَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَ الْحَجَرِ . حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مَعْمَرٍ .

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو رکن بنی جمح (رکن یمانی) اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھی خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔'' جناب دورقی کی روایت میں ہے: ''آپ یہ دعا رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھتے تھے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ . دعا پڑھنا مسنون و مستحب ہے۔

۱۷۴..... بَابُ التَّكْبِيرِ كُلَّمَا انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ

ہر چکر میں حجر اسود پر پہنچ کر اللہ اکبر کہنے کا بیان

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنْ خَالِدٍ - وَ هُوَ الْحَذَّاءُ - عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَ هُوَ عَلَى بَعِيْرٍ ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهِ ، وَ كَبَّرَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے پاس پہنچتے تو آپ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک چیز (لاٹھی) سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

فوائد :...... دوران طواف ہر چکر پر حجر اسود کے قریب پہنچنے کے وقت وقت اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اور دوران طواف حجاج و معتمرین کو تکبیر کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۲۷۲۱) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الدعاء فی الطواف، حدیث: ۱۸۹۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۹۲۰۔ مسند احمد: ۴۱۱/۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۸۱۵۔

(۲۷۲۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التکبیر عند الرکن اذا اتی علیه، حدیث: ۱۶۱۳۔ سنن ترمذی: ۸۶۵۔ سنن نسائی: ۲۹۵۸۔ مسند احمد: ۲۶۴/۱۔ سنن الدارمی: ۱۸۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ، حدیث: ۱۲۷۲ من طریق أخر عن ابن عباس.

۱۷۴..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فِي كُلِّ طَوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

طواف کے ساتوں چکروں میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے کا بیان

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ۔ حَدَّثَنِي نَافِعٌ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ مَسَحَ أَوْ قَالَ : اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَ الرُّكْنَ فِي كُلِّ طَوَافٍ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تو ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے یا فرمایا: استلام کرتے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف کے ہر چکر پر رکن یمانی اور رکن اسود کا استلام مسنون ہے اور دوران طواف ان دو ارکان کا استلام مستحب ہے۔

۱۷۵..... بَابُ الْإِشَارَةِ إِلَى الرُّكْنِ عِنْدَ الْإِنْتِهَاءِ وَ الْبَدْءِ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِلَامُهُ

جب حجر اسود کا استلام کرنا ممکن نہ ہو تو طواف کے ہر چکر کی ابتداء اور انتہاء پر حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا بھی کافی ہے

۲۷۲٤۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ فَكُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ . هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ آپ جب حجر اسود کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے۔ یہ روایت جناب بندار کی ہے۔

فوائد:......۱۔ سواری پر طواف کرنا جائز و مباح ہے۔

۲۔ اگر دوران طواف حجر اسود کو بوسہ دینا، ہاتھ لگانا، چھڑی سے چھونا محال ہو تو دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے۔

(۲۷۲۳) اسناده صحيح: الصحيحة: ۲۰۷۸۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب استلام الارکان، حدیث: ۱۸۷٦۔ سنن نسائی: ۲۹۵۰۔ مسند احمد: ۱۸/۲۔

(۲۷۲٤) تقدم تخريجه برقم: ۷۲۲.

۱۷۶..... بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ ، رُكْنَ الْأَسْوَدَ وَ الَّذِي يَلِيهِ وَ هُمَا الرُّكْنَانِ الْيَمَانِيَانِ

باب: حجرا سود اور اس کے قریب والے رکن کا استلام کرنے کا بیان اور وہ دونوں رکن یمانی کہلاتے ہیں

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَلَمَ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَ الَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دَارِ الْجَمْحِيِّنَ .

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف حجرا سود اور دار الجمحیین کی جانب اس کے قریبی رکن (رکن یمانی) کا استلام کرتے تھے۔

۱۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي نَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ لَهَا

اس علت کا بیان جس کی بنا پر ہمارے خیال میں نبی کریم ﷺ حطیم کے قریبی دو ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَلَمْ تَرٰى إِلٰى قَوْمِكِ حِيْنَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ اخْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ ؟)) قَالَتْ : فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ ؟ قَالَ : ((لَوْلَا حَدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ)) . قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَأَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی قوم کا حال نہیں دیکھا، جب انہوں نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تو انہوں نے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔'' اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: آپ اسے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے نکل کر مسلمان نہ ہوئی ہوتی (تو میں اسے ضرور

(۲۷۲۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین، حدیث: ۱۶۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، حدیث: ۱۲۶۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۷۴۔ سنن نسائی: ۲۹۵۲۔ مسند احمد: ۲/۱۲۰۔ صحیح ابن حبان: ۳۸۱۶.

(۲۷۲۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل مکة وبنیانها، حدیث: ۱۵۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب نقض الکعبة وبنائها، حدیث: ۳۹۹/ ۱۳۳۳۔ سنن نسائی: ۲۹۰۳۔ مسند احمد: ۶/۱۷۶۔ موطا امام مالك: ۱/۳۶۳.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَقُمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ .

ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کر دیتا۔'' راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''بے شک یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوگی، اس لیے میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے حطیم کی طرف والے دونوں ارکان کا استلام صرف اس لیے نہیں کیا کیونکہ بیت اللہ شریف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر مکمل تعمیر نہیں کیا گیا (اور یہ دونوں ارکان ان بنیادوں پر نہیں ہیں)''

فوائد: ......ان احادیث کی وضاحت حدیث (۲۷۰۹) پر ملاحظہ کریں۔

۱۷۸..... بَابُ وَضْعِ الْخَدِّ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ عِنْدَ تَقْبِيْلِهِ

رکن یمانی کو بوسہ دیتے وقت اس پر رخسار رکھنے کا بیان

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَ وَضَعَ خَدَّهُ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکن یمانی کو بوسہ دیا اور اپنا رخسار مبارک اس پر رکھا۔

۱۷۹..... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ أَنْ يَرْزُقَ اللّٰهُ الدَّاعِيَ الْقَنَاعَةَ بِمَا رَزَقَ وَ يُبَارِكَ لَهُ فِيْهِ وَ يُخْلِفَ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لَهُ بِخَيْرٍ

(حجر اسود اور رکن یمانی) دونوں ارکان کے درمیان دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو ملے ہوئے رزق میں قناعت عطا فرمائے، اور اسے اس میں برکت عطا کرے اور اس کی ہر غیر حاضر چیز کا خیر و بھلائی کے ساتھ نگہبان بن جائے

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسَى السُّنَّةَ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، حَدَّثَنَا ....

سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن

(۲۷۲۷) اسنادہ ضعیف : عبداللہ بن مسلم راوی ضعیف ہے۔ الضعیفہ : ۴۱۶۹۔ مسند عبد بن حمید : ۶۳۸۔ مستدرک حاکم : ۴۵۶/۱۔ سنن کبریٰ بیهقی : ۷۶/۵.

(۲۷۲۸) اسنادہ ضعیف : عطاء بن السائب مختلط راوی ہے۔ الضعیفة : ۶۰۴۲۔ مستدرک حاکم : ۴۵۶/۱.

يَقُوْلُ : احْفَظُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ ، وَ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: ((رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ ، وَ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ ، وَ اخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ .

عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے: ”یہ حدیث اچھی طرح یاد کرلو وہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ارکان کے درمیان یہ دعا مانگتے تھے: ”اے میرے رب! جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں مجھے قناعت عطا فرما، اور مجھے اس میں برکت عطا فرما، اور میری ہر غیر حاضر چیز پر خیرو بھلائی کے ساتھ نگہبان بن جا۔“

١٨٠..... بَابُ فَضْلِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ وَ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِمَسْحِهَا

حجر اسود اور رکن یمانی کی فضیلت اور ان دونوں کے استلام سے گناہوں کی بخشش کا بیان

٢٧٢٩ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ : يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ ، مَالِيْ لَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ أَفْعَلْ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) .

جناب عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں صرف انہی دو ارکان کا استلام کرتا ہوں تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ان دونوں ارکان کو چھونا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔“

٢٧٣٠ـ وَ حَدَّثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، (ح) وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الزَّعْفَرَانِيِّ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل مروی ہے۔

فوائد :......ان احادیث میں دوران طواف رکن یمانی اور رکن اسود کو چھونے کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ دونوں رکن طواف کرنے والوں کے چھونے سے ان کے گناہ کھینچ لیتے ہیں یوں حاجی اور معتمر دوران طواف ہی گناہوں سے

(٢٧٢٩) اسناده حسن: سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب ذكر الفضل فى الطواف بالبيت، حديث: ٢٩٢٢ـ مسند احمد: ٣/٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٨٩ـ الصحيحة: ٢٧٢٥.

(٢٧٣٠) حسن: سنن ترمذی، كتاب الحج، باب: ١١١، حديث: ٩٥٩ـ مسند احمد: ٨٩/٢ وانظر الحديث السابق.

پاک ہو جاتا ہے۔

۱۸۱..... بَابُ صِفَةِ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ الْبَيَانِ أَنَّهُمَا يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ

حجرا سود اور مقام ابراہیم کی صفت اور اس بات کا بیان کہ یہ دونوں پتھر جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں

۲۷۳۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُوَيْدٍ أَبُو عُمَيْرَةَ الْبَلْوِى مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الرَّمْلَةِ ، ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُسَافِعِ الْحَجَبِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الرُّكْنُ وَ الْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ ، طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَأَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ إِنْ كَانَ حَفِظَ عَنْهُ . وَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ مَرْفُوْعًا غَيْرَ الزُّهْرِيِّ ، رَوَاهُ رَجَاءٌ أَبُوْ يَحْيٰى .

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حجرا سود اور مقام ابراہیم جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ختم کر دیا تھا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو ختم نہ فرماتے تو مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز کو یہ دونوں روشن کر دیتے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میرے علم کے مطابق امام زہری کی سند سے اس حدیث کو صرف ایوب بن سوید نے مسند بیان کیا ہے، بشرطیکہ اس نے امام زہری سے اسے یاد رکھا ہو۔“ ”اس حدیث کو امام زہری کے علاوہ مسافع بن شیبہ سے رجاء ابو یحییٰ نے بھی بیان کیا ہے۔

۲۷۳۲۔ ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا رَجَاءٌ أَبُوْ يَحْيٰى ، ثَنَا ....

مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ۔ أَنْشَدَ بِاللهِ ثَلَاثًا ، وَ وَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ الْحَجَرَ وَ الْمَقَامَ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَسْتُ أَعْرِفُ أَبَا رَجَاءَ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ ، وَ لَسْتُ

جناب مسافع بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو تین بار قسم اٹھاتے ہوئے سنا، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک حجرا سود اور مقام ابراہیم“ مذکرہ بالا کی مثل حدیث بیان کی۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مجھے ابو رجاء کے بارے میں جرح اور تعدیل کا

(۲۷۳۱) اسناده حسن لغيره: انظر الحديث الآتى.

(۲۷۳۲) حسن: سنن ترمذى، كتاب الحج، باب ما جاء فى فضل الحجر الاسود، حديث: ۸۷۸۔ مسند احمد: ۲/۲۱۳۔ صحيح ابن حبان: ۳۷۰۲۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۵۶.

أَحْتَجُّ بِخَبَرِ مِثْلِهِ.

علم نہیں ہے۔ میں اس قسم کے راویوں کی حدیث کو حجت و دلیل نہیں بناتا۔"

۱۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ سَبَبِهَا اسْوَدَّ الْحَجَرُ

حجر اسود کے سیاہ ہو جانے کی علت کا بیان

وَ صِفَةِ نُزُوْلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ ، إِذْ كَانَ عِنْدَ نُزُوْلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ .

جنت سے نزول کے وقت اس کی صفت کا ذکر اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اسے بنی آدم کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا ہے کیونکہ جنت سے نزول کے وقت یہ برف سے زیادہ سفید تھا۔

۲۷۳۳۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرْشِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حجر اسود جنت سے نازل ہوا تو یہ برف سے زیادہ سفید تھا پھر اسے انسانوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔"

۱۸۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ خَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حجر اسود مشرک انسانوں کے گناہوں سے سیاہ ہوا ہے، مسلمانوں کے گناہوں سے نہیں

۲۷۳۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ الْبَصْرِيُّ ، ثَنَا أَبُو الْجُنَيْدِ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ يَاقُوْتَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حجر اسود جنتی یاقوت میں سے ایک

(۲۷۳۳) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی فضل الحجر الاسود، حدیث: ۸۷۷۔ سنن نسائی: ۲۹۳۸۔ مسند احمد: ۱/۳۰۷۔ الصحیحة: ۲۸۰۶۔

(۲۷۳۴) اسناده ضعیف: ابوجنید راوی ضعیف ہے۔

بَيْضَاءُ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ ، وَ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا الْمُشْرِكِيْنَ ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أُحُدٍ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ وَ قَبَّلَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا)) .

سفید یاقوت تھا، بلاشبہ اسے مشرکوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے، قیامت والے دن اسے احد پہاڑ جیسا بنا کر اٹھایا جائے گا۔ وہ دنیا والوں میں سے ہر ایک شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے چھوا یا بوسہ دیا ہوگا۔"

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں بھی رکن یمانی اور حجر اسود کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ دو انتہائی سفید قیمتی پتھر تھے، جنہیں جنت سے اتارا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی چمک وسفیدی کو ماند کیا، پھر کچھ بنی آدم کے گناہوں نے انہیں سیاہ کر دیا۔

۲۔ رکن یمانی اور حجر اسود حجاج و معتمرین کے گناہ جذب کر لیتے ہیں۔

۳۔ گناہوں کی تاثیر پتھروں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، تو انسان کو کیسے سیاہ کر دیتی ہوگی، اس کے اثرات گناہ گاروں پر دیکھے جا سکتے ہیں، لہٰذا جسمانی و روحانی خوبصورتی کے لیے گناہوں سے اجتناب لازم ہے۔

۱۸۴..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْحَجَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ بِعْثَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهُ مَعَ إِعْطَائِهِ إِيَّاهُ عَيْنَيْنِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَاناً يَنْطِقُ بِهِ ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ جَلَّ رَبُّنَا وَ تَعَالٰى وَ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

قیامت کے دن حجر اسود کی صفت کا بیان اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں لائیں گے کہ اسے دیکھنے والی دو آنکھیں عطا کی ہوں گی اور ایک زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ کلام کرے گا، اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا۔ ہمارا پروردگار بلند شان والا ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

۲۷۳۵۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، ثَنَا فُضَيْلٌ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ - وَ هُوَ ابْنُ خُثَيْمٍ - قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الرُّكْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا ، وَ لِسَاناً يَنْطِقُ بِهِ ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور بہ ضرور اٹھائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے بات چیت کرے گا، جس شخص نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا، اس کے حق میں گواہی دے گا۔"

(۲۷۳۵) صحیح لغیرہ: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب: ۱۱۳، حدیث: ۹۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۲۴۷۔ سنن الدارمی: ۱۸۳۹۔

١٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِذِكْرِهِ الرُّكْنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ نَفْسَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ لَا غَيْرَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس حدیث میں مذکور رکن سے نبی کریم ﷺ کی مراد صرف حجر اسود ہے، دوسرا کوئی رکن مراد نہیں ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ أَيْ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ ، فِيْ خَبَرِ فُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ ، وَ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ أَيْضاً : لِمَنَ اسْتَلَمَهُ وَ قَبَّلَهُ .

اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان "جس نے اس کا استلام کیا ہوگا اس پر گواہی دے گا۔" سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا۔ کیونکہ فضیل بن سلیمان کی روایت میں ہے: "لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ" جس نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا اس کے لیے گواہی دے گا۔ اور جناب حماد بن سلمہ کی روایت میں بھی یہی ہے کہ جس شخص نے اس کا استلام کیا اور اسے بوسہ دیا تو یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔

٢٧٣٦ـ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْأَشْيَبُ ، حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ أَبُوْ يَزِيْدَ الْأَحْوَلُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَاناً وَ شَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اس حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جس شخص نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا، یہ اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گا۔"

فوائد:......

١۔ ان احادیث میں حجر اسود کو چھونے کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ روز قیامت حجر اسود کو بوسہ دینے والے، چھونے اور ہاتھ کے اشارہ سے استلام کرنے والے حجاج ومعتمرین کے حق میں یہ گواہی دے گا۔

٢۔ حجر اسود کو زبان اور آنکھیں حقیقی عطاء ہوں گی یا مجازی، اسے حقیقی معنی پر محمول کرنے میں اولیٰ ہے کیونکہ جب اس کے لیے گواہی دینا ممکن ہوگا۔ تو آنکھوں اور زبان کی دستیابی کونسا بعید ہے۔

(٢٧٣٦) اسناده صحيح : مسند احمد : ١/٢٦٦ وانظر الحديث السابق.

١٨٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَةِ دُوْنَ مَنِ اسْتَلَمَهُ نَاوِياً بِاسْتِلَامِهِ طَاعَةَ اللّٰهِ وَ تَقَرُّباً إِلَيْهِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لِلْمَرْءِ مَا نَوٰى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حجرِ اسود اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کی گواہی کے حصول کی نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا، اس کے لیے نہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے تقرب کے حصول کی نیت سے اس کا استلام کرتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی

٢٧٣٧ـ ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ ، سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مِنْ أَبِي قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانٌ وَ شَفَتَانِ ، يَتَكَلَّمُ عَنْ مَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَةِ وَ هُوَ يَمِيْنُ اللّٰهِ الَّتِيْ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ)).

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حجرِ اسود قیامت کے دن ابی قبیس پہاڑ سے بھی بڑا بن کر آئے گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جس شخص نے (اس کی گواہی کے حصول کی) نیت سے اس کا استلام کیا ہوگا یہ اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ساتھ وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے۔"

١٨٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے

إِذِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ إِنَّمَا جُعِلَ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ ، لَا بِحَدِيْثِ النَّاسِ وَ الْاشْتِغَالِ بِمَا لَا يَجْرِيْ عَلَى الطَّائِفِ نَفْعاً فِي الْآخِرَةِ ، وَ إِنْ كَانَ التَّكَلُّمُ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ طَلْقاً مُبَاحاً ، وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْكَلَامُ ذِكْرَ اللّٰهِ

کیونکہ بیت اللہ شریف کے طواف کا اصل مقصد بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ طواف کے دوران لوگوں سے گفتگو یا کسی ایسے کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے جس سے طواف کرنے والے کو کوئی اخروی فائدہ حاصل نہ ہو اگرچہ طواف کے

(٢٧٣٧) اسناده ضعيف۔ عبداللہ بن مؤمل راوی ضعیف ہے۔ تاہم اس کے لیے پہلے حصے کے شواہد ہیں۔ مسند احمد: ٢/٢١١۔ مستدرك حاكم: ١/٤٥٧۔

دوران خیر و بھلائی کی گفتگو کرنا بالکل مباح اور جائز ہے اگر چہ یہ کلام ذکر الٰہی پر مشتمل نہ بھی ہو۔

۲۷۳۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، كُلُّهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَيْسَ لِغَيْرِهِ)). اِنْتَهٰى حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ، وَ زَادَ الْآخَرُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ : وَ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک جمرات کو رمی کرنا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں، اس کے سوا کوئی مقصد نہیں۔'' جناب بندار کی روایت انہی الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے۔ دیگر راویوں کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''صفا اور مروہ کی سعی کرنے کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔''

۱۸۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّكَلُّمِ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ وَ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ السَّيِّءِ فِيْهِ

طواف کے دوران خیر و بھلائی کی گفتگو کرنے کی رخصت اور بری بات چیت کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۷۳۹۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((إِنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مانند ہے مگر اس میں تمہیں بات چیت کی اجازت ہے۔ لہٰذا جو شخص بات چیت کرے تو وہ صرف خیر و بھلائی والی بات چیت کرے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا

(۲۷۳۸) اسناده ضعيف : سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی الرمل حدیث : ۱۸۸۸۔ سنن ترمذی : ۹۰۲۔ مسند احمد : ۶/۶۴، ۷۵۔ سنن الدارمی : ۱۸۶۱۔

(۲۷۳۹) اسناده صحيح : سنن ترمذی، کتاب الحج، باب : ۱۱۲، حدیث : ۹۶۰۔ سنن نسائی : ۲۹۲۵ مختصراً۔ مسند احمد : ۳/۴۱۴۔ مستدرك حاكم : ۱/۴۵۹۔

الرَّجُلِ يَسِيرُ قَدْ زَنَّقَهُ بِهِ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ وَ هُوَ طَائِفٌ بِالْبَيْتِ ، مِنْ بَابِ الْكَلَامِ الْحَسَنِ فِي الطَّوَافِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابٍ آخَرَ .

طواف کرنے کے دوران اس شخص کو حکم دینا جو ایک آدمی کی ناک میں چمڑے کی رسی ڈالے اسے طواف کرا رہا تھا، کہ وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر طواف کرائے، یہ حدیث بھی اچھی اور عمدہ کلام کرنے کے باب کے متعلق ہے۔ میں نے اس حدیث کو ایک اور باب میں بیان کیا ہے۔ (دیکھیے حدیث نمبر ۲۷۵۱)

فوائد:......۱۔ طواف کا حکم نماز کی مثل ہے، یعنی جیسے نماز کے لیے طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے، اسی طرح طواف کے لیے طہارت لازم ہے، جنبی، حیض ونفاس میں مبتلا عورت اور بے وضو کا طواف کرنا درست نہیں۔

۲۔ نماز میں گفتگو کرنا حرام اور دوران نماز گفتگو سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن دوران طواف اچھی گفتگو کرنا جائز ہے۔

۱۸۹..... بَابُ الطَّوَافِ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ

حطیم کے باہر سے طواف کرنے کا بیان

۲۷۴۰۔ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ : الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مِنْ وَّرَائِهِ وَ قَالَ اللّٰهُ : ﴿ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴾ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ : الْحَجَرُ فِي الْبَيْتِ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْإِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلْفِ وَ اللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ الشَّيْءِ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَائِشَةَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْحَجَرِ ، وَ قَالَ : الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ ، أَرَادَ بَعْضَ الْحَجَرِ لَا كُلَّهُ ، وَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف حطیم کے باہر سے کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ ''اور چاہیے کہ وہ قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔'' یہ اسی قسم کے ہیں۔ جس کے بارے میں ہم اپنی کتب میں کئی مقامات پر واضح کر آئے ہیں کہ الف لام کے ساتھ اسم معرفہ کا اطلاق (کل چیز کی بجائے) بعض دفعہ کسی چیز کے کچھ حصے پر بول دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حطیم میں نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا: ''حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے'' آپ کی مراد یہ تھی کہ کچھ

(۲۷۴۰) اسناده صحیح: مستدرك حاكم: ۱/ ٤٦٠۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/ ٩٠۔ صحيح بخارى، كتاب مناقب الانصار، باب القسامة فى الجاهلية، حديث: ٣٨٤٩ من طريق أخر عن ابن عباس رضى الله عنهما بمعناه.

رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ، جَمِيعَ الْحِجْرِ، وَ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَهُ عَلٰى مَا خَبَرَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ لَا جَمِيعَهُ.

حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، مکمل حطیم (بیت اللہ کا) حصہ نہیں ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''حطیم بیت اللہ میں سے ہے'' سے ان کی مراد یہ نہیں کہ مکمل حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، بلکہ ان کی مراد یہ تھی کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی ہے کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ میں سے ہے، پورا حطیم بیت اللہ کا حصہ نہیں ہے۔

۱۹۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْبَيَانِ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ لَا جَمِيْعَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی جو تاویل میں نے کی ہے، اس کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان اور اس بات کا بیان کہ حطیم کا پورا حصہ بیت اللہ کا حصہ نہیں بلکہ کچھ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے

۲۷۴۱ـ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَ الْوَلِيْدَ بْنَ عَطَاءٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ، قَالَ، قَالَ ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِيْ خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ: مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ - سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا. قَالَ الْحَارِثُ: بَلٰى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا. قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَ إِنِّي لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوْا

جناب عبد اللہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں حارث بن عبد اللہ ان کے پاس ایک قاصد کی حیثیت سے گئے تو عبد الملک نے کہا: میرے خیال میں ابو خبیب یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی نہیں ہے جس کے سننے کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ جناب حارث کہتے ہیں: کیوں نہیں، وہ حدیث تو میں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔ عبد الملک نے کہا: تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ جناب حارث کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تیری قوم نے بیت اللہ کی بنیادوں کو چھوٹا کر

(۲۷۴۱) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب نقض الکعبة بنيانها، حديث: ۴۰۳/ ۱۳۳۳ـ مسند احمد: ۲۵۳/۶.

مِنْهُ . فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي فَلِأُرِيكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ)) . فَأَرَاهَا قَرِيباً مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ . هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ . وَ زَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَ غَرْبِيًّا . وَ هَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟)) قُلْتُ : لَا . قَالَ : ((تَعَزُّزاً لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَرِهُوا أَنْ يَدْخُلَهَا دَعُوهُ يَرْتَقِي حَتّٰى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ)) . قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَأَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَ مَا تَحَمَّلَ . جَمِيعًا لَفْظاً وَاحِداً غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّداً قَالَ : الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ جَنَابٍ وَ قَالَ ، قَالَ الْحَارِثُ : أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا ، قَالَ : فَكَانَ الْحَارِثُ مُصَدَّقاً لَا يُكَذَّبُ . قَالَ : سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهَا ، تَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ قَالَ : لَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ ، وَ قَالَ يَدْعُونَهُ يَرْتَقِي .

دیا تھا اور اگر وہ نئے نئے شرک سے نکل کر مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو میں اس حصے کو بیت اللہ کی بنیادوں میں دوبارہ شامل کر دیتا جو انہوں نے چھوڑ دیا تھا لہٰذا اگر میرے بعد تیری قوم بیت اللہ کو (پرانی بنیادوں پر) بنانا چاہے، تو آؤ میں تمہیں وہ حصہ دکھا دوں جو انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تقریباً ساٹھ ہاتھ کے برابر کی جگہ دکھائی (جو بیت اللہ میں شامل نہیں کی گئی تھی اور وہ حطیم یا حجر کہلاتی ہے)'' یہ روایت جناب عبد اللہ بن عبید کی ہے۔ جناب ولید بن عطاء نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تو میں بیت اللہ کے زمین سے ملے ہوئے دو دروازے بناتا، ایک مشرقی جانب اور دوسرا مغربی جانب۔ کیا تمہیں معلوم ہے تیری قوم نے بیت اللہ کا دروازہ اونچا کیوں رکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تکبر وغرور کے اظہار کے لیے، تاکہ بیت اللہ شریف میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے جس کو یہ اجازت دیں۔ اور جب ان کا ناپسندیدہ شخص اس میں داخل ہونے کے لیے اوپر چڑھتا تو وہ اسے چڑھنے دیتے، حتیٰ کہ جب وہ بیت اللہ میں داخل ہونے کے قریب ہوتا تو اسے دھکا دے کر گرا دیتے۔'' عبد الملک نے حارث سے کہا: کیا تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، سنا ہے۔ اس پر عبد الملک کچھ دیر سر جھکائے زمین کرید تا رہا پھر کہنے لگا: کاش میں بیت اللہ کو (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی تعمیر کی ہوئی بنیادوں پر) باقی رہنے دیتا اور (بیت اللہ کو توڑ کر نئے سرے سے بنانے کی) ذمہ داری انہی پر رہنے دیتا، جو انہوں نے اپنے ذمے لی تھی۔'' سب راویوں کی

روایات کے الفاظ متحد ہیں، صرف محمد کی روایت میں یہ الفاظ مختلف آئے ہیں: ولید بن عطاء بن جناب بیان کرتے ہیں کہ حارث نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔ جناب حارث اس حدیث کی تصدیق کرنے والے تھے، جھٹلانے اور انکار کرنے والے نہیں تھے۔ عبد الملک نے پوچھا: تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ جناب حارث نے جواب دیا: میں نے انہیں سنا وہ فرما رہی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فرمایا: ”تو میں اس کے دو دروازے بنا تا۔“ اور فرمایا: ”وہ اس شخص کو اوپر چڑھنے دیتے۔“

۱۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے باہر سے طواف کیا تھا

إِذِ الطَّائِفُ بِبِنَاءِ الْبَيْتِ إِذَا خَلَّفَ الْحِجْرَ وَرَاءَهُ غَيْرَ طَائِفٍ لِجَمِيْعِ الْكَعْبَةِ إِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ الْكَعْبَةِ عَلَى مَا خَبَّرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ لَا بِبَعْضِهِ .

کیونکہ جب طواف کرنے والا حطیم کے باہر سے طواف کرے گا تو وہ پورے کعبہ شریف کا طواف کر لے گا کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے پورے قدیم گھر کا طواف کرنے کا حکم دیا ہے، اس کے کچھ حصے کا طواف کرنے کا حکم نہیں دیا۔

۲۷۴۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ فِيْ بِنَائِهِ وَ جَعَلَتْ لَهَا خَلْفًا)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے نکل کر مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنا دیتا۔ کیونکہ قریش نے (اسے تعمیر کرتے وقت) اس کی بنیادوں کو چھوٹا کر دیا تھا اور میں کعبہ شریف کی پچھلی جانب ایک

(۲۷۴۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل مکة وبنیانها، حدیث: ۱۵۸۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب نقض الکعبة وبنیانها، حدیث: ۳۹۸/ ۱۳۳۳۔ سنن نسائی: ۲۹۰۴۔ مسند احمد: ۶/۵۷۔ سنن الدارمی: ۱۱۷۵۔

يَعْنِي بَاباً آخَرَ فِي خَلْفٍ . ثَنَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَقُلْ : لِيْ .

دروازہ بناتا۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "خَلْفًا" کا معنی ہے: ایک اور دروازہ پچھلی جانب بنا دیتا۔ سلم بن جنادہ نے اس کو ابو معاویہ کے حوالے سے ہشام سے بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں "لِی" (مجھے) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

فوائد :......۱۔ حجر اسود کے پیچھے سے دیوار کے عقبی جانب سے طواف شروع ہوتا ہے۔ اس کی علت یہ ہے کہ مشرکین مکہ نے تعمیر کعبہ کے وقت کعبہ کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر نہ رکھی تھی، بلکہ رقم کی کمی کے پیش نظر اس میں کمی کر دی تھی اور حجر اسود سے متصل اس کی بنیاد اٹھائی گئی، جس کی وجہ سے دیوار کے پیچھے سے طواف کرنا مجبوری ہوگئی۔

۲۔ جس کام میں فتنہ کا اندیشہ ہو اور لوگوں کے بدظن ہونے کا خطرہ ہو اس میں تاخیر یا مصلحت اختیار کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اسلامی عقائد ونظریات سے متصادم نہ ہو۔

۱۹۲..... بَابُ ذِكْرِ طَوَافِ الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مَكَّةَ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ طَوَافٌ وَاحِدٌ فِي الْإِبْتِدَاءِ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الْقَارِنِ فِي الْإِبْتِدَاءِ طَوَافَيْنِ وَ سَعْيَيْنِ

حج قران کرنے والے کے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف کرنے اور اس بات کا بیان کہ حج قران کرنے والے پر صرف ایک ابتدائی طواف واجب ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ حج قران کرنے والے پر ابتداء میں دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرنا واجب ہے

۲۷۴۳۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى ....

عَنْ نَافِعٍ : قَالَ : أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ فَقَالَ : اجْعَلْهَا عُمْرَةً ، فَإِنْ أَنَا صُدِدْتُّ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ ، قَالَ : مَا أُرٰى سَبِيْلَهُمَا إِلَّا وَاحِداً ، وَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجَّةً ، فَلَمَّا

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا، پھر کہنے لگے: میں اسے عمرہ بنا لیتا ہوں، اگر مجھے راستے میں روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کیا تھا۔ پھر جب بیداء مقام پر پہنچے تو فرمایا: میرے خیال میں حج اور عمرے کا ایک ہی حکم ہے۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے

(۲۷۴۳) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب طواف القارن، حدیث: ۲۹۳۹ مختصراً۔ مسند احمد: ۱۱/۶۔ مسند الحمیدی: ۶۷۸ من طریق سفیان۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف القارن، حدیث: ۱۶۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز التحلل بالاحصار، حدیث: ۱۲۳۰۔

أَتَى قُدَيْداً اشْتَرَى هَدْيًا وَ سَاقَهُ مَعَهُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ - يَعْنِي طَافَ - وَ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے (حج قران کی نیت کر لی ہے) پھر جب قدید مقام پر پہنچے تو قربانی کا اونٹ خریدا اور اسے اپنے ساتھ لے کر چل دیے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ پس بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں۔ اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٧٤٤ - ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَرَنُوْا طَوَافًا وَاحِداً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جن صحابہ کرام نے حج قران کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔

٢٧٤٥ - ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ وَائِلِ بْنِ وَضَّاحٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ لَهُمَا طَوَافاً وَاحِداً ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ ، ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيْعاً)) .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے حج اور عمرے کا احرام باندھا ہے تو اسے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کافی ہوگا۔ پھر وہ اپنا حج مکمل کرنے تک احرام نہ کھولے۔ پھر (١٠ ذوالحجہ کو) ان دونوں کا اکٹھا احرام کھول دے۔"

٢٧٤٦ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ لَبَّى بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافاً وَاحِداً ، وَ قَالَ : هٰكَذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حج اور عمرے کا تلبیہ پکارا پھر ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف

(٢٧٤٤) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب طواف القارن، حديث : ١٦٣٨ مطولا۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث : ١٢١١/١١١۔ سنن ابی داؤد: ١٧٨١۔ سنن نسائی: ٢٧٦٥۔ مسند احمد: ٣٥/٦۔

(٣٧٤٥) اسناده صحيح على شرط مسلم: سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء ان القارن يطوف طوافا واحدا، حديث : ٩٤٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٧٥۔ مسند احمد: ٦٥/٣۔ سنن الدارمی: ١٨٤٤۔

(٢٧٤٦) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من اشترى هديه من الطريق، حديث : ١٧٠٨ مطولا۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ .

کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا۔

فوائد :......۱۔ حج قران جائز ہے اور طواف سے قبل حج میں عمرہ شامل کرنا جائز ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء اسی موقف کے قائل ہیں نیز محصور ہونے کی صورت میں احرام اتارنا مباح ہے۔

۲۔ حج قران کرنے والا ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی پر اکتفا کرے گا۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۲۱۳)

۱۹۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الطَّوَافِ وَ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، و الدَّلِيْلِ عَلَى صِحَّةِ مَذْهَبِ الْمُطَّلِبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِزَجْرِهٖ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ الصَّلَاةِ لَا جَمِيْعَهَا

مکہ مکرمہ میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنا اور نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور مطلبی مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تو اس سے آپ کی مراد بعض نمازیں ہیں ساری نمازیں نہیں

۲۷۴۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ ، قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ ، يُخْبِرُ ....

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدٌ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَ صَلّٰى أَيَّ سَاعَةٍ كَانَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) . وَ لَفْظُ مَتْنِ الْحَدِيْثِ لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ . وَ قَالَ عَلِيٌّ وَ أَحْمَدُ : عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبد مناف کے بیٹو! دن اور رات کی جس گھڑی میں بھی کوئی شخص اس بیت اللہ شریف کا طواف کرنا چاہے یا نماز پڑھنا چاہے تو تم اسے ہرگز نہ روکنا۔'' حدیث کے متن کے الفاظ علی بن خشرم کی روایت کے ہیں۔

۲۷۴۸۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ - يَعْنِي الْمَخْزُوْمِيَّ - عَنْ حَيْدٍ مَوْلٰى غَفْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

(۲۷۴۷) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۱۲۸۰۔

(۲۷۴۸) صحيح: الصحيحة: ۳۴۱۲۔ مسند احمد: ۵/۱۶۵.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَا أَشُكُّ فِيْ سِمَاعِ مُجَاهِدٍ مِنْ أَبِي ذَرٍّ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے امام مجاہد کے سماع میں شک ہے۔''

٢٧٤٩۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ - يَعْنِي الْعَدَنِيَّ - ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ ....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : طَافَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أُسْبُوْعاً ، ثُمَّ صَلّٰى لِكُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَقَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وُلِّيْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ بَعْدِيْ فَلَا تَمْنَعُوْا أَحَداً مِنَ النَّاسِ أَنْ يَطُوْفَ بِهِ أَيَّ سَاعَةٍ مَا كَانَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) .

جناب ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ طواف کیے پھر ہر طواف کے لیے دو رکعات ادا کیں۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! اگر تم میرے بعد بھی اس گھر (بیت اللہ شریف) کے متولی رہے تو تم کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا، وہ دن رات کی جس گھڑی میں چاہے طواف کر لے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث (١٢٨٠) کے تحت بیان ہوئی ہے۔ ملاحظہ کریں۔

١٩٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ فِي الطَّوَافِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَأَنَا خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ السَّلَامِ أَوْ مَنْ دُوْنَهُ وَهِمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ أَعْنِيْ قَوْلَهُ: فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران پانی پینے کی رخصت کا بیان بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہو کیونکہ میرا دل اس سند کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ عبدالسلام یا ان سے نچلے درجے میں کسی راوی کو ان الفاظ کا وہم ہوا ہے، ''طواف کے دوران میں''

٢٧٥٠۔ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ دِرْهَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

(٢٧٤٩) صحيح: مصنف عبدالرزاق: ٥/٦٤.

(٢٧٥٠) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٣٨٢٦۔ مستدرك حاكم: ١/٤٦٠۔ مصنف عبدالرزاق: ٥/٤٩٧.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مَاءً فِي الطَّوَافِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے دوران میں پانی نوش فرمایا۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران طواف پیاس کی شدت محسوس ہونے کی صورت میں پانی پینا جائز ہے اور یہ عمل طواف میں خلل نہیں ڈالتا اور اس صورت میں طواف کرنے والے پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

١٩٥..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَادَةِ الطَّائِفِ بِزِمَامٍ أَوْ خَيْطٍ شَبِيهاً بِقِيَادَةِ الْبَهَائِمِ

جانوروں کو ہانکنے کی طرح طواف کرنے والے کو لگام ڈال کر یا دھاگے کے ساتھ باندھ کر طواف کرانا منع ہے

٢٧٥١ـ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ.........

أَنَّ طَاوُساً أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَ هُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا بِخَزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ ، فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ . قَالَ : وَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ قَدْ زَنَقَ بِسَيْرٍ يَدَ رَجُلٍ أَوْ بِخَيْطٍ ، أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ ـ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ قَالَ : ((قُدْهُ بِيَدِكَ)) .

جناب طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک شخص کی ناک میں لگام ڈال کر اسے طواف کرا رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا پھر اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر طواف کرائے۔ وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے ایک شخص کا ہاتھ تسمے، دھاگے یا کسی چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: ”اسے ہاتھ سے پکڑ کر طواف کراؤ۔“

٢٧٥٢ـ قَالَ أَخْبَرَنِيْ هٰذَا أَجْمَعَ سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ....

طَاوُساً أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ بِالْأَمْرِ وَ النَّهْيِ .

جناب طاؤس بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر مشتمل کلام طواف کے دوران میں کرنے کی

(٢٧٥١) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الکلام فی الطواف، حدیث: ١٦٢٠ـ سنن ابی داؤد: ٣٣٠٢ـ سنن نسائی: ٢٩٢٣ـ مسند احمد: ١/٣٦٤.

(٢٧٥٢) انظر السابق.

رخصت کی دلیل ہے۔

فوائد:......۱۔ دوران طواف امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا مستحب ہے۔

۲۔ دوران طواف اونٹ کی سخت لگام کاٹنا اور اسے ہاتھ سے ہانکنا بہتر ہے۔

۳۔ طواف میں مباح کلام جائز ہے۔

۱۹۶..... بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ بَالْبَيْتِ

بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کی فضیلت کا بیان

وَ ذِكْرِ كَتْبِهِ حَسَنَةً وَ رَفْعِ دَرَجَةٍ وَ حَطِّ خَطِيئَةٍ عَنِ الطَّائِفِ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا أَوْ يَضَعُهَا فِي طَوَافِهِ وَ إِعْطَاءِ الطَّائِفِ بِإِحْصَاءِ أُسْبُوْعٍ مِنَ الطَّوَافِ أَجْرَ مُعْتِقِ رَقَبَةٍ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ مُحْصِيَ الْأُسْبُوْعَ الْوَاحِدَ مِنَ الطَّوَافِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ .

طواف کرنے والا طواف کے دوران جو بھی قدم اٹھاتا ہے یا زمین پر رکھتا ہے تو اس کو اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے، ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ طواف کے سات چکر پورے کرنے پر اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سات چکر پورے کرنے والے شخص کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر قرار دیا ہے۔

۲۷۵۳۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ......... عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّكَ لَتُزَاحِمُ عَلٰى هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ . قَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((مَسْحُهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَماً ، وَ لَمْ يَضَعْ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ حَسَنَةً وَ يَحُطُّ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَ كَتَبَ لَهُ دَرَجَةً . وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : مَنْ أَحْصٰى أُسْبُوْعاً كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ ، قَالَ

جناب عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے لیے لوگوں سے ٹکراتے اور ان کے ہجوم میں گھس جاتے ہیں۔ (اتنی شدید کوشش کرنے کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: اگر میں یہ کام کرتا ہوں تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ان دونوں کو چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔“ اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے، اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر اللہ تعالیٰ

(۲۷۵۳) اسناده حسن، تقدم تخريجه برقم: ۲۷۲۹.

يُوْسُفُ فِيْ حَدِيْثِهِ، وَ رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ .

اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند لکھ دیا جاتا ہے۔'' اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے پورے سات چکر لگائے تو گویا یہ ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کی طرح ہے۔'' جناب یوسف کی روایت میں ہے: ''اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں طواف کی فضیلت کا بیان ہے کہ دوران طواف ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر نیکی ملتی اور گناہ محو ہوتے ہیں، نیز سات چکر مکمل کرنے پر گردن چھڑانے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۱۹۸..... بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ عِنْدَ الْمَقَامِ

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ يَأْمُرُ بِالْأَمْرِ أَمْرِ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَ فَضِيْلَةٍ ، لَا أَنَّ كُلَّ أَمْرِهِ أَمْرُ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ . إِذِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِاتِّخَاذِ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّوَافِ لَمَّا عَمِدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ ، فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ ، وَ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الطَّائِفِ وَ لَا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْمَقَامِ ، إِذِ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ جَائِزَةٌ خَلْفَ الْمَقَامِ وَ فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ ، وَ أَحْسِبُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَدْخُلُ "مِنْ" فِيْ بَعْضِ كَلَامِهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَعْنَاهَا مَعْنَى حَذْفٍ مِنْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ﴾ وَ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ نُوْحاً لَمْ يَدْعُ قَوْمَهُ إِلَى الْإِيْمَانِ بِاللهِ لِيَغْفِرَ لَهُمْ بَعْضَ ذُنُوْبِهِمِ الَّتِي ارْتَكَبُوْهَا فِي الْكُفْرِ دُوْنَ أَنْ يُكَفِّرَ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهِمْ . قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ . ﴿ قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ﴾ فَأَعْلَمَ رَبُّنَا أَنَّ الْكَافِرَ إِذَا اٰمَنَ غُفِرَ ذُنُوْبُهُ السَّالِفَةُ كُلُّهَا لَا بَعْضُهَا دُوْنَ بَعْضٍ .

اور اس بات کا بیان کہ کبھی اللہ تعالیٰ کا حکم بھی استحباب، ارشاد اور فضیلت کے لیے ہوتا ہے، یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم فرض اور واجب ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو نماز گاہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر آ کر اسی آیت کی تلاوت فرمائی اور اس کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ کسی بھی طواف کرنے والے یا مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر یہ نماز فرض نہیں ہے۔ کیونکہ طواف سے فارغ ہونے

کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے میرے خیال میں (مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ) ان الفاظ میں "مِنْ" اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ بعض دفعہ اپنی کلام میں لفظ "مِنْ" داخل کرتے ہیں حالانکہ یہ زائدہ ہوتا ہے۔ (کوئی معنی نہیں دیتا) جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ﴾ (سورہ نوح: ٤) "وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔" اور یہ بات یقینی ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو انہیں یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام گزشتہ گناہ معاف فرما دے گا یہ نہیں کہ کچھ گزشتہ گناہ معاف فرمائے گا۔ (یعنی مِنْ ذُنُوْبِكُمْ میں من زائدہ ہے۔ تبعیضیہ نہیں ہے) اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال: ٣٨) "آپ کافروں سے کہہ دیجیے اگر وہ اپنے اعمال سے رک جائیں تو ان کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔" لہٰذا ہمارے رب تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ کافر جب ایمان لے آتا ہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، یہ نہیں کہ کچھ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور کچھ معاف نہیں ہوتے۔

٢٧٥٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَ قَالَ: إِذَا فَرَغَ يُرِيْدُ مِنَ الطَّوَافِ عَمِدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَ تَلَا ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ قَالَ: أَيْ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِالتَّوْحِيْدِ، وَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ.

جناب جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا: وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: "جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے اور اس کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ١٢٥) "اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔" آپ نے ان دو رکعات میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ سورتوں کو پڑھا۔"

(٢٧٥٤) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب القراءة في ركعتي الطواف، حديث: ٢٩٦٦۔ تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

۱۹۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ حِينَ عَمِدَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ خَلْفَ الْمَقَامِ ، جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَابِ ، لَا أَنَّهُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَقَامِ وَ لَا عَنْ يَمِينِهِ وَ لَا عَنْ يَسَارِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ جب مقام ابراہیم پر آئے تو آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کی تھیں۔ آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کر کے نماز پڑھی۔ آپ مقام ابراہیم کے سامنے یا اس کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے نہیں ہوئے

۲۷۵۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثاً وَ مَشٰى أَرْبَعاً ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ﴾ وَ جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَابِ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَتَى الْبَيْتَ وَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ . فَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے متعلق تفصیلی روایت مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چال چلی۔ پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة: ۱۲۵) ''اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔'' آپ نے (نماز پڑھتے وقت) مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کر لیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بیت اللہ شریف کے پاس آئے اور حجرا سود کو بوسہ دیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

فوائد :...... ا۔ تمام علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ طواف سے فارغ ہونے والے شخص کے لیے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف پڑھنا بہتر ہے۔ پھر علماء کا ان دو رکعت کے وجوب و مسنون ہونے پر اختلاف ہے۔ اس بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں، جن میں سے راجح یہ ہے کہ یہ نماز مسنون ہے، واجب نہیں۔

۲۔ طواف کی دو رکعات نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا مسنون ہے اگر یہاں نماز پڑھنا مشکل ہو تو حجر میں پڑھیں ورنہ مسجد حرم، مکہ اور حرم مکہ میں کہیں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۷۵)

(۲۷۵۵) سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء انه يبدأ بالصفا قبل المروة، حديث: ۸۶۲۔ وتقدم تخريجه برقم: ۲۵۳۴.

١٩٩..... بَابُ الرُّجُوْعِ إِلَى الْحَجَرِ وَ اسْتِلَامِهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ رَكْعَتَي الطَّوَافِ

طواف کی دورکعات ادا کرنے کے بعد دوبارہ حجر اسود کی طرف لوٹنا اوراس کا استلام کرنا

٢٧٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دو رکعات پڑھ لیں تو دوبارہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا استلام کیا۔"

فوائد:......طواف قدوم سے فراغت کے بعد اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد طواف کرنے والے کے لیے افضل ومستحب ہے کہ وہ حجر اسود کو چھوئے پھر باب صفا سے صفا ومروہ کی سعی کے لیے نکلے، علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حجر اسود کا یہ استلام سنت ہے واجب نہیں ہے اور اس کے رہ جانے سے قربانی لازم نہیں آئے گی۔

(شرح النووی: ٨/ ١٧٦)

٢٠٠..... بَابُ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّفَا بَعْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ وَ صُعُوْدِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرَى الصَّاعِدُ الْبَيْتَ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ الْبَدْءِ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَدَأَ بِذِكْرِ الصَّفَا قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْوَةِ ، وَ أَمَرَ الْمُبَيِّنُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى بِالْبَدْءِ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فِي الذِّكْرِ

حجر اسود کے استلام کے بعد صفا پہاڑی کی طرف جانا اور صفا اور مروہ پہاڑی پر اس قدر چڑھنا کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے۔ مروہ سے پہلے صفا پہاڑی پر چڑھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) صفا پہاڑی کا ذکر پہلے کیا ہے اور مروہ کا بعد میں تذکرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی وضاحت کرنے والے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ (سعی کی ابتداء) صفا سے کی جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے تذکرہ کیا ہے

٢٧٥٧- ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ : ....

أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ وَ

جناب جعفر کے والد گرامی جناب محمد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی

(٢٧٥٦) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب القول بعد ركعتي الطواف، حديث: ٢٩٦٥- وتقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

(٢٧٥٧) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب القول بعد ركعتي الطواف، حديث: ٢٩٦٤- وتقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ، وَ قَالَ : أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ، وَ قَرَأَ : ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ ثَلَاثاً يَعْنِيْ وَ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ غَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ أَعَادَ هٰذَا الْكَلَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ نَزَلَ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَرَقِيَ عَلَيْهَا ، حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا .

کیفیت دریافت کی۔'' پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا کہ ''پھر رسول اللہ ﷺ واپس حجر اسود کے پاس گئے اس کا استلام کیا اور صفا پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے۔ اور فرمایا: میں اسی پہاڑی سے (سعی کی) ابتداء کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱۵۸) ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' پھر آپ صفا پر اتنا بلند ہوئے کہ بیت اللہ شریف نظر آ گیا، آپ نے بیت اللہ کو دیکھ کر تین بار اللہ اکبر پڑھا اور یہ دعا پڑھی: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ﴾ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں پر اکیلا ہی غالب آ گیا۔'' پھر آپ نے تین بار یہی دعا پڑھی (اور دیگر دعائیں مانگیں) پھر آپ نیچے اتر آئے، حتی کہ جب آپ کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچے تو آپ نے دوڑ لگائی۔ حتی کہ جب (مروہ کی) چڑھائی چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنے لگے۔ پھر آپ مروہ کے پاس پہنچے اور اس پر چڑھے حتی کہ جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو اللہ اکبر کہہ کر وہی دعائیں مانگیں جو صفا پہاڑی پر مانگی تھیں۔

۲۰۱..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ عَلَى الصَّفَا

صفا پہاڑی پر دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان

۲۷۵۸۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا بَهْزٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ ۔ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ،

قَالَ : ثَنَا ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ . قَالَ : وَفَدَتْ وُفُوْدٌ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَا فِيْهِمْ وَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، وَ ذَاكَ فِيْ رَمَضَانَ ، فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا مِنْ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ : أَلَا أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ، فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ ، قَالَ : وَ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ، وَ طَافَ بِالْبَيْتِ ، وَ فِيْ يَدِهِ قَوْسٌ أَخَذَ بِسِيَةِ الْقَوْسِ ، فَأَتٰى فِيْ طَوَافِهِ صَنَمًا فِيْ جَنْبَةِ الْبَيْتِ يَعْبُدُوْنَهُ فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِهَا فِيْ عَيْنَيْهِ ، وَ يَقُوْلُ : ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَ يَدْعُوْهُ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ . ثَنَاهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا أَسَدٌ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ بِنَحْوِهِ ، وَ قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يَدْعُوْهُ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ .

جناب عبد اللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں کچھ وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے، میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمھیں تمہاری ہی داستانوں میں سے ایک داستان نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے فتح مکہ کا حال بیان کیا۔ اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استلام کیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا، آپ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ نے اس کا جھکا ہوا کنارہ پکڑا ہوا تھا۔ آپ اپنے طواف کے دوران میں ہی ایک بت کے پاس آئے جس کی مشرکین پوجا کرتے تھے۔ وہ بیت اللہ کے پہلو میں تھا آپ نے کمان اس کی آنکھوں میں مارنی شروع کی اور فرمایا: ”حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔“ پھر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور اتنا اوپر چڑھے کہ جہاں سے بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کا ذکر شروع کر دیا، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے ذکر کیا اور اس سے دعائیں مانگیں۔ جبکہ انصاری صحابہ کرام آپ سے نیچے تھے: ”پھر بقیہ حدیث بیان کی۔“ جناب ربیع بن سلیمان کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ”تو آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور جو اللہ کو منظور تھا اس کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔“

(٢٧٥٨) صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب فتح مكة، حديث: ١٧٨٠ـ سنن ابى داؤد: ١٨٧٢ـ صحيح ابن حبان: ٤٧٤٠.

۲۰۲..... بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ خَلَا السَّعْيِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقَطْ

صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلنے اور صرف وادی کے نشیب میں دوڑنے کا بیان

۲۷۵۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ : حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے نشیب میں پڑھے تو آپ نے دوڑ لگا دی حتی کہ جب آپ چڑھائی چڑھنے لگے تو پھر عام رفتار سے چلنے لگ گئے۔“

۲۰۳..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَّخْطُرَ بِبَالِ بَعْضِ مَنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى بَيْنَهُمَا مِنَ الصَّفَا إِلَى الْمَرْوَةِ، وَ مِنَ الْمَرْوَةِ إِلَى الصَّفَا

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے متعلق ایک روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ مجمل اور مفسر روایت کا فرق نہ سمجھنے والے شخص کو یہ خیال ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک پورا راستہ دوڑ لگائی ہے

۲۷۶۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَمْرٍو ـ وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ ـ قَالَ ، سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً وَ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، وَ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعاً ، ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

جناب عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے طواف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر سعی کے لگائے، (پھر ابن عمر نے فرمایا) ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الأحزاب: ۲۱) ”یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔“

(۲۷۵۹) تقدم برقم: ۲۷۵۷ وانظر: ۲۵۳٤.

(۲۷٦۰) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب قوله تعالى ﴿ واتخذوا من مقام ابرهيم مصلى ﴾، حديث: ۳۹۵۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان المحرم بعمرة......، حديث: ۱۲۳٤۔ سنن نسائی: ۲۹٦۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۵۹۔ مسند احمد: ۱۵/۵۔ مسند الحميدی: ٦٦۸.

۲۰۴..... بَابُ ذِكْرِ الخبر الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ لَفْظَهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَعٰى مِمَّا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بَطْنَ الْمَسِيْلِ دُوْنَ سَائِرِ مَا بَيْنَهُمَا ، لَا أَنَّهُ سَعٰى جَمِيْعَ مَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صفا مروہ کی سعی کے دوران صرف وادی کے نشیبی حصے میں دوڑ لگائی تھی، یہ نہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سارا راستہ دوڑ لگائی تھی

۲۷٦۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْتُهُ قَبْلُ: حَتّٰى إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى .

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، جسے میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں: حتیٰ کہ جب آپ کے قدم وادی کے نشیب میں پڑے تو آپ نے دوڑ لگائی پھر جب آپ چڑھائی چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلے۔

۲۷٦۲۔ وَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثَنَا أَيُّوْبُ - يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ ﷺ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان نالے کے نشیب میں دوڑ لگاتے تھے۔

۲۷٦۳۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَ قَالَ : ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعاً ، فَإِذَا مَرَّ بِالْمَسْعٰى سَعٰى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حج یا عمرے کے سفر میں جب آپ کی سواری آپ کو لے کر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سیدھی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے: پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی جب آپ دوڑنے کی جگہ سے گزرے تو آپ نے دوڑ لگائی۔

(۲۷٦۱) تقدم برقم: ۲۷۵۷ وانظر: ۲۵۳٤.

(۲۷٦۲) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب ما جاء فی السعی بين الصفا والمروة، حديث: ۱٦٤٤۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف، حديث: ۱۲٦۱۔ مسند احمد: ۲/۱۳، ۳۰.

(۲۷٦۳) ضعيف بهذا الاسناد۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۷۱٦.

فوائد :......۱۔ صفا مروہ کی سعی کے لیے صفا سے آغاز کرنا شرط ہے، شافعی، مالک اور جمہور علماء اسی موقف کے قائل ہیں۔

۲۔ دوران سعی صفا مروہ پر چڑھنا افضل ہے، جمہور علماء کہتے ہیں یہ عمل مسنون ہے، صحت سعی کی شرط اور واجب نہیں۔ بالفرض اگر کوئی شخص یہ عمل ترک کر دے تو اس کی سعی درست ہے لیکن وہ فضیلت سے محروم رہے گا۔

۳۔ صفا مروہ پر چڑھ کر بیت اللہ کو دیکھنا مستحب ہے، بشرطیکہ یہ عمل ممکن ہو۔

۴۔ صفا پر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہونا اور مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا افضل ہے۔

۵۔ بطن وادی میں انتہائی تیز چلنا پھر مروہ تک باقی مسافت عام چال چلنا مستحب فعل ہے اور سعی کا یہ طریقہ سات مرتبہ ہی مستحب ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایسا شخص اس فضیلت سے محروم رہے گا۔ (شرح النووی: ۱۷۸/۸)

۲۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا أَنَّهُ مُبَاحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس بات کا بیان کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، یہ مباح یا غیر واجب نہیں ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ﴿ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ لَيْسَ فِي الْمَعْنَى كَقَوْلِهِ ﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ﴾ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (البقرة: ۱۵۸) ''پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں (صفا اور مروہ) کا طواف (سعی) کرے۔'' اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ''تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔'' یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے معنی میں برابر نہیں ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾ ''(تم جب سفر پر ہو) تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر ادا کرو۔''

۲۷٦٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ الْمَقْدَمِيُّ ، ثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نُبَيْهٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ جَدَّتِهَا ....

بِنْتِ أَبِي تُجْرَأَةٍ ، قَالَتْ : كَانَتْ لَنَا خِلْفَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتِ اطَّلَعْتُ مِنْ كُوَّةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ إِذَا هُوَ يَسْعَى ،

''حضرت حبیبہ بنت ابو تجراۃ بیان کرتی ہیں کہ جاہلیت میں ہمارا ایک دریچہ ہوتا تھا (جو صفا مروہ کی طرف کھلتا تھا) وہ فرماتی ہیں: میں نے روشندان سے صفا و مروہ کے درمیان جھانکا تو میری نظر نبی اکرم ﷺ پر پڑی جبکہ آپ دوڑ رہے تھے اور

(۲۷٦٤) صحیح: مسند احمد: ۴۲۱/٦۔ سنن کبریٰ بیهقی: ۹۸/۵۔ مستدرك حاكم: ۷۰/٤۔ سنن الدارقطني: ۲۵۵/۲.

وَ إِذَا هُوَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: ((اسْعَوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ))، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ يَدُوْرُ الْإِزَارُ حَوْلَ بَطْنِهِ، حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَ فَخِذَيْهِ.

آپ اپنے صحابہ کرام سے کہہ رہے تھے: ''دوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر (اس جگہ) دوڑنا فرض کیا ہے۔'' بے شک میں نے دیکھا کہ تیز رفتاری کی وجہ سے آپ کا تہ بند آپ کے پیٹ مبارک کے گرد گھوم رہا تھا حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیٹ اور ران کی سفیدی دیکھی۔''

٢٧٦٥۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلٰى أَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ....

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ يَقُوْلُ: ((كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ، فَاسْعَوْا)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ الَّتِيْ لَمْ تُسَمَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: حَبِيْبَةُ بِنْتُ أَبِيْ تُجْرَاةَ.

حضرت صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ انہیں ایک عورت نے بتایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو صفا مروہ کے درمیان فرماتے ہوئے سنا: ''(مومنو!) تم پر دوڑنا فرض کیا گیا ہے، لہٰذا تم دوڑو۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جس عورت کا نام مذکور نہیں ہے۔ وہ حبیبہ بنت ابی تجراۃ ہے۔

٢٠٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو بتا دیا ہے کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے

لِأَنَّهُمْ تَحَرَّجُوْا مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا، إِذْ كَانَ الطَّوَافُ بَيْنَهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَتَمَاشَاةٌ بَعْضُ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ كَانَ يُهِلُّ مِنْهُمْ لِبَعْضِ أَوْثَانِهِمْ، وَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا فَأَعْلَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتَهُ أَنْ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُهُمْ.

کیونکہ انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے میں گناہ محسوس کیا تھا۔ کیونکہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی جاہلیت میں وہ بت پرست اور مشرک عرب کرتے تھے جو اپنے بت کے لیے احرام باندھتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت کو بتا دیا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے پر انہیں کوئی گناہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ صحابہ کا خیال تھا۔

(٢٧٦٥) انظر الحديث السابق.

٢٧٦٦ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَرَأْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ الْآيَةَ ، قُلْتُ : مَا أَرٰى عَلٰى مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً . قَالَتْ : بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ ، إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ يَطُوْفُوْنَ مِنْ بَيْنِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ . قَالَتْ : فَنَزَلَتْ ((إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ)) . الْآيَةَ . قَالَتْ : فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سُنَّةً . وَ قَالَ غَيْرُهَا ، قَالَ اللّٰهُ : ((فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً)) فَتَطَوَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَطَافَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ . وَ لَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ : سَأَلَ النَّاسُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَ لَمْ نُؤْمَرْ أَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ

حضرت عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ میں نے کہا: جو شخص ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے، میرے خیال میں اسے کوئی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کی ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ (جاہلیت میں) جو لوگ مشلل جگہ پر واقع مناۃ بت کے نام پر احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔ پھر جب اسلام کا دور آیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا تو جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ہے: ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، (سورہ بقرہ: ۱۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کی سعی کی، اس طرح یہ عمل سنت بن گیا۔“ ایک اور صحابی کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو جو شخص خوشی سے نیکی کرے۔“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے یہ نیک عمل کیا اور سعی کی۔“ امام زہری فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمان کو بیان کی تو وہ فرمانے لگے: ”علم تو بس یہی ہے۔“ میں نے کئی اہل علم کو سنا وہ فرماتے تھے: جو لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرتے تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے

(٢٧٦٦) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب وجوب الصفا والمروة، حديث: ١٦٤٣، ٤٨٦١ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن، حديث: ٢٦١/ ١٢٧٧ـ سنن ترمذی: ٢٩٦٥ـ سنن نسائی: ٢٩٧١ـ مسند احمد: ١٤٤/٦ـ مسند الحميدی: ٢١٩.

الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ فَأَرَاهَا نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ ، وَ فِيْ هٰؤُلَاءِ . ثَنَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بِنَحْوِهٖ دُوْنَ قِصَّةِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

رسول! ہمیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور صفا اور مروہ کی سعی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی'' بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں......'' ''اس لیے میرے خیال میں یہ آیت دونوں گروہوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔''

۲۷۶۷۔ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ ....

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوْا هُمْ وَ غَسَّانُ يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ ، فَتَحَرَّجُوْا أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ كَانَ ذٰلِكَ سُنَّةٌ فِيْ آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ أَنَّهُمْ حِيْنَ أَسْلَمُوْا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ . قَالَ عُرْوَةُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : هِيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الصَّحِيْحُ مَا رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا ، لَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا ، كَخَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَ مُتَابَعَةِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِيَّاهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصاری لوگ اور غسان قبیلے کے افراد اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے نام کا احرام باندھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کیا۔ اور یہ ان کے دور کا دستور بھی تھا کہ جو شخص مناۃ کے نام کا احرام باندھتا تھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا۔ اور جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: '' بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔...... حضرت عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ سنت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے رائج اور جاری کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح بات وہی ہے جسے امام یونس نے امام زہری سے روایت کیا ہے کہ جو لوگ مناۃ بت کے نام کا احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے، یہ نہیں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے جیسا کہ امام ابن عیینہ کی روایت میں ہے۔ جناب یونس کی روایت کے درست ہونے کی دلیل

(۲۷۶۷) انظر الحدیث السابق.

عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ، سَأُخْرِجُ خَبَرَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا الْبَابَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . وَ خَبَرُ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ دَالٌّ أَيْضًا أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا هُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ .

جناب ہشام بن عروہ کی اس معنی میں روایت ہے جس میں انہوں نے یونس کی متابعت کی ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت میں اگلے باب میں بیان کروں گا ۔ ان شاء اللہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے نزول سے پہلے انصار ہی تھے جو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔

٢٧٦٨ـ ثَنَا بِخَبَرِ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ : ((إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)) . زَادَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ : فَطَافُوْا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصاری صحابہ کرام صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ناپسند کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”پھر انہوں نے سعی کرنا شروع کر دی۔“

٢٠٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَائِشَةَ لَمْ تُرِدْ بِقَوْلِهَا : هِيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا سُنَّةٌ يَتِمُّ الْحَجُّ بِتَرْكِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ”صفا مروہ کی سعی سنت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا ہے“ سے ان کی مراد یہ نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان سعی کرنا ایسی سنت ہے جس کے بغیر بھی حج مکمل ہو جاتا ہے

٢٧٦٩ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ....

عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : مَا أَرٰى

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(٢٧٦٨) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة، حديث: ١٦٤٨ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن، حديث: ١٢٧٨ـ سنن ترمذی: ٢٩٦٦ـ سنن نسائی کبریٰ: ٣٩٤٥ـ مستدرك حاكم: ٢/٢٧٠.

(٢٧٦٩) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، حديث: ١٧٩٠ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن، حديث: ٢٥٩/ ١٢٧٧ـ وانظر ما تقدم برقم: ٢٧٦٦.

عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ . قَالَتْ : وَلِمَ ؟ قُلْتُ : إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ : لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا . إِنَّمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوْا إِذَا أَهَلُّوْا أَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ . فَلَعَمْرِيْ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُوْلُ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ . فَهُمَا مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . قَوْلُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ : تُرِيْدُ عِنْدَ أَنْفُسِهِمْ فِيْ دِيْنِهِمْ .

سے عرض کیا: میری رائے یہ ہے کہ اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کروں تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا: اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ''پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے۔'' انہوں نے فرمایا: اگر بات ویسے ہی ہوتی جیسے تو کہہ رہا ہے تو پھر آیت اس طرح ہونی چاہیے تھی: ''فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا'' تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف نہ کرے۔'' بلا شبہ یہ آیت تو انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ وہ جاہلیت میں مناۃ بت کے نام پر احرام باندھتے تھے تو وہ اپنے لیے صفا مروہ کی سعی حلال نہیں سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ (مسلمان ہونے کے بعد) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے تو انہوں نے یہ بات آپ کو بتائی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ میری عمر کی قسم! جو شخص صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا حج مکمل نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: ''ان کے لیے سعی کرنا حلال نہ تھا'' اس کا مطلب ہے کہ ان کے جاہلی عقیدے کے مطابق ان کے لیے صفا مروہ کی سعی کرنا حلال نہ تھا۔

فوائد :.......ا۔ مذکورہ آیت واحادیث دلیل ہیں کہ صفا ومروہ کی سعی ارکان حج میں سے ہے اور صحت حج کے لیے سعی شرط ہے اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، صحابہ وتابعین سلف میں سے جمہور علماء کا مذہب ہے کہ صفا مروہ کی سعی ارکان حج

میں سے ایک رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

اور اس کے چھوڑنے کا خمیازہ قربانی اور کسی اور فدیہ سے پورا نہیں ہوتا۔ مالک، شافعی، احمد، اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ بھی اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (اور مذہب راجح ہے۔)

۲۰۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السَّعْيَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ وَاجِبٌ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ سَعْيًا كَانَ أَوْ مَشْيًا بِسَكِيْنَةٍ تُؤَدَّةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے، خواہ دوڑ کر کی جائے یا عام رفتار سے آرام و سکون سے چل کر کی جائے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السَّعْيَ الَّذِيْ هُوَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ فِي الْوَادِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وُجُوْبًا يَحْرُجُ تَارِكُهُ ، وَ أَنَّ الْمَشْيَ بَيْنَهُمَا جَائِزٌ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ اسْمَ السَّعْيِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَ التُّؤَدَّةِ ، وَ يَقَعُ عَلٰى سُرْعَةِ الْمَشْيِ ، وَ اسْتَدْلَلْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْلٰى بَيَانَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْوَحْيِ أَنَّ هٰذَا السَّعْيَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الْمُضِيُّ وَ الْمَشْيُ إِلَى الْجُمُعَةِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ بِقَوْلِهِ : إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ . فَلَوْ كَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا أَمَرَ بِسُرْعَةِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَمَا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ ، وَ لَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ ، وَ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضُوْعِ أَنْ جَائِزٌ أَنْ يَّقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلٰى فِعْلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا مَنْهِيٌّ عَنْهُ وَ الْاٰخَرُ مَأْمُوْرٌ بِهِ ، إِذِ اسْمُ السَّعْيِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ وَ عَلٰى سُرْعَةِ الْمَشْيِ الَّذِيْ هُوَ هَرْوَلَةٌ ، فَأَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَالسَّعْيُ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْمَشْيُ الَّذِيْ هُوَ ضِدُّ الْهَرْوَلَةِ ، وَ السَّعْيُ الَّذِيْ زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ هُوَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ الَّذِيْ هُوَ شِبْهُ الْهَرْوَلَةِ أَوِ الْهَرْوَلَةُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ سعی جو صفا اور مروہ کے درمیان وادی میں تیز دوڑنا ہے وہ ایسا واجب نہیں کہ اس کا تارک گناہ گار ہو جائے۔ بے شک عام چال چلنا بھی جائز ہے یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے متعلق میں بیان کر چکا ہوں کہ لفظ سعی (تیز دوڑنا) کا اطلاق کبھی سکون و وقار کے ساتھ چال چلنے پر بھی ہو جاتا ہے۔ اور اس لفظ کا اطلاق تیز دوڑ پر بھی ہوتا ہے۔ میں نے اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے دلیل لی تھی کہ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا نُوْدِيَ

لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ﴾ ''اے ایمان والو: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لیے جلدی کرو۔'' (الجمعة : ٩) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی توضیح کے ذمہ دار نبی اکرم ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں جس سعی کا ذکر ہے اس سے مراد جمعہ کے لیے وقار وسکون کے ساتھ چل کر جانا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جمعے کے لیے دوڑ کر آنے کا حکم دیا ہوتا تو نبی کریم ﷺ ہرگز یہ نہ فرماتے کہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم چلتے ہوئے آؤ۔ اور تم دوڑتے ہوئے نہ آؤ'' میں نے اسی مقام پر وضاحت کی تھی کہ ایک ہی اسم کو دو مختلف افعال کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔ ان میں سے ایک منع ہوتا ہے اور دوسرے کا حکم دیا گیا ہوتا ہے۔ کیونکہ ''سعی'' کا اسم اطمینان و وقار کے ساتھ چلنے اور تیز دوڑنے دونوں پر واقع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے آنے میں سعی کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت سعی کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں مذکور سعی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اس سے مراد عام چال چلنا ہے اور جس سعی سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت منع کیا ہے اس سے مراد تیز تیز چلنا ہے جو دوڑنے کے برابر ہو۔''

٢٧٧٠ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي السَّعْيِ . فَقُلْتُ لَهُ : تَمْشِيْ فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ : لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى ، وَ لَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ ، وَ أَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ .

جناب کثیر بن جمہان سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دوڑنے کی جگہ (صفا مروہ کے نشیبی علاقے) میں عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا: آپ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ پر عام چال (کیوں) چل رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ''اگر میں دوڑ لگاؤں تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر میں عام چال چلوں تو بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو عام چال چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے، اور میں ایک بوڑھا شخص ہوں (اس لیے عام رفتار سے چل رہا ہوں)۔

فوائد :......صفا ومروہ کی سعی کے دوران بطن وادی میں تیز بھاگنا مستحب ہے لیکن معذور بوڑھا یا کسی اور مرض یا معذوری میں مبتلا شخص اگر سعی میں تیز دوڑنے سے قاصر ہے تو عام چال چلنا ہی کافی ہے۔ بھاگنا سعی کے لیے شرط نہیں۔

(٢٧٧٠) صحيح: سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب امر الصفا والمروة، حديث: ١٩٠٤ـ سنن ترمذی: ٨٦٤ـ سنن نسائی: ٢٩٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٨٨ـ مسند احمد: ٢/٥٣.

٢٧٧١۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ .... عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَقَالَ : إِنْ أَمْشِيْ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ . وَإِنْ أَسْعٰى فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى .

جناب کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا (کہ آپ اس دوڑنے کے مقام پر عام چال چل رہے ہیں) تو انہوں نے فرمایا: اگر میں عام چال چلوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام چال چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر میں دوڑ لگاؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑ لگاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔“

٢٧٧٢۔ وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا فِيْ عَقِبِهِ ثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے۔

٢٧٧٣۔ وَرَوٰى سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ ، عَنْ عِكْرَمَةَ .... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَعٰى عَاماً وَ مَشٰى عَاماً . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال (صفا مروہ کے درمیان) دوڑ لگائی اور ایک سال عام چال چلے۔

٢٠٩..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنِ السَّاعِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَبْلَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ جَهْلًا بِأَنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ السَّعْيِ

جو شخص کم علمی اور جہالت کی بنا پر صفا مروہ کی سعی بیت اللہ کے طواف سے پہلے کر لے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جبکہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ بیت اللہ شریف کا طواف سعی سے پہلے ہے

٢٧٧٤۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ ....

(٢٧٧١) انظر الحديث السابق.

(٢٧٧٢) اسناده صحيح: سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب المشی بینهما، حدیث: ٢٩٨٠۔ مسند احمد: ١٥١/٢۔ وقد تقدم برقم: ٢٧٧٠.

(٢٧٧٣) اسناده ضعيف: سعید بن بشیر راوی ضعیف ہے۔

عَـنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَ كَـانَ الـنَّـاسُ يَـأْتُـوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَقُوْلُ : يَا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ ، أَوْ أَخَّـرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا . وَ كَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ : ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ مِـنْ عِـرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَ هُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَ هَلَكَ)) .

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلا۔ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوتے تو کوئی کہتا: اے اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے۔ (کوئی کہتا) میں نے یہ کام بعد میں کیا ہے یا یہ کام پہلے کر لیا ہے۔ آپ ان سب سے کہتے: ''کوئی حرج نہیں، کوئی گناہ نہیں، سوائے اس شخص کے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی اور وہ شخص ظالم ہو تو یہ وہ شخص ہے جو گناہ گار ہے اور ہلاک و برباد ہوا ہے۔''

فوائد:...... حج میں طواف قدوم کے بعد صفا مروہ کی سعی مشروع ہے لیکن اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے طواف قدوم سے قبل سعی کر لے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن ان ارکان کی ادائیگی میں ترتیب ملحوظ رکھنا افضل ہے۔

۲۱۰..... بَابُ الدُّعَاءِ عَلٰى أَهْلِ الْمِلَلِ وَ الْأَوْثَانِ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بِأَنَّ يُهْزَمُوْا وَ يُزَلْزَلُوْا

صفا اور مروہ پر کفار اور بت پرستوں پر بددعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ انہیں شکست سے دوچار کرے اور ان کے قدم اکھیڑ دے

۲۷۷۵۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، ثَنَا .... عَبْدُ الـلّٰـهِ بْـنُ أَبِـيْ أَوْفٰى ، قَالَ : اعْتَمَرَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَـطَـافَ بِـالْبَيْـتِ ، ثُـمَّ خَرَجَ يَطُوْفُ بَيْنَ الـصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَجَعَلْنَا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يُصِيْبَهُ بِشَيْءٍ ، فَسَـمِـعْتُـهُ يَدْعُوْ عَلَى الْأَحْزَابِ ، يَقُوْلُ : الـلّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ ،

''حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا کیا تو بیت اللہ شریک کا طواف کیا، پھر صفا اور مروہ کی سعی کے لیے چلے گئے تو ہم آپ کو مکہ والوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آڑ کیے ہوئے تھے کہ کہیں کوئی کافر آپ کو تیر نہ مار دے یا کوئی اور تکلیف نہ پہنچا دے۔ اس دوران میں میں نے آپ کو کافر جماعتوں پر بددعا کرتے ہوئے سنا، آپ فرمار ہے تھے: "اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ،

(۲۷۷۵) مسند احمد: ۴/ ۳۸۱ وسنن کبریٰ نسائی: ۴۲۰۶ بتمامہ۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من لم یدخل الکعبۃ، حدیث: ۱۶۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول الکعبۃ للحاج، حدیث: ۱۳۳۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۹۰ بذکر الطواف وغیرہ. صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب الدعاء علی المشرکین بالھزیمۃ، حدیث: ۲۹۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب استحباب الدعاء بالنصر، حدیث: ۱۷۳۲/۲۱۔ سنن ترمذی: ۱۶۷۸۔ سنن ابن ماجہ: ۲۷۹۶ بذکر الدعاء.

أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ.

سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اَهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔" "اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، کافر جماعتوں کو شکست فاش دینے والے۔ اے اللہ! انہیں شکست و ناکامی سے دو چار کر دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے۔"

فوائد:......عمرہ وغیرہ میں دوران سعی کفار و مشرکین کی ہلاکت وغیرہ کی دعا کرنا مسنون ہے۔

۲۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَعْذُوْرِ فِي الرُّكُوْبِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

معذور شخص کے لیے رخصت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی سواری پر بیٹھ کر کر لے

۲۷۷۶۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ ، عَنْ مَالِكٍ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ مَالِكٍ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ أَيْضاً ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ وَ هِيَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ ، فَقَالَ : ((طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَ أَنْتِ رَاكِبَةٌ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ .

حضرت زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ آئیں تو وہ بیمار تھیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی بیماری کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: "تم سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لو۔" یہ جناب الدورقی کی روایت ہے۔

فوائد:......۱۔ سواری پر طواف کرنا جائز ہے۔

۲۔ طواف میں عورتیں مردوں سے علیحدہ رہیں اور اختلاط سے گریز کریں۔

۲۱۲..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ الْعِلَلِ الَّتِيْ لَهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ.

ان وجوہات کا بیان جن کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی

وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ اسْتِنَانَ السُّنَّةِ قَدْ تَكُوْنُ فِي الْإِبْتِدَاءِ لِعِلَّةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَ تَبْقَى السُّنَّةُ إِلَى اٰخِرِ الْأَبَدِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَعٰى بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا و

(۲۷۷۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب ادخال البعیر فی المسجد لعلة، حدیث: ٤٦٤۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی البعیر، حدیث: ۱۲۷٦ وقد تقدم برقم: ٥٢٣.

الْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ ، فَبَقِيَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ إِلَى اٰخِرِ الْأَبَدِ

یہ مسئلہ بھی اسی جنس سے ہے جسے میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ کوئی سنت ابتداء میں کسی علت کی بنا پر رائج ہوتی ہے۔ پھر وہ علت ختم ہو جاتی ہے اور سنت تا قیامت باقی رہتی ہے کیونکہ (ابتداء میں) نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی مشرکوں کو اپنی قوت وطاقت دکھانے کے لیے کی تھی (پھر یہ علت تو ختم ہو گئی) مگر یہ سنت تا قیامت باقی رہے گی

۲۷۷۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالُوْا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ بِالْبَيْتِ ، وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ : لِيَرٰى قُرَيْشًا قُوَّتَهُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی اس لیے کی تھی تاکہ مشرکین آپ کی قوت وطاقت دیکھ لیں۔ جناب مخزومی کی روایت میں ہے: تاکہ قریش والے آپ کی قوت دیکھ لیں۔

فوائد :......اس حدیث میں یہ علت بیان ہوئی ہے کہ طواف میں اور صفا مروہ کی سعی میں تیز چلنے کا سبب یہ تھا کہ مشرکین کو یہ باور کرایا جائے کہ مسلمان قوی اور مضبوط ہیں۔ اگرچہ اس عمل کا مقصد کفار ومشرکین پر مسلمانوں کی قوت کی دھاک بٹھانا تھا لیکن یہ عمل حج کے لیے مستقل سنت قرار دے دیا گیا۔ لہٰذا طواف کے لیے تین چکر اور صفا مروہ کی سعی کے دوران تیز چلنا مسنون ومستحب ہے۔

۲۱۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رُكُوبِ مَنْ بِالنَّاسِ إِلَيْهِ الْحَاجَةُ وَ الْمَسْأَلَةُ عَنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ إِذَا كَثُرَ الزِّحَامُ عَلَى الْعَالِمِ ، وَ لَمْ يُمْكِنْ سُؤَالُهُ ، إِذَا كَانَ الْعَالِمُ مَاشِياً بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

جب مذہبی راہنما اور عالم دین صفا اور مروہ کے درمیان پیدل چل رہا ہو اور لوگوں نے اس سے اپنے دینی مسائل پوچھنے ہوں جو اس کے پیدل چلنے کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسے ہجوم کی وجہ سے عالم دین سواری پر بیٹھ کر صفا مروہ کی سعی کر سکتا ہے

(۲۷۷۷) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروۃ، حدیث: ۱۶۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، حدیث: ۲۴۱/ ۱۲۶۶۔ سنن نسائی: ۲۹۸۲۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۱۔ مسند الحمیدی: ۴۹۷ وانظر ما تقدم برقم: ۲۷۱۹۔

۲۷۷۸۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنِي عِيسَى عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ . زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ ابْنُ مَعْمَرٍ لِيَسْأَلُوْهُ وَ إِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : إِنَّ النَّاسَ غَشَّيُوْهُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی سواری پر بیٹھ کر کی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں۔ کیونکہ لوگوں نے آپ کو چاروں طرف سے ڈھانپ لیا تھا۔ جناب عبدالرحمٰن اور ابن معمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: تا کہ لوگ آپ سے دینی مسائل پوچھ سکیں، کیونکہ (پیدل چلتے ہوئے) لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا تھا۔

۲۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الرُّكُوْبِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ إِذَا أُوْذِيَ الطَّائِفُ بَيْنَهُمَا بِالْإِزْدِحَامِ عَلَيْهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرُّكُوْبَ بَيْنَهُمَا إِبَاحَةٌ لَا أَنَّهُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ ، وَ لَا أَنَّهُ سُنَّةٌ فَضِيْلَةٌ بَلْ هِيَ سُنَّةٌ إِبَاحَةٌ

صفا اور مروہ کی سعی کے دوران میں سواری پر بیٹھنے کی رخصت ہے جبکہ سعی کرنے والے کو لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ صفا اور مروہ کے درمیان سواری پر بیٹھنا جائز ہے، نہ یہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ سنت فضیلت بلکہ یہ جواز کے لیے ہے

۲۷۷۹۔ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَرَأَيْتَ الرُّكُوْبَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَ ، قَوْمُكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا سُنَّةٌ . قَالَ : صَدَقُوْا ، وَ كَذَبُوْا . جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ ، فَجَعَلَ يَطُوْفُ بَيْنَ

جناب ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ صفا اور مروہ کی سعی سوار ہو کر کرنے کا کیا حکم ہے کیونکہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ یہ سنت نبوی ہے۔ انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے (کہ نبی اکرم نے صفا مروہ کی سعی سوار ہو کر کی تھی) اور یہ بات غلط

(۲۷۷۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ، حدیث: ۱۲۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۸۰۔ سنن نسائی: ۲۹۷۸۔ مسند احمد: ۳/۳۱۷۔

(۲۷۷۹) تقدم تخریجہ برقم: ۲۷۰۷۔

الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَخَرَجَ أَهْلُ مَكَّةَ حَتّٰى خَرَجَ النِّسَاءُ ، وَ كَانَ لَا يُضْرَبُ أَحَدٌ عِنْدَهُ ، وَ لَا يَدْعُوْنَهُ ، فَدَعَا بِرَاحِلَتِهِ ، فَرَكِبَ وَ لَوْ يَتْرُكُ لَكَانَ الْمَشْيُ أَحَبَّ إِلَيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ : صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا يُرِيْدُ ، صَدَقُوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَكِبَ بَيْنَهُمَا ، وَ كَذَبُوْا بِقَوْلِ إِنَّهُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاجِبَةٍ وَ لَا فَضِيْلَةٍ ، وَ إِنَّمَا هِيَ إِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ وَ لَا فَضِيْلَةٌ .

کی ہے (کہ یہ سنت ہے)۔ (اصل واقعہ یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو صفا اور مروہ کی سعی شروع کی، پس اہل مکہ نکل آئے حتی کہ عورتیں بھی آپ کی زیارت کے لیے آ گئیں۔ اور آپ کے پاس سے کسی کو مار کر ہٹایا نہیں جاتا تھا اور نہ آپ کو لوگ چھوڑتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو گئے اور اگر لوگ آپ کو پیدل سعی کرنے دیتے تو آپ کو پیدل سعی کرنا ہی زیادہ پسند تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ ''انہوں نے سچ کہا ہے اور غلط بیانی بھی کی ہے۔'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ انہوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صفا مروہ کی سعی سوار ہو کر کی تھی اور ان کی یہ بات غلط ہے کہ یہ سنت موکدہ یا فضیلت کی حامل سنت ہے، بے شک یہ تو صرف جواز کے لیے ہے نہ واجب ہے نہ فضیلت کا باعث۔''

فوائد:......۱۔ سواری پر طواف کرنا اور صفا مروہ کی سعی کرنا جائز و مسنون ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کا سواری پر طواف کرنے اور صفا مروہ کی سعی کرنے کا مقصود یہ تھا کہ لوگ ارکان حج سیکھ لیں، علت جو بھی ہو آپ ﷺ کا یہ عمل سواری استعمال کرنے کے جواز کی دلیل ہے۔

۲۱۵..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْمِحْجَنِ لِلطَّائِفِ الرَّاكِبِ

سواری پر طواف کرنے والا شخص چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر سکتا ہے

۲۷۸۰۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا، آپ اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔''

(۲۷۸۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب استلام الرکن بالمحجن، حدیث: ۱۶۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر غیرہ، حدیث: ۱۲۷۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۷۷۔ سنن نسائی ۲۹۵۷۔ مسند احمد: ۲۹۴۸.

٢٧٨١ـ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِىءُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوٰى يَوْمَ الْفَتْحِ لِيَسْتَلِمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن اپنی اونٹنی قصویٰ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔ آپ اپنی لاٹھی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

٢١٦..... بَابُ تَقْبِيْلِ طَرَفِ الْمِحْجَنِ إِذَا اسْتَلَمَ بِهِ الرُّكْنَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

حجر اسود کو چھڑی کے ساتھ چھونے کے بعد چھڑی کے اس کنارے کو بوسہ دینے کا بیان، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

٢٧٨٢ـ ثنا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثنا حَفْصٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ الْعَدَنِيَّ ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ مَلِيْكٍ الْعَدَنِيُّ ، ثنا ....

أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى نَاقَتِهِ ـ أَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ـ وَهُوَ لَيَسْتَلِمُ بِمِحْجَنِهِ ، وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ .

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی یا اپنی سواری پر بیٹھ کر طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ اپنی لاٹھی کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے اور لاٹھی کے اس کنارے کو چوم لیتے۔

٢٧٨٣ـ ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثنا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوْذٍ ، حَدَّثَنِي ....

أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ ، وَيَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمِحْجَنِهِ . قَالَ: وَأَرَاهُ يُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا فَطَافَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ .

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کو اپنی لاٹھی کے ساتھ چھوتے تھے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ چھڑی کے کنارے کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر آپ صفا کی طرف گئے تو آپ نے اپنی سواری پر سعی کی۔

(٢٧٨١) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٣٨١٧ـ مسند ابى يعلى كما فى مجمع الزوائد: ٢/٢٤٣ـ

(٢٧٨٢) انظر الحديث الآتى.

(٢٧٨٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، حديث: ١٢٧٥ـ سنن ابى داؤد: ١٨٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٤٩ـ مسند احمد: ٥/٤٥٤.

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران طواف حجر اسود کو چھونا مستحب فعل ہے لیکن اگر سوار یا کوئی اور شخص حجرِ اسود کو ہاتھ سے چھو نہ سکے تو چھڑی سے چھو کر اس چھڑی کو چومنا جائز ہے۔ شافعیہ اسی مذہب کے قائل ہیں۔

(شرح النووی: ۹/ ۲۰)

۲۱۷..... بَابُ إِحْلَالِ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا حلال ہو جاتا ہے (تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں)

۲۷۸۴۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهٗ ، (ح) وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا مَالِكٌ - يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَلْنَا بِالْعُمْرَةِ ، فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر حج پر) نکلے تو ہم نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا، لہٰذا جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو گئے۔

۲۷۸۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ - ثَنَا حَبِيْبٌ - وَ هُوَ الْمُعَلِّمُ - قَالَ ، قَالَ عَطَاءٌ ، حَدَّثَنِي ....

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهٗ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً ، ثُمَّ يَطُوْفُوْنَ ، ثُمَّ يُقَصِّرُوْا أَوْ يَحْلِقُوْا ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے حج کو عمرہ بنا لیں پھر بیت اللہ شریف کا طواف کریں، سر کے بال کٹوا لیں یا منڈوا لیں (اور حلال ہو جائیں) سوائے ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی کے جانور ہیں (تو وہ حج قران کریں)۔"

(۲۷۸۴) تقدم تخريجه برقم: ۲٦۰۷۔ وسياتی برقم: ۲۷۸۸.

(۲۷۸۵) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب تقضی الحائض المناسك كلها، حديث: ۱٦۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۸۹۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۵.

٢١٨..... بَابُ إِبَاحَةِ وَطْيءِ الْمُتَمَتِّعِ النِّسَاءَ مَا بَيْنَ الْإِحْلَالِ مِنَ الْعُمْرَةِ إِلَى الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ ، وَ إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَرِيبٌ

حج تمتع کرنے والا شخص عمرے کی ادائیگی کے بعد احرام کھولنے سے لے کر حج کا احرام باندھنے کے دوران بیوی سے ہمبستری کرسکتا ہے اگر چہ عمرے کا احرام کھولنے اور دوبارہ حج کا احرام باندھنے میں چند دن کا وقفہ ہی ہو

٢٧٨٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ عَطَاءٌ قَالَ .... جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ رَابِعٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نُحِلَّ ، فَقَالَ : ((أَحِلُّوْا وَ أَصِيْبُوا النِّسَاءَ)) . قَالَ عَطَاءٌ ، قَالَ جَابِرٌ : وَ لَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيْبُوا النِّسَاءَ وَ لٰكِنَّهُ أَحَلَّهُ لَهُمْ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چار تاریخ کی صبح کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ پھر جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا (کہ عمرہ کر کے) احرام کھول دو۔ اور فرمایا: ”احرام کھول دو اور اپنی بیویوں سے ہمبستری کر سکتے ہو۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ نے صحابہ کرام پر بیویوں سے جماع کرنا لازمی قرار نہیں دیا تھا لیکن آپ نے ان کے لیے حلال قرار دیا تھا (کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں۔)

فوائد:......١۔ حج تمتع کرنے والا طواف کعبہ اور صفا مروہ کی سعی کے بعد احرام اتار دے گا اور حلال ہو جائے گا۔ پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام دوبارہ باندھے گا، عمرہ اور حج کے درمیانی وقفہ میں وہ حلال ہے اور اس پر حج وعمرہ کی کوئی پابندی لاگو نہیں ہوگی۔

٢۔ حج تمتع کا ارادہ رکھنے والا طواف وسعی کے بعد فارغ ہو کر بیویوں سے مباشرت کرسکتا ہے اور وہ عمل بھی کرسکتا ہے جو احرام کی وجہ سے اس پر حرام ہوتے تھے۔

٢١٩..... بَابُ ذَبْحِ الْمُعْتَمِرِ وَ نَحْرِهِ وَ هَدْيِهِ حَيْثُ شَاءَ مِنْ مَكَّةَ

عمرہ کرنے والا شخص مکہ مکرمہ میں جہاں چاہے اپنا قربانی کا جانور ذبح یا اونٹ کو نحر کرسکتا ہے

٢٧٨٧۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ وَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ ، ح وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

(٢٧٨٦) تقدم طرفه برقم: ٩٥٧ وانظر الحديث السابق.

(٢٧٨٧) اسناده صحيح: الصحيحة: ٢٤٦٤۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الصلاة بجمع، حديث: ١٩٣٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٤٨۔ مسند احمد: ٤٢٦/٣۔ سنن الدارمی: ١٨٧٩۔ سنن کبریٰ نسائی: ٤٠٩٠.

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَ مَنْحَرٌ)).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ کی ہر شاہراہ راستہ بھی ہے اور قربان گاہ بھی ہے۔''

فوائد:......حج وعمرہ کرنے والے کے لیے حرم مکی کے اندر قربانی کرنا لازم ہے اور نحر کی جگہیں منیٰ اور مکہ کے تمام راستے ہیں، جہاں میسر آئے ان مقامات پر حرم مکی کے اندر قربانی کرنا جائز ہے۔

۲۲۰...... بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَقْدَمُ مَكَّةَ وَ هِيَ حَائِضٌ

عمرے کا احرام باندھنے والی عورت مکہ مکرمہ میں حیض کی حالت میں پہنچے تو وہ کیا کرے

۲۷۸۸۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ : فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ أَنَا حَائِضٌ ، وَ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ ، وَ لَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((انْقُضِيْ رَأْسَكِ ، وَ امْتَشِطِيْ ، وَ أَهِلِّيْ بِالْحَجِّ ، وَ دَعِي الْعُمْرَةَ)). قَالَتْ : فَفَعَلْتُ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ . قَالَ : ((هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ كُنْتُ زَمَاناً يَتَخَالَجُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ فِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں (سفر پر) نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا اور تلبیہ پکارا۔ وہ فرماتی ہیں: میں مکہ مکرمہ اس حال میں پہنچی کہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا اور نہ صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے بال کھول دو، کنگھی کرلو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کے اعمال ترک کردو۔ لہٰذا میں نے ایسے ہی کیا۔ پھر جب ہم نے حج ادا کرلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا (تاکہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ سکوں) پس میں نے عمرہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تمہارے عمرے کے بدلے میں ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کافی عرصے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے بارے میں میرا دل الجھن اور تردد کا شکار تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۷۸۸) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب كيف تهل الحائض والنفساء، حديث: ۱۵۵۶۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ۱۲۱۱۔ سنن ابى داؤد: ۱۷۸۱۔ سنن نسائى: ۲۷٦۵ وانظر ما تقدم برقم: ۲٦۰٦.

خَبرِ عَائِشَةَ ، وَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا : انْقِضِي رَأْسَكِ وَ امْتَشِطِي ، وَ كُنْتُ أَفْرُقُ أَنْ يَكُوْنَ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَائِشَةَ بِرَفْضِ الْعُمْرَةِ ثُمَّ وَجَدْتُ الدَّلِيْلَ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا وَ ذٰلِكَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرٰى أَنَّ الْمُعْتَمِرَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ حَلَّ لَهُ جَمِيْعُ مَا يَحِلُّ لِلْحَاجِّ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، وَ كَانَ يَحِلُّ لِعَائِشَةَ بَعْدَ دُخُوْلِهَا الْحَرَمَ نَقْضَ رَأْسِهَا وَ الْإِمْتِشَاطَ حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ عَبْدَ الْجَبَّارِ ، ثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْهَا أَنْ تَنْقُضَ شَعْرَهَا وَ تَغْسِلَهُ ، وَ قَالَتْ : إِنَّ الْمُعْتَمِرَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِّ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ : إِنَّمَا أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتْرُكَ الْعَمَلَ بِعُمْرَةٍ مِنَ الطَّوَافِ وَ السَّعْيِ لَا أَنْ تَرْفُضَ الْعُمْرَةَ ، وَ أَمَرَهَا أَنْ تُهِلَّ بِالْحَجِّ فَتَصِيْرُ قَارِنَةً . وَ هٰذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ كَفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ قَالَ : مَا أَرٰى سَبِيْلَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ

کا انھیں یہ فرمانا: ”اپنے سر کے بال کھول دو اور کنگھی کر لو۔“ مجھے خدشہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دینے میں ہمارے مخالفین کے مذہب کی دلیل ہے جو اس مسئلہ میں کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ فسخ کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر مجھے اپنے مذہب اور موقف کے درست ہونے کی دلیل مل گئی اور وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف یہ تھا کہ عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو جائے تو اس کے لیے وہ تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں جو حج کرنے والے پر جمرہ عقبہ کی رمی کر لینے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حدود حرم میں داخل ہونے کے بعد بال کھولنا اور کنگھی کرنا حلال تھا۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو انہوں نے بیان کی ہے۔ حضرت عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے بال کھول دے اور انہیں دھو لے، اور انہوں نے فرمایا: بے شک عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ اسی طرح حلال ہو جاتا ہے جیسے حاجی جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد حلال ہو جاتا ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کو ان کے عمرے میں طواف اور سعی سے روکا تھا، یہ نہیں کہ انہیں عمرہ فسخ کرنے کا حکم دیا تھا۔ آپ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ حج کا احرام باندھ کر حج قران کی نیت کر لیں۔ امام شافعی کی یہ رائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل جیسی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا تھا پھر کہنے لگے: میرے خیال میں حج اور عمرے کا حکم و طریقہ ایک ہی ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی

أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ ، فَقَرَنَ الْحَجَّ إِلَى الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ لِلْعُمْرَةِ وَ يَسْعٰى لَهَا ، فَصَارَ قَارِناً وَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا : هٰذِهٖ مَكَانُ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ لَمْ يُمْكِنْكِ الْعَمَلَ لَهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي الْمَسْأَلَةِ الطَّوِيْلَةِ فِيْ تَأْلِيْفِ أَخْبَارِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

ہے، اس طرح انہوں نے عمرے کی سعی اور طواف کرنے سے پہلے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی ملا لیا۔ اور وہ حج قران کرنے والے بن گئے اور نبی اکرم ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرمانا: ”یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اعمال تم ادا نہیں کر سکی تھی وہ اب ادا کر لیے ہیں۔ یہ ان کا بدلہ ہو گئے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو ایک طویل مسئلے میں بیان کیا ہے جس میں میں نے حجۃ الوداع کے بارے میں صحابہ کرام کی روایات اور ان کے مختلف الفاظ کو جمع کر کے ان میں معنوی اتحاد واتفاق پیدا کیا ہے۔

فوائد:......جس عورت نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا ہے اور وہ عمرہ کے دنوں میں حیض میں مبتلا ہو تو عمرہ کو موخر کر کے حج کے بعد ادا کرے گی۔

۲۲۱..... بَابُ مَقَامِ الْقَارِنِ وَ الْمُفْرِدِ بِالْحَجِّ وَ الْإِحْرَامِ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ

حج قران اور حج مفرد کرنے والے یوم النحر تک حالت احرام ہی میں رہیں گے

۲۷۸۹۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهٗ ، (ح) ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعاً)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ حج اور عمرے کا احرام باندھے پھر وہ عمرے کے بعد احرام نہ کھولے حتی کہ (۱۰ ذوالحجہ کو) حج اور عمرے دونوں کا احرام اکٹھا کھولے گا۔“

۲۷۹۰۔ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ الْعَبْدِيَّ ـ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

(۲۷۸۹) انظر الحديث السابق.

(۲۷۹۰) سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب حجة رسول الله ﷺ، حديث: ۳۰۷۵۔ مسند احمد: ۱۴۱/۶ وانظر ما تقدم برقم: ۲۶۰۵.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ عَلٰى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ : فَمِنَّا مَنْ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ مَعاً ، وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ مُفْرِدًا ، وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرِدَةٍ ، فَمَنْ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ فَلَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ ، وَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرِدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَقَدْ قَضٰى عُمْرَتَهٗ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں روانہ ہوئے تو ہم نے تین قسم کے احرام باندھے تھے۔ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔ہم میں سے کچھ افراد نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا تو جس شخص نے حج اور عمرے کا احرام باندھا تھا تو وہ مناسک حج ادا کرنے تک کسی پابندی سے آزاد نہ ہو جو اس پر احرام کی وجہ سے لاگو ہوئی تھیں۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا تو وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد فارغ ہو گیا حتیٰ کہ اس نے (۸ ذوالحجہ کو) حج کا احرام باندھا۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج افراد اور حج قران کرنے والا یوم نحر کو طواف، صفا مروہ کی سعی اور نحر سے فراغت کے بعد حلال ہوگا، اور ان اعمال کے بعد احرام کھول سکتا ہے۔

۲۲۲..... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ مَاشِياً مِنْ مَكَّةَ ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عِيسَى بْنِ سَوَادَةَ هٰذَا

مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کی فضیلت، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ عیسیٰ بن سواد کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۲۷۹۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا عِيسَى بْنُ سَوَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ....

عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضاً شَدِيْداً فَدَعٰى وَلَدَهٗ ، فَجَمَعَهُمْ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِياً حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَكَّةَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ

جناب زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر جمع کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس شخص نے مکہ مکرمہ سے پیدل چل کر حج ادا کیا حتیٰ کہ وہ واپس مکہ مکرمہ آ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھ

(۲۷۹۱) اسنادہ ضعیف حداً۔ عیسیٰ بن سوادۃ منکر الحدیث راوی ہے۔الضعیفۃ: ٤٦٥۔ معجم کبیر طبرانی: ۱٦۹/۳۔ مجمع الزوائد: ۲۰۹/۳۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۷۸۔

خُطْوَةٍ سَبْعَمِائَةِ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ)) . قِيلَ لَهُ مَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ ؟ قَالَ : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

دیتے ہیں۔ ہر نیکی حرم کی نیکیوں کی مثل ہوگی۔" ان سے پوچھا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر نیکی دس کروڑ نیکیوں کے برابر ہوگی۔

۲۲۳..... بَابُ عَدَدِ حَجِّ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ صِفَةُ حَجِّهِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا

آدم علیہ السلام کے حجوں کی تعداد اور کیفیت کا بیان، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ قاسم بن عبدالرحمٰن کے بارے میں میرا دل غیر مطمئن ہے

۲۷۹۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيْدَ بِعِبَادَانَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ وَ هُوَ نَبْتُكَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ آدَمَ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ اٰتِيَةٍ ، لَمْ يَرْكَبْ قَطُّ فِيهِنَّ مِنَ الْهِنْدِ عَلٰى رِجْلَيْهِ)) .

حضرت ابن عباس، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے ایک ہزار حج کیے، ہر بار ہندوستان سے پیدل چل کر آئے کسی حج میں بھی سواری پر نہیں آئے۔"

۲۲۴..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ ذِى الْحَجَّةِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ

لوگوں کو مناسک حج سکھانے کے لیے سات ذوالحجہ کو امام کا خطبہ دینا

۲۷۹۳۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِى سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ خَطَبَ النَّاسَ وَ أَخْبَرَهُمْ بِمَنَاسِكِهِمْ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) سے ایک دن پہلے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور انہیں حج کے مناسک بتائے۔

۲۲۵..... بَابُ إِهْلَالِ الْمُتَمَتِّعِ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَكَّةَ

حج تمتع کرنے والا شخص یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ مکرمہ سے احرام باندھے گا اور تلبیہ پکارے گا

(۲۷۹۲) اسناده ضعيف جدا۔ قسم بن عبدالرحمٰن انصاری راوی سخت ضعیف ہے۔ الضعيفة: ۵۰۹۲.

(۲۷۹۳) اسناده صحيح، سنن الكبرىٰ بيهقى: ۱۱۱/۵۔ مستدرك حاكم: ۴۶۱/۱۔ الصحيحة: ۲۰۸۲.

٢٧٩٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ـ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ: ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُخْبِرُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَأَمَرَنَا بَعْدَ مَا طُفْنَا أَنْ نَحِلَّ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا أَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْطَلِقُوْا إِلٰى مِنًى فَأَهِلُّوْا)) قَالَ : فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حج کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ نے ہمیں بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کے بعد احرام کھولنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم (۸ ذوالحجہ کو) منیٰ جانے کا ارادہ کرو تو (دوبارہ) احرام باندھ لینا۔‘‘ چنانچہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

٢٧٩٥ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، (ح) ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، ثَنَا دَاوُدُ ، عَنْ أَبِي نَضْرٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا طُفْنَا بِالْبَيْتِ ، قَالَ : ((إِجْعَلُوْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ)) . قَالَ : فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ صَرَخْنَا بِالْحَجِّ وَ انْطَلَقْنَا إِلٰى مِنًى .

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے۔ (مکہ مکرمہ پہنچ کر) جب ہم نے طواف کر لیا تو آپ نے فرمایا: ’’اپنے اس حج کو عمرے میں تبدیل کر لو، سوائے اس کے جو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے۔‘‘ تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔ پھر جب یوم ترویہ آیا تو ہم نے حج کا تلبیہ پکارا اور منیٰ کی طرف چلے گئے۔

فوائد :......آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ میں پہنچنا مسنون ہے پھر اگر حج قران یا افراد والا حاجی ہو تو وہ احرام ہی میں منیٰ پہنچے گا اور حج تمتع کرنے والا یوم ترویہ کو احرام باندھے گا۔ (فقه السنه : ١/ ٦٣٥)

٢٢٦..... بَابُ وَقْتِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰى مِنًى

یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہونے کے وقت کا بیان

٢٧٩٦ـ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ....

(٢٧٩٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث : ١٢١٤ـ مسند احمد : ٣/ ٣٧٨ـ صحيح ابن حبان : ٣٧٨٥.

(٢٧٩٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز التمتع في الحج والقران، حديث : ١٢٤٧ـ مسند احمد : ٣/ ٥ـ صحيح ابن حبان : ٣٧٨٢.

(٢٧٩٦) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم : ٩٥٨.

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ؟ قَالَ : بِمِنًى . قُلْتُ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ ؟ قَالَ : بِالْأَبْطَحِ . ثُمَّ قَالَ : افْعَلْ كَمَا فَعَلَ أُمَرَاؤُكَ .

جناب عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور ان سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی ہو۔ آپ ﷺ نے یوم الترویہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا: روانگی والے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ابطح میں۔ پھر فرمایا: تم ویسے ہی کرو جیسے تمہارے حکمران کریں۔ (وہ جہاں نماز پڑھیں تم وہیں پڑھ لو۔)

٢٧٩٧۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، ثَنَا ....

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ ، قَالَ : لَقِيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَلٰى حِمَارٍ مُتَوَجِّهاً إِلٰى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ ؟ قَالَ : صَلِّ حَيْثُ يُصَلِّيْ أُمَرَاؤُكَ . وَ قَالَ ابْنُ هِشَامٍ : عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ .

جناب عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملا جبکہ وہ گدھے پر بیٹھ کر منیٰ کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے ان سے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے آج کے دن (۸ ذوالحجہ کو) نماز ظہر کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: تم وہیں نماز پڑھو جہاں تمہارے حکمران پڑھیں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ آٹھ ذوالحجہ کو ظہر سے قبل منیٰ میں پہنچنا مستحب ہے اور اس حساب سے مکہ سے منیٰ کا رخ کرنا چاہیے کہ نماز ظہر کے وقت حجاج منیٰ میں پہنچ کر نماز ظہر امام کی اقتداء میں ادا کریں۔

٢٢٧..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يُصَلِّي الْإِمَامُ وَ النَّاسُ بِمِنًى قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلٰى عَرَفَةَ

ان نمازوں کی تعداد کا بیان جو امام اور لوگ عرفات روانہ ہونے سے پہلے منیٰ میں ادا کریں گے

٢٧٩٨۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيٰى ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ ....

(٢٧٩٧) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٩٥٨.

(٢٧٩٨) صحيح: مستدرك حاكم: ٤٦١/١ ـ سنن كبرىٰ بيهقي: ١٢٢/٥ ـ مجمع الزوائد: ٢٥٠/٣ بحواله طبراني.

ابـنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ - وَ قَالَ مَرَّةً مِـنْ سُنَّةِ الْإِمَامِ - أَنْ يُّصَلِّيَ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْغُرُوْبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ بِمِنًى .

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج کا سنت طریقہ، اور ایک بار فرمایا: امام کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کرے۔

٢٧٩٩- ثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ الْبَجَلِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ....

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِمِنًى .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کی تھیں۔

فوائد :...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الترویۃ (آٹھ ذوالحجہ) کو مقام ابطح (منیٰ) میں پڑاؤ ڈالتے تھے اور ابوبکر، عمر، ابن عمر اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا لیکن عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جگہ نزول کرتے اور وہ یہ عذر پیش کرتے تھے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتفاقی منزل تھی، بالقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نزول نہ فرمایا تھا لیکن مالک، شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اقتداء کی وجہ سے اس جگہ نزول کو مستحب قرار دیتے ہیں اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ جو شخص یہاں قیام نہ کرے اس پر کوئی فدیہ نہیں، پھر منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنا اور یہاں کچھ رات یا تمام رات گذارنا مستحب فعل ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵۹)

۲۲۸..... بَابُ وَقْتِ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کے وقت کا بیان

٢٨٠٠- ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ يُّصَلِّيَ الْإِمَامُ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ الصُّبْحَ بِمِنًى ، ثُـمَّ يَغْدُوْ إِلَى عَرَفَةَ ، فَيَقِيْلُ حَيْثُ قُضِيَ لَهُ ، حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ ، ثُـمَّ صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً ، ثُمَّ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ امام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائے پھر صبح کے وقت عرفات روانہ ہو جائے اور جو جگہ میسر آئے وہاں دوپہر کو آرام کرے۔ حتیٰ کہ جب سورج ڈھل جائے تو لوگوں کو خطبہ دے۔ پھر نماز ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کرے۔ پھر سورج غروب ہونے تک

(٢٧٩٩) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء فى الخروج الى منى، حديث: ٨٨٠- مسند احمد: ٢٩٦/١- سنن الدارمی: ١٨٧١- مستدرك حاكم: ٤٦١/١.

(٢٨٠٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٧٩٨.

وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ يُفِيْضُ فَيُصَلِّيْ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَوْ حَيْثُ قَضَى اللّٰهُ ، ثُمَّ يَقِفُ بِجَمْعٍ ، حَتّٰى إِذَا أَسْفَرَ دَفَعَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ، فَإِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ ، حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ .

عرفات میں کھڑے ہو کر دعا و گریہ زاری کرے۔ پھر وہاں سے چلے اور مزدلفہ میں آ کر نماز پڑھے یا جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہو پڑھ لے پھر مزدلفہ میں ٹھہرا رہے حتیٰ کہ جب صبح روشن ہو جائے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہو جائے۔ پھر جب (منیٰ پہنچ کر) جمرہ کبریٰ کو رمی کر لے گا تو اس کے لیے عورتوں سے ہمبستری اور خوشبو کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جائے گی جو (احرام کی وجہ سے) اس پر حرام تھیں۔ حتیٰ کہ جب بیت اللہ کا طواف کر لے گا۔ (تو وہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔)

۲۸۰۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : مِنْ سُنَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَرُبَّمَا اخْتَلَفَا فِي الْحَرْفِ وَالسِّنِّ . وَقَالَ : فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءُ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَا النِّسَاءِ ، لِأَنَّ عَائِشَةَ خَبَّرَتْ أَنَّهَا طَيَّبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَيْتِ .

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کا طریقہ یہ ہے ۔پھر مکمل حدیث بیان کی۔ راویوں کا کچھ الفاظ میں اختلاف ہے۔ اور فرمایا: تو اس پر عورت کے سوا ہر چیز حلال ہو جائے گی جو اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام تھی۔ حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کا طواف کر لے (تو پھر وہ بھی حلال ہو جائے گی)۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح اور درست بات یہی ہے کہ جمرہ پر رمی کرنے کے بعد اس کے لیے بیوی سے ہمبستری کے سوا ہر چیز حلال ہو جائے گی کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔

۲۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ الْغُدُوُّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَا قَبْلَهُ

اس بات کا بیان کہ منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کا مسنون طریقہ سورج طلوع ہونے کے بعد روانہ ہونا ہے۔ اس سے پہلے نہیں

۲۸۰۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا

(۲۸۰۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۷۹۸.

جَعْفَرٌ ....

عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ أَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهٗ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةٍ ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا .

جناب محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: پھر جب یوم الترویہ آیا تو رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر منیٰ پہنچ گئے۔ آپ نے منیٰ میں ہمیں، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر آپ کچھ دیر ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہوگیا (تو عرفات روانہ ہوگئے) آپ نے اپنے لیے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمے کو نصب کرنے کا حکم دیا۔ جو وادی نمرہ میں لگا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چل کر عرفات پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کے لیے وادی نمرہ میں خیمہ لگا دیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ اس میں تشریف فرما ہوگئے۔“

۲۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اتَّبَعَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فِيْ غُدُوِّهِ مِنْ مِنًى حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذْ قَدْ أُمِرَ بِاتِّبَاعِهِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ وَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے منیٰ سے سورج طلوع ہونے کے بعد روانگی میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اتباع کی ہے کیونکہ آپ کو ان کو اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (انعام : ۹۰) ”یہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی، لہٰذا (اے نبی) آپ بھی ان کے طریقے کی پیروی کریں۔“ جناب ابن اَبی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے

۲۸۰۳۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيْ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ ، (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ أَبُوْ هَاشِمٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، عَنْ أَيُّوْبَ ....

عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ

جناب ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی آدمی

(۲۸۰۲) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الجمع بین الظهر والعصر، حدیث: ۶۰۵۔ تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳٤ و ۲۶۸۷.

(۲۸۰۳) اسنادہ صحیح موقوفاً۔ مصنف ابن ابی شیبة: ٤/۷، ح: ۱۵۱۷۷۔ ۱۵۱۷۸.

قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : إِنِّيْ مُصَفِّفٌ مِنَ الْأَهْلِ وَ الْحَمُوْلَةِ ، إِنَّمَا حَمُوْلَتُنَا هٰذِهِ الْحُمُرُ الدِّيَانَةُ ، أَفَأُفِيْضُ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ؟ فَقَالَ : أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ فَإِنَّهُ بَاتَ بِمِنًى حَتّٰى أَصْبَحَ وَ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ سَارَ إِلٰى عَرَفَةَ ، حَتّٰى نَزَلَ مَنْزِلَهُ مِنْهَا ، وَ قَالَ مُؤَمَّلٌ . مَنْزِلَهُ مِنْ عَرَفَةَ . وَ قَالُوْا : ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ مَوْقِفَهُ مِنْهُ . وَ قَالَ : مُؤَمَّلٌ : مِنْهَا . وَ قَالُوْا ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ أَفَاضَ فَأَتٰى جَمْعاً . قَالَ زِيَادٌ : فَنَزَلَ مَنْزِلَهُ مِنْهُ . وَ قَالَ مُؤَمَّلٌ : مِنْهَا . وَ قَالُوْا ، ثُمَّ بَاتَ بِهِ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ الْمُعَجَّلَةِ وَقَفَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ الْمُسْفِرَةِ أَفَاضَ فَتِلْكَ مِلَّةُ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ . وَ قَدْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَهُ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ .

نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے گزارش کی: میں اپنے گھر والوں اور سامان والے اونٹوں کے ساتھ ہوں۔ اور ہمارا سامان ان کمزور گدھوں پر ہے، کیا میں رات کے وقت ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جاؤں؟ انہوں نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے تو رات منیٰ میں گزاری تھی، حتیٰ کہ جب صبح ہوگئی اور سورج طلوع ہو گیا تو میدان عرفات کی طرف چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ عرفات میں اپنے مقام پر تشریف فرما ہو گئے۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: حتیٰ کہ عرفات میں اپنی منزل پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھر زوال شمس کے بعد عرفات میں وقوف کیا (دعائیں مانگیں) پھر جب سورج غروب ہو گیا تو مزدلفہ آ گئے اور اپنے مقام پر فروکش ہو گئے۔ پھر رات مزدلفہ ہی میں گزاری پھر اگر صبح کی نماز جلدی (اندھیرے میں) پڑھتے تو ٹھہر جاتے (اور دعائیں مانگتے) اور اگر فجر کی نماز صبح روشن کر کے ادا کرتے تو منیٰ روانہ ہو جاتے۔ یہ ہے تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ مبارک۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو ان کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ یہ جناب ابن علیہ کی حدیث ہے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نو ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کا رخ کرنا مسنون ہے اور اس دوران تکبیر و تہلیل اور تلبیہ کہنا مستحب فعل ہے۔ (فقه السنة : ١/ ٦٣٦)

۲۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ سُمِّيَتْ لَهَا عَرَفَةُ عَرَفَةَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّداً الْمَنَاسِكَ كَمَا أَرٰى إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ

عرفہ کی وجہ تسمیہ کا بیان۔ اور اس دلیل کا بیان کہ جبرائیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مناسک حج سکھائے اور مقامات حج دکھائے ہیں جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے تھے

٢٨٠٤ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَتٰى جِبْرِيْلُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

(٢٨٠٤) انظر الحديث السابق.

إِبْرَاهِيْمَ يُرِيْهِ الْمَنَاسِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ ، ثُمَّ دَفَعَ بِهِ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ، فَقَالَ لَهُ : أَعْرِفِ الْاٰنَ ، وَ أَرَاهُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، وَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

جبرائیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج دکھانے کے لیے آئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: پھر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر منیٰ گئے حتیٰ کہ جب انہوں نے جمرے کو رمی کر لی تو انہیں فرمایا: ”اب ان مناسک کو اچھی طرح پہچان لیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تمام مناسک دکھائے۔ اسی طرح انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام مناسک دکھائے اور سکھائے۔

فوائد :...... عرفہ کو عرفہ کیوں کہا جاتا ہے، اس حدیث میں یہ علت بیان ہوئی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میدان میں مناسک حج کی تعلیم دی تھی۔ اس مناسبت سے اس میدان کا نام عرفات پڑ گیا۔

۲۳۲..... بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ التَّلْبِيَةِ وَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ پکارنے یا تکبیر پڑھنے کا اختیار ہے

۲۸۰۵۔ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَ مِنَّا الْمُكَبِّرُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَا أَعْلَمُ أَحَداً مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ تَابَعَ ابْنَ نُمَيْرٍ فِيْ إِدْخَالِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کو صبح کے وقت روانہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگ تلبیہ پکار رہے تھے اور کچھ تکبیریں پڑھ رہے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق یحییٰ بن سعید سے اس روایت کو بیان کرنے والے کسی راوی نے اس سند میں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کو ذکر کرنے پر امام ابن نمیر کی متابعت نہیں کی۔ میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔

۲۳۳..... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ التَّلْبِيَةِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ

منیٰ سے صبح کے وقت عرفات جاتے وقت اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ اور تلبیہ پڑھنا

(۲۸۰۵) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیة والتکبیر فی الذهاب من منی......، حدیث: ۱۲۸٤۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۱٦۔ مسند احمد: ۲/۲۲۔ سنن نسائی: ۳۰۰۱، ۳۰۰۲۔ من طریق عبدالله بن ابی سلمة عن ابن عمر رضی الله عنه.

٢٨٠٦ـ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ أَبْنِ سَخْبَرَةَ ، قَالَ : غَدَوْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ ، وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا اٰدَمَ لَـهُ ضَفِيْرَانِ عَلَيْهِ مَسْحَةُ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، وَ كَـانَ يُـلَبِّـيْ فَـاجْـتَـمَـعَ عَلَيْهِ غَوْغَاءٌ مِنْ غَـوْغَـاءِ الـنَّـاسِ ، يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِيَوْمِ تَلْبِيَةٍ إِنَّمَا هُوَ تَكْبِيْرٌ . قَالَ : فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَ قَالَ : أَجَهِلَ النَّاسُ أَمْ نَسُوْا ، وَ الَّـذِيْ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ فَمَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ إِلَّا أَنْ يَخْلِطَهَا بِتَهْلِيْلٍ أَوْ تَكْبِيْرٍ .

جناب ابن سخبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ گندمی رنگ کے شخص تھے ان کے بالوں کی دو لٹیں تھیں اور ان پر دیہاتی لوگوں کا ایک نشان تھا۔ وہ تلبیہ پڑھ رہے تھے تو ان کے گرد کم علم نادان لوگ جمع ہو گئے، وہ کہنے لگے: اے دیہاتی! آج کے دن تلبیہ نہیں پکارتے، آج تو تکبیریں پڑھنے کا دن ہے اس وقت حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: کیا یہ لوگ جاہل ہیں یا بھول گئے ہیں، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! بے شک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف نکلا تھا تو آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کرنے تک تلبیہ ختم نہیں کیا تھا، البتہ آپ تلبیہ کے ساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَر" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھ لیتے تھے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات کی طرف جاتے ہوئے تکبیر اور تلبیہ کہنا مستحب ہے، البتہ تلبیہ کہنا افضل ہے۔ نیز ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن کی صبح کے بعد تلبیہ کا کہنا منقطع ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٣٩٨)

٢٣٤...... بَابُ ذِكْرِ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِعَرَفَةَ ، وَ وَقْتِ الْخُطْبَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

عرفات میں امام کے خطبے اور اس دن خطبے کے وقت کا بیان

٢٨٠٧ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ حَتّٰـى إِذَا زَالَـتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً .

امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، پھر ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا فرمائی۔

(٢٨٠٦) اسناده حسن: مسند احمد: ١/ ٤١٧ـ مستدرك حاكم: ١/ ٤٦١ـ٤٦٢ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/ ١٣٨.

(٢٨٠٧) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٨٠٠.

فوائد :...... یوم عرفہ کو نماز ظہر اور عصر سے قبل میدان عرفات میں خطبہ مشروع ہے۔ اور اس وقت امام کا خطبہ حج ارشاد کرنا مستحب ہے۔

۲۳۵..... بَابُ صِفَةِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن خطبہ کی کیفیت کا بیان

۲۸۰۸۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، قَالَا ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُوْسَى بْنِ زِيَادِ بْنِ حُزَيْمٍ السَّعْدِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ حُزَيْمِ ....

بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((اِعْلَمُوْا أَنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَ أَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا)) .

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن خطبہ کے دوران میں سنا: خوب جان لو: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے، جیسے تمہارا یہ مہینہ محترم ہے، جیسے تمہارا یہ شہر حرمت والا ہے۔“

۲۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَطَبَ بِعَرَفَةَ رَاكِبًا لَا نَازِلًا بِالْأَرْضِ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تھا، آپ نے سواری سے اتر کر زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ نہیں دیا تھا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ هَارُوْنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ : خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن زبیر کی روایت میں ہے: ”آپ نے عرفات میں لوگوں کو (سواری پر بیٹھ کر) خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ نیچے اترے تو ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔

۲۸۰۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، ثَنَا يَزِيْدُ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا..........

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا

جناب جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں

(۲۸۰۸) اسنادہ حسن لغیرہ: سنن کبریٰ نسائی: ۳۹۸۸۔ مسند احمد: ۳۳۷/۴.

(۲۸۰۹) تقدم تخریجہ برقم: ۲۵۳۴، ۲۶۸۷.

عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ : فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ ، حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِّلَتْ لَهٗ ، فَرَكِبَ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : ((إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا . أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ، وَ دِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ ، وَ أَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهٗ دِمَاؤُنَا ، دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، كَانَ مُسْتَرْضِعاً فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ . وَ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ ، وَ أَوَّلُ رِباً أَضَعُهٗ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ . اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ ، وَ اسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَ إِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَداً تَكْرَهُوْنَهٗ ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ إِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ ، كِتَابَ اللّٰهِ ، وَ أَنْتُمْ مَسْؤُوْلِيْنَ عَنِّيْ مَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ ؟)) فَقَالُوْا : نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ ، وَ

نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مزدلفہ اور وادی عرفہ وغیرہ میں رکے بغیر) عرفات پہنچ گئے، جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اونٹی قصواء پر کجاوہ رکھنے کا حکم دیا تو اس پر کجاوہ رکھ دیا گیا۔ پھر آپ اس پر سوار ہو کر وادی عرفات کے وسط میں تشریف لائے تو لوگوں سے خطاب فرمایا: آپ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے خون، اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے۔ خبردار! جاہلیت میں کیے گئے قتل بھی رائیگاں ہیں۔ میں اپنے مقتولوں میں سے سب سے پہلے ابن ربیعہ بن حارث کا قتل معاف کرتا ہوں، وہ بنی سعد میں دودھ پیتے تھے تو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا تھا۔ جاہلیت کا تمام سود بھی کالعدم ہے میں اپنے خاندان کے سود میں سے سب سے پہلے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا سود (جو لوگوں کے ذمے ہے) سب معاف کرتا ہوں۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ تم نے اللہ کی امانت کے ساتھ انہیں حاصل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر تمہارے ناپسندیدہ شخص کو نہ بیٹھنے دیں، اگر وہ یہ کام کریں تو تم انہیں ہلکی پھلکی سزا دے سکتے ہو، ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں دستور کے مطابق کھانا پینا اور لباس مہیا کرو۔ اور بے شک میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ تم جب تک اس پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ اور (قیامت کے روز) تم سے میرے بارے میں پوچھا

نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ ، وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ ، فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُسُهَا إِلَى النَّاسِ : ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ النِّكَاحِ ، أَنَّ قَوْلَهُ : لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَداً تَكْرَهُوْنَهُ ، إِنَّمَا أَرَادَ وَطْيءَ الْفِرَاشِ بِالْأَقْدَامِ ، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَفِرَاشُ الرَّجُلِ تَكْرِمَتُهُ ، وَلَمْ يُرِدْ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْجُهَّالُ إِنَّمَا أَرَادَ وَطْأَ الْفُرُوْجِ .

جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کے تمام پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ اور اپنی امت کی خیر خواہی کا حق بھی خوب ادا کیا ہے، اور آپ نے اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کر دی ہے۔ تو آپ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف بلند کر کے سامعین پر جھکاتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔ اے اللہ! بھی گواہ بن جا۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب النکاح میں وضاحت کر دی ہے کہ آپ کا فرمان "وہ تمہارے بستر پر تمہارے نا پسندیدہ شخص کو نہ بیٹھنے دیں" کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی ناپسندیدہ اشخاص کے قدموں تلے نہ روندیں۔ کسی کو اس پر نہ بیٹھنے دیں جسے تم نا پسند کرتے ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "تم کسی شخص کی خصوصی نشست پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔" آدمی کا بستر بھی اس کی خصوصی نشست گاہ ہوتا ہے۔ آپ کے اس فرمان کا یہ مطلب نہیں کہ وہ تمہارے کسی نا پسندیدہ شخص سے ہم بستری نہ کریں۔ جیسا کہ بعض جہلاء کو وہم ہوا ہے۔

فوائد :......عرفات کے میدان میں زوال آفتاب کے بعد اور نماز ظہر وعصر سے قبل خطبہ دینا مشروع ہے۔ اور یہ خطبہ سواری پر یا کسی بلند جگہ پر ارشاد کرنا مشروع ہے۔

۲۳۷..... بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن مختصر خطبہ دینے کا بیان

۲۸۱۰۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَاءَ لِلْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ

حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفات والے دن سورج ڈھلنے کے بعد حجاج بن

(۲۸۱۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التهجير بالرواح يوم عرفة، حديث : ۱۶۶۰۔ سنن نسائی: ۳۰۱۲۔ مؤطا امام مالك: ۲۵۸/۱.

حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ أَنَا مَعَهُ ، فَقَالَ : الرَّوَاحَ ، إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ . فَقَالَ : هٰذِهِ السَّاعَةُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ سَالِمٌ : فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تُصِيْبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ ، وَ عَجِّلِ الصَّلَاةَ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : صَدَقَ .

یوسف کے پاس آئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے فرمایا: اگر سنت نبی پر عمل کرنا چاہتے ہو تو چلو (اور خطبہ دو) اس نے عرض کیا: ابھی چلوں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں ابھی چلو۔ حضرت سالم بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج سے کہا: اگر تم آج سنت نبی پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہو تو خطبہ مختصر دینا اور نماز جلدی پڑھانا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سالم نے سچ کہا ہے۔

فوائد:...... جمعہ اور دیگر خطبات کی طرح حج کا خطبہ بھی جامع اور مختصر ہونا چاہیے، خطبہ کو بے جا طویل اور بے مقصد بنانا پسندیدہ عمل نہیں۔

۲۳۸..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِعَرَفَةَ ، وَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ لَهُمَا

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کر کے پڑھنے کا بیان

۲۸۱۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِعَرَفَاتٍ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ ، وَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے ادا کیں۔ اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھیں۔

فوائد:...... ۱۔ عرفات میں موجود تمام حجاج کرام کا ظہر و عصر کی نماز جمع کرنا جائز ہے، خواہ مکہ کے رہائشی ہوں یا غیر مکہ کے، ابن منذر کہتے ہیں، اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ میدان عرفات میں امام اور مقتدی ظہر و عصر کی نمازیں جمع کریں گے۔ (المغنی لابن قدامه: ۳/ ٤٣٤)

۲۔ اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ میں امام کی اقتداء میں ظہر و عصر کو ایک ساتھ پڑھنا تکمیل حج کی قبیل سے ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ٦٤٢)

(۲۸۱۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۰۳٤.

۲۳۹..... بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِعَرَفَةَ ، وَ وَقْتِ الرَّوَاحِ إِلَى الْمَوْقِفِ

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرتے وقت ان کے درمیان نفل نماز ترک کر دینے کا بیان اور موقف میں جانے کے وقت کا بیان

۲۸۱۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، وَ قَالَ : فَخَطَبَ ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئاً ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے (حجۃ الوداع کی) تفصیلی روایت بیان کی۔ انھوں نے فرمایا: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انھوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی، آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر موقف (کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کے مقام) پر تشریف لائے۔

فوائد:...... مقام عرفات پر ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھنا مشروع ہے لیکن ان دو نمازوں کے درمیان یا بعد میں نفل نماز مسنون نہیں۔

۲۴۰..... بَابُ التَّهْجِيرِ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ ، وَ تَرْكِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ بِهَا

عرفات کے دن نماز جلدی پڑھنے کا بیان، نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے

۲۸۱۳۔ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ سَالِماً أَخْبَرَهُ ....

عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِأَهْلِ مَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ والوں کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیتے

(۲۸۱۲) تقدم تخريجه برقم: ۲۵۳٤ و ۲٦۸۷.

(۲۸۱۳) تقدم تخريجه برقم: ۲۸۱۰.

يَقُومُونَ فَيُتِمُّونَ صَلَاتَهُمْ ، وَإِنَّ سَالِماً قَالَ لِلْحَجَّاجِ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ الْحَجَّاجُ ، فَكَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ . قَالَ سَالِمٌ : فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : صَدَقَ . وَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . فَقُلْتُ لِسَالِمٍ : أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سُنَّتَهُ .

تھے پھر وہ کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز مکمل کر لیتے تھے۔ حجاج بن یوسف جس سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کے لیے مکہ مکرمہ آیا، حضرت سالم نے حجاج کو کچھ مسائل بتائے۔ اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ وہ انھیں بتائیں کہ عرفات میں کیسے اعمال حج ادا کرتے ہیں۔ حضرت سالم فرماتے ہیں: میں نے حجاج سے کہا: اگر تم سنت نبوی پر عمل کرنا چاہتے ہو تو عرفات کے دن نماز کو پہلے وقت میں ادا کرو ،حضرت عبداللہ نے فرمایا: سالم نے سچ کہا ہے۔ صحابہ کرام عرفات کے دن نماز ظہر اور عصر جمع کر کے سنت کے مطابق ادا کرتے تھے۔ میں نے سالم سے عرض کیا: کیا یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ صحابہ کرام صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کی پیروی کرتے تھے۔

۱۲۴۱..... بَابُ تَعْجِيْلِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

عرفات کے وقوف میں جلدی کرنے کا بیان

۲۸۱۴۔ ثنا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا أَشْهَبُ ، عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ.........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَأْمُرُهُ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي أَمْرِ الْحَجِّ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَاقَةَ أَيْنَ هٰذَا ؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ ؟ قَالَ : الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ . فَقَالَ : نَعَمْ : أُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ اعمال حج کی ادائیگی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے۔ لہٰذا جب عرفات کا دن آیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس سورج ڈھلتے ہی آئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے حجاج کے خیمے کے پاس آ کر اسے آواز دی، یہ حجاج کہاں ہے؟ تو حجاج ایک چادر اوڑھے ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ اس نے عرض کیا: اے ابو عبدالرحمان فرمایئے کیا حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا: اگر سنت نبوی پر عمل کرنا چاہتے ہو تو اب چلو۔ اس

(۲۸۱٤) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب الرواح يوم عرفة، حديث: ۳۰۰۸۔ قد تقدم برقم: ۲۸۱۰.

ثُمَّ أَخْرُجَ إِلَيْكَ ، فَانْتَظَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَبِي . فَقُلْتُ لَهُ : إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَ عَجِّلِ الْوُقُوْفَ ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ : صَدَقَ .

نے عرض کیا: میں اپنے بدن پر پانی بہا کر ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ لہٰذا انھوں نے اس کا انتظار کیا حتیٰ کہ جب وہ باہر آیا تو میرے اور میرے والد محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے اسے کہا: اگر تم سنت نبوی کو پانا چاہتے ہو تو خطبہ مختصر دینا اور وقوف کے لیے جلدی کرنا۔ تو اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تا کہ وہ یہی بات ان سے سن سکے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اس کی یہ چاہت محسوس کی تو فرمایا: سالم نے سچ کہا ہے۔

فوائد :......عرفہ میں وقوف کے دوران زوال آفتاب کے معاً بعد نماز ظہر وعصر کا اہتمام اور مختصر خطبہ مسنون ہے پھر موقف کا رخ کرنا مستحب ہے۔ (المغنی: ٣/ ٤٣٤)

۲۴۲..... بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ، وَ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ أَنْ يَّقِفُوْا حَيْثُ شَاءُوْا مِنْهُ ، وَ جَمِيْعُ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ

وقوف عرفات کا بیان، حاجی کے لیے رخصت ہے کہ وہ عرفات میں جہاں چاہے وقوف کر لے کیونکہ سارا عرفات وقوف کی جگہ ہے

٢٨١٥۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا .... جَعْفَرٌ ، ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : ((وَقَفْتُ هٰهُنَا ، وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد محترم سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا: ''میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور سارا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔''

(٢٨١٥) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

فوائد :......تمام عرفات وقوف کی جگہ ہے، اور یہاں وقوف کرنا سنت ابراہیم ہے صحرات اور جبل رحمت کے قریب قبلہ رخ ہو کر وقوف کرنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی : ۳/ ٤٣٦)

۲۴۳...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوُقُوْفِ بِعَرَنَةَ

وادی عرنہ میں ٹھہرنا منع ہے

۲۸۱٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبَدِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِرْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ عَرَنَةَ وَ ارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(عرفات جاتے ہوئے) وادی عرنہ سے آگے نکل جاؤ اور (مزدلفہ آتے وقت) وادی محسر سے جلدی آگے نکل جاؤ۔“

۲۸۱۷۔ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ارْتَفِعُوْا عَنْ مُحَسِّرٍ وَ ارْتَفِعُوْا عَنْ عَرَنَاتٍ . أَمَّا قَوْلُهٗ : الْعَرَنَاتُ فَالْوُقُوْفُ بِعَرَنَةَ ، أَلَّا يَقِفُوْا بِعَرَنَةَ ، وَ أَمَّا قَوْلُهٗ : عَنْ مُحَسِّرٍ فَالنُّزُوْلُ بِجَمْعٍ أَيْ لَا تَنْزِلُوْا مُحَسِّراً .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: وادی محسر اور وادی عرنات سے آگے نکل جاؤ۔ عرنات کا مطلب یہ ہے کہ وادی عرنہ میں مت ٹھہرو اور وادی محسر کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرتے وقت وادی محسر میں مت اترو بلکہ اسے چھوڑ کر آگے جا کر ٹھہرو۔

فوائد :......وادی عرنہ میں وقوف درست نہیں اس لیے کہ یہ موضع وقوف نہیں، ابن عبدالبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص مقام عرنہ پر وقوف کرے، تو اس کا وقوف ناکافی ہے۔ (المغنی : ۳/ ٤٣٦)

۲۴۴...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْوُقُوْفَ بِعَرَفَةَ مِنْ سُنَّةِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ وَ أَنَّهٗ إِرْثٌ عَنْهُ ، وَرِثَهَا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ وقوف عرفہ ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی سنت اور وراثت ہے، نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس وراثت کی وارث ہے

(۲۸۱٦) صحیح : مسند احمد : ۱/ ۲۱۹۔ مستدرك حاكم : ۱/ ٤٦٢۔ سنن کبریٰ بیهقی : ٥/ ١١٥۔ الصحیحة : ١٥٣٤.

(۲۸۱۷) انظر الحدیث السابق. مستدرك حاكم : ۱/ ٤٦٢۔ سنن کبریٰ بیهقی : ٥/ ١١٥.

٢٨١٨ـ ثَنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ ، ثَنا سُفْيَانُ ، قَالَ ، حَفِظْتُهُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، أَخْبَرَنَا ....

يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ ـ وَ هُوَ أَخْوَالُهُ ـ قَالَ : أَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَ نَحْنُ وُقُوفٌ بِعَرَفَةَ خَلْفَ الْمَوْقِفِ ـ مَوْضِعٌ يُبْعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْمَوْقِفِ فَقَالَ : إِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ .

جناب یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم وادی عرفات میں موقف سے پیچھے ٹھہرے ہوئے تھے۔ جناب عمرو اس جگہ کو امام کے موقف سے دور قرار دیتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا: میں تمھاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔"

٢٨١٩ـ وَ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالا ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ـ وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ ، قَالَ : وَ أَخْبَرَنَا ....

يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ : كُنَّا وُقُوفاً مِنْ وَرَاءِ الْمَوْقِفِ مَوْقِفاً يَتَبَاعَدُهُ عَمْرٌو مِنَ الْإِمَامِ ، فَأَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : إِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ ، يَقُوْلُ لَكُمْ : كُونُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهِ ، فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيْمَ . غَيْرَ أَنَّ أَبَا عَمَّارٍ قَالَ : كُنَّا وُقُوفاً وَ مَكَاناً بَعِيْدًا خَلْفَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ .

جناب یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ ہم موقف کے پیچھے کھڑے تھے، جناب عمرو کے نزدیک یہ جگہ امام کے موقف سے بہت دور تھی ۔ تو ہمارے پاس ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو انھوں نے فرمایا: بے شک میں تمھاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی انھیں نشانیوں کی جگہوں پر ٹھہرے رہو کیونکہ تم ابراہیم علیہ السلام کی میراث میں سے ایک میراث پر ہو۔ ایک روایت میں جناب ابو عمار بیان کرتے ہیں: ہم موقف سے دور ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے تو ہمارے پاس حضرت ابن مربع رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث (٢٨١٥) کے تحت ملاحظہ کریں۔

(٢٨١٨) اسناده صحيح : سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب موضع الوقوف بعرفة، حديث: ١٩١٩ ـ سنن ترمذي: ٨٨٣ـ سنن نسائي: ٣٠١٧ـ سنن ابن ماجه: ٣٠١١ـ مسند احمد: ١٣٧/٤ـ مسند الحميدي: ٥٧٧.

(٢٨١٩) انظر الحديث السابق.

۲۴۵..... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں وقوف کے وقت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُفِيْضَ مِنْ عَرَفَةَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ مِنْ لَيْلَةِ النَّحْرِ مُدْرِكٌ لِلْحَجِّ غَيْرُ فَائِتِ الْحَجِّ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُفِيْضَ مِنْ عَرَفَةَ الْخَارِجُ مِنْ حَدِّهَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَائِتُ الْحَجِّ ، إِذَا لَمْ يَرْجِعْ فَيَدْخُلُ حَدَّ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنَ النَّحْرِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ زوال شمس کے بعد غروب آفتاب سے پہلے یوم النحر کی رات عرفات سے واپس لوٹنے والے کا حج ہو جائے گا، اس کا حج فوت نہیں ہوگا۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جو شخص یوم النحر کی رات غروب آفتاب سے قبل عرفہ کی حدود سے نکل آیا تو اس کا حج فوت ہو جائے گا۔ جبکہ وہ دوبارہ عرفات کی حدود میں یوم النحر کی فجر طلوع ہونے سے پہلے پہلے داخل نہ ہوا ہو

۲۸۲۰۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ وَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيٌّ أَيْضاً ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ سَعْدَانُ - يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى - عَنْ إِسْمَاعِيْلَ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ يَحْيٰى ، ثَنَا . وَ قَالَ يَزِيْدُ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، (ح) وَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ هُشَيْمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ ....

عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيُّ - قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيٍّ أَنْصَبْتُ رَاحِلَتِيْ ، وَ أَتْعَبْتُ نَفْسِيْ ، وَ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ ،

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جبکہ آپ مزدلفہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں طے قبیلے کے پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے اور میں خود بھی تھکاوٹ سے چور ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا مگر اس پر ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ آپ نے

(۲۸۲۰) سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة، حديث : ۱۹۵۰۔ سنن ترمذی: ۸۹۱۔ سنن نسائی: ۳۰۴۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۱٦۔ مسند احمد: ۲۸۱/٤۔ مسند الحميدی: ۹۰۰۔

وَ وَقَفَ مَعَنَا هٰذَا الْمَوْقِفَ ، فَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَاراً فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَ قَضٰى تَفَثَهُ)).

فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ (فجر کی) نماز پڑھ لی اور ہمارے ساتھ اس موقف (مزدلفہ) میں ٹھہرا رہا، جبکہ اس سے پہلے وہ عرفات سے دن یا رات کے وقت واپس لوٹا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنے مناسک پورے کر لیے۔ (اور اپنی میل کچیل دور کر لی)۔''

۲۴۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَا غَيْرَهَا

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی'' سے آپ کی مراد صبح کی نماز ہے، کوئی اور نماز مراد نہیں ہے

۲۸۲۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ.........

عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسٍ يَقُوْلُ : كُنْتُ أَوَّلَ الْحَاجِّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيٍّ ، وَ قَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَ أَنْصَبْتُ نَفْسِي ، فَمَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ . فَقَالَ : ((مَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا ، ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ ، وَ قَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَاراً فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَ تَمَّ حَجُّهُ)). ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ فِي عَقِبِهِ : ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ أَنَّهُ خَرَجَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : دَاوُدُ هٰذِهِ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ .

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی مرتبہ حج کر رہا تھا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ منردلفہ میں تشریف فرما تھے۔ جب فجر روشن ہوئی تو آپ صبح کی نماز کے لیے نکلے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں طی قبیلے کے پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنی سواری تھکا دی ہے اور خود بھی تھکاوٹ سے چُور چُور ہو چکا ہوں، میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا مگر اس پر ٹھہرا ہوں (کہ شاید یہی عرفات ہو)۔ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی پھر یہاں سے ہمارے روانہ ہونے تک ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا، اور اس سے پہلے وہ عرفات میں دن یا رات کے وقت ٹھہر چکا ہو تو اس نے اپنی میل کچل دور کر لی اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔'' جناب داود کی روایت میں ہے: جب فجر طلوع ہوئی تو اس وقت نماز

(۲۸۲۱) انظر الحديث السابق.

کے لیے نکلے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس داود راوی سے مراد ابن یزید اودی ہے۔

۲۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَاجَّ إِذَا لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ فَهُوَ فَائِتُ الْحَجِّ غَيْرُ مُدْرِكِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر حاجی یوم النحر کی فجر طلوع ہونے تک عرفات نہ پہنچ سکے تو اس کا حج فوت ہو جائے گا، وہ حج کو نہیں پا سکے گا

۲۸۲۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيٰى ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ۔ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ۔ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ . قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَ أَتَاهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ وَ هُمْ بِعَرَفَةَ ، فَسَأَلُوْهُ ، فَأَمَرَ مُنَادِياً فَنَادٰى: ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ ، مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، أَيَّامُ مِنٰى ثَلَاثَةٌ ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ، وَ مَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ))، وَ أَرْدَفَ رَجُلًا يُنَادِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الْحَجُّ عَرَفَةُ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ الْاِسْمَ بِاِسْمِ الْمَعْرِفَةِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الشُّعَبِ وَ الْأَجْزَاءِ ، قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْحَجِّ بِاِسْمِ الْمَعْرِفَةِ عَلٰى

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرفات میں حاضر ہوا، اور آپ کے پاس نجد کے کچھ لوگ بھی حاضر ہوئے جبکہ وہ بھی عرفات ہی میں تھے۔ انھوں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے یہ اعلان کیا: ''حج عرفہ ہے۔'' جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے پہلے عرفات پہنچ گیا تو اس نے حج پا لیا منیٰ میں ٹھہرنے کے تین دن ہیں۔ پھر جو شخص دو دن میں جلدی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے (تیسرا دن بھی منیٰ میں گزارے) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا جو یہ اعلان کر رہا تھا۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''حج عرفہ ہے۔'' یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ کبھی الف لام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق پوری چیز کی بجائے اس کے کسی جز اور

(۲۸۲۲) سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة، حديث: ۱۹۴۹۔ سنن ترمذی: ۸۸۹۔ سنن نسائی: ۳۰۱۹۔ مسند الحمیدی: ۸۹۹۔ مسند احمد: ۴/ ۳۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۱۵۔

عَرَفَةَ ، أَرَادَ الْوُقُوْفَ بِهَا ، وَ لَيْسَ الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ جَمِيعُ الْحَجِّ ، إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ أَجْزَائِهِ لَا كُلُّهُ ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ مَا فِيْهِ الْغُنْيَةُ وَ الْكِفَايَةُ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلرَّشَادِ وَ الصَّوَابِ .

حصے پر بھی ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ''الحج'' کہہ کر مراد عرفات کا وقوف لیا ہے حالانکہ وقوف عرفات مکمل حج نہیں ہے بلکہ یہ تو حج کا ایک حصہ ہے۔ میں نے کتاب الایمان میں یہ قسم بیان کردی ہے، جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دینی سمجھ بوجھ اور درست راستے کی ہدایت دی ہو اس کے لیے یہ کافی ہے۔

فوائد:......۱۔ عرفہ میں وقوف حج کا رکن ہے اور بالاجماع وقوف عرفہ کے بغیر حج نا تمام رہتا ہے۔
(المغنی: ۳/ ۴۳۷)

۲۔ عرفہ میں وقوف کا وقت یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کی طلوع فجر سے لے کر یوم نحر (دس ذوالحجہ) کی طلوع فجر تک ہے۔
(المغنی: ۳/ ۴۴۳)

۳۔ جس شخص سے وقوف عرفہ رہ جائے اس کا حج ناقص ہے۔

۲۴۸..... بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ عَلَى الرَّوَاحِلِ

سواریوں پر سوار ہو کر وقوف عرفہ کرنے کا بیان

۲۸۲۳۔ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِيْ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ........ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : كَانَتْ قُرَيْشٌ إِنَّمَا تَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ ، وَ يَقُوْلُوْنَ : نَحْنُ الْحُمْسُ فَلَا نَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ ، وَ قَدْ تَرَكُوا الْمَوْقِفَ عَلَى عَرَفَةَ . قَالَ : فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ ، ثُمَّ يُصْبِحُ مَعْ قَوْمِهِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَيَقِفُ مَعَهُمْ يَدْفَعُ إِذَا دَفَعُوْا .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے لوگ مزدلفہ ہی سے واپس آجاتے تھے اور کہتے تھے: ''ہم حمس (دین میں پختہ اور بہتر لوگ) ہیں اس لیے ہم حدود حرم سے باہر نہیں جائیں گے ان لوگوں نے وقوف عرفات ترک کیا ہوا تھا۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ پھر آپ صبح کے وقت اپنی قوم کے ساتھ مزدلفہ میں آ ملتے، آپ ان کے ساتھ ٹھہرے رہتے حتی کہ جب وہ منٰی کی طرف لوٹتے

(۲۸۲۳) اسناده حسن: مسند احمد: ۴/ ۸۲۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۶۴ من طريق ابن اسحاق بهذا الاسناد۔ صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، حديث: ۱۶۶۴۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فی الوقوف، حديث: ۱۲۲۰ من طريق محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه۔ وسياتی برقم: ۳۰۶۰.

تو آپ ان کے ساتھ روانہ ہوتے۔

فوائد :......سواری پر وقوف کرنا افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ نے سواری پر وقوف کیا اور یہ عمل دعا کرنے کے لیے زیادہ ممد ومعاون ہے۔(المغنی: ۳/ ٤٣٦)

۲۴۹..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَ إِبَاحَةِ رَفْعِ إِحْدَى الْيَدَيْنِ إِذَا احْتَاجَ الرَّاكِبُ إِلَى حِفْظِ الْعِنَانِ أَوِ الْخِطَامِ بِإِحْدَى الْيَدَيْنِ

وقوف عرفہ کے دوران دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان اگر سوار نے ایک ہاتھ میں سواری کی نکیل یا مہار پکڑنی ہو تو ایک ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی جائز ہے

٢٨٢٤۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ ، قَالَ : قَالَ..........

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَالَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرٰى .

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھا۔ آپ نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے تو آپ کی اونٹنی نے آپ کو ایک جانب جھکا دیا جس سے اس کی نکیل گر گئی، آپ نے نکیل ایک ہاتھ میں پکڑ لی اور دوسرا ہاتھ دعا کے لیے اٹھا لیا۔

٢٨٢٥۔ ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ ، وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ . قَالَ : فَمَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ مَا تَجَاوَزَانِ رَأْسَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى جَمْعٍ ، وَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ رِدْفُهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ الْفَضْلُ : مَا زَالَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ آپ کی اونٹنی نے آپ کو ایک طرف جھکا دیا جبکہ آپ نے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے مگر وہ سر سے اونچے نہیں تھے، حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ آپ مزدلفہ سے واپس روانہ ہوئے تو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے سوار تھے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمرہ

(٢٨٢٤) اسناده صحيح : سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب رفع اليدين فی الدعاء بعرفة، حديث : ٣٠١٤۔ مسند احمد : ٢٠٩/٥.

(٢٨٢٥) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب فرض الوقوف بعرفة، حديث : ٣٠٢٠۔ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات......، حديث : ١٢٨٦ باختصار.

عقبہ کو کنکریاں مارنے تک آپ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

فوائد:......وقوف عرفہ کے دوران دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون ومستحب ہے۔

۲۵۰..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہونا چاہیے

۲۸۲۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمٌ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرٍ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَ قَالَ : رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ إِلَى الصَّخَرَاتِ ، وَ جَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ ذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حِيْنَ غَابَ الْقُرْصُ .

جناب جعفر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور میں نے کہا آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیے؟ انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر عرفات تشریف لائے اور اپنی اونٹنی کا پیٹ (رخ) پہاڑی (جبل رحمت) کی چٹانوں کی طرف کر دیا اور لوگوں کے چلنے کے ریتلے راستے کو اپنے سامنے رہنے دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام تک ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور زردی کم ہو گئی اور سورج کی ٹکیہ پوری طرح ڈوب گئی۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۲۸۱۵ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۵۱..... بَابُ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ مَا يُرْجٰى فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت وبخشش کی امید کا بیان

۲۸۲۷۔ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ ، ح ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ کے دن کے سوا کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ

(۲۸۲۶) تقدم تخريجه برقم: ۲۵۳٤ و ۲٦۸۷.

(۲۸۲۷) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل يوم عرفة، حديث: ۱۳٤۸ ـ سنن نسائي: ۳۰۰٦ ـ سنن ابن ماجه: ۳۰۱٤.

يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ، ثُمَّ يُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ، وَيَقُوْلُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟))

تعالیٰ اتنی کثرت سے بندوں کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں۔اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور پھر فرشتوں کے ساتھ (ان حجاج کی وجہ سے) فخر کا اظہار کرتا ہے۔اور فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔"

۲۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ تَقَوِّياً عَلَى الدُّعَاءِ

عرفات کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تا کہ قوت وطاقت کے ساتھ خوب دعائیں مانگی جاسکیں

۲۸۲۸۔ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ. أَنَّ نَاساً تَمَارَوْا عِنْدَ أُمِّ الْفَضْلِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهِ فَشَرِبَ هُوَ يَوْمَئِذٍ بِعَرَفَةَ. ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِذٰلِكَ

حضرت ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ عرفہ والے دن ان کے پاس کچھ صحابہ کرام کا اختلاف ہو گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا ہے یا نہیں؟ کچھ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا روزہ ہے اور کچھ کہنے لگے کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا پس حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جبکہ آپ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے،آپ نے دودھ پی لیا،آپ اس دن میدان عرفات میں تھے۔"

۲۸۲۹۔ وَثَنَا الرَّبِيعُ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ۔ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔..........

عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِذٰلِكَ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت بیان کرتی ہیں۔

(۲۸۲۸) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الوقوف علی الدابة بعرفة، حدیث: ۱۶۶۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات، حدیث: ۱۱۲۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۴۱۔ مسند احمد: ۶/۳۴۰ وقد تقدم مختصراً برقم: ۲۱۰۲۔

(۲۸۲۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عرفة، حدیث: ۱۹۸۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات، حدیث: ۱۱۲۴۔

فوائد :......شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ عرفہ میں حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ چھوڑنا مستحب ہے، ابن منذر نے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان بن عفان، ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ثوری رحمہ اللہ سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ پھر جمہور علماء نے یہ استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے اخذ کیا ہے، نیز یہ عمل اس لیے بھی افضل ہے کہ وقوف عرفہ کے آداب اور مناسک حج کے اہم ارکان کی ادائیگی میں بھی عرفہ کا روزہ چھوڑنا حج کے لیے راحت وتسکین اور مشقت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔(شرح النووی: ۷/ ۳۸)

۲۵۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّلْبِيَةِ بِعَرَفَاتٍ وَ عَلَى الْمَوْقِفِ إِحْيَاءً لِلسُّنَّةِ إِذْ بَعْضُ النَّاسِ قَدْ كَانَ تَرَكَهُ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ

میدانِ عرفات اور موقف میں تلبیہ پکارنا مستحب ہے تاکہ یہ سنت زندہ رہے کیونکہ کچھ لوگوں نے بعض مخصوص اوقات میں تلبیہ کہنا چھوڑ دیا تھا

۲۸۳۰- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ....

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ لِي: يَا سَعِيْدُ ، مَا لِيْ لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ؟ فَقُلْتُ: يَخَافُوْنَ مِنْ مُعَاوِيَةَ . قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ بَيَانٌ أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّيْ بِعَرَفَاتٍ .

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، تو انھوں نے مجھے کہا: اے سعید! کیا وجہ ہے کہ مجھے لوگوں کے تلبیہ پکارنے کی آواز نہیں آرہی؟ میں نے عرض کیا: وہ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے نکلے اور کہنے لگے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔'' ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی کی وجہ سے تلبیہ کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث کہ آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے تھے، اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ میدان عرفات میں تلبیہ پکارتے تھے۔

(۲۸۳۰) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب التلبية بعرفة، حدیث: ۳۰۰۹۔ مستدرك حاکم: ۱/ ٤٦٤۔٤٦٥.

۲۵۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ بِأَنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ

وقوف عرفات میں تلبیہ پکارتے وقت ان الفاظ کا اضافہ کرنا درست ہے: "اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ." (بے شک اصل خیر و بھلائی تو آخرت کی خیر و بھلائی ہے)

۲۸۳۱۔ حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ ، فَلَمَّا قَالَ : لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، قَالَ : إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ٹھہرے (وقوف کیا)، تو جب تلبیہ کے یہ الفاظ کہے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ تو یہ الفاظ بھی پڑھے: اِنَّمَا الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ ۔" یقیناً خیر و بھلائی تو آخرت کی خیر و بھلائی ہے۔"

فوائد :......ا۔عرفہ کے دن کثرت سے ذکر اور دعا کرنا مستحب فعل ہے۔ کیونکہ یہ سارا دن قبولیت دعا کا وقت ہے۔

۲۔اس دن مسنون ادعیہ کا اہتمام افضل عمل ہے۔(المغنی: ۳/ ۴۳۷)

۲۵۵..... بَابُ فَضْلِ حِفْظِ الْبَصَرِ وَ السَّمْعِ وَ اللِّسَانِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفات کے دن آنکھوں، کانوں اور زبان کی خصوصی حفاظت کرنا

۲۸۳۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰی ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ....

ابْنُ رَافِعٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ قَالَ ، كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ أَفَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَ أَعْرَابِيٌّ يُسَايِرُهُ وَ رِدْفُهُ ابْنَةٌ لَهُ حَسْنَاءُ ، قَالَ الْفَضْلُ : فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجْهِيْ يُصَرِّفُنِيْ

حضرت ابن رافع بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت فضل نے بیان کیا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے (منیٰ کی طرف) روانہ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھا۔ ایک اعرابی آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور آپ سے مسائل پوچھ رہا تھا۔ اس کے پیچھے اس کی خوبصورت بیٹی سوار تھی۔ حضرت فضل

(۲۸۳۱) اسناده حسن: مستدرك حاكم: ۱/ ۴۶۵۔ معجم اوسط طبرانی كما في مجمع الزوائد: ۳/ ۲۲۳۔ الصحيحة: ۲۱۴۶.

(۲۸۳۲) صحيح مسند احمد: ۱/ ۲۱۳.

عَنْهَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ)). وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ : يُسَايِرُهُ أَوْ يُسَائِلُهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ رَوٰى سِكِّيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَصْرِيُّ - وَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ عُهْدَتِهِ وَ عُهْدَةِ أَبِيْهِ - قَالَ أَبِيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ ، وَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَرِّفُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ مِنْ خَلْفِهِ ، وَ جَعَلَ الْفَتٰى يُلَاحِظُ إِلَيْهِنَّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيْهِ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ لِسَانَهُ غُفِرَ لَهُ .

بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے چہرے سے پکڑ کر دوسری طرف گھما دیا۔ پھر آپ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک مسلسل لبیک پکارتے رہے۔ جناب ابن رافع کی روایت میں ہے: وہ اعرابی آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا یا آپ سے سوال پوچھ رہا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سکین بن عبدالعزیز بصری سے مروی ہے جبکہ میں اس کی اور اس کے باپ کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوں۔ وہ کہتا ہے: میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس عرفہ والے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو فضل رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی طرف دیکھنا شروع کر دی اور رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے اپنے پیچھے سے فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے لیکن فضل رضی اللہ عنہ (دوسری طرف) عورتوں کو دیکھنے لگ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے میرے بھتیجے! بے شک جو شخص آج کے دن اپنے کانوں، آنکھوں اور زبان کی حفاظت کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

٢٨٣٣- حَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، ثَنَا أَسَدٌ ، ثَنَا سِكِّيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ .

امام صاحب نے سکین بن عبدالعزیز کی حدیث کی سند بیان کی ہے۔

٢٨٣٤- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُوْ حَبِيْبٍ ، ثَنَا سِكِّيْنٌ الْقَطَّانُ ، ثَنَا أَبِيْ ، ثَنَا ....

ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما عرفات والے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار

(٢٨٣٣) اسناده ضعيف: الضعيفة: ٥٩٦٠ـ مسند احمد: ١/٣٢٩، ٣٥٦.

(٢٨٣٤) انظر الحديث السابق.

يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتٰى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ بِمِثْلِهٖ . غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : يُصَرِّفُ وَجْهَهٗ ، وَ لَمْ يَقُلْ : يَا ابْنَ أَخِيْ .

تھے تو اس نوجوان نے عورتوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔" پھر اوپر والی روایت کی مثل بیان کیا صرف یہ فرق ہے: "آپ نے اس کا چہرہ دوسری طرف کر دیا۔" لیکن "اے میرے بھتیجے" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد:......ا۔ سواری کے پیچھے کسی دوسرے شخص کو سوار کرنا جائز ہے، بشرطیکہ سواری طاقتور و توانا ہو۔

۲۔ فتویٰ طلبی یا کسی شرعی ضرورت کے تحت اجنبی عورت کی آواز سننا جائز ہے۔

۳۔ اجنبی عورت کی طرف (قصدًا) دیکھنا حرام ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۹۸)

۲۵۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ وُقُوْفِ الْبُدْنِ بِالْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں سواری کے اونٹوں کو موقف میں رکھنا مستحب ہے

۲۸۳۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا نَعِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ - وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ مُنَادِيًا ، فَنَادٰى عِنْدَ الزَّوَالِ أَنِ اغْتَسِلُوْا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ، وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى أَنْ أَهِلُّوْا بِالْحَجِّ ، وَ أَمَرَ بِالْبُدْنِ أَنْ تُوْقَفَ بِعَرَفَةَ وَ فِي الْمَنَاسِكِ كُلِّهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے زوال کے وقت اعلان کیا کہ غسل کر لو۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر جب یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ کا دن) آیا آپ نے اپنے منادی کو حکم دیا تو اس نے یہ اعلان کیا: "حج کا احرام باندھ کر تلبیہ پکارو، اور آپ نے حکم دیا کہ اونٹوں کو عرفات اور حج کے تمام مناسک کی ادائیگی کے دوران اپنے ساتھ رکھا جائے۔

۲۵۷..... بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الْمَوْقِفِ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ فِي الْحَجِّ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

میدان عرفات میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا کہ وہ حج میں ریاکاری اور شہرت سے محفوظ فرمائے (اگر یہ حدیث ثابت ہو)

۲۸۳۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيْمٍ الْكِنَانِيُّ - مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مَوَالِيْهِمْ ....

(۲۸۳۵) اسنادہ ضعیف: ابن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔

(۲۸۳۶) صحیح: الصحیحۃ: ۲۶۱۷۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۴/ ۳۳۲۔۳۳۳.

عَـنْ بِشْرِ بْنِ قُدَامَةَ الضَّبَابِيِّ ، قَالَ : أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِبِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَاقِفاً بِعَرَفَاتٍ عَـلٰـى نَـاقَةٍ لَـهُ حَمْرَاءُ قَصْوَاءُ وَ تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ قَـوْلَانِيَّةٌ ، وَ هُوَ يَقُوْلُ : ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا غَيْرَ رِيَاءٍ وَ لَا هِيَاءٍ وَ لَا سُمْعَةٍ)) .

حضرت بشر بن قدامہ الضبابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ان دو آنکھوں نے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ کو میدان عرفات میں اپنی اونٹنی قصواء پر سوار دیکھا آپ کے نیچے بالکل معمولی سی چادر تھی اور آپ دعا مانگ رہے تھے: ''اے اللہ! اس حج کو ریا کاری، نمود ونمائش اور شہرت سے محفوظ بنادے۔''

۲۵۸..... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ خِلَافَ سُنَّةِ أَهْلِ الْكُفْرِ وَ الْأَوْثَانِ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت میں اہل کفر اور بت پرستوں کے عرفات سے لوٹنے کے وقت کے برخلاف مسلمانوں کی روانگی کے وقت کا بیان

۲۸۳۷ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ ....

عَـنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، ثُمَّ أَفَاضَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ، وَ أَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ . قَـالَ مُـحَـمَّـدُ بْنُ إِسْحَاقَ : خَبَرُ جَعْفَرِ بْنِ مُـحَـمَّـدٍ ، عَـنْ أَبِيْـهِ ، عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں ٹھہرے رہے پھر غروب آفتاب کے بعد آپ واپس (مزدلفہ) لوٹے آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ جناب محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: جناب جعفر بن محمد کی اپنے والد سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس باب کے متعلق ہے۔

۲۸۳۸ـ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، ثَنَا زَمْعَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ـ وَ هُوَ ابْنُ وَهْرَامٍ ـ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوْسِ الْـجِبَـالِ كَـأَنَّهَـا الْعَمَائِمُ عَلٰى رُءُوْسِ الرِّجَالِ دَفَعُوْا فَيَصِفُوْنَ بِالْمُزْدَلَفَةِ ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عرفات میں ٹھہرے رہتے حتی کہ جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس طرح ہو جاتا جیسے آدمیوں کے سروں پر پگڑیاں ہوتی ہیں تو وہ مزدلفہ لوٹ آتے۔ پھر مزدلفہ میں ٹھہرتے حتی کہ

(۲۸۳۷) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الدفعة من عرفة، حدیث: ۱۹۲۲۔ سنن ترمذی: ۸۸۵۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۱۰۔ مسند احمد: ۱/۷۵.

(۲۸۳۸) حسن لغیرہ: مسند احمد: ۱/۳۲۷ مختصراً.

حَتّٰی إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ عَلٰی رُؤُوْسِ الْجِبَالِ كَأَنَّهَا الْعَمَائِمُ عَلٰی رُءُ وْسِ الرِّجَالِ ، دَفَعُوْا ، فَأَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّفْعَةَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ دَفَعَ حِيْنَ أَسْفَرَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْوَقْتِ الْآخِرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَةِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ .

جب سورج طلوع ہو جاتا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر مردوں کے سروں پر پگڑیوں کی طرح ہو جاتا تو (منیٰ) لوٹ آتے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے روانگی کو غروب آفتاب تک مؤخر کردیا، پھر صبح کی نماز مزدلفہ میں ادا کی جبکہ فجر طلوع ہوگئی پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے آخری گھڑی میں منیٰ روانہ ہوئے جبکہ ہر چیز روشن ہو چکی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں زمعہ بن صالح راوی کی ذمہ داری سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

فوائد: ......نو ذوالحجہ کے دن غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کی جانب کوچ کرنا مشروع ہے اور امام مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھائے گا۔

۲۵۹..... بَابُ تَبَاهِي اللّٰهِ أَهْلَ السَّمَاءِ بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ

اللہ تعالیٰ عرفات کے حاجیوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ أَهْلَ السَّمَاءِ ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ : اُنْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ جَاءُوْنِيْ شُعْثاً غُبْراً)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عرفات کے حاجیوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں فرماتے ہیں: میرے بندوں کو دیکھو کیسے غبار آلود پراگندہ حال میں میرے دربار میں حاضر ہیں۔''

فوائد: ......عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ حجاج کرام کی اس عاجزی وانکساری کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور انسانوں کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو فرشتوں کی اطاعت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۸۴۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ رَوٰى مَرْزُوْقٌ ۔ هُوَ أَبُوْ بَكْرٍ ۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۲۸۳۹) مسند احمد: ۲/ ۳۰۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۸۴۱۔ مستدرك حاكم: ۱/ ٤٦٥.

(۲۸٤۰) اسناده ضعيف : ابوزبیر مدلس راوی کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ الضعيفة: ٦٧٨۔ صحيح ابن حبان : ۳۸٤۲ من طريق آخر عن ابی زبیر نحوه.

((إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ ، فَيَقُوْلُ : انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثاً غُبْراً ، ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . فَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ : أَيْ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ يَزْهُوْ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ، قَالَ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيْقاً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ . حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَا مَرْزُوْقٌ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَةِ مَرْزُوْقٍ

فرمایا: ”جب عرفات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور عرفات کے حاجیوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں کی طرف دیکھو، وہ میری بارگاہ میں کس قدر غبار آلود، پراگندہ حالت میں حاضر ہیں، ہر دور دراز علاقے سے حاضر ہوئے ہیں ۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انھیں معاف کر دیا ہے ۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! ان میں فلاں متکبر بھی ہے اور ان میں فلاں فلاں گناہ گار بھی ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے ان سب کو بخش دیا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: عرفہ والے دن جس کثرت سے لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہے وہ کسی اور دن میں نہیں ملتی۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں مرزوق (راوی) کی ذمہ داری سے بری ہوں۔

٢٦٠..... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

عرفات کی شام کو میدان عرفات میں خصوصی دعا کا بیان، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو

وَ لَا أَخَالُ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ حُكْمٌ ، وَ إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ فَخَرَّجْنَا هٰذَا الْخَبَرَ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ ثَابِتاً مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ إِذْ هٰذَا الدُّعَاءُ مُبَاحٌ أَنْ يَدْعُوَ بِهِ عَلَى الْمَوْقِفِ وَ غَيْرِهِ .

لیکن میرا خیال نہیں کہ یہ صحیح ہوگی۔ لیکن ہم نے اس لیے بیان کر دیا ہے کیونکہ اس میں کوئی شرعی حکم بیان نہیں ہوا، بلکہ یہ تو ایک دعا ہے، جو اگر چہ سند کے اعتبار سے ثابت نہیں، لیکن اس دعا کو میدان عرفات اور دیگر مواقع پر پڑھنا جائز ہے۔

٢٨٤١- رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْأَغَرِّ ، عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشِيَّةِ عَرَفَةَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَ خَيْراً مِمَّا تَقُوْلُ ، اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کی شام کو یہ دعا بکثرت پڑھی تھی: ”اے اللہ! تمام تعریفیں تیری ہی ہیں جیسے تو نے اپنے لیے بیان کی ہیں، اور جو تعریفیں ہم بیان کرتے ہیں، اس سے بہتر و اعلیٰ تیری تعریفیں

(٢٨٤١) اسناده ضعيف : قیس بن الربیع راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة : ٢٩١٨ ـ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب : ٩٣، حديث : ٣٥٢٠.

مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي وَ إِلَيْكَ مَابِيْ وَ لَكَ رَبِّ تُرَائِيْ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَّاتِ الْأَمْرِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ)) . ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ قَيْسِ الرَّبِيْعِ .

ہیں! اے اللہ! میری نماز تیرے ہی لیے ہے۔ میری قربانی میرا جینا، میرا مرنا تیرے لیے ہے۔ تیری ہی طرف میرا لوٹنا ہے، اے میرے رب! میری میراث تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب، سینے کے وسوسوں اور معاملات کے بگاڑ وفساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو ہوا لے کر آتی ہے اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لے کر آتی ہے۔"

٢٦١..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا سُمِّيَتْ عَرَفَةُ عَرَفَةَ

عرفہ کی وجہ تسمیہ کا بیان

٢٨٤٢۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أَتٰى جِبْرِيْلُ إِبْرَاهِيْمَ يُرِيْهِ الْمَنَاسِكَ فَصَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ بِمِنٰى . ثُمَّ ذَهَبَ مَعَهُ إِلٰى عَرَفَةَ فَصَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ بِعَرَفَةَ ، وَ وَقَفَهُ فِي الْمَوْقِفِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ دَفَعَ بِهٖ ، فَصَلّٰى بِهِ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، ثُمَّ أَبَاتَ لَيْلَتَهُ ثُمَّ دَفَعَ بِهٖ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ، فَقَالَ لَهُ : اعْرِفِ الْاٰنَ فَأَرَاهُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، وَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج سکھانے اور دکھانے کے لیے آئے تو انھیں منٰی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازیں پڑھائیں، پھر وہ ان کے ساتھ عرفات گئے اور عرفات میں انھیں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور انھیں سورج غروب ہونے تک موقف میں ٹھہرایا، پھر انھیں لے کر روانہ ہو گئے، پھر انھیں مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں مزدلفہ میں پڑھائیں، رات مزدلفہ میں ہی بسر کرائی، پھر (صبح کو منی جا کر) جمرے پر کنکریاں ماریں۔ پھر تمام مناسک دکھانے کے بعد فرمایا: اِعْرِفِ الْاٰنَ (اب اچھی طرح پہچان لو) اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام مناسک سکھائے۔

فوائد:..... مکرر ٢٨٠٣

(٢٨٤٢) تقدم برقم: ٢٨٠٣۔ ٢٨٠٤.

٢٦٢..... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ، وَالْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي السَّيْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

عرفات سے منیٰ جاتے وقت چلنے کی کیفیت کا بیان۔ اس وقت آرام اور سکون کے ساتھ چلنے کا حکم ہے لیکن اس حدیث کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے

٢٨٤٣۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - جَمِيعاً عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَ غَدَاةَ جَمْعٍ حِيْنَ دَفَعُوْا النَّاسُ: ((عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ)) وَ هُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ روانہ ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! آرام وسکون سے چلو۔“ جبکہ آپ نے اپنی اونٹنی کو روکا ہوا تھا۔

٢٦٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْجَافَ الْخَيْلِ وَ الْإِبِلِ وَ الْإِيْضَاعِ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَيْسَ الْبِرُّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْبِرَّ السَّكِيْنَةُ فِي السَّيْرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اس بات کا بیان کہ عرفات سے واپسی پر اونٹوں، گھوڑوں اور دیگر سواریوں کو دوڑانا اور تیز بھگانا کوئی نیکی نہیں بلکہ سکون واطمینان سے چلنا نیکی ہے۔ لیکن اس حدیث کے الفاظ بھی گزشتہ حدیث کی طرح عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

٢٨٤٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ أُسَامَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ حِيْنَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ ، فَأَفَاضَ بِالسَّكِيْنَةِ . وَ قَالَ : ((أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات سے واپسی پر انھیں اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔ آپ بڑے آرام وسکون سے چلے اور فرمایا: ”اے لوگو! سکون سے

(٢٨٤٣) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية، حدیث : ١٢٨٢۔ سنن نسائی : ٣٠٢٣۔ مسند احمد : ١/٢١٠۔ سنن الدارمی : ١٨٩١۔ صحیح ابن حبان : ٣٨٤٤۔

(٢٨٤٤) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب فرض الوقوف بعرفة، حدیث : ٣٠٢١۔ مسند احمد : ٥/٢٠١۔

بِـالسَّكِيْنَةِ ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيْجَافِ الْخَيْلِ وَالْـإِبِـلِ)) . قَـالَ : فَـمَا رَأَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا ، حَتّٰى أَتٰى جَمْعَ ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَـأَمَرَ النَّاسَ بِالسَّكِيْنَةِ ، وَ أَفَاضَ ، وَ عَلَيْهِ السَّـكِيْـنَةُ ، وَ قَـالَ : ((لَيْـسَ الْبِرُّ بِإِيْجَافِ الْـخَيْـلِ وَ الْـإِبِـلِ)) فَمَا رَأَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى أَتٰى مِنًى .

چلو ،یقیناً گھوڑوں اور اونٹوں کوتیز بھگانا نیکی نہیں ہے۔" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو تیز دوڑنے کے لیے اپنا اگلا قدم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھاحتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا اور لوگوں کو آرام وسکون کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ پھر آپ خود بھی سکون کے ساتھ چلے ۔آپ نے فرمایا: "گھوڑے اور اونٹ تیز دوڑانا نیکی نہیں ہے۔" پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو اگلا اپنا قدم اٹھاتے دوڑتے نہیں دیکھاحتی کہ آپ منیٰ پہنچ گئے۔"

٢٦٤..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا فِي السَّكِيْنَةِ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عرفات سے واپسی پر آرام وسکون سے چلنے کا حکم جس حدیث میں ہے اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

وَ الْبَيَـانِ أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَسِيْرُ سَيْرَ السَّكِيْنَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ لَمْ يَجِدْ فَـجْـوَةً إِذْ قَدْ نَصَّ عِنْدَ وُجُوْدِ الْفَجْوَةِ فِي السَّيْرِ عِنْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ . وَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مَا بَانَ أَنَّ أُسَـامَةَ بْـنَ زَيْـدٍ أَرَادَ بِـقَـوْلِـهٖ : فَـمَا رَأَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعاً . أَيْ فِي الزِّحَامِ دُوْنَ الْوَقْتِ الَّذِيْ وَجَدَ فِيْهِ فَجْوَةً . إِذْ أُسَامَةُ هُوَ الْمُخْبِرُ أَنَّهُ نَصَّ لَمَّا وَجَدَ الْفَجْوَةَ

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ آرام وسکون کے ساتھ اس وقت چلتے تھے جب آپ کو کھلی جگہ نہیں ملتی تھی۔ کیونکہ عرفات سے واپسی پر کھلی جگہ میں آپ نے اونٹنی تیز چلائی تھی۔ اس روایت میں یہ وضاحت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے یہ کلمات: پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھاحتی کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے، سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب ہجوم ہوتا تو تیز نہ چلتے ،لیکن جب کھلی جگہ ملتی تو تیز چلتے کیونکہ حضرت اسامہ ہی نے یہ روایت بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو کھلی جگہ ملی تو آپ نے اونٹنی کو تیز چلایا

٢٨٤٥ ـ ثَـنَـا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا هِشَامٌ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَـنَـا هِشَـامٌ ، ح وَ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ ـ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ـ ح وَ حَـدَّثَـنَـا سَـلْـمُ بْـنُ جُـنَـادَةَ ، ثَـنَـا وَكِيْـعٌ ، ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ ،

جَمِيْعاً..........

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقاً لِلْحَدِيْثِ ۔ قَالَ ، سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ أُسَامَةَ وَهُوَ إِلَى جَنْبِيْ ، وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ يَسْأَلُ كَيْفَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ . قَالَ سُفْيَانُ : النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ . وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ حَدِيْثِهِ مُدْرَجاً ، وَالنَّصُّ أَرْفَعُ مِنَ الْعَنَقِ . وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ مُدْرَجاً فِي الْحَدِيْثِ : يَعْنِيْ فَوْقَ الْعَنَقِ .

جناب ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا ،وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ وہ میرے پاس تشریف فرماتھے ۔اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرفات سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے ۔ حضرت عروہ نے پوچھا : عرفات سے واپس آتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی چال چلے تھے؟ حضرت اسامہ نے فرمایا: آپ درمیانی چال چلے تھے ،لیکن جب جگہ کھلی ملتی تو اونٹنی کو تیز چلاتے ۔امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۔ نص العنق سے تیز دوڑ کو کہتے ہیں۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:ان کی روایت میں یہ الفاظ درج ہیں کہ نص عَنَقِ سے تیز چال کو کہتے ہیں۔اور جناب وکیع کی روایت میں درج ہے: یعنی عنق سے تیز چال چلتے ۔''

فوائد :......۱۔عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت اطمینان اورسکون سے چلنا مستحب ہےاور دوران کوچ گھوڑے اونٹ وغیرہ کو تیز دوڑانا مکروہ فعل ہے۔ کیونکہ ازدحام اور تنگ گھاٹیوں میں عامۃ الناس کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔اس کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کرام کو سکینت اختیار کرنے اور آرام سے چلنے کی ہدایت کی ہے۔

۲۔ جہاں ازدحام نہ ہو اور کھلے راستے ہوں وہاں سواریوں کو سرپٹ بھگانا مباح ہے۔

۲۶۵..... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَالتَّهْلِيْلِ فِي السَّيْرِ مِنْ عَرَفَةَ إِلٰى مُزْدَلِفَةَ

عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے دعا مانگنے ،ذکر الٰہی اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کا بیان

۲۸۴۶۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ الْكِنْدِيَّ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(۲۸۴۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب السیر اذا دفع من عرفة، حدیث: ۱۶۶۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حدیث: ۲۸۳/ ۱۲۸۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۲۳۔ سنن نسائی: ۳۰۲۶۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۱۷۔ مسند احمد: ۵/ ۲۰۵۔ مسند الحمیدی: ۵۴۳.

(۲۸۴۶) تقدم برقم: ۲۷۶۳.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ : وَ وَقَفَ - يَعْنِيْ بِعَرَفَةَ - حَتّٰى إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ أَقْبَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَ يُعَظِّمُهٗ ، وَ يُهَلِّلُهٗ ، وَ يُمَجِّدُهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج یا عمرے کے سفر میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو آپ تلبیہ پکارتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی ۔ اور فرمایا: آپ میدان عرفات میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع کر دیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عظمت ،اس کی الوہیت کا اقرار (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) اور اس کی بڑائی اور بزرگی بیان کرتے رہے حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے ۔

فوائد :......تمام اوقات میں ذکر الٰہی کا اہتمام مستحب ہے۔لیکن عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت ذکر واذکار کے اہتمام کی خاص تاکید ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ﴾:''اور جب تم عرفات سے واپس آ ؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔'' (البقرہ:١٩٨)

لہٰذا اس وقت اللہ کا ذکر کرنا، اس کی عبادت میں منہمک ہونا اور تلبیہ کا اہتمام کرنا افضل عمل ہے۔(المغنی: ٣/ ٤٤٦)

٢٦٦..... بَابُ إِبَاحَةِ النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَ جَمْعٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِلْمَرْءِ

عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بوقت ضرورت ٹھہرنا جائز ہے

٢٨٤٧۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ أَرْدَفَهٗ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ فَلَمَّا أَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ - وَ لَمْ يَقُلْ إِهْرَاقَ الْمَاءِ - فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ، فَقُلْنَا : الصَّلَاةُ ، فَقَالَ : الصَّلَاةُ أَمَامَكَ . فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلُّوْا رِحَالَهُمْ ، وَ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے تو آپ نے انھیں اس شام اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ پھر جب گھاٹی کے پاس آئے تو آپ نے سواری سے اتر کر پیشاب کیا اور یہ نہیں کہا کہ پانی بہایا (بلکہ صریح الفاظ بولے کہ آپ نے پیشاب کیا) ۔پھر میں نے آپ کے ایک برتن سے پانی انڈیلا تو آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ ہم نے عرض کی: نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔آپ نے فرمایا: نماز

(٢٨٤٧) سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب کیف الجمع، حدیث : ٦١٠۔ مسند احمد: ٥/ ٢٠٠ من طریق سفیان۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب النزول بین عرفة وجمع، حدیث: ١٦٦٧۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حدیث: ٢٧٦/ ١٢٨٦ من طریق موسٰی عن کریب عن اسامة رضی الله عنه۔ وقد تقدم برقم: ٦٤ مختصراً: ٩٧٣.

أَعَنْتُهُ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَا أَعْلَمُ أَحَداً أَدْخَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ بَيْنَ كُرَيْبٍ وَ بَيْنَ أُسَامَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا ابْنَ عُيَيْنَةَ . رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

آگے جا کر (مزدلفہ میں) پڑھیں گے۔ پھر جب ہم مزدلفہ پہنچے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر صحابہ کرام نے اپنی سواریوں سے کجاوے اتار لیے اور سواریاں کھول دیں اور آپ کی سواری کو کھولنے اور کجاوہ اتارنے میں مَیں نے آپ کی مدد کی پھر آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف ابن عیینہ نے اس سند میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور جناب کریب کے درمیان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا ہے جناب یحییٰ بن سعید انصاری نے اپنی سند میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا میں نے اس حدیث کے تمام طرق کتاب الکبیر میں بیان کردیے ہیں۔"

فوائد:......عرفات سے مزدلفہ کی طرف واپسی پر کسی عذر یا مجبوری کی صورت میں راستے میں کچھ دیر کے لیے رکنا مباح ہے۔

٢٦٧..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کرنے کا بیان

٢٨٤٨۔ حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعاً .

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔"

٢٦٨..... بَابُ تَرْكِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ لَا صَلَاةَ الْمُقِيْمِ

جب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کریں گے تو ان کے درمیان کوئی نفل یا سنت نہیں پڑھیں گے اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مسافر والی نماز پڑھی تھی، مقیم والی نہیں

(٢٨٤٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حديث: ٢٨٦/ ٨٠٣ـ سنن ابی داؤد: ١٩٢٦ـ سنن نسائی: ٦٠٨ـ مسند احمد: ٦٢/٢.

۲۸۴۹۔ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ قَالَ : جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ . وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں، ان کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعت ادا کیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں ساری عمر اسی طرح نماز (قصر اور جمع کر کے) ادا کرتے رہے۔"

فوائد :......ا۔عرفات سے واپس مزدلفہ کی طرف جانے والے کے لیے مستحب ہے کہ مزدلفہ میں پہنچے بغیر نمازِ مغرب ادا نہ کرے اور مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھے، اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں، اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔(المغنی: ۳/ ٤٤٦)

۲۔مزدلفہ میں پہنچ کر نماز مغرب وعشاء جلدی ادا کرنا افضل ہے اور طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے تک ان نمازوں کی تاخیر بھی جائز ہے۔

۳۔مغرب وعشاء کی دونمازوں میں کچھ فاصلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲٦٩..... بَابُ الْأَذَانِ لِلْمَغْرِبِ ، وَ الْإِقَامَةِ لِلْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ ، إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ الْآخِرَةِ مِنْهُمَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِإِقَامَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

جب مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کریں گے تو مغرب کے لیے اذان اور اقامت جبکہ عشاء کے لیے صرف اقامت کہیں گے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جب دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں جمع کیا جائے تو دونوں کے لیے صرف اقامت کہی جائے گی اور اذان نہیں دی جائے گی

۲۸۵۰۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات سے

(۲۸٤۹) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حديث : ۱۲۸۸۔ سنن نسائی: ۳۰۳۲.

(۲۸۵۰) تقدم تخريجه برقم: ۹۷۳ و ۲۸٤۷.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْأُمَرَاءُ ، بَالَ وَ تَوَضَّأَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : الصَّلَاةُ . قَالَ : الصَّلَاةُ أَمَامَكَ . فَلَمَّا انْتَهٰى إِلٰى جَمْعٍ أَذَّنَ وَ أَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ . خَبَرُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس آیا، جب آپ اس گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں امراء اور حکمران اترتے ہیں تو آپ نے وہاں اتر کر پیشاب کیا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نماز آگے جا کر ادا کریں گے پھر جب آپ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے اذان کہلوائی اور اقامت ہوئی تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر ابھی سب لوگوں نے اپنی سواریوں کو کھولا بھی نہ تھا کہ اقامت ہوگئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔" جناب جعفر بن محمد کی روایت بھی اس مسئلے کے متعلق ہے۔

فوائد :......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے لیے اذان کہنا اور ہر نماز کے لیے علیحدہ اقامت کہنا مسنون ومستحب ہے۔

۲۷۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِفِعْلٍ لَيْسَ مِنْ عَمَلِ الصَّلَاةِ

جب نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کیا جائے تو ان دونوں کے درمیان نماز کے علاوہ کوئی حاجت وضرورت پوری کر کے وقفہ کرنا جائز ہے

فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ثُمَّ حَلُّوْا رِحَالَهُمْ وَ أَعَنْتُهُ عَلَيْهِ .

امام ابن عیینہ کی ابراہیم بن عقبہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: پھر صحابہ کرام نے اپنی سواریاں کھول دیں اور میں نے نبی کریم ﷺ کی سواری کو کھولنے میں آپ کی مدد کی۔

۲۸۵۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ حَرْمَلَةَ وَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ ، وَ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ نَزَلَ ، فَبَالَ ۔ وَلَمْ يَقُلْ : إِهْرَاقَ الْمَاءِ ۔ قَالَ : أُسَامَةُ فَصَبَبْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس روانہ ہوئے اور آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کرلیا۔ پھر جب آپ گھاٹی کے پاس پہنچے تو آپ سواری سے اترے اور پیشاب کیا۔ اور یہ الفاظ نہیں کہے

(۲۸۵۱) وانظر ما تقدم برقم: ۲۸٤۷.

عَلَيْهِ مِنَ الْأَدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيفًا ، قُلْتُ : الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ . قَالَ : ((الصَّلَاةُ أَمَامَكَ)) . ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ وَضَعَ رَحْلَهُ ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ . قَالَ سُفْيَانُ : انْتَهٰى حَدِيْثُ إِبْرَاهِيْمَ إِلٰى قَوْلِهِ : الصَّلَاةُ أَمَامَكَ ، وَ الزِّيَادَةُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ .

کہ آپ نے پانی بہایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک برتن سے آپ کے لیے پانی انڈیلا تو آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نماز کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔'' پھر آپ مزدلفہ آئے تو مغرب کی نماز ادا کی، پھر آپ نے اپنی سواری سے کجاوہ وغیرہ اتار کر اسے کھول دیا، پھر عشاء کی نماز ادا کی۔ امام سفیان کہتے ہیں: ابراہیم کی روایت ان الفاظ پر ختم ہوگئی: نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔ باقی اضافہ جناب ابن ابی حرملہ کی روایت کا ہے۔

فوائد:......مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء کو جمع کرنا مستحب ہے اور ان میں معمولی فاصلہ کرنا مشروع ہے۔

۱۷۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْأَكْلِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

جب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کریں گے تو ان کے درمیان کھانا کھانا جائز ہے، بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ ابو اسحاق نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن یزید سے سنی ہے یا نہیں؟

۲۸۵۲۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : أَفَاضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ عَرَفَاتٍ عَلٰى هِيْنَتِهِ لَا يَضْرِبُ بَعِيْرَهُ ، حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا ، فَنَزَلَ ، فَأَذَّنَ فَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ تَعَشّٰى ، ثُمَّ قَامَ فَأَذَّنَ وَ أَقَامَ ، وَ صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ بَاتَ بِجَمْعٍ ، حَتّٰى إِذَا طَلَعَ

جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرفات سے واپسی پر بڑے سکون واطمینان سے چلے، انھوں نے اپنے اونٹ کو (تیز چلانے کے لیے) مارا نہیں ۔حتی کہ وہ مزدلفہ پہنچ گئے، وہ سواری سے اترے، اذان کہلوائی پھر اقامت ہونے پر مغرب کی نماز ادا کی، پھر رات کا کھانا کھایا، پھر اٹھ کر اذان کہلوائی اور تکبیر کہی گئی اور نماز عشاء ادا کی

(۲۸۵۲) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من اذن واقام لكل واحدة منهما، حديث : ۱۶۷۵۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح، حديث : ۱۲۸۹۔ سنن كبرىٰ نسائی : ۴۰۳۰۔ مسند احمد : ۱/ ۴۱۰ وسياتی برقم : ۲۸۵۴.

الْفَجْرُ أَقَامَ فَأَذَّنَ ، وَ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ يُؤَخَّرَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْهِمَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ إِلَّا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ ثُمَّ وَقَفَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ يَرْفَعِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قِصَّةَ عِشَاءٍ بَيْنَهُمَا ، وَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ فِعْلِهِ ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پھر رات مزدلفہ میں گزاری، حتی کہ جب فجر طلوع ہوگئی تو اذان کہلوائی اور اقامت پڑھی گئی پھر صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: یہ دو نمازیں اپنے وقت سے مؤخر کر کے ادا کی جاتی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ اس دن اس جگہ پر یہ دونوں نمازیں اس طرح تاخیر سے ادا کرتے تھے۔ پھر آپ ٹھہر گئے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں نمازوں کے درمیان رات کا کھانا کھانے کا عمل نبی کریم کی طرف منسوب نہیں کیا بلکہ یہ ان کا ذاتی عمل ہے یہ نبی کریم ﷺ کا عمل نہیں ہے۔

فوائد:......مزدلفہ میں نماز مغرب کے بعد کھانا کھانا اور اس کے معاً بعد نماز عشاء کا اہتمام جائز ومباح ہے۔

۲۷۲..... بَابُ الْبَيْتُوْتَةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ

(دس ذوالحجہ) قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنے کا بیان

۲۸۵۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا..........

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ : أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد بزرگوار سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے انھیں عرض کی: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیں۔ انھوں نے فرمایا: آپ مزدلفہ آئے تو آپ نے نماز مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے ادا کیا۔ پھر طلوع فجر تک رسول اللہ ﷺ لیٹے رہے۔

فوائد:......مزدلفہ میں رات گزارنا اور یہاں وقوف کرنا مسنون عمل ہے اور امام احمد کے سوا تمام ائمہ رات کے وقت مزدلفہ میں وقوف کو واجب قرار دیتے ہیں۔ (فقه السنه: ۱/ ٦٤٣)

(۲۸۵۳) سنن نسائی، کتاب الاذان، باب الاذان لمن یجمع بین الصلاتین، حدیث: ٦٥٧۔ تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳٤ و ۲٦۸۷۔

٢٧٣..... بَابُ التَّغْلِيْسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دس ذوالحجہ کو نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنے کا بیان

٢٨٥٤ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : قَالَ ....

عَبْدُ اللّٰهِ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا ، إِلَّا هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَ الْمَغْرِبَ جَمِيْعاً لِمُزْدَلِفَةِ ، وَ صَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز اس کے وقت ہی پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے سوائے ان دو نمازوں کے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے مزدلفہ میں ادا کیا اور فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔

٢٧٤..... بَابُ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں فجر کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان

٢٨٥٥ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ . فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ يَعْنِيْ بِالْمُزْدَلِفَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ لَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ حَاتِمٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ . فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا بَعْدَ مَا بَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں طویل حدیث بیان کی ہے۔اس میں فرمایا: جب صبح نمودار ہو گئی تو آپ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کی۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن یحییٰ نے حسن بن بشر کے واسطے سے حاتم سے اس حدیث میں اس جگہ پر یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اذان اور اقامت کے ساتھ (نماز پڑھی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں واضح دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد پہلے

(٢٨٥٤) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من یصل الفجر بجمع، حدیث: ١٦٨٢ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب زیادة التغلیس بصلاة الصبح، حدیث: ١٢٨٩ـ سنن ابی داؤد: ١٩٣٤ـ سنن نسائی: ٦٠٩ـ مسند احمد: ٣٨٤/١ـ مسند الحمیدی: ١١٤ من طریق الاعمش۔ وقد تقدم برقم: ٢٨٥٢.

(٢٨٥٥) تقدم تخریجه برقم: ٢٥٣٤، ٢٦٨٧.

لَهُ الصُّبْحُ ، لَا قَبْلَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ . وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ أَيْ قَبْلَ وَقْتِهَا الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِغَيْرِ الْمُزْدَلِفَةِ أَيْ أَنَّهُ غَلَّسَ بِالْفَجْرِ أَشَدَّ تَغْلِيْساً مِمَّا كَانَ يُغَلِّسُ بِهَا فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ . وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا الْبَابَ دَالٌّ عَلَى مِثْلِ مَا دَلَّ عَلَيْهِ خَبَرُ جَابِرٍ لِأَنَّ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ : يَبِيْتُ بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ .

وقت میں ادا فرمائی ہے ،طلوع فجر کے واضح ہونے سے پہلے ادا نہیں کی۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''آپ نے فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھی'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ نے دوسری جگہوں کی نسبت مزدلفہ میں زیادہ سویرے نماز پڑھی تھی ۔یعنی آپ نے دوسرے مقامات کی نسبت مزدلفہ میں فجر کی نماز زیادہ اندھیرے میں ادا کی تھی ۔آئندہ باب میں مذکورہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضرت جابر کی روایت کی طرح دلیل موجود ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: آپ نے رات مزدلفہ میں بسر کی حتی کہ جب صبح ہوئی تو آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

فوائد :......ا۔تمام ایام میں نمازوں کو اول اوقات پر ادا کرنا مستحب ہے لیکن مزدلفہ کی رات نماز فجر میں زیادہ تعجیل افضل عمل ہے اور اس دن نماز فجر میں انتہائی تعجیل مسنون ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۳۷)

۲۔مزدلفہ میں نماز فجر کی ادائیگی کے لیے اذان واقامت کا اہتمام بقیہ نمازوں کی طرح مشروع ہے۔

۲۷۵..... بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ الدُّعَاءِ وَ الذِّكْرِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ التَّمْجِيْدِ وَ التَّعْظِيْمِ لِلّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ

مشعر حرام کے پاس ٹھہر کر اللہ تعالی سے دعائیں مانگنا، اس کا ذکر کرنا اور لا الہ الا اللہ پڑھنا، اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی عظمت کو بیان کرنا

۲۸۵٦۔ قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ ، أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَ قَالَ يَبِيْتُ - يَعْنِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: آپ رات مزدلفہ میں بسر کرتے حتی کہ صبح ہو جاتی ،پھر آپ صبح کی

(۲۸۵٦) تقدم برقم: ۲۷۱٦.

بِـالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰی یُصْبِحَ ، ثُمَّ یُصَلِّیْ صَلَاةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ یَقِفُ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ یَقِفُ النَّاسُ مَعَهُ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَ یَذْكُرُوْنَهُ وَ یُهَلِّلُوْنَهُ وَ یُمَجِّدُوْنَهُ وَ یُعَظِّمُوْنَهُ حَتّٰی یَدْفَعَ إِلٰی مِنًی .

نماز ادا کرتے ۔ پھر آپ مشعر الحرام کے پاس ٹھہرتے اور لوگ بھی آپ کے پاس ٹھہرتے ،وہ سب اللہ تعالی سے دعائیں مانگتے ،اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ،"لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا ورد کرتے ،اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور بزرگی بیان کرتے رہتے حتی کہ منی کی طرف روانہ ہو جاتے ۔

فوائد :......مزدلفہ میں نماز فجر اول وقت پر ادا کرنا، پھر طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب سے قبل خوب اجالا ہونے تک مشعر حرام کے قریب وقوف کرنا اور کثرت سے اذکار وادعیہ کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب عمل ہے۔

(فقه السنه : ١/ ٦٤٤)

٢٧٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُقُوْفِ حَيْثُ شَاءَ الْحَاجُّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِذْ جَمِيْعُ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ

حاجی مزدلفہ میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے کیونکہ مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے

٢٨٥٧ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ....

جَـعْـفَـرٌ ، ثَـنَـا أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، وَ قَالَ : ((وَ قَفْتُ هَاهُنَا وَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں ،وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں سوال کیا۔تو انھوں نے فرمایا: آپ نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور فرمایا: "میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور مزدلفہ سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔"

٢٨٥٨ـ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِيْ ابْنَ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَـنْ جَـابِـرٍ ، قَـالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجَمْعٍ وَ قَالَ : ((جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور فرمایا: "پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔"

فوائد:......محسر وادی کے سوا تمام مقام مزدلفہ موضع وقوف ہے۔(فقه السنه : ١/ ٦٤٤)

اور مقام مزدلفہ میں کسی بھی جگہ وقوف کرنے سے یہ وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔

(٢٨٥٧) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف، حديث : ١٤٩/ ١٢١٨ـ سنن ابي داؤد: ١٩٣٦، ١٩٣٧ـ سنن نسائي: ٣٠٤٨ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٤٨ـ وقد تقدم برقم: ٢٥٣٤.

(٢٨٥٨) انظر الحديث السابق.

۲۷۷..... بَابُ الدَّفْعِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمُخَالَفَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ فِي دَفْعِهِمْ مِنْهُ

مشعر حرام سے واپس لوٹنا اور واپسی میں مشرکین اور بت پرستوں کے طریقے کی مخالفت کرنا

۲۸۵۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے حتیٰ کہ سورج ثبیر پہاڑ کی چوٹی پر چمکنے لگ جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مخالفت کرتے ہوئے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی واپس روانہ ہو گئے۔

فوائد:...... یوم نحر کو نماز فجر اور مشعر حرام کے قریب وقوف اور اذکار وادعیہ کے بعد طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کی طرف روانہ ہونا مسنون ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہا ہے۔

۲۷۸..... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

مزدلفہ سے منٰی کی طرف چلنے کی کیفیت کا بیان، اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن سے مراد خاص ہے

۲۸۶۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ . وَ قَالَ هَارُوْنُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ ، وَ مِنْ جَمْعٍ ، عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى أَتٰى مِنٰى .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ سے واپس لوٹتے وقت نہایت اطمینان اور سکون سے چلے حتیٰ کہ آپ منٰی پہنچ گئے۔

فوائد:......عرفات سے مزدلفہ کی طرف سکینت ووقار سے روانہ ہونا مستحب ہے۔ (المغنی : ۳/ ٤٤٥)

۲۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَارَ فِي الْإِفَاضَةِ وَ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى عَلَى السَّكِيْنَةِ خَلَا بَطْنِ وَادِيْ مُحَسِّرٍ ، فَإِنَّهُ أَوْضَعَ فِيْهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے منٰی واپسی پر سکون وآرام سے چلے تھے سوائے وادی محسر کے، آپ نے وہاں پر اونٹنی تیز چلائی تھی

(۲۸۵۹) صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاهلية، حدیث : ۳۸۳۸، ۱۶۸٤۔ سنن ابی داؤد : ۱۹۳۸۔ سنن ترمذی : ۸۹٦۔ سنن نسائی : ۳۰۵۰۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۲۲۔ مسند احمد : ۱/ ۲۹، ۳۹۔ سنن الدارمی : ۱۸۹۰۔
(۲۸٦۰) تقدم تخريجه برقم : ۲۸٤۳۔

وَ فِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الْفَضْلَ إِنَّمَا أَرَادَ : وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى أَتٰى مِنٰى ، خَلَا إِيْضَاعِهِ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ عَلٰى مَا تَرْجَمْتُ الْبَابَ أَنَّهُ لَفْظٌ عَامٌّ أَرَادَ بِهِ الْخَاصَّ

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: ''منیٰ پہنچنے تک آپ سکون کے ساتھ چلتے رہے'' یعنی وادی محسر میں تیز رفتاری کے سوا باقی راستہ آرام سے طے کیا۔ جیسا کہ میں نے باب میں ذکر کیا تھا کہ الفاظ عام ہیں مگر مراد خاص ہے

٢٨٦١۔ فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَفَزِعَ نَاقَتُهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيْ .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ وادی محسر میں پہنچے تو آپ کی اونٹنی خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگی حتیٰ کہ آپ وادی سے گزر گئے۔

٢٨٦٢۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الزَّرْدِ الْأَبُلِّيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادی محسر میں اپنی اونٹنی کو تیز دوڑایا''

٢٨٠..... بَابُ بَدْءِ الْإِيْضَاعِ كَانَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

تیز چلنے کی ابتدا وادی محسر میں ہوئی تھی

٢٨٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ بَدْءُ الْإِيْضَاعِ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ يَقِفُوْنَ حَافَتَيِ النَّاسِ قَدْ عَلَّقُوا الْعِقَابَ وَ الْعَصٰى وَالْجِعَابَ فَإِذَا أَفَاضُوْا تَقَعْقَعُوْا فَأَنْفَرْتُ بِالنَّاسِ فَلَقَدْ رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ إِنَّ

امام عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ تیز چلنے کی ابتداء دیہاتی لوگوں نے کی تھی۔ وہ لوگوں کے گرد کھڑے ہوتے تھے، انھوں نے اپنا زادراہ، لاٹھیاں اور پیالے وغیرہ لٹکائے ہوتے تھے۔ پھر جب وہ واپس جاتے تو ان کے برتن اور سامان آپس میں ٹکراتے اور گونجتے میں بھی لوگوں کے ساتھ واپس روانہ ہوا،

(٢٨٦١) صحيح لغيره: سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/ ١٢٥۔ ١٢٦.

(٢٨٦٢) اسناده صحيح: سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب التعجيل من جمع، حديث: ١٩٤٤۔ سنن ترمذى: ٨٨٦۔ سنن نسائى: ٣٠٢٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٢٣۔ مسند احمد: ٣/ ٣٠١۔ سنن الدارمى: ١٨٩٩.

(٢٨٦٣) اسناده صحيح: مسند احمد: ١/ ٢٤٤ من طريق عطاء عن ابن عباس رضى الله عنهما۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/ ١٢٦.

ذُفَرَىْ نَاقَتِهِ لَتَمَسُّ حَارِكَهَا وَ هُوَ يَقُوْلُ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ)) ، وَ رُبَمَا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا گیا کہ آپ کی اونٹنی کے کانوں کی پچھلی ہڈیاں گردن کی پشت پر لگ رہی تھی (کیونکہ آپ نے نکیل خوب کھینچی ہوئی تھی) اور آپ فرمار ہے تھے: ''اے لوگو! آرام سے چلو، اے لوگو! سکون واطمینان کے ساتھ چلو۔'' بعض اوقات امام عطاء نے یہ روایت ابن عباس سے بیان کی ہے۔

فوائد: ......مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے وقت وادی محسر (یہ مقام مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے) میں تیز چلنا افضل ہے، چنانچہ اگر حاجی پیدل ہو تو وہ اس وادی میں تیز قدم کے ساتھ چلے اور اگر سوار ہے تو سواری کو تیز دوڑائے۔ (المغنی: ۳/ ۴۵۳)

۲۸۱..... بَابُ ذِكْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِىْ يُسْلَكُ فِيْهِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ إِلَى الْجَمْرَةِ

مشعر حرام سے جمرے کی طرف آتے ہوئے کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے

۲۸٦٤۔ فِيْ خَبَرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِىْ تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِىْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا جَعْفَرٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: پھر آپ درمیانی راستے پر چلے جو کہ آپ کو لے کر جمرہ کبریٰ کے پاس جا کر نکلتا ہے حتی کہ آپ اس جمرے پر پہنچے جو درخت کے قریب ہے۔

فوائد: ......عرفات سے واپسی پر اس درمیانی راستے کا انتخاب مسنون ہے اور یہ عرفات سے روانہ ہونے والے راستے سے مختلف راستہ ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۹۰)

۲۸۲..... بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِيْ عَشْرِ ذِى الْحَجَّةِ

عشرۂ ذوالحجہ میں نیک اعمال کی فضیلت کا بیان

۲۸٦٥۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِىْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ـ وَ هُوَ الْأَعْمَشُ ـ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

(۲۸٦٤) تقدم تخریجہ برقم: ۲۵۳٤ـ ۲٦۸۷.

(۲۸٦٥) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، حدیث: ۹٦۹ـ سنن ابی داؤد: ۲٤۳۸ـ سنن ترمذی: ۷۵۷ـ سنن ابن ماہ: ۱۷۲۷ـ مسند احمد: ۱/ ۲۲٤.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ أَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ)) : يَعْنِيْ أَيَّامَ الْعَشْرِ . قَالُوْا : وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)) . هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''عشرہ ذوالحجہ میں کیے گئے اعمال اللہ تعالیٰ کو باقی تمام دنوں کے اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی (ان دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ محبوب) نہیں سوائے اس شخص کے عمل کے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال لے کر نکلا پھر ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آیا۔'' یہ روایت جناب ابو معاویہ کی ہے۔

فوائد :......اس حدیث میں ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ ان دنوں میں نیک اعمال کا اجر وثواب عام دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ ہے، ان دنوں میں نوافل، ذکر واذکار، نفلی روزوں کا اہتمام اور جہاد فی سبیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا افضل ہے۔

۲۔ دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا گیارہ اور بارہ ذوالحجہ میں قربانی کرنے سے افضل ہے کیونکہ دس ذوالحجہ کا دن ذوالحجہ کے ابتدائی مبارک دس دنوں میں شامل ہے۔

۲۸۳..... بَابُ فَضْلِ يَوْمِ النَّحْرِ

یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) کی فضیلت کا بیان

٢٨٦٦ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَجِيٍّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . يَوْمُ الْقَرِّ يَعْنِيْ يَوْمَ الثَّانِيْ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ .

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں سے عظیم ترین دن قربانی کا دن ہے اور اس کے بعد دوسرا دن ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم القر سے مراد قربانی کا دوسرا دن ہے۔

فوائد :......حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث دلیل ہے کہ دس ذوالحجہ کا دن تمام ایام سے افضل ہے

(٢٨٦٦) اسناده صحيح : سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب : ١٩، حديث : ١٧٦٥ـ سنن كبرىٰ نسائي : ٤٠٨٢ـ مسند احمد : ٣٥٠/٤.

اور ایک حدیث میں ہے کہ بہترین دن یوم جمعہ ہے۔ان احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ ہفتہ کے دنوں سے جمعہ کا دن افضل ہے اور سال بھر کے تمام دنوں سے دس ذوالحجہ کا دن افضل ہے اور یوم نحر جمعہ سمیت تمام ایام سے افضل ہے اور یوم جمعہ ایام ہفتہ سے افضل ہے۔ پھر اگر یہ دونوں دن ایک دن جمع ہو جائیں تو دونوں فضیلتیں لاگو ہوں گی اور اگر دونوں دن مختلف ہوں تو یوم نحر افضل واعظم ہے۔

دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا گیارہ اور بارہ ذوالحجہ میں قربانی کرنے سے افضل ہے، کیونکہ دس ذوالحجہ کا دن ذوالحجہ کے ابتدائی مبارک دس دنوں میں شامل ہے۔(عون المعبود)

۲۸۴..... بَابُ الْتِقَاطِ الْحَصٰى لِرَمْيِ الْجِمَارِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ كَسْرَ الْحِجَارَةِ لِحَصَى الْجِمَارِ بِدْعَةٌ . لِمَا فِيهِ مِنْ إِيْذَاءِ النَّاسِ وَ إِتْعَابِ أَبْدَانِ مَنْ يَتَكَلَّفُ كَسْرَ الْحِجَارَةِ تَوَهُّماً أَنَّهُ سُنَّةٌ

جمرات پر رمی کرنے کے لیے کنکریاں مزدلفہ ہی سے چننے کا بیان۔اور اس بات کا بیان کہ پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا بدعت ہے کیونکہ اسے سنت سمجھ کر پتھر توڑنے والا لوگوں کو تکلیف دیتا ہے اور اپنے آپ کو تھکاتا ہے

۲۸٦٧۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيْلَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُصَيْنٍ ، ثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، قَالَ لِيَ......... ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ فِي حَدِيْثِهِ وَ هٰكَذَا قَالَ عَوْفٌ . ((هَاتِ الْقُطْ حَصَيَاتٍ هِيَ حَصَى الْخَذْفِ)) ، فَلَمَّا وُضِعْنَ فِي يَدِهِ ، قَالَ : ((بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ ، بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عقبہ کی صبح (۱۰ ذوالحجہ کو) مجھے حکم دیا: ”آؤ میرے لیے کنکریاں چن دو چھوٹی چھوٹی ہوں (جو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکی جا سکتی ہوں)۔“ جب میں نے وہ آپ کے دست مبارک پر رکھیں تو آپ نے فرمایا: ”اسی قسم کی کنکریاں لے لو ،بس ایسی ہی کنکریاں چن لو خبردار دین کے کاموں میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔“

۲۸٦٨۔ حَدَّثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ مَرَّةً أُخْرٰى بِمِثْلِ هٰذَا اللَّفْظِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا عَوْفٌ ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ ، حَدَّثَنِي ....

(۲۸٦٧) اسناده صحيح : الصحيحة: ۱۲۸۳۔ سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب التقاط الحصى، حديث : ۳۰۵۹۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۲۹۔ مسند احمد : ۲۱۵/۱۔ صحيح ابن حبان : ۳۸٦۰۔

(۲۸٦٨) انظر الحديث السابق.

أَبُو الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ عَوْفٌ : لَا أَدْرِي الْفَضْلَ أَوْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَدَاةَ الْعَقَبَةِ الْقِطْ لِيْ حَصَيَاتٍ ، بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ .

جناب ابو العالیہ کہتے ہیں : مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جناب عوف کہتے ہیں! مجھے معلوم نہیں کہ حضرت فضل یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عقبہ کی صبح حکم دیا: میرے لیے کنکریاں چن دو، مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۸۷۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۸۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ النِّسَاءِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى بِاللَّيْلِ

عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت منیٰ بھیجنے کی رخصت ہے

۲۸۶۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ سَوْدَةُ إِمْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبْطَةً ، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَلَيْتَنِيْ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ فَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم خاتون تھیں ۔انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ سے رات ہی کے وقت لوٹنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے کاش! میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لے لی تھی ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امام کے ساتھ ہی مزدلفہ سے منیٰ واپس آتی تھیں۔

۲۸۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ الضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَ الْوِلْدَانِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى بِاللَّيْلِ

کمزور افراد اور بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کے وقت منیٰ بھیجنے کی رخصت ہے

۲۸۷۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

(۲۸۶۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حديث: ۱۶۸۰، ۱۶۸۱۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة......، حديث: ۱۲۹۰۔ سنن نسائي: ۳۰۴۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۲۷۔ مسند احمد: ۶/۳۱، ۹۴.

(۲۸۷۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة......، حديث: ۱۲۹۳۔ سنن نسائی: ۳۰۳۶۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۲۶۔ مسند احمد: ۱/۲۲۱۔ مسند الحميدي: ۴۶۴.

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةَ فِيْ ضَعْفَةِ أَهْلِهِ . وَ قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيٌّ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے خاندان کے ان کمزور افراد کے ساتھ شامل تھا جنھیں آپ نے مزدلفہ سے رات ہی کے وقت منیٰ بھیج دیا تھا۔

٢٨٧١۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّازِقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ، ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْتِيْ مِنٰى لِصَلَاةِ الصُّبْحِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَأْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ أُولٰئِكَ ضَعْفَةُ أَهْلِهِ . وَ يَقُوْلُ: أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے خاندان کے کمزور افراد کو آگے بھیج دیتے تھے۔ وہ رات کے وقت ہی مشعر حرام کے پاس وقوف کرتے، جب تک چاہتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر منیٰ روانہ ہو جاتے۔ پھر ان میں سے کچھ صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتے اور کچھ اس کے بعد پہنچتے، یہ سب لوگ ان کے خاندان کے کمزور اور ضعیف لوگ ہوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کمزوروں کو اس کی اجازت دی ہے۔

٢٨٧..... بَابُ إِبَاحَةِ تَقْدِيْمِ الثَّقْلِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى بِاللَّيْلِ

مزدلفہ سے سامان رات کے وقت منیٰ بھیجنا جائز ہے

٢٨٧٢۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، ثَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقْلِ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ: كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان افراد میں شامل تھا جنھیں نبی کریم ﷺ نے سامان کے ساتھ منیٰ روانہ کر دیا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ احادیث کہ میں ان افراد کے ساتھ تھا جنھیں نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ کی رات ہی کو منیٰ روانہ کر دیا تھا، یہ

(٢٨٧١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حديث: ١٦٧٦۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة......، حديث: ١٢٩٥۔ صحيح ابن حبان: ١٦٧٦.

(٢٨٧٢) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حديث: ١٦٧٨۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة، حديث: ١٢٩٣۔ سنن ابی داؤد: ١٩٣٩۔ سنن نسائی: ٣٠٣٥۔ مسند احمد: ٢٢٢/١۔ مسند الحميدی: ٤٦٣ وقد تقدم برقم: ٢٨٧٠.

النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ الْمَأْمُورَ بِالْتِقَاطِ الْحَصَى غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ هُوَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ لَا عَبْدُ اللهِ . وَ أَخْبَارُ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ خَبَرَ مَشَّاسٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هْمٌ لِأَنَّ الْمُقَدَّمَ مَعَ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَا الْفَضْلُ .

اس بات کی دلیل ہیں کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ نے کنکریاں چننے کا حکم حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو دیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں ۔ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی یہ روایات کہ وہ مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے ،اس بات کی دلیل ہیں کہ مشاس کی عطا کے واسطے سے حضرت ابن عباس کی حضرت فضل سے یہ روایت کہ حضرت فضل کہتے ہیں میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جنھیں نبی ﷺ نے پہلے روانہ کر دیا تھا، ابن عباس کی حضرت فضل سے یہ روایت وہم ہے کیونکہ کمزور افراد کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ جانے والے حضرت عبداللہ ہیں فضل رضی اللہ عنہ نہیں۔

فوائد :......ا۔ جو شخص مزدلفہ میں رات گزارے اس کے لیے وہاں سے منیٰ کا رخ کرنا جائز نہیں اور نصف شب کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہونے والے پر کوئی فدیہ نہیں۔ (المغنی : ۳/ ۴۵۱)

۲۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو وقت سے پہلے اس لیے بھیجا تا کہ وہ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف سے جاتے ہوئے بھیڑ سے بچ سکیں اور ازدحام کے خوف سے بچاؤ کے لیے طلوع آفتاب سے قبل جمرات کو کنکریاں مارلیں جب کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا مستحب وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے اس وقت جمرات کو کنکریاں ماری تھیں۔ (شرح ابن بطال : ۷/ ۴۱۵)

۳۔ مزدلفہ سے کمزور افراد، عورتوں اور سامان وغیرہ کو نصف شب کے بعد منیٰ روانہ کرنا جائز ہے۔

۲۸۸..... بَابُ قَدْرِ الْحَصَى الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجِمَارُ

جمرات پر کتنی بڑی کنکری مارنی چاہیے

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الرَّمْيَ بِالْحَصَى الْكِبَارِ مِنَ الْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ، وَ تَخْوِيْفِ الْهَلَاكِ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ . فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ : بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ بہت بڑی بڑی کنکریاں مارنا دین میں غلو ہے اور دین میں غلو کرنا ہلاکت کا باعث ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: اس قسم کی کنکریاں مارو، خبردار، دین میں غلو کرنے سے بچو

۲۸۷۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ

(۲۸۷۳) تقدم تخريجه برقم: ۲۸۴۳.

أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ أَبِی مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ : أَفَاضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هَبَطَ بَطْنَ مُحَسِّرٍ ، قَالَ : ((یَا أَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ)) وَ یُشِیرُ بِیَدِهِ حَذْفَ الرَّجُلِ وَ قَالَ هَارُوْنُ : عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے ، پھر جب وادی محسر کے درمیان پہنچے تو فرمایا: ''اے لوگو! تم پر چھوٹی کنکریاں مارنا لازمی ہے''، اور آپ ہاتھ سے اشارہ کرکے بتا رہے تھے جیسے آدمی دو انگلیوں میں کنکری رکھ کر پھینکتا ہے۔

۲۸۷۴۔ ثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیٰی وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا بِشْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ۔ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ حَرْمَلَةَ ۔ عَنْ یَحْیَی بْنِ هِنْدٍ ....

عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِیِّ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا وَقَفْنَا بِعَرَفَاتٍ ، رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعاً إِحْدٰی إِصْبَعَیْهِ عَلَی الْأُخْرٰی ، فَقُلْتُ لِعَمِّی : یَا عَمِّ ، مَا یَقُوْلُ ؟ قَالَ ، یَقُوْلُ : ((إِرْمُوا الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَاذِفِ))۔ وَ قَالَ : بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ هِنْدٍ عَنْ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : حَجَجْتُ ۔ قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ : عَمُّ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍو سِنَانُ بْنُ سَنَّةَ سَمَّاهُ وُهَیْبٌ .

حضرت حرملہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم نے عرفات میں وقوف کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک انگلی پر دوسری انگلی رکھی ہوئی تھی۔ تو میں نے اپنے چچا سے کہا: اے چچا جی! آپ کیا فرما رہے ہیں ؟ انھوں نے کہا : آپ فرما رہے ہیں: ''کہ جمرات کو خاذف کنکریاں مارو (جو چنے کے دانے کے برابر ہوں)'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : حضرت حرملہ بن عمرو کے چچا کا نام جناب وہیب نے سنان بن سنۃ بیان کیا ہے۔

۲۸۷۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ کُرَیْبٍ بِخَبَرٍ غَرِیْبٍ غَرِیْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ . قَالَ : رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرے کو چنے کے دانے کے برابر کنکریاں ماریں۔

(۲۸۷۴) صحیح: مسند احمد: ۴/ ۳۴۳.

(۲۸۷۵) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب المکان الذی ترمی منه جمرة العقبة، حدیث: ۳۰۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب کون حصی الجمار......، حدیث: ۱۲۹۹.

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رمی میں اتنی مقدار یعنی لوبیا کے دانے کے برابر کنکریاں مارنا مستحب ہے۔لیکن اس سے چھوٹی یا بڑی کنکری مارنا مع الکراہت جائز ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۴۷)

۲۔ رمی میں بڑے پتھر، جوتے، لوہے کے گولے وغیرہ پھینکنا ناجائز اور خلاف سنت ہیں اور اس میں لوگوں کو نقصان پہنچانے کا پہلو ہے جو کسی بھی صورت جائز نہیں۔

۲۸۹..... بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ

دس ذوالحجہ کے دن کنکریاں مارنے کا وقت

۲۸۷۶۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَ أَخْبَرَ مَعْمَرٌ : وَاحِداً - يَعْنِي جَمْرَةً وَاحِدَةً - وَ قَالَا : وَ أَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت جمرے پر کنکریاں مارتے تھے جناب معمر بیان کرتے ہیں : صرف ایک جمرے کو۔ دونوں راویوں کی روایت میں ہے: باقی دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔

فوائد:......رمی جمرات کا افضل وقت دس ذوالحجہ کے دن طلوع آفتاب کے بعد چاشت کا وقت ہے۔

۲۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِباً

دس ذوالحجہ کو سوار ہو کر کنکریاں مارنا جائز ہے

۲۸۷۷۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس

(۲۸۷۶) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وقت استحباب الرمی، حدیث: ۳۱۴/ ۱۲۹۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۷۱۔ سنن نسائی: ۳۰۶۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۵۲۔ مسند احمد: ۳۱۲/۲.

(۲۸۷۷) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی جمرة العقبة یوم النحر، حدیث: ۱۲۹۷۔ مسند احمد: ۳۷۸/۲.

اللّٰهِ ﷺ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ ، وَ قَالَ لَنَا : ((خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ))

ذوالحجہ کو رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر بیٹھ کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا اور آپ نے ہمیں حکم دیا: ''مجھ سے اپنے حج کے احکام سیکھ لو کیونکہ مجھے معلوم نہیں، شاید کہ میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کرسکوں۔''

فوائد :...... یہ حدیث شافعی اوران کے موافقین کے مذہب کی دلیل ہے کہ جو شخص منیٰ میں سواری پر پہنچے وہ جمرہ عقبہ کوسوار ہو کر رمی کرے، لیکن اگر وہ پیدل رمی کرے تو یہ عمل بھی جائز ہے۔ اور جو شخص منیٰ میں پیدل پہنچے اس کے لیے پیدل ہی رمی کرنا بہتر ہے۔ (شرح النووی: ٩/ ٤٥)

٢٩١..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النَّاسِ وَ طَرْدِهِمْ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو مارنا اوردھکے دینا منع ہے

٢٨٧٨ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ....

قُدَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ ـ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَتِهٖ صَهْبَاءَ ، لَا ضَرْبَ وَ لَا طَرْدَ وَ لَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوم النحر (١٠ ذوالحجہ) کو (جمرات پر کنکریاں مارتے وقت) آپ کی سرخ وسفید صہباء اونٹنی پر سوار دیکھا۔ (آپ کے لیے) نہ کسی کو مارا گیا نہ دھکے دیے گئے اور نہ ایک طرف ہوجاؤ، ایک طرف ہوجاؤ کی پکار ہوئی۔''

فوائد :...... جمرات کو رمی کرتے وقت لوگوں کو مارنا اور دھکم پیل کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ یہ عمل انتہائی سکینت ووقار سے انجام دینا افضل ہے۔

٢٩٢..... بَابُ ذِكْرِ الْمَوْقِفِ الَّذِيْ يُرْمٰى مِنْهُ الْجِمَارُ

اس جگہ کا بیان جہاں کھڑے ہوکر کنکریاں ماری جائیں گی

٢٨٧٩ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ؛ وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ....

(٢٨٧٨) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی کراھیة طرد الناس، حدیث: ٩٠٣ـ سنن نسائی: ٣٠٦٣ـ سنن ابن ماجہ: ٣٠٣٥ـ مسند احمد: ٣/٤٣ـ سنن الدارمی: ١٩٠١ـ

(٢٨٧٩) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب رمی الجمار من بطن الوادی، حدیث: ١٧٤٧ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب رمی جمرة العقبة من بطن الوادی، حدیث: ٣٠٦/ ١٢٩٦ـ سنن نسائی: ٣٠٧٥ـ صحیح ابن حبان: ٣٨٥٩ـ

عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ : لَا تَقُوْلُوْا : سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قُوْلُوا : السُّوْرَةُ الَّتِيْ تُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيْ ، ثُمَّ اسْتَعْرَضَهَا - يَعْنِي الْجَمْرَةَ - فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، وَ كَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، فَقُلْتُ : إِنَّ نَاساً يَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ . فَقَالَ : هَاهُنَا وَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى . هٰذِهِ لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ .

جناب اعمش کہتے ہیں : میں نے حجاج کو کہتے ہوئے سنا : تم اس طرح نہ کہو : ''سورۃ البقرۃ'' بلکہ اس طرح کہو کہ وہ سورت جس میں گائے کا تذکرہ ہے ۔ میں نے یہ بات جناب ابراہیم کو بتائی تو انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انھوں نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری تھیں، وہ وادی کے درمیان میں آئے اور جمرے کی طرف منہ کر کے اسے سات کنکریاں ماریں انھوں نے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھا ۔ میں نے ان سے عرض کیا : کچھ لوگ تو اس پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں ۔انھوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ۔ جس نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے میں نے اسے اسی جگہ سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے: یہ جناب دورقی کی روایت ہے۔

۲۹۳..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْجَمْرَةِ عِنْدَ رَمْيِهَا وَ الْوُقُوْفِ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ

جمرات پر کنکریاں مارتے وقت چہرہ جمرے کی طرف ہونا چاہیے اور بیت اللہ شریف کو بائیں طرف کر کے کھڑے ہونے کا بیان

۲۸۸۰ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، وَ ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَ مَنْصُوْرٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَنَّهُ رَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، وَ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَ مِنٰى عَنْ يَمِيْنِهِ ، وَ قَالَ : هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ، لَمْ يَقُلِ الزَّعْفَرَانِيُّ : أَنَّهُ

جناب ابراہیم سے روایت ہے کہ جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انھوں نے جمرے کو سات کنکریاں ماریں ،کنکریاں مارتے وقت انھوں نے بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی دائیں جانب کیا ۔ اور کہا یہ وہ جگہ ہے جہاں سے اس

(۲۸۸۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب رمی الجمار بسبع الحصات، حدیث : ۱۷۴۸ ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب رمی جمرة العقبة من بطن الوادی، حدیث : ۳۰۷/ ۱۲۹۶ ـ سنن ابی داؤد : ۱۹۷۴ ـ سنن نسائی : ۳۰۷۳ .

حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ . وَ قَالَ :رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ .

ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے۔ جناب زعفرانی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: انھوں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ حج کیا۔اور یہ الفاظ بیان کیے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رمی کی۔

فوائد :......قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جمرہ عقبہ کو بطن وادی سے رمی کرنا مستحب ہے اور حاجی کے لیے بہتر ہے کہ وہ بطن وادی میں جمرہ کے نیچے اس کیفیت میں کھڑا ہو کہ مکہ اس کی بائیں اور منیٰ اس کی دائیں جانب ہو اور جمرہ عقبہ کی طرف منہ کر کے سات کنکریاں مارے۔ یہ مذہب راجح ہے اور جمہور علماء بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۴۲)

۲۹۴..... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيْهَا لِلْجِمَارِ

جمرات پر ہر کنکری پھینکتے وقت اللہ اکبر پڑھنا

۲۸۸۱۔ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَخِيْهِ ....

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . وَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ :لِخَبَرِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ بَابٌ غَيْرُ هٰذَا .

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر بن حفص شیبانی کی حفص بن غیاث سے روایت دوسرے باب سے تعلق رکھتی ہے۔

فوائد :......جمرہ عقبہ کو ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا مستحب فعل ہے۔ شافعیہ، مالک اور تمام علماء اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۴۲)

۲۹۵..... بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات پر کنکریاں مارتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

۲۸۸۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ زِيَادٍ ۔ ثَنَا الْقَاسِمُ ....

(۲۸۸۱) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب التكبير مع كل حصاة، حديث: ۳۰۸۱۔ مسند احمد: ۱/ ۲۱۲.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ رَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً بیت اللہ شریف کا طواف، صفا اور مروہ کی سعی اور جمرات کی رمی اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔“

۲۹۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ وَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ رُخِّصَ لَهُمْ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

جن عورتوں اور کمزور افراد کو رات کے وقت مزدلفہ سے منیٰ جانے کی رخصت دی گئی ہے انھیں سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنے کی رخصت ہے

۲۸۸۳۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ ....

سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ . أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ ، فَمِنْهُمْ مِمَّنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَإِذَا قَدِمُوْا رَمُوا الْجَمْرَةَ ، وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : أَرْخَصَ فِيْ أُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ أَخْبَارِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِي الْكَبِيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُبَيْنِيْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ تِلْكَ الْأَخْبَارِ إِسْنَادًا ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ، فَإِنْ ثَبَتَ إِسْنَادٌ وَاحِدٌ مِنْهَا فَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ الْمَذْكُوْرَ

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزور افراد کو (مزدلفہ سے منیٰ) پہلے ہی روانہ کر دیتے تھے۔ پھر ان میں سے کچھ نماز فجر کے وقت منیٰ پہنچتے تو کچھ اس کے بعد پہنچ جاتے۔ جب وہ منیٰ پہنچ جاتے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک جمرے کو کنکریاں مت مارنا۔ ان تمام روایات میں مجھے کسی صحیح سند کا علم نہیں کہ کوئی روایت ان میں سے ثابت بھی ہے لیکن اگر کوئی ایک سند بھی صحیح ثابت ہو جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ نبی

(۲۸۸۲) سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی الرمل، حدیث: ۱۸۸۸۔ سنن ترمذی: ۹۰۲۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۵۹۔ تقدم برقم: ۲۷۳۸.

(۲۸۸۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۸۷۱.

مِمَّنْ قَدَّمَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لا السَّامِعَ الْمَذْكُوْرَ ، لِأَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لِضَعَفَةِ النِّسَاءِ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ، فَلا يَكُوْنُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ خِلَافَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، إِنْ ثَبَتَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ، عَلَى أَنَّ رَمْيَ الْجِمَارِ لِضَعَفَةِ النِّسَاءِ بِاللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ أَيْضاً عِنْدِيْ جَائِزٌ لِلْخَبَرِ الَّذِيْ أَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي هَذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

اکرم ﷺ نے صرف ان افراد کو سورج طلوع ہونے سے قبل رمی کرنے سے منع کیا تھا جنھیں آپ نے مزدلفہ سے رات کے وقت روانہ کیا تھا۔ تمام سامعین کو منع نہیں کیا تھا۔ کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے عورتوں اور کمزوروں کو سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس طرح حضرت ابن عمر کی حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث کے مخالف نہیں رہے گی ۔بشر طیکہ حضرت ابن عباس کی حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ثابت ہو، میرے نزدیک کمزور عورتوں کے لیے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے،اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے میں اگلے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

٢٩٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ اللَّوَاتِيْ رَخَّصَ لَهُنَّ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

جن عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت منیٰ آنے کی رخصت ہے وہ طلوع فجر سے پہلے جمرے کو کنکریاں بھی مار سکتی ہیں

٢٨٨٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي ....

عَبْدُ اللّٰهِ ۔ مَوْلٰى أَسْمَاءَ ۔ أَنَّ أَسْمَاءَ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ دَارَ الْمُزْدَلِفَةِ . فَقَامَتْ تُصَلِّيْ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ قُمْ ، أُنْظُرْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ : لا . فَصَلَّتْ ، ثُمَّ قَالَتْ : يَا بُنَيَّ أُنْظُرْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ . قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَتْ : ارْتَحِلْ ، فَارْتَحَلْنَا ، فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا آزاد کردہ غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء مزدلفہ کی رات مزدلفہ والے گھر میں تشریف فرما تھیں، پھر انھوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور فرمایا: بیٹا اٹھو، دیکھو کہ چاند غروب ہو گیا ہے کہ نہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں تو انھوں نے پھر نماز پڑھنی شروع کر دی، پھر مجھے آواز دی: بیٹا دیکھو چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو

(٢٨٨٤) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حديث : ١٦٧٩۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة...... حديث : ١٢٩١۔ مسند احمد: ٦/٣٤٤.

صَلَّتِ الْغَدَاةَ فِيْ مَنْزِلِهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ لَقَدْ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ . قَالَتْ : كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ وَ قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ . قَالَتْ : فَارْتَحِلُوْا ، قَالَ : ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا ، فَقُلْتُ لَهَا: هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا . قَالَتْ : كَلَّا يَا بُنَيَّ . اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أُذِنَ فِي الرَّمْيِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لِلنِّسَاءِ دُوْنَ الذُّكُوْرِ ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ هٰذَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَيْضاً ، قَدِ ارْتَفَعَ عَنْهُ اِسْمُ الْجَهَالَةِ .

انھوں نے فرمایا: چلو پھر کوچ کرو، لہٰذا ہم مزدلفہ سے روانہ ہو گئے اور (منیٰ آ کر) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ پھر انھوں نے صبح کی نماز اپنے خیمے میں ادا کی۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے ان سے عرض کیا: اماں جی! ہم نے رات کے وقت ہی کنکریاں مارلی ہیں۔ انھوں نے فرمایا: ہم (ضعیف عورتیں) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بھی اسی طرح کنکریاں مار لیتی تھیں۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔ جناب ابن معمر کہتے ہیں: مجھے حضرت اسماء کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیٹا! کیا چاند ڈوب گیا ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو پھر چلو۔ لہٰذا ہم چل پڑے۔ ہم آپ کے ساتھ چلتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے جمرہ عقبہ پر رمی کرلی۔ پھر وہ واپس آئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ میں پڑھی۔ تو میں نے کہا: اماں جی! ہم نے اندھیرے میں کنکریاں مارلی ہیں انھوں نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بیٹا! اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے پردہ نشین عورتوں کو (اس وقت) رمی کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صرف عورتوں کو رمی کرنے کی اجازت دی ہے، مردوں کو نہیں دی۔ جناب عبداللہ جو حضرت اسماء کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان سے امام عطاء بن ابی رباح نے بھی روایت کیا ہے۔ اس لیے ان سے جہالت عین دور ہو گئی ہے۔

فوائد:...... جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا مستحب وقت دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ لیکن ضعیف وکمزور افراد اور عورتیں وغیرہ رات کو پہنچ کر ازدحام اور دھکم پیل سے بچنے کے لیے طلوع آفتاب سے قبل رمی کر سکتی ہیں۔

۲۹۸..... بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ إِذَا رَمَى الْحَاجُّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

جب حاجی ۱۰ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کر لے تو تلبیہ بند کر دے

۲۸۸۵۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا مُحَمَّدٌ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ - مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ كُرَيْبٌ ، فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ ....

أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ فِيْ كِتَابِي الْكَبِيْرِ . وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ رَمْيَ الْجَمْرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ إِذْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ . وَ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ظَاهِرُهَا حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِتَمَامِهَا إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِنْسِ الْعَرَبِيَّةِ إِذَا رَمَى الرَّامِيْ حَصَاةً وَاحِدَةً . أَنْ يُقَالَ رَمَى الْجَمْرَةَ ، وَ إِنَّمَا يُقَالُ : رَمَى الْجَمْرَةَ إِذَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ پر رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان روایات کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کردیے ہیں کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پکارا ہے۔ اور یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ نے سات کنکریاں مارنے تک تلبیہ جاری رکھا تھا کیونکہ یہ الفاظ حتیٰ کہ آپ نے رمی کرلی اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ تمام کنکریاں مارلیں۔ کیونکہ عربی زبان کے لحاظ سے یہ درست نہیں کہ جب رمی کرنے والا صرف ایک کنکری مارلے تو اس کے بارے میں کہا جائے کہ اس نے جمرے پر رمی کرلی ہے بلکہ یہ الفاظ اس وقت کہے جائیں گے جب وہ مکمل سات کنکریاں مارلے۔

۲۸۸۶۔ وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ : فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ . ثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جمرے پر پہلی کنکری مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا کہ

(۲۸۸۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب النزول بین عرفة و جمع، حدیث: ۱۶۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبیة، حدیث: ۱۲۸۱۔ مسند احمد: ۲۰۱/۱۔ مسند الحمیدی: ٤٦٢.

(۲۸۸۶) اسنادہ صحیح لغیرہ: سنن کبریٰ بیهقی: ۱۳۷/۵.

وَ لَعَلَّهُ يَخْطُرُ بِبَالِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ أَنَّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ أَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْهَا مِنْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ، وَ هٰذَا عِنْدِيْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ يَكُوْنُ إِلٰى وَقْتٍ مُوَقَّتٍ فِي الْخَبَرِ وَ الزَّجْرُ يَكُوْنُ إِلٰى وَقْتٍ مُوَقَّتٍ فِي الْخَبَرِ ، وَ لَا يَكُوْنُ فِيْ ذِكْرِ الْوَقْتِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سَاقِطٌ . وَ لَا أَنَّ الزَّجْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سَاقِطٌ ، كَزَجْرِهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ قَوْلِهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ فَالصَّلَاةُ جَائِزَةٌ عِنْدَ طُلُوْعِهَا ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ زَجَرَ أَنْ يَتَحَرّٰى بِالصَّلَاةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَ غُرُوْبَهَا . وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ، فَزَجَرَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ، وَ قَالَ : وَ إِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ، فَدَلَّهُمْ بِهٰذِهِ الْمُخَاطَبَةِ أَنَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ طُلُوْعِهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، وَ قَدْ أَمْلَيْتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ مَسَائِلَ كَثِيْرَةً فِي الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ الْحَدِيْثُ الْمُصَرِّحُ الَّذِيْ حَدَّثْنَاهُ .

آپ نے جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے تک مسلسل تلبیہ پڑھا۔
امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : شاید کہ بعض علماء کے دل میں یہ خیال آئے کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آپ ﷺ جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری پر تلبیہ پکارنا ختم کر دیتے تھے ۔ یہ مسئلہ میرے نزدیک اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ کبھی کسی روایت میں کوئی حکم خاص مقرر وقت تک ہوتا ہے اور کسی کام کی ممانعت بھی مقرر وقت تک ہوتی ہے ۔لیکن اس وقت کی تحدید میں یہ دلیل نہیں ہوتی کہ اس وقت کے بعد یہ حکم یا یہ ممانعت ختم ہو جائے گی ۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے ۔لیکن آپ کے اس فرمان میں یہ دلیل موجود نہیں کہ سورج نکل آنے پر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے ۔اور آپ نے بتایا ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے ،اس لیے آپ نے سورج کے طلوع ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ۔اور آپ نے فرمایا ہے کہ سورج بلند ہونے پر شیطان سورج سے الگ ہو جاتا ہے ۔اس طرح آپ نے یہ بیان فرمایا کہ سورج کے طلوع کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے تو پھر درست ہے ۔ میں نے اس قسم کے بہت سارے مسائل اپنی کتب میں تحریر کیے ہیں ۔ میری اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل (درج ذیل) حدیث ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔

۲۸۸۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَرَفَاتٍ ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ مَعَ اٰخِرِهَا حَصَاةً ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّهُ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ مَعَ اٰخِرِ حَصَاةٍ لَا مَعَ أَوَّلِهَا ، فَإِنْ لَّمْ يَفْهَمْ بَعْضُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ هٰذَا الْجِنْسَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْوَقْتِ فَأَكْثَرُ مَا فِيْ هٰذَيْنِ الْخَبَرِ مِنْ أَسَاسٍ لَوْ قَالَ : لَمْ يُلَبِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَوَّلِ حَصَاةٍ رَمَاهَا ، وَقَالَ الْفَضْلُ : لَبّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى رَمَى الْحَصَاةَ السَّابِعَةَ . فَكُلُّ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَيُحْسِنُ الْفِقْهَ وَلَا يُكَابِرُ عَقْلَهُ وَلَا يُعَانِدُ عِلْمٌ أَنَّ الْخَبَرَ هُوَ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ أَوْ بِسِمَاعِهِ لَا مِمَّنْ يَدْفَعُ الشَّيْءَ وَيُنْكِرُهُ ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ كُتُبِنَا .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس لوٹا تو آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔ آپ ہر کنکری کے ساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھتے، پھر آپ نے آخری کنکری مارنے پر تلبیہ پڑھنا بند کر دیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ آپ نے آخری کنکری پھینکنے کے بعد تلبیہ بند کیا تھا۔ پہلی کنکری مارنے کے بعد نہیں اگر بعض طلبہ کو یہ مسئلہ سمجھ نہ آئے کہ کسی چیز کی حد بیان کرنے سے بعد والی چیز کی نفی نہیں ہوتی۔ تو زیادہ سے زیادہ اس حدیث میں یہ ہو سکتی تھی اگر الفاظ حدیث اس طرح ہوتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی کنکری کے بعد تلبیہ نہیں کہا۔ حالانکہ حضرت فضل کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ آپ نے آخری کنکری کے بعد تلبیہ بند کیا ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو علمی سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور اپنی عقل ودائے کو مقدم نہیں کرتا اور نہ علمی ہٹ دھرمی وعناد میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ بخوبی جانتا ہے کہ روایت اس راوی کی قبول ہوتی ہے جو کسی کام کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ جو کسی کام کے نہ ہونے کی خبر دے اور اس کے وقوع کا انکار کرے۔ میں نے یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کیا ہے۔"

٢٩٩..... بَابُ تَرْكِ الْوُقُوْفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا يَوْمَ النَّحْرِ

۱۰ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد جمرے کے پاس ٹھہرنا نہیں چاہیے

٢٨٨٨۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ سُرَيْجٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(٢٨٨٧) تقدم تخريجه برقم: ٢٨٨١.

(٢٨٨٨) تقدم برقم: ٢٧٦٢.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : فَيَأْتِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَلَا يَقِفُ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر حج یا عمرہ میں جب آپ کی سواری آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جاتی تو آپ تلبیہ کہتے ۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو اسے سات کنکریاں ماریں، آپ ہر کنکری کے ساتھ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" پڑھتے اور جمرے کے پاس ٹھہرے نہیں بلکہ (فارغ ہو کر) واپس لوٹ گئے۔

فوائد:...... جمرہ عقبہ کو رمی کے بعد وہاں سے منتقل ہونا افضل ہے۔

۳۰۰..... بَابُ الرُّجُوْعِ مِنَ الْجَمْرَةِ إِلٰى مِنًى بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ لِلنَّحْرِ وَ الذَّبْحِ
جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد قربانی کرنے کے لیے واپس منیٰ جانے کا بیان

۲۸۸۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي الرَّبِيْعَةِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ : قَالَ : ثُمَّ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ ، فَرَمَاهَا ، ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ ، فَقَالَ : ((هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ پر تشریف لائے تو اس پر کنکریاں ماریں پھر آپ اونٹ کی قربان گاہ تشریف لائے تو فرمایا: "یہ اونٹ کی قربان گاہ ہے اور منیٰ سارا ہی قربان گاہ ہے۔"

۳۰۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ أَيْنَ شَاءَ الْمَرْءُ مِنْ مِنًى
حاجی منیٰ میں جہاں چاہے قربانی کر سکتا ہے

۲۸۹۰۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى . قَالَ : ((وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ((وَ مِنًى كُلُّهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا: "منیٰ کا سارا علاقہ اونٹ کی قربان گاہ ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کے

(۲۸۸۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۸۳۷.

(۲۸۹۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما جاء ان عرفة کلها موقف، حدیث: ۱۴۹/ ۱۲۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۳۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۴۸.

مَنْحَرٌ)) مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ أَعْلَمْتُ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ مِنْ کُتُبِیْ أَنَّ الْحُکْمَ بِالنَّظْرِ وَ الشَّبِیْهِ وَاجِبٌ ، لِأَنَّ فِیْ قَوْلِهِ ﷺ: ((مِنٰی کُلُّهَا مَنْحَرٌ)) دَلَالَةٌ عَلٰی أَنَّهُ أَبَاحَ الذَّبْحَ أَیْضاً إِنْ شَاءَ الذَّابِحُ مِنْ مِنٰی ، وَلَوْ کَانَ عَلٰی خِلَافِ مَذْهَبِنَا فِی الْحُکْمِ بِالنَّظِیْرِ وَ الشَّبِیْهِ وَ کَانَ عَلٰی مَا زَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مِمَّنْ خَالَفَ الْمُطَّلِبِیَّ فِیْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ ، وَ زَعَمَ أَنَّ الدَّلِیْلَ الَّذِیْ لَا یَحْتَمِلُ غَیْرَهُ أَنَّهُ إِذَا خَصَّ فِیْ إِبَاحَةِ شَیْءٍ بِعَیْنِهِ کَانَ الدَّلِیْلُ الَّذِیْ لَا یَحْتَمِلُ غَیْرَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَا کَانَ غَیْرُ الشَّیْءِ بِعَیْنِهِ مَحْظُوْرٌ ، کَانَ فِیْ قَوْلِهِ ﷺ : ((مِنٰی کُلُّهَا مَنْحَرٌ)) دَلَالَةٌ عَلٰی أَنَّ کُلَّهَا لَیْسَ بِمَذْبَحٍ وَ اتِّفَاقِ الْجَمِیْعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ عَلٰی أَنَّ جَمِیْعَ مِنٰی مَذْبَحٌ کَمَا خَبَّرَ النَّبِیُّ ﷺ أَنَّهَا مَنْحَرٌ دَالٌّ عَلٰی صِحَّةِ مَذْهَبِنَا وَ بُطْلَانِ مَذْهَبِ مُخَالِفِیْنَا إِذْ مُحَالٌ أَنْ یَتَّفِقَ الْجَمِیْعُ مِنَ الْعُلَمَاءِ عَلٰی خِلَافِ دَلِیْلِ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَا یَجُوْزُ غَیْرُهُ .

یہ الفاظ ''منٰی کا سارا علاقہ قربان گاہ ہے۔'' یہ مسئلہ اسی قسم کا ہے جسے میں اپنی کتب میں بیان کر چکا ہوں کہ ایک جیسے، ملتے جلتے مسائل میں ایک ہی حکم لگانا واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے یہ الفاظ : ''پورا منٰی اونٹ کی قربان گاہ ہے'' اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے سارے منٰی میں گائے ، بکری وغیرہ ذبح کرنے کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ اگر معاملہ ہمارے مخالفین کے موقف کے مطابق ہوتا کہ ایک جیسے مسائل میں ایک جیسا حکم لگانا درست نہیں اور جیسا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے جناب مطلبی کی مخالفت میں کہا ہے اس کا خیال ہے کہ جب کسی مخصوص چیز کو جائز قرار دیا جائے تو دیگر چیزیں ممنوع ہوں گی تو پھر نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''پورا منٰی اونٹ کی قربان گاہ ہے'' میں یہ دلیل ہوتی کہ پورا منٰی دیگر جانوروں کا ذبح خانہ نہیں ہے۔ حالانکہ تمام علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منی کا سارا علاقہ گائے بکری کے لیے ذبح خانہ ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ سارا منی اونٹ کی قربان گاہ ہے۔ آپ کا یہ فرمان ہمارے موقف کے درست ہونے اور ہمارے مخالفین کے موقف کے غلط ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ تمام علمائے کرام نبی کریم ﷺ کے قول کے خلاف متفق ہو جائیں۔

فوائد :......۱۔ جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد وہاں وقوف کرنا مسنون نہیں، بلکہ رمی سے فراغت کے بعد قربانی کو ذبح کرنے کے لیے منیٰ کا رخ کرنا مشروع ہے۔

۲۔ تمام منیٰ قربانی ذبح کرنے کی جگہ ہے، کسی مقام کو خاص کرنا لازم نہیں، بلکہ یہ حکم لوگوں کی سہولت اور مشقت سے بچنے کے لیے ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تمام منیٰ میں قربانی کرنا جائز ہے۔ لہٰذا کسی خاص قربان گاہ میں تکلف سے جانور قربان نہ کریں، بلکہ منیٰ میں اپنی منازل پر قربانی کرنا بھی جائز ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ٣١٣)

۳۰۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ احْتِضَارِ الْمَنَازِلِ بِمِنًى إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَسْتُ أَعْرِفُ مُسَيْكَةَ بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ لَهَا رَاوِيًا إِلَّا ابْنَتَهَا

منیٰ میں مستقل رہائش گاہ بنانے کی ممانعت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مسیکہ کی جرح وتعدیل کا علم نہیں اور اس سے صرف اس کی بیٹی ہی روایت کرتی ہے

۲۸۹۱۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ : تَعْنِي رَجُلًا - يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِيْ بِمِنًى بِنَاءً فَيُظِلُّكَ ؟ قَالَ : ((لَا ، مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں عمارت نہ بنادیں جس کے سائے میں آپ تشریف فرما ہوسکیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ منیٰ اسی کی جگہ ہے جو پہلے آجائے۔“

۳۰۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ ذَبْحِ الْإِنْسَانِ وَ نَحْرِ نَسِيكِهِ بِيَدِهِ ، مَعَ إِبَاحَةِ دَفْعِ نَسِيكِهِ إِلَى غَيْرِهِ لِيَذْبَحَهَا أَوْ يَنْحَرَهَا

انسان کا اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کرنا مستحب ہے اور کسی دوسرے شخص کو بھی ذبح کرنے یا نحر کرنے کے لیے دے سکتا ہے

۲۸۹۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثَةً وَ سِتِّيْنَ - يَعْنِي بَدَنَةً - فَأَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ . وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : وَ نَحَرَ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، انھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے، پھر آپ نے بقیہ اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیے تو انھوں نے انھیں نحر کیا۔ جناب علی بن حجر کی روایت میں بَقِیَ (جو

(۲۸۹۱) اسنادہ ضعیف: مسیکہ راویہ مجہولہ ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب تحریم مكة، حدیث: ۲۰۱۹۔ سنن ترمذی: ۸۸۱۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۰۶۔ مسند احمد: ۲۰۶/۶۔ سنن الدارمی: ۱۹۴۳.

(۲۸۹۲) صحیح ابن حبان: ۴۰۰۷۔ تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳۴.

باقی بچے) کا لفظ آیا ہے۔ (جبکہ محمد بن بشار کی روایت میں غُبَرَ (باقی ماندہ اونٹ) کا لفظ ہے۔"

فوائد:......اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔لیکن اگر وہ کسی کو قربانی میں نائب مقرر کرے تو یہ عمل بھی جائز ہے۔ مالک، شافعی، ابوثور اور اصحاب الرائے کا یہی موقف ہے۔(المغنی: ٣/ ٤٦٢)

٣٠٤..... بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَاماً مَعْقُوْلَةً ضِدَّ قَوْلِ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ وَ جَهِلَ السُّنَّةَ وَ سَمَّى السُّنَّةَ بِدْعَةً بِجَهْلِهِ بِالسُّنَّةِ

اونٹ کو کھڑا کر کے ٹانگ باندھ کر نحر کرنے کا بیان ان علماء کے موقف کے برخلاف جس نے اس طریقے کو ناپسند کیا ہے اور سنت نبوی ﷺ سے ناواقفیت کی وجہ سے اسے بدعت قرار دے دیا ہے

٢٨٩٣ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، ثَنَا يُوْنُسُ ، ح وَ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ ، ح وَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، ح وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا : ثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنِي ....

زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ بِمِنًى لِيَنْحَرَهَا ، فَقَالَ : ابْعَثْهَا قِيَاماً مُقَيَّدَةً سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا حَدِيْثُ زِيَادِ بْنِ أَيُّوْبَ .

جناب زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے منیٰ میں اپنی قربانی کے اونٹ کو نحر کرنے کے لیے بٹھایا ہوا تھا۔آپ نے فرمایا : اسے اٹھا کر کھڑا کرو اور سنتِ محمدی ﷺ کے مطابق ایک ٹانگ باندھ کر نحر کرو۔ یہ روایت جناب زیاد بن ایوب کی ہے۔

٢٨٩٤ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا وُهَيْبٌ ، ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : وَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بَدَنَاتٍ قِيَاماً .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر کیے۔

(٢٨٩٣) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب نحر الابل مقيدة، حديث : ١٧١٣ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نحر الابل قياما معقولة، حديث : ١٣٢٠ـ سنن ابی داؤد: ١٧٦٨ـ مسند احمد: ٢/ ٣.

(٢٨٩٤) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب نحر البدن قائمة، حديث: ١٧١٤ـ سنن ابی داؤد: ١٧٩٦ـ مسند احمد: ٣/ ٢٦٨ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٠٨.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ أَنَسٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا فِيْ ذِكْرِ الْعَدَدِ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ نَفْياً عَمَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ الْعَدَدِ ، وَ لَيْسَ فِيْ قَوْلِ أَنَسٍ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بَدَنَاتٍ أَنَّهٗ لَمْ يَنْحَرْ بِيَدِهٖ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ بَدَنَاتٍ ، لِأَنَّ جَابِراً قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهٗ قَدْ نَحَرَ بِيَدِهٖ ثَلَاثَةً وَّ سِتِّيْنَ مِنْ بُدْنِهٖ .

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ کوئی عدد اپنے سے زائد کی نفی نہیں کرتا لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ نحر کیے“، اس سے یہ دلیل نہیں ملتی کہ آپ نے سات سے زیادہ اونٹ نحر نہیں کیے کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے تھے۔

فوائد :......اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور اس کو نحر کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ یہ تین ٹانگوں پر کھڑا ہو اس کا بایاں اگلا پاؤں بندھا ہو، پھر گردن کے گڑھے میں خنجر مارا جائے۔ مالک، شافعی، اسحاق اور ابن منذر نے اس طریقہ کو مستحب قرار دیا ہے۔(المغنی: ۳/ ٤٦٢)

۳۰۵..... بَابُ التَّسْمِيَةِ وَ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ وَ النَّحْرِ

جانور کو ذبح یا نحر کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا

۲۸۹۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَ يُسَمِّيْ وَ يُكَبِّرُ ، وَ لَقَدْ رَأَيْتُهٗ يَذْبَحُ بِيَدِهٖ وَاضِعاً قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهَا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خوبصورت چتکبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کرتے تھے اور ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر“ پڑھتے تھے میں نے آپ کو اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا قدم اسکے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

۲۸۹٦۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ....

(۲۸۹۵) صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب من ذبح الاضاحی بیده، حدیث: ۵۵۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحية، حدیث: ۱۹٦٦۔ سنن ابی داؤد: ۲۷۹٤۔ سنن ترمذی: ۱٤۹٤۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۲۰۔ مسند احمد: ۱۸۳/۳.

(۲۸۹٦) انظر الحديث السابق.

عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِمِثْلِهِ .

جناب قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام شعبہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا: کیا آپ نے حضرت انس سے یہ حدیث سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے تھے۔ مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، یہ حدیث دلیل ہے کہ قربانی اور دیگر جانوروں کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا ثابت ہے اور یہ اجماعی مسئلہ ہے، نیز جانور ذبح کرتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر'' کہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۱۳/ ۱۲۱)

۳۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدْيِ مِنَ الذُّكْرَانِ وَ الْإِنَاثِ جَمِيْعاً

حج کی قربانی میں نر اور مادہ جانور دونوں قربان کرنا جائز ہے

۲۸۹۷۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . بِجَمَلِ أَبِيْ جَهْلٍ فِيْ هَدْيِهِ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، وَ فِيْ رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، كَانَ أَبُوْ جَهْلٍ أَسْلَمَهُ يَوْمَ بَدْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ، جَمَلُ أَبِيْ جَهْلٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ فِيْ أَبْوَابِ الْإِفْرَاسِ أَنَّ الْمَالَ قَدْ يُضَافُ إِلَى الْمَالِكِ الَّذِيْ قَدْ مَلَكَهُ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ بَعْدَ زَوَالِ مُلْكِهِ عَنْهُ ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ﴾ فَأَضَافَ الْبِضَاعَةَ إِلَيْهِمْ بَعْدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والے سال ابوجہل سے حاصل ہونے والا اونٹ قربانی کے لیے بھیجا تھا، اس کی ناک میں چاندی کا چھلا ڈالا ہوا تھا۔ یہ اونٹ جنگ بدر والے دن مسلمانوں کو مال غنیمت میں ملا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''ابوجہل کا اونٹ'' یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے کتاب البیوع میں باب الا فراس کے تحت بیان کیا ہے کہ کبھی مال کی نسبت اس کے سابقہ مالک کی طرف بھی کر دی جاتی ہے جبکہ اس کی ملکیت اب ختم ہو چکی ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ﴾ (سورۃ یوسف: ٦٢) ''ان کی نقدی (پونجی) ان کے سامان میں رکھ دو۔'' اس طرح اللہ

(۲۸۹۷) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی الهدی، حدیث: ۱۷٤۹۔ مسند احمد: ۱/ ۲٦۱۔ مستدرك حاکم: ۱/ ٤٦٧.

اشْتِرَائِهِمْ بِهَا طَعَاماً ، وَ إِنَّمَا كُنْتُ احْتَجَجْتُ بِهَا ، لِأَنَّ بَعْضَ مُخَالِفِيْنَا زَعَمَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَفَاءِ ، فَزَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْمَالَ هُوَ مَالُ الْوَدِيْعَةِ وَ الْغَصْبِ ، وَ مَا لَمْ يَزَلْ مِلْكُ صَاحِبِهِ عَنْهُ ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بَيَاناً شَافِياً فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ .

تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے مال کی نسبت انہی کی طرف کی ہے حالانکہ وہ اس مال کے عوض گندم وغیرہ خرید چکے تھے (اور یہ مال ان کی ملکیت سے نکل چکا تھا) میں نے اس آیت سے استدلال اس لیے کیا ہے کیونکہ بعض ہمارے مخالفین کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور قرض خواہ اس کے پاس بعینہ اپنا مال پالے تو وہ دیگر قرض خواہ افراد سے اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ اس سے وہ یہ سمجھا ہے کہ اس مال سے مراد وہ مال ہے جو بطور امانت دیا ہوا تھا یا اس شخص نے غصب کیا ہوا تھا اور اس لیے ابھی پہلے مالک کی ملکیت ختم نہیں ہوئی تھی (لہٰذا وہ دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ جبکہ امام ابن خزیمہ کے نزدیک اس مال کی نسبت اس شخص کی طرف اس کے سابقہ مالک ہو نے کی حیثیت سے ہے) میں نے کتاب البیوع میں یہ مسئلہ خوب وضاحت کے ساتھ بیان کردیا ہے۔

فوائد:...... ہدی میں اونٹ کی جنس مذکر ومونث ذبح کرنا جائز ہے۔ اور مذکر ومونث میں کسی صنف کے امتیاز کی کوئی دلیل نہیں۔

۳۰۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِهْدَاءِ مَا قَدْ غَنِمَ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْهُ مُغَايَظَةً لَهُمْ

اہل حرب مشرکین اور بت پرستوں سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے جانور قربانی کے لیے مکہ مکرمہ بھیجنا مستحب ہے تاکہ اس سے مشرکین کو غصہ اور رنج دلایا جائے

۲۸۹۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا سَلَمَةُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ، وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والے سال ابوجہل سے حاصل ہونے والا اونٹ

(۲۸۹۸) انظر الحديث السابق.

هَدَايَاهُ جَمَلًا لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ لِيَغِيظَ الْمُشْرِكِيْنَ بِذٰلِكَ .

بھی قربانی کے اونٹوں کے ساتھ روانہ کیا، اس کی ناک میں چاندی کا چھلہ بھی تھا۔ آپ نے یہ اونٹ مشرکین کو جلانے اور غم دلانے کے لیے بھیجا تھا۔

فوائد :......ھدی اور قربانی میں کفار ومشرکین سے غنیمت میں چھینے ہوئے جانوروں کو ذبح کرنا جائز ہے تا کہ مشرکین غیض وغضب میں مبتلا ہوں اور مزید اہانت محسوس کریں۔

۳۰۸..... بُابُ اسْتِحْبَابِ تَوْجِيْهِ الذَّبِيْحَةَ لِلْقِبْلَةِ ، وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الذَّبْحِ

قربانی کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ کرنا اور دعا پڑھنا مستحب ہے

۲۸۹۹۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَ كَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ ، ثَنَا أَبِيْ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ الْمِصْرِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيْدِ كَبْشَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا : ﴿ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّ مَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ ﴿ إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے دن دو مینڈھے ذبح کیے، پھر جب انھیں قبلہ رخ لٹایا تو یہ آیت پڑھی: ﴿إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (انعام: ۷۹) بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف مرکوز کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے میں اسی (اللہ) کا پرستار ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔'' اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ بے شک میری نماز، میری قربانی میری زندگی اور میری موت، (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی (بات یعنی توحید) کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ

(۲۸۹۹) اسناده صحيح : سنن ابى داؤد، كتاب الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، حديث: ۲۷۹۵ـ سنن ابن ماجه: ۳۱۲۱ـ مسند احمد: ۳/۳۷۵ـ سنن الدارمى: ۱۹۴۶ـ سنن ترمذى: ۱۵۲۱ من طريق آخر.

اَکْبَر" (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ سب سے بڑا ہے) اے اللہ تیرے ہی دیئے ہوئے (رزق) سے قربانی کر رہا ہوں اور تیری ہی خوشنودی کے حصول کے لیے کر رہا ہوں اسے محمد اور آپ کی امت کی طرف سے قبول فرما۔

فوائد:......قربانی کا جانور قبلہ رخ ذبح کرنا مستحب فعل ہے ابن قدامہ کہتے ہیں۔ ذبیحہ کو قبلہ رخ کرنا مستحب فعل ہے لیکن اگر ذبح کرتے وقت صرف بسم اللہ پر اکتفا کیا جائے اور جانور کو قبلہ رخ نہ کیا جائے تو یہ افضل کو ترک کرنا ہے۔ قاسم بن محمد، نخعی، ثوری، شافعی اور ابن منذر اسی موقف کے قائل ہیں۔ (المغنی لابن قدامة: ۷/ ۱۸۲)

۲۔ شوکانی بیان کرتے ہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر کے مذکورہ آیت اور ذکر کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔ (نیل الاوطار: ۵/ ۱۲۹)

۳۰۹..... بَابُ إِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ النَّفَرِ فِي الْبُدْنَةِ وَ الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ ، وَ إِنْ كَانَ مَنْ يَّشْتَرِكُ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ أَوِ الْبَدَنَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ قَبَائِلِ شَتّٰى لَيْسُوْا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ ، مَعَ الدَّلِيْلِ أَنَّ سُبُعَ بَدَنَةٍ وَ سُبُعَ بَقَرَةٍ تَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْهَدْيِ

ایک اونٹ یا گائے کی قربانی میں کئی افراد شریک ہو سکتے ہیں اگرچہ یہ شریک ہونے والے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں اور ایک ہی خاندان کے افراد نہ ہوں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ ایک اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ قربانی میں ایک بکری کے برابر ہے

۲۹۰۰۔ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ .... جَابِرًا يَقُوْلُ : اشْتَرَكْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بُدْنَةٍ . زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ : وَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً . وَ قَالَا جَمِيْعاً ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرَأَيْتَ الْبَقَرَةَ اشْتَرَكَ فِيْهَا مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْجَزُوْرِ ؟ فَقَالَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج اور عمرے میں ایک اونٹ میں سات افراد نے شرکت کی جناب عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اس دن ہم نے ستر اونٹ نحر کیے۔ پھر دونوں راویوں کی روایت میں ہے: ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا اونٹ کی طرح گائے میں بھی سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟

(۲۹۰۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الاشتراك في الهدی، حدیث: ۱۳۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۲۸۰۹۔ سنن ترمذی: ۹۰۴، ۱۵۰۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۳۲۔ مسند احمد: ۳/۲۹۳۔

مَــا هِــيَ إِلَّا مِــنَ الْبُــدْنِ . وَ خَصَّ جَــابِرٌ الْـحُـدَيْبِيَةَ . وَ قَــالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : فَنَحَرْنَا يَــوْمَـئِـذٍ كُــلَّ بَــدَنَةٍ عَنْ سَبْعَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ ، قَالَ : اشْتَرَكْنَا كُلَّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ ، وَ نَـحَرْنَا سَبْعِيْنَ بُدْنَةً يَوْمَئِذٍ وَ الْبَاقِيْ لَفْظاً وَاحِداً .

تو انہوں نے فرمایا: گائے بھی بدنتہ (قربانی کے جانوروں میں) شامل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو صلح حدیبیہ کے متعلق بیان کیا ہے جناب عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے: اس دن ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا، جناب ابن معمر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ہم سات افراد نے ایک اونٹ میں شرکت کی اور اس دن ہم نے ستر اونٹ نحر کیے۔ باقی روایت ایک جیسی ہے۔

۲۹۰۱۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَــنْ جَــابِــرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسُــوْلِ الــلّٰـهِ صَــلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْـحُـدَيْبِيَّةِ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۰..... بَابُ إِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ سَبْعَةٍ مِنَ الْمُتَمَتِّعِيْنَ فِي الْبُدْنَةِ الْوَاحِدَةِ وَ الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ سَبْعَ بُدْنَةٍ وَ سَبْعَ بَقَرَةٍ مِمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْجَبَ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ إِذَا وَجَدَهُ

حج تمتع کرنے والے سات حاجی ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونٹ یا گائے کے ساتویں حصے میں شریک ہونا حاجیوں کے لیے آسانی اور سہولت کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج تمتع کرنے والے حاجی پر میسر قربانی ادا کرنے کا حکم واجب کیا ہے

۲۹۰۲۔ ثَـنَـا بُـنْـدَارٌ ، ثَـنَا يَحْيٰى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، ح وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَــنْ جَــابِــرٍ ، قَــالَ : كُــنَّــا نَتَمَتَّعُ فِيْ عَهْدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۲۹۰۱) موطا امام مالك: ۲/۴۸۶ وانظر الحديث السابق.

(۲۹۰۲) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الاشتراك في الهدى، حديث: ۳۵۵/۱۳۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۲۸۰۷۔ سنن نسائی: ۴۳۹۸۔ مسند احمد: ۳/۳۰۴.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ قَالَ بُنْدَارٌ : قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيْهَا .

عہد مبارک میں حج تمتع کرتے تھے۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تو ہم سات افراد کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کرتے تھے۔ ہم سات آدمی اس میں شریک ہوتے تھے۔

فوائد:......ا۔ ہدی کے اونٹ اور گائے میں سات سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ قربانی کے جانور میں اونٹ میں دس اور گائے میں سات افراد کی شمولیت جائز ہے۔

۳۱۱..... بَابُ اشْتِرَاكِ النِّسَاءِ الْمُتَمَتِّعَاتِ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ

حج تمتع کرنے والی عورتیں بھی ایک گائے کی قربانی میں شریک ہوسکتی ہیں

۲۹۰۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ان ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربان کی جنھوں نے عمرہ کیا تھا (یعنی حج تمتع کیا تھا)۔

۳۱۲..... بَابُ إِجَازَةِ الذَّبْحِ وَ النَّحْرِ عَنِ الْمُتَمَتِّعَةِ بِغَيْرِ أَمْرِهَا وَ عِلْمِهَا

حج تمتع کرنے والی عورت کے حکم کے بغیر اور اس کو بتائے بغیر اس کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے

۲۹۰۴۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَمْرَةَ ، تَقُوْلُ : سَمِعْتُ ....

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ : فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرَةٍ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذَا ؟ قَالُوْا : هٰذَا لَحْمُ بَقَرٍ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، تو میں نے پوچھا: یہ کیسا گوشت ہے؟ صحابہ نے عرض کی: یہ گائے کا گوشت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے

(۲۹۰۳) اسنادہ صحیح لغیرہ: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب في هدى البقر، حديث: ۱۷۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۳۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۱۴۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۹۷۔

(۲۹۰۴) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه، حديث: ۱۷۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ۱۲۵/ ۱۲۱۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۸۱۔ مسند الحمیدی: ۲۰۷۔

گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الضَّحِيَّةِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْهَدْيِ الْوَاجِبِ إِذْ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهِ كُنَّ مُتَمَتِّعَاتٍ خَلَا عَائِشَةَ الَّتِيْ صَارَتْ قَارِنَةً لِإِدْخَالِهَا الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ لَمَّا لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ وَ السَّعْيُ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ وَ تَسْعٰى لِعُمْرَتِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اضحیہ (قربانی) کا لفظ واجب ھدی (قربانی) پر بولا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حج تمتع کیا تھا، سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنھوں نے حج قران کیا تھا کیونکہ انھوں نے عمرے کی بجائے حج کا احرام باندھ لیا تھا کیونکہ حیض کی وجہ سے وہ عمرے کا طواف اور سعی نہیں کرسکی تھیں۔ (اس طرح تمام ازواج کے لیے ھدی لازم تھی، لیکن حدیث میں لفظ ضحٰی آیا ہے (کہ آپ نے سب ازواج کی طرف سے قربانی کی)

۲۹۰۵۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ، سَمِعْتُ الرَّحْمٰنَ بْنَ الْقَاسِمِ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، ح وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَضْحٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرَةِ هٰذَا لَفْظُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ عَلِيٍّ. فَأَمَّا أَبُوْ مُوْسٰى فَإِنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا وَ حَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهَا: اِقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ. قَالَتْ: فَلَمَّا كُنَّا بِمِنٰى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔ یہ الفاظ جناب عبدالجبار اور علی کی روایت کے ہیں۔ جناب ابوموسیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مقام سرف پر جب حائضہ ہوگئیں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: بیت اللہ شریف کے طواف کے علاوہ باقی تمام اعمال اسی طرح کرتی رہو جس طرح دیگر حاجی کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا: یہ کیسا گوشت ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ

(۲۹۰۵) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن، حدیث: ۲۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام، حدیث: ۱۲۱۱/۱۹۹۔ سنن نسائی: ۲۹۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۶۳۔ مسند احمد: ۲۳۹/۶۔ مسند الحمیدی: ۲۰۶۔

نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی ہے۔

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا حَظْرَ فِيْ أَخْبَارِ جَابِرٍ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ أَنْ لَّا تُجْزِىءُ الْبُدْنَةُ عَنْ أَكْثَرِ مِنْ سَبْعَةٍ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ عَدَدَ الشَّيْءِ لَا تُرِيْدُ نَفْياً لِمَا زَادَ عَنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا'' میں ایک اونٹ کی قربانی میں سات سے زیادہ افراد کی شرکت کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر ذکر کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کبھی کسی چیز کا ایک عدد ذکر کرتے ہیں لیکن اس عدد سے زائد کی نفی مراد نہیں لیتے

۲۹۰۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا سَلَمَةُ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ ، قَالَا : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ يُرِيْدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ ، لَا يُرِيْدُ قِتَالًا ، وَ سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً ، وَ كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ فَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةِ نَفَرٍ . قَالَ مُحَمَّدٌ . فَحَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كُنَّا أَصْحَابُ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً .

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ والے سال بیت اللہ شریف کی زیارت (عمرے) کے لیے نکلے، آپ کا جنگ کرنے کا ارادہ نہیں تھا، آپ نے اپنے ساتھ ستر اونٹ قربانی کے لیے لے لیے اور لوگوں کی تعداد سات سو تھی، اس طرح ہر اونٹ دس افراد کی طرف سے ایک اونٹ قربانی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ہم حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کی تعداد چودہ سو تھی۔

۲۹۰۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

(۲۹۰۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من اشعر وقلد بذی الحلیفة، حدیث: ۱٦۹٤، ۱٦۹٥۔ سنن نسائی: ۲۷۷۲۔ مسند احمد: ٤/۳۲۳.

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشَرَ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَ أَشْعَرَهُ ، فَأَحْرَمَ مِنْهَا ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِي خَبَرِ ابْنِ إِسْحَاقَ : سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً ، وَ كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ يُرِيْدُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، الَّذِيْنَ نَحَرَ عَنْهُمُ السَّبْعِيْنَ الْبَدَنَةَ ، لَا أَنَّ جَمِيْعَ أَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ كَانُوْا سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُوْلُ إِنَّ اِسْمَ النَّاسِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ النَّاسِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ ﴾ فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ كُلَّ النَّاسِ لَمْ يَقُوْلُوْا ، وَلَا كُلَّ النَّاسِ قَدْ جَمَعُوْا لَهُمْ . وَ كَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ جَمِيْعَ النَّاسِ لَمْ يُفِيْضُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ وَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : ﴿أَفَاضَ النَّاسُ﴾ بَعْضُ النَّاسِ لَا جَمِيْعُهُمْ ، وَ هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعُهُ . وَ خَبَرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ أَلَا تَسْمَعُهُ قَالَ فِي الْخَبَرِ : وَكَانُوْا بِضْعَ عَشَرَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور جناب مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حدیبیہ والے سال ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کے ساتھ نکلے جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے اپنی قربانی کو ہار پہنایا اور اشعار کیا۔ اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر بقیہ حدیث ذکر کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : جناب محمد بن اسحاق کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ستر اونٹ قربانی کے لیے اپنے ساتھ لیے تھے اور صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ نے سات سو افراد کی طرف سے ستر اونٹ نحر کیے تھے۔ یہ مراد نہیں کہ صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والے تمام صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی، یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ لفظ الناس بول کر بعض افراد مراد لیے جاتے ہیں، اس سے تمام لوگ مراد نہیں ہوتے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ﴾ (آل عمران:۱۷۳) ''ان سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمھارے خلاف ایک بڑی فوج جمع ہوئی ہے۔'' اب یہ بات یقینی ہے کہ سب کافروں نے یہ بات نہیں کہی تھی اور نہ سب لوگ ان کے خلاف جمع ہوئے تھے۔ (حالانکہ دونوں جگہ لفظ الناس استعمال ہوا ہے) اسی طرح یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ پھر تم بھی وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔ (البقرۃ:۱۹۹) یہ بات بھی حتمی اور یقینی ہے کہ سب لوگ عرفات سے واپس نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے

(۲۹۰۷) صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد، حدیث: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۷۶۵۔ صحیح ابن حبان: ٤٨٥٢ وانظر الحدیث السابق.

مِائَةً ، فَأَعْلَمَ أَنَّ جَمِيْعَ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ أَلْفٍ وَ ثَلاثِمِائَةٍ ، إِذِ الْبِضْعُ مَا بَيْنَ الثَّلاثِ إِلَى الْعَشْرِ ، وَ هٰذَا الْخَبَرُ فِيْ ذِكْرِ عَدَدِهِمْ شَبِيْهٌ بِخَبَرِ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا بِالْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشَرَ مِائَةً ، فَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَيْضًا أَنَّهُمْ كَانُوْا أَلْفًا وَ أَرْبَعَمِائَةٍ فَدَلَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ فِيْ خَبَرِ ابْنِ إِسْحَاقَ : وَ كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، كَانُوْا بَعْضَ النَّاسِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ لا جَمِيْعَهُمْ فَعَلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، وَ هٰذِهِ الْأَدِلَّةِ قَدْ نَحَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ عَنْ كُلِّ عَشَرَةٍ مِنْهُمْ بُدْنَةً نَحَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ عَنْ كُلِّ سَبْعَةٍ مِنْهُمْ بَدَنَةً أَوْ بَقَرَةً . فَقَوْلُ جَابِرٍ : إِشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُوْرِ سَبْعَةٌ ، وَ فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةٌ يُرِيْدُ بَعْضَ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ . وَ خَبَرُ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ اشْتَرَكَ عَشَرَةٌ فِيْ بُدْنَةٍ أَيْ سَبْعُمِائَةٍ مِنْهُمْ وَ هُمْ نِصْفُ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ لا كُلُّهُمْ .

اللہ تعالیٰ نے افاض الناس سے مراد کچھ لوگ لیے ہیں سارے لوگ مراد نہیں ہیں یہ مسئلہ بڑا طویل ہے جسے بیان کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ جناب سفیان بن عیینہ کی روایت اس تاویل کے صحیح ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اس میں یہ الفاظ آئے ہیں: صحابہ کرام کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ اس طرح انھوں نے بیان کر دیا کہ اہل حدیبیہ کی تعداد تیرہ سو سے زیادہ تھی کیونکہ بِضْعٌ کا لفظ تین سے دس تک بولا جاتا ہے (اور ابن عیینہ نے ایک ہزار اور بِضْعٌ تعداد بتائی ہے) جس میں ہے کہ حدیبیہ میں صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو تھی۔ اور یہ روایت اس روایت کے مشابہ ہے جس میں ہے کہ حدیبیہ میں صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو تھی۔ اور یہ روایت بھی صراحت کرتی ہے کہ صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو تھی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ابن اسحاق کی روایت میں مذکورہ یہ الفاظ: ''صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی'' اس سے مراد کچھ صحابہ کرام ہیں جو حدیبیہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھے، یہ ان کی کل تعداد نہیں ہے اس تاویل اور ان دلائل کی بنیاد پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے کچھ صحابہ کرام کی طرف سے ایک اونٹ دس افراد کی طرف سے قربان کیا اور کچھ صحابہ کرام سات افراد ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی میں شریک ہوئے۔ اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ''ہم نے اونٹ کی قربانی میں سات افراد نے شرکت کی اور گائے کی قربانی میں بھی سات افراد شریک ہوئے۔'' اس سے ان کی مراد کچھ اہل حدیبیہ ہیں سب لوگ مراد نہیں۔ اور جناب مسور رضی اللہ عنہ اور مروان رحمہ اللہ کی روایت میں ہے اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہوئے یعنی چودہ سو صحابہ میں سے سات سو صحابہ نے ستر اونٹوں میں دس دس کے

حساب سے شرکت کی، یہ تعداد حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کی نصف تعداد ہے، کل تعداد نہیں۔

۲۹۰۸۔ وَقَدْ رَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرَمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَ فِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً، (ح) وَثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، ح.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے تو عیدالاضحیٰ آ گئی، پس ہم نے گائے کی قربانی میں سات افراد اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد نے شرکت کی۔

۲۹۰۹۔ وَ خَبَرُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ فَعَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر قرار دیں۔ یہ حدیث بھی اس مسئلہ کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

فوائد:......۱۔ حج کرنے والا حج میں شریک اہل خانہ کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ان احادیث سے یہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا گائے کا ذبح کرنا قربانی کے طور پر تھا۔ (فتح الباری: ۸/۱۰)

۳۔ حج میں شامل اہل خانہ کی طرف سے علیحدہ قربانی کرنا جائز ہے۔

۴۔ عورتوں کی طرف سے آپ ﷺ نے گائے بطور قربانی کی تھی، بطور ہدی نہیں۔

۳۱۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُغَالَاةِ بِثَمَنِ الْهَدْيِ وَ كَرَائِمِهٖ إِنْ كَانَ شَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ مِمَّنْ يَجُوْزُ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ. وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَالَ الْمُطَّلِبِيُّ

زیادہ قیمتی اور اعلیٰ جانور قربانی کرنا مستحب ہے بشرطیکہ شہم بن جارود کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو۔ اور یہ مسئلہ امام مطلبی کے موقف کے مطابق ہے

(۲۹۰۸) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الاشتراك فی البدنة والبقرة، حدیث: ۹۰۵۔ سنن نسائی: ۴۳۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۳۱۔ مسند احمد: ۲۷۵/۱۔

(۲۹۰۹) صحیح بخاری، کتاب الشرکة، باب من عدل عشرة من الغنم، حدیث: ۲۵۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم، حدیث: ۲۱/ ۱۹۶۸۔

۲۹۱۰۔ فِیْ عَقِبِ خَبَرِ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سُئِلَ أَیُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((أَغْلَاهَا ثَمَناً ، وَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) ، فَقَالَ فِيْ عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ : وَ الْفِعْلُ مُضْطَرٌّ إِلٰی أَنْ يَّعْلَمَ أَنَّ كُلَّ مَا عَظُمَتْ رَزِيَّتُهُ عِنْدَ الْمَرْءِ كَانَ أَعْظَمُ لِثَوَابِ اللّٰهِ إِذَا أَخْرَجَهُ لِلّٰهِ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے بعد یہ الفاظ آئے ہیں آپ سے سوال کیا گیا : کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو زیادہ قیمتی ہو اور اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔'' اس روایت کے بعد فرمایا: ہر وہ چیز جس کے جانے سے انسان کو زیادہ تکلیف ہو اگر وہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ کی جائے تو اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔

فوائد :......قربانی کے لیے خوبصورت اور مہنگے جانور کو ذبح کرنا افضل ہے بشرطیکہ اس عمل میں ذاتی تشہیر اور ریا کاری کا عنصر شامل نہ ہو۔

۲۹۱۱۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِی الْحَرْبِ الْبَغْدَادِیُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُوْدِ ، عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : أَهْدٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيْباً لَهُ أَعْطٰی بِهَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ ، فَأَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ أَهْدَيْتُ نَجِيْبَةً ، وَ إِنِّیْ أَعْطَيْتُ بِهَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ أَفَأَبِيْعُهَا وَ أَشْتَرِیْ بُدْناً فَأَنْحَرُهَا ؟ قَالَ : ((لَا . انْحَرْهَا إِيَّاهَا)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الشَّيْخُ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فِی اسْمِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : جَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : شَهْمٌ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ نسل کا مضبوط وتوانا اونٹ قربانی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا پھر انھیں اس کی تین سو دینار قیمت دی جانے لگی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک اعلیٰ نسل کا مضبوط اونٹ قربانی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا ہے اور اب مجھے اس کی سو دینار قیمت مل رہی ہے، کیا میں اسے بیچ کر اس کی قیمت سے کئی اونٹ خرید کر ان کی قربانی کردوں ؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں اسی عمدہ اونٹ کو نحر کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن سلمہ کے شاگردوں نے ابن جارود کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ کچھ اس کا نام جہم بن جارود بیان کرتے

(۲۹۱۰) صحیح بخاری، کتاب العتق، باب الی الرقاب افضل، حدیث : ۲۵۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال، حدیث : ۸٤.

(۲۹۱۱) اسنادہ ضعیف : جہم بن جارود راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب تبدیل الھدی، حدیث : ۱۷۵٦۔ مسند احمد: ۲/۱٤۵.

ہیں اور کچھ مبہم۔

٣١٦..... بَابُ ذِكْرِ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْأَنْعَامِ فَلَا تُجْزِىءُ هَدْياً وَ لَا ضَحَايَا إِذَا كَانَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْعُيُوْبِ

جانوروں کے ان عیوب کا بیان جن کی وجہ سے ان کی قربانی کرنا یا مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے بھیجنا درست نہیں ہے

٢٩١٢۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ أَبُوْ دَاوُدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالُوْا ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ سَمِعْتُ .... عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ ، قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ : حَدِّثْنِيْ مَا كَرِهَ أَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيْ ، فَقَالَ ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا بِيَدِهِ ، وَ يَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْبَعٌ لَا تُجْزِىءُ فِي الْأَضَاحِيْ اَلْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا وَ الْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظِلْعُهَا ، وَ الْكَسِيْرُ الَّتِيْ لَا تَنْقَىْ)) . قَالَ : فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ وَ الْقَرْنِ . قَالَ : فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى غَيْرِكَ .

جناب عبید بن فیروز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے عرض کی: مجھے ان جانوروں کے بارے میں بیان کریں جن کی قربانی کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا ہے یا منع فرمایا ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا تھا، اور میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا اور حقیر ہے: ''چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں: وہ بھینگا جانور جس کا بھینگا ہونا واضح ہو، بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ اور ایسا بوڑھا جانور کہ کمزوری کی وجہ سے اس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو چکا ہو۔'' حضرت عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے جس کے کان اور سینگ میں نقص ہو (یعنی کان کٹا ہو یا سینگ ٹوٹا ہو) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو جانور تمہیں ناپسند ہو تم اسے چھوڑ دو لیکن دوسروں کو اس کی قربانی سے منع نہ کرو۔

(٢٩١٢) اسناده صحيح: سنن ابي داؤد، كتاب الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، حديث: ٢٨٠٢۔ سنن ترمذي: ١٤٩٧۔ سنن نسائي: ٤٣٧٤۔ سنن ابن ماجه: ٣١٤٤۔ مستدرك حاكم: ٢٢٣/٤۔ ابن حبان: ٥٨٨٩.

۳۱۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ذَبْحِ الْعَضْبَاءِ فِي الْهَدْيِ وَ الْأَضَاحِيْ زَجْرَ اِخْتِيَارٍ أَنَّ صَحِيْحَ الْقَرْنِ وَ الْأُذُنِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَضْبَاءِ لَا أَنَّ الْعَضْبَاءَ غَيْرُ مُجْزِيَةٍ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَعْلَمَ أَنَّ أَرْبَعاً لَا تُجْزِئُ دَلَّهُمْ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ الْأَرْبَعِ جَائِزٌ

حج کی قربانی اور عید کی قربانی پر کٹے کان والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت صرف اس لیے ہے کہ صحیح سلامت کان اور سینگ والا جانور ذبح کرنا افضل واعلی ہے یہ مطلب نہیں کہ کٹے کان اور ٹوٹے سینگ والا جانور قربان کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب بتادیا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے علاوہ جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے

۲۹۱۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ جَرِيَّ بْنَ كُلَيْبٍ - رَجُلًا مِنْهُمْ ....

عَنْ عَلِيِّ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُضَحّٰى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَ الْأُذُنِ . قَالَ قَتَادَةُ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ . ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : الْعَضْبُ الْقَرْنُ الدَّاخِلُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ٹوٹے سینگ اور کٹے کان والے جانور کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے۔ امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو سنائی تو انھوں نے فرمایا: عضب سے مراد وہ جانور ہے جس کا آدھا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا آدھا کان چیرا ہوا ہو۔ جناب شہر بن حوشب فرماتے ہیں: عضب سے مراد ہے اندر تک ٹوٹا ہوا سینگ۔

۳۱۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَاتِ النَّقْصِ فِي الْعُيُوْنِ وَ الْأذَانِ فِي الْهَدْيِ وَالضَّحَايَا نَهْيُ نُدْبٍ وَ إِرْشَادٍ ، إِذْ صَحِيْحُ الْعَيْنَيْنِ وَ الْأُذُنَيْنِ أَفْضَلُ لَا أَنَّ النَّقْصَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَوَرٌ بَيِّنٌ غَيْرَ مُجْزِيءٍ وَ لَا أَنَّ نَاقِصَ الْأُذُنَيْنِ غَيْرُ مُجْزِيءٍ

حج اور عید کی قربانی میں آنکھوں اور کانوں میں نقص والے جانور ذبح نہ کرنا نہی تنزیہی ہے کہ ایسے جانور ذبح نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ صحیح سلامت آنکھوں اور کانوں والا جانور ذبح کرنا افضل ہے، یہ مطلب نہیں کہ آنکھ اور کان میں (معمولی) نقص والا جانور بھی قربان کرنا منع ہے

۲۹۱٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا

(۲۹۱۳) ضعيف: سنن ابي داؤد، كتاب الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، حديث: ۲۸۰۵۔ سنن ترمذی: ۱۵۰٤۔ سنن نسائی: ٤۳۸۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۱٤٥۔ مسند احمد: ۱/۱۲۹.

مُحَمَّدٌ ، قَالَا ، ثَنَا شُعْبَةُ ، ح وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ ، ـ وَ هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ ـ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ ....

عَلِيًّا يَقُوْلُ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْأُذُنَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانور کے) کان اور آنکھیں اچھی طرح دیکھ بھال لیں۔

۲۹۱۵ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الْبَقَرَةِ ، فَقَالَ : عَنْ سَبْعَةٍ . فَقَالَ الْقَرْنُ ؟ فَقَالَ : لَا يَضُرُّكَ . قَالَ : الْعَرَجُ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ . قَالَ : وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْأُذُنَ .

جناب حجیہ بن عدی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: گائے کی قربانی میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ اس نے پوچھا: اگر سینگ (تھوڑا سا ٹوٹا ہوا ہو؟) انھوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس نے پھر عرض کی: لنگڑے پن کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چل کر قربان گاہ پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں، فرمایا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جانور کی آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھ لیں (کہ ان میں نقص نہ ہو)۔

فوائد:......قربانی کے جانوروں میں درج ذیل عیوب صحت قربانی سے مانع ہیں اور جن جانوروں میں آئندہ عیوب ہوں ان کی قربانی سے اجتناب لازم ہے۔

(۱) کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو، اسی طرح آنکھ میں کسی بھی قسم کا عیب درست نہیں۔

(۲) بیمار جس کا مرض عیاں ہو۔

(۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(۲۹۱٤) اسناده حسن: سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، باب: ۹، حدیث: ۱۵۰۳ـ سنن نسائی: ٤٣٨١ـ سنن ابن ماجه: ٣١٤٢ـ مسند احمد: ۱/۹۵، ۱۰۵ـ سنن الدارمی: ۱۹۵۱.

(۲۹۱۵) اسناده حسن: انظر الحدیث السابق.

(۴) ایسا لاغر جانور کہ جس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو چکا ہو۔

(۵) ایسا جانور جس کا کان کٹا پھٹا ہو یا کان میں سوراخ وغیرہ ہو۔

(۶) جس جانور کا نصف یا نصف سے زیادہ کان کٹا ہو یا نصف یا نصف سے زائد سینگ ٹوٹا ہو۔

۳۱۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذَبْحِ الْجَذْعَةِ مِنَ الضَّانِ فِي الْهَدْيِ وَ الضَّحَايَا بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

بھیڑ کا ایک سالہ بچہ قربان کیا جاسکتا ہے حج اور عید کی قربانی میں۔اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۹۱۶۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَدْرِ الْجُهَنِيُّ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، قَالَ عُقْبَةُ : فَصَارَتْ لِيْ جَذْعَةٌ . فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَتْ لِيْ جَذْعَةٌ . قَالَ : ((ضَحِّ لَهَا)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ تَمَامَ أَبْوَابِ الضَّحَايَا فِيْ كِتَابِ الضَّحَايَا ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ الضَّحَايَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ لِأَنَّ الْعُلَمَاءَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ كُلَّ مَا جَازَ فِي الضَّحِيَّةِ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْهَدْيِ .

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کیے ،حضرت عقبہ فرماتے ہیں : میرے حصے میں بھیڑ کا ایک سالہ بچہ آیا۔ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول! میرے حصے میں بھیڑ کا ایک سالہ بچہ آیا ہے۔آپ نے فرمایا: ''اسے ہی ذبح کرلو'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : میں نے قربانی کے مسائل کتاب الضحایا میں بیان کر دیئے ہیں میں نے یہاں قربانی کے یہ مسائل صرف اس لیے بیان کیے ہیں کیونکہ علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ ہر وہ جانور جو عید کی قربانی میں ذبح کرنا جائز ہے وہ حج کی قربانی میں بھی ذبح کرنا جائز ہے۔

فوائد :......قربانی اور ہدی کے لیے کھیرے بکرے کی قربانی جائز نہیں ، بلکہ بکری ، اونٹ اور گائے میں سے جانور کا دو دانتا ہونا شرط ہے اور اس حدیث میں بکری کے جزعہ کی قربانی کی رخصت صرف عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی کو تھی۔ چنانچہ .

(۲۹۱۶) صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب قسمة الامام الاضاحی بین الناس، حدیث : ۵۵۴۷۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سنن الاضحیة، حدیث : ۱۹۶۵۔ سنن ترمذی : ۱۵۰۰۔ سنن نسائی : ۴۳۸۶۔ مسند احمد : ۴/۱۱۴۔ سنن الدارمی : ۱۹۵۳.

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں دیں کہ میں انہیں بطور قربانی اپنے رفقاء میں تقسیم کروں پھر اس تقسیم کے بعد بکری کا ایک کھیرا بچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی قربانی دو اور میں کسی اور کو (بکری کا کھیرا قربانی کرنے کی) رخصت نہیں دیتا۔ (سنن بیهقی: ۹/ ۲۷۰)

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ قربانی میں بکری کا کھیرا نا کافی ہے اور قربانی میں (دو دانتا نہ ملنے کی صورت میں) صرف بھیڑ کا کھیرا کفایت کرتا ہے۔ (جامع ترمذی، تحت حدیث: ۱۵۰۸)

۳۲۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اقْتِطَاعِ لُحُومِ الْهَدْيِ بِإِذْنِ صَاحِبِهَا

حج کی قربانی کا گوشت اس کے مالک کی اجازت سے کاٹ لینا درست ہے

۲۹۱۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) . وَ قُدِّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ أَيَّتُهُنَّ يَبْدَأُ بِهَا ، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا ، قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ أَفْهَمْهَا ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ مَنْ يَلِيهِ ، فَقَالَ : ((مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ)) .

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین دن قربانی کا پہلا اور دوسرا دن ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ آئے تو وہ آپ کے قریب قریب آنے لگے کہ آپ پہلے اسے ذبح کریں۔ پھر جب ذبح ہونے کے بعد ان کے پہلو زمین پر گر گئے (اور ٹھنڈے ہو گئے) تو آپ نے کوئی بات آہستہ سے کی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے آپ سے قریب ایک شخص سے پوچھا (کہ آپ نے کیا فرمایا ہے) تو اس نے کہا: آپ نے فرمایا ہے: ''جو شخص گوشت لینا چاہے وہ اس میں سے کاٹ لے۔''

فوائد:......صاحب قربانی کی اجازت سے قربانی کا گوشت لینا جائز ہے۔

۳۲۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجَذَعَةَ إِنَّمَا تُجْزِيءُ عِنْدَ الْأَعْسَارِ مِنَ الْمُسِنِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بھیڑ کا ایک سالہ بچہ دو دانتا بکرا وغیرہ نہ ملنے کی صورت میں کفائت کر جائے گا

۲۹۱۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، ثَنَا زُهَيْرٌ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا

(۲۹۱۷) تقدم تخريجه برقم: ۲۸٦٦.

سِنَانُ بْنُ مُظَاهِرٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَذْبَحُوْا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو دانتا جانور قربان کیا کرو، سوائے اس کے کہ تمھیں دو دانتا جانور نہ ملے تو پھر بھیڑ کا ایک سالہ بچہ قربان کرلو۔''

فوائد:......۱۔ اگر اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کا دو دانتا جانور ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا کھیرا بھی جائز ہے۔

۲۔ دو دانتا جانور کے میسر نہ آنے کی دو صورتیں (۱) منڈی میں دو دانتا نایاب ہو (۲) منڈی میں دو دانتا جانور کے نرخ انتہائی زیادہ ہوں۔ ان دو صورتوں کے سوا بھیڑ کے کھیرے کی قربانی جائز نہیں۔

۳۲۲..... بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدْيِ ، وَ جُلُوْدِهَا ، وَ جَلَالِ الْبُدْنِ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ حج کی قربانی کا گوشت، اس کا چمڑا اور جھول سب کچھ صدقہ کرنے کا بیان

۲۹۱۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ ، وَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجُلُوْدِهَا وَ جِلَالِهَا ، وَ أَرَاهُ قَالَ ، وَ لُحُوْمِهَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے جانوروں کا انتظام سنبھال لوں اور ان کے چمڑے، جھولیں اور ان کے گوشت سب کچھ صدقہ کردوں۔''

۳۲۳..... بَابُ قَسْمِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ وَ جُلُوْدِهِ وَ جِلَالِهِ فِي الْمَسَاكِيْنِ

حج کی قربانی کا گوشت، ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین میں صدقہ کرنے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُيَيْنَةَ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ ، وَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ

(۲۹۱۸) صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیة، حدیث: ۱۹۶۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۷۹۷۔ سنن نسائی: ۴۳۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۴۱۔ مسند احمد: ۳۱۲/۲.

(۲۹۱۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الجلال للبدن، حدیث: ۱۷۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الصدقة بلحوم الهدایا، حدیث: ۱۳۱۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۷٦٤۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۳۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۵۷۔ مسند احمد: ۱۴۳/۱۔ مسند الحمیدی: ۴۲.

بِقَسْمِ لُحُوْمِ بُدْنِهِ وَ جُلُوْدِهَا وَ أَجِلَّتِهَا عَلَى الْمَسَاكِيْنِ دُوْنَ الْأَغْنِيَاءِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ابن عیینہ کی روایت مجمل اور غیر مفسر ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی قربانی کے اونٹوں کا گوشت ،ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین پر صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا اغنیاء پر نہیں اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ بعض دفعہ کل کا اطلاق بعض پر بھی ہو جاتا ہے۔

۲۹۲۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِداً أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ....

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ ، وَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا ، لُحُوْمَهَا ، وَ جُلُوْدَهَا وَ جِلَالَهَا ، لِلْمَسَاكِيْنِ ، وَ لَا يُعْطِيْ فِيْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئاً . قُلْتُ لِلْحَسَنِ : هَلْ سَمّٰى فِيْمَنْ يُقْسَمُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : لَا .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری سنبھالنے کا حکم دیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کا سارا گوشت ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین میں تقسیم کر دیں اور قصائی کی اجرت میں ان میں سے کوئی چیز نہ دیں۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں : میں نے حسن بن مسلم سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کے نام بتائے تھے جنھیں یہ چیزیں دینی تھیں؟ انھوں نے کہا: نہیں۔

۳۲۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا أَيْ خَلَا مَا أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنِهِ بِبِضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ وَ أَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کل کا اطلاق بعض پر بھی ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی قربانی کے اونٹوں کا سارا گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا“ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس گوشت کے علاوہ تقسیم کر دیں جو آپ نے ہر اونٹ سے کچھ گوشت لے کر پکانے کا حکم دیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا شوربہ پیا تھا اور گوشت نوش فرمایا تھا

(۲۹۲۰) انظر الحدیث السابق.

٢٩٢١۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبِضْعَةٍ الْحَدِيْثَ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہر اونٹ کے گوشت سے ایک ٹکڑا ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے، پھر آپ نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔“

فوائد:......١۔ ہدی کے جانور میں سے کچھ گوشت استعمال کرنا اور باقی تمام گوشت صدقہ کرنا جائز ہے۔

٢۔ قربانی کے جانور کے چمڑے اور جل وغیرہ کو صدقہ کرنا یا ذاتی استعمال میں لانا جائز ہے۔

٣٢٥..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعْطَاءِ الْجَازِرِ أَجْرَهُ مِنَ الْهَدْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

قصاب کو قربانی کے جانور میں سے اجرت نہ دینے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

٢٩٢٢۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَ أَمَرَنِيْ أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئاً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کی قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری سنبھال لوں اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قصاب کو ان اونٹوں میں سے کوئی چیز اس کی اجرت کے طور پر نہ دوں۔“

٣٢٦..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْ إِعْطَاءِ الْجَازِرِ مِنْ لُحُوْمِ هَدْيِهِ عَلَى جَزَارَتِهَا شَيْئاً ، لَا أَنْ يَّتَصَدَّقَ مِنْ لُّحُوْمِهَا عَلَى الْجَازِرِ ، لَوْ كَانَ الْجَازِرُ مِسْكِيْناً

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاب کو اس کی اجرت میں قربانی کا گوشت دینے سے منع کیا ہے لیکن اگر قصاب مسکین وغریب ہو تو اس کو بطور صدقہ گوشت دینا منع نہیں ہے

٢٩٢٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَّقُوْمَ عَلَى

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں

(٢٩٢١) سيأتي برقم: ٢٩٢٤. (٢٩٢٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٩١٩.

(٢٩٢٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٩١٩.

الْبُدْنِ ، وَ أَمَرَهُ أَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ جَزَارَتِهَا شَيْئاً . وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ : عَلَى جَزَارَتِهَا شَيْئاً .

اپنی قربانی کے اونٹوں کے انتظام وانصرام کی ذمہ داری سونپی اور انھیں حکم دیا کہ وہ قصاب کو اس کی مزدوری میں گوشت نہ دیں۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے : اس کی مزدوی میں اونٹ میں سے کچھ نہ دیا جائے۔

فوائد :......۱۔قصاب کو قربانی کا چمڑا بطور اجرت دینا جائز نہیں، بلکہ قربانی کرنے والے کو اجرت اپنی طرف سے ادا کرنی چاہیے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، قربانی کا گوشت، چمڑا اور جھول صدقہ کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ قصاب کو گوشت چمڑا یا جھول بطور اجرت نہ دیا جائے کیونکہ قربانی کا کچھ حصہ بھی بطور اجرت دینا اس کی مزدوری کا عوض ہے، جو قربانی کی بیع کے مثل ہوگا اور قربانی کی فروخت بالکل جائز نہیں۔

۴۔قربانی ذبح کرنے کی اجرت لینا جائز ہے۔(شرح النووی: ۹/ ٦٥)

٣٢٧..... بَابُ الْأَكْلِ مِنْ لَحْمِ الْهَدْيِ إِذَا كَانَ تَطَوُّعاً

حج کی قربانی میں سے گوشت کھانے کا بیان جبکہ وہ نفلی قربانی ہو

٢٩٢٤۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ ، أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ . وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جُزُوْرٍ بِبِضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ ، وَ أَكَلُوْا مِنَ اللَّحْمِ وَ حَسُّوْا مِنَ الْمَرَقِ . هٰذَا لِلْحَسَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : سَأَلَ سَائِلٌ عَنِ الْأَكْلِ مِنَ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ أَيَأْكُلُ صَاحِبُهَا مِنْهَا ؟ فَقُلْتُ : إِذَا نَحَرَ الْقَارِنُ وَ الْمُتَمَتِّعُ بَدَنَةً أَوْ بَقَرَةً أَوْ شِرْكاً فِيْ بُدْنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِهَا فَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا زَادَ عَلَى سَبْعٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ کے گوشت میں سے ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا جائے چنانچہ وہ گوشت پکا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھیوں نے وہ گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔ یہ روایت حسن زعفرانی کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ کیا حج میں واجب قربانی کرنے والا اس قربانی کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جب حج تمتع یا حج قران کرنے والا ایک اونٹ نحر کرے یا گائے ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کے

(٢٩٢٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

الْبُدْنَةِ أَوِ الْبَقَرَةِ، لِأَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ فِيْ هَدْيِ الْقِرَانِ وَ الْمُتَمَتِّعِ سَبْعٌ إِحْدَاهُمَا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يُجِيزُ الْبُدْنَةَ عَنْ عَشَرَةٍ عَلَى مَا بَيَّنْتُ فِيْ خَبَرِ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ وَ خَبَرِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَوْ شَاةٌ تَامَّةٌ . فَمَا زَادَ عَلَى سَبْعِ بُدْنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ فَهُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ وَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا هُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ كَمَا يُضَحِّيْ مُتَطَوِّعاً بِالْأُضْحِيَّةِ فَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ ضَحِيَّتِهِ ، وَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنٰى - عِلْمِيْ- أَكْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ نَحَرَ مِائَةَ بُدْنَةٍ . وَ إِنَّمَا كَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ قَارِناً سَبْعَ بُدْنَةٍ إِلَّا عِنْدَ مَن يُجِيْزُ الْبَدَنَةَ عَنْ عَشَرَةٍ لَا أَكْثَرَ وَ هُوَ مُتَطَوِّعٌ بِالزِّيَادَةِ فَجَعَلَ مِنْ كُلِّ بَعِيْرٍ بِضْعَةً فِيْ قِدْرٍ فَحَسَا مِنَ الْمَرَقِ ، وَ أَكَلَ مِنَ اللَّحْمِ ، وَ إِنْ ذَبَحَ لِتَمَتُّعِهِ أَوْ لِقِرَانِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدِيْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ، وَ الْعِلْمُ عِنْدِيْ كَالْمُحِيْطِ أَنَّ كُلَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ شَيْءٌ لِسَبَبٍ مِنَ الْأَسْبَابِ لَمْ يَجُزْ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ ، وَ لَا مَعْنٰى لِقَوْلِ قَائِلٍ إِنْ قَالَ : يَجِبُ عَلَيْهِ هَدْيٌ وَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ بَعْضَهُ ، لِأَنَّ الْمَرْءَ إِنَّمَا لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مَالَ نَفْسِهِ أَوْ مَالَ غَيْرِهِ بِإِذْنِ مَالِكِهِ ، فَإِنْ كَانَ الْهَدْيُ وَاجِباً عَلَيْهِ فَمُحَالٌ أَنْ يُقَالَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَ هُوَ مَالٌ لَهُ يَأْكُلُهُ ،

ساتویں حصے سے زیادہ کی قربانی کرے تو وہ ساتویں حصے سے زائد گوشت میں سے کھا سکتا ہے کیونکہ حج تمتع اور قران کرنے والے پر واجب اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ قربان کرنا ہے یا جن علماء کے نزدیک اونٹ دس افراد کی طرف سے نحر ہوسکتا ہے ان کے نزدیک حج تمتع اور قران کرنے والے حاجی پر دسواں حصہ اونٹ کا واجب ہے۔ جیسا کہ حضرت مسور، مروان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات میں میں واضح کر چکا ہوں یا اس حاجی پر ایک مکمل بکرا ذبح کرنا واجب ہے لہٰذا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصے سے زائد نفل قربانی کرنے والا اس نفل میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ عید پر نفلی قربانیاں کرنے والا اس میں سے کھا سکتا ہے میرے علم کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی لحاظ سے اپنی قربانی کا گوشت کھایا ہے کیونکہ آپ نے سو اونٹ نحر کیے تھے۔ یقیناً آپ پر حج قران کی وجہ سے اونٹ کا ساتواں یا دسواں حصہ قربانی کرنا واجب تھا۔ اس سے زائد جتنے اونٹ آپ نے قربان کیے وہ سب نفلی تھے۔ لہٰذا آپ نے ان میں سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا اور اسے پکا کر شوربہ پیا اور گوشت کھایا لیکن اگر آپ حج قران یا تمتع کے لیے صرف واجب مقدار میں قربانی کرتے تو میرے نزدیک اس میں سے گوشت کھانا جائز نہیں تھا، میرے نزدیک یہ بات یقینی ہے کہ جس شخص کے مال میں کوئی حق واجب ہو جائے تو وہ شخص اس واجب ہونے والے مال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے تو اس کی بات نا قابل قبول ہوگی کہ اس پر حج کی قربانی واجب ہے لیکن وہ اس کا سارا یا کچھ گوشت کھا سکتا ہے کیونکہ انسان اپنا مال خود کھا سکتا ہے اور کسی دوسرے شخص کا مال اس کی اجازت کے ساتھ کھا سکتا ہے۔

وَقَوْدُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ يُوْجِبُ أَنَّ الْمَرْءَ إِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فِي مَاشِيَتِهِ أَنَّ لَهُ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا ، وَ إِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عُشْرُ حَبٍّ فَلَهُ أَن يَطْحَنَهُ وَ يَأْكُلَهُ ، وَ إِنْ وَجَبَ عَلَيْهِ عُشْرُ ثِمَارٍ فَلَهُ أَن يَأْكُلَهُ ، وَ هٰذَا لَا يَقُوْلُهُ مَنْ يُّحْسِنُ الْفِقْهَ .

لیکن اگر اس پر حج کی قربانی واجب ہو تو یہ کہنا محال ہے کہ یہ قربانی اس پر واجب ہے لیکن یہ اسی کا مال ہے اس لیے اسے کھا سکتا ہے اس قول کی زد میں یہ مسئلہ آئے گا کہ جس شخص کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ شخص زکوٰۃ کا جانور ذبح کر کے کھا سکتا ہے اور اگر اس کے اناج میں عشر واجب ہو تو وہ اسے پیس کر کھا سکتا ہے اور اگر اس کے پھلوں میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ اس پھل کو کھا سکتا ہے۔ لیکن دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والا کوئی شخص ایسی بات نہیں کر سکتا۔

فوائد: ...... ۱۔ لیکن ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا یہ اجتہاد قرآن کے خلاف ہے ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴾ (سورۃ الحج: ۲۸) ''پھر تم بھی ان کا گوشت کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ۔'' اور فرمایا: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ ....فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ....﴾ (سورۃ الحج: ۳۶) ''اور قربانی کے اونٹ بھی جنھیں ہم نے تمھارے لیے اللہ کا شعار بنایا ہے.......... تو تم ان کا گوشت کھاؤ اور قناعت پسند اور سوالی محتاج کو بھی کھلاؤ......''

۲۔ ہدی کے جانور سے کچھ نہ کچھ لینا مستحب فعل ہے اور گوشت کی تقسیم کو برابر تین حصوں میں تقسیم کرنا ضروری نہیں بلکہ کمی بیشی کرنا جائز ہے۔

۳۲۸..... بَابُ الْهَدْيِ يَضِلُّ فَيَنْحَرُ مَكَانَهُ اٰخَرَ ، ثُمَّ يُوْجَدُ الْأَوَّلُ

حج کی قربانی کا جانور گم ہو جائے، پھر اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنے کے بعد وہ بھی مل جائے تو اس کا کیا کیا جائے

۲۹۲۵۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا سَاقَتْ بُدْنَتَيْنِ فَأَضَلَّتْهُمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا ، ثُمَّ وَجَدَتِ الْبُدْنَتَيْنِ الْأُوْلَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا أَيْضاً ، ثُمَّ قَالَتْ : هٰكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُدْنِ . ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ،

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے دو اونٹ قربانی کے لیے اپنے ساتھ لیے تو وہ گم ہو گئے، پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دو اونٹ بھیج دیے جو آپ نے نحر کر دیے پھر پہلے دو اونٹ بھی مل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ بھی نحر کر دیے، پھر فرمایا: (گم شدہ) اونٹوں کی قربانی کا یہی مسنون

(۲۹۲۵) اسنادہ صحیح: سنن کبریٰ بیہقی: ۵/ ۲۴۴.

ثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ عَائِشَةُ بُدْنَتَيْنِ بِمِثْلِهِ سِوَاءً .

طریقہ ہے۔

۳۲۹..... بَابُ صِيَامِ الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

حج تمتع کرنے والے کو قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ روزے رکھے گا

۲۹۲۶۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كَثُرَتِ الْمَقَالَةُ مِنَ النَّاسِ فَخَرَجْنَا حُجَّاجاً حَتّٰى بَيْنَنَا وَ بَيْنَ أَنْ نَحِلَّ إِلَّا لَيَالِيَ قَائِلًا أُمِرْنَا بِالْإِحْلَالِ فَيَرُوْحُ أَحَدُنَا إِلٰى عَرَفَةَ وَ فَرْجُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْباً ، فَقَالَ : ((أَبِاللّٰهِ تَعَلِّمُوْنِي أَيُّهَا النَّاسُ ، فَأَنَا وَ اللّٰهِ أَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَ أَتْقَاكُمْ لَهُ ، وَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ هَدْياً ، وَ لَحَلَلْتُ كَمَا أَحَلُّوْا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ ، وَ مَنْ وَجَدَ هَدْياً فَلْيَنْحَرْ)) فَكُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (عمرہ کرکے احرام کھولنے کے بارے میں) لوگوں میں بہت زیادہ باتیں ہو ئیں ۔ ہم صرف حج کی نیت سے آئے تھے حتیٰ کہ جب احرام کھولنے میں چند دن ہی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (عمرہ کرکے) احرام کھولنے کا حکم دے دیا۔ (ہم آپس میں کہنے لگے) کیا ہم میں سے کوئی شخص (حج کے لیے) عرفہ اس حالت میں جائے گا کہ اس کی شرمگاہ سے منی کے قطرے نکل رہے ہوں گے ۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ باتیں معلوم ہوئیں تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا : ’’اے لوگو! تمھیں اللہ کی قسم! کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ کی قسم! تم سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکام کو جانتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر اس سے ڈرتا ہوں۔ اگر مجھے اس معاملے کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں ہوا ہے تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور میں بھی دیگر لوگوں کی طرح (عمرہ کرکے) احرام کھول دیتا۔ لہٰذا جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو تو وہ تین روزے ادھر ہی رکھ لے اور سات روزے واپس اپنے گھر جاکر رکھ لے، اور جسے قربانی کا جانور مل جائے تو وہ قربانی کرے۔‘‘ چنانچہ ہم سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کرتے تھے۔

(۲۹۲٦) مستدرك حاكم : ۱/۴۷۳۔۴۷۴ ۔ واصله في صحيح مسلم، حديث : ۱۲۱٦ .

۲۹۲۷۔ وَ قَالَ عَطَاءٌ ، ....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ يَوْمَئِذٍ فِي أَصْحَابِهِ غَنَماً ، فَأَصَابَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ تَيْساً فَذَبَحَهُ عَنْ نَفْسِهِ ، فَلَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ أَمَرَ رَبِيْعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَامَ تَحْتَ ثَدْيِ نَاقَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِصْرِخْ ، أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟)) قَالُوا : الشَّهْرُ الْحَرَامُ قَالَ : ((فَهَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟)) قَالُوْا : الْبَلَدُ الْحَرَامُ . قَالَ : ((فَهَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟)) قَالُوْا : الْحَجُّ الْأَكْبَرُ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ ، هٰذَا وَ كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا ، وَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا)) . فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّهُ ، وَ قَالَ حِيْنَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ : ((هٰذَا الْمَوْقِفُ ، كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ)) . وَ قَالَ حِيْنَ وَقَفَ عَلٰى قُزَحٍ : ((هٰذَا الْمَوْقِفُ . وَ كُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس ذوالحجہ کے دن اپنے صحابہ میں بکریاں تقسیم کیں ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک بکرا ملا جو انہوں نے اپنی طرف سے ذبح کر دیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں کھڑے ہوئے تو آپ نے حضرت ربیعہ بن امیہ بن خلف کو حکم دیا تو وہ آپ کی اونٹنی کے پستانوں کے قریب کھڑے ہو گئے ، نبی اکرم ﷺ نے انھیں فرمایا: ”لوگوں کو پکار کر کہو: اے لوگو! کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: حرمت والا (مکہ مکرمہ) شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کونسا دن ہے؟“ صحابہ نے جواب دیا کہ حج اکبر کا دن ہے ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے خون اور تمھارے مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام کردیے ہیں جس طرح تمھارا یہ مہینہ حرمت والا ہے ،جیسے تمھارا یہ شہر حرمت والا ہے اور جسطرح تمھارا یہ آج کا دن حرمت والا ہے۔“ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا حج ادا کیا اور جب آپ عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: ”یہ وقوف کی جگہ ہے، پورا عرفات ہی وقوف کی جگہ ہے“ اور جب آپ مقام قزح پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”میں ادھر ٹھہرا ہوں اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

فوائد :......حج تمتع کرنے والا اگر قربانی نہ پائے تو وہ تین روزے حرم مکہ میں اور سات روزے گھر لوٹنے پر رکھے گا، یہ قربانی نہ کرنے کا فدیہ ہوگا۔

(۲۹۲۷) حسن، مستدرك حاكم: ۱/ ۴۷۴۔ معجم كبير طبرانی: ۱۱۳۹۹۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۷ مختصراً.

٣٣٠..... بَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النَّحْرِ أَوِ الذَّبْحِ ، وَ اسْتِحْبَابِ التَّيَامُنِ فِي الْحَلْقِ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ شَعْرَ بَنِيْ اٰدَمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ بَعْدَ الْحَلْقِ أَوِ التَّقْصِيْرِ

اونٹ نحر کرنے یا کوئی دوسرا جانور ذبح کرنے کے بعد سر منڈوانے کا بیان اور سر منڈواتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا مستحب ہے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ سر منڈوانے یا بال کتروانے کے بعد انسان کے بال نجس نہیں ہوتے

٢٩٢٨۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَ نَحَرَ هَدْيَهُ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَاطَلْحَةَ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بَيْنَ النَّاسِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ پر رمی کرلی اور اپنا اونٹ نحر کرلیا تو آپ نے حجام کو اپنے سر کے دائیں جانب والے بال دیے تو اس نے وہ مونڈھ دیے۔ پھر آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے۔ پھر آپ نے حجام کو بائیں جانب کے بال دیے تو اس نے وہ بھی مونڈھ دیے۔ پھر آپ نے یہ بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے اور انھیں حکم دیا کہ وہ یہ بال لوگوں میں تقسیم کردیں۔

فوائد:......١۔ دس ذوالحجہ کو درج ذیل چار اعمال ترتیب سے کرنا مسنون ومستحب ہے۔

(١) جمرہ عقبہ کو رمی کرنا۔ (٢) پھر قربانی نحر یا ذبح کرنا۔ (٣) ازاں بعد حلق یا تقصیر کرنا (٤) پھر مکہ میں داخل ہوکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد صفا ومروہ کی سعی کرنا اگر حاجی نے طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو لیکن اگر اس نے طواف قدوم کے بعد سعی کی ہو تو دوبارہ سعی کرنا مکروہ ہے۔

٢۔ یوم نحر کو سر منڈھوانا مناسک حج میں سے ہے اور یہ تقصیر سے افضل ہے اور سر منڈھواتے وقت دائیں جانب سے

(٢٩٢٨) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی......، حدیث : ١٣٠٥۔ سنن ابی داؤد: ١٩٨٢۔ سنن ترمذی: ٩١٢۔ سنن کبریٰ نسائی: ٤١٠٢۔ مسند احمد: ١١١/٣۔ مسند الحمیدی: ١٢٢٠۔

آغاز کرنا مستحب ہے، شافعیہ اور جمہور علماء اسی مواقف کے قائل ہیں۔

۳۔ انسان کے بال پاک ہیں، شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵۳)

۳۳۱..... بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ فِي الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَاخْتِيَارِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيْرِ ، وَ إِنْ كَانَ التَّقْصِيْرُ جَائِزاً

حج اور عمرے میں سر منڈوانا افضل ہے اگرچہ بال کتروانا بھی جائز ہے

۲۹۲۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) . قَالُوْا : وَ الْمُقَصِّرِيْنَ . قَالَ : ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ)) . قَالُوْا : وَ الْمُقَصِّرِيْنَ . قَالَهَا ثَلاثاً ، ثُمَّ قَالَ : ((وَ الْمُقَصِّرِيْنَ)) .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! بال منڈوانے والوں کے گناہ معاف فرما۔“ صحابہ نے عرض کی: بال کتروانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! بال منڈوانے والوں کی بخشش فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: بال کتروانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے تین بار فرمایا: بال منڈوانے والوں کو معاف فرما۔ پھر فرمایا: ”اور بال کتروانے والوں کو بھی معاف فرما۔“

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حج میں سر منڈوانا تقصیر (بال چھوٹے کرانے) سے افضل عمل ہے کیونکہ آپ کا بھی فعل یہی ہے اور آپ ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے لیے زیادہ دعا کی ہے۔

۳۳۲..... بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ حَلَقَ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ

حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے جن صاحب نے بال مونڈھے ان کا نام

۲۹۳۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . حَلَقَ فِيْ حَجَّةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوائے۔ صحابہ کرام کا کہنا

(۲۹۲۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الاحلال، حدیث: ۱۷۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، حدیث: ۱۳۰۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۷۹۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۴۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۰۱۔ مسند احمد: ۲/ ۱۶۔ سنن الدارمی: ۱۹۰۶۔

(۲۹۳۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحج والتقصیر عند الاحلال، حدیث: ۱۷۲۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، حدیث: ۱۳۰۴۔

الْوَدَاعِ ، وَ زَعَمُوْا أَنَّ الَّذِيْ حَلَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَوَيْجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ إِنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ كَمَا تُضِيْفُهُ إِلَى الْفَاعِلِ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَلَّ حَلْقَ رَأْسِ نَفْسِهِ بِيَدِهِ بَلْ أَمَرَ غَيْرَهُ ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ ، فَأُضِيْفَ الْفِعْلُ إِلَيْهِ إِذْ هُوَ الْآمِرُ بِهِ .

ہے کہ جس شخص نے آپ کے بال مونڈے تھے وہ معمر بن عبداللہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے بال مونڈے تھے۔یہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب لوگ کام کی نسبت اسے سرانجام دینے کا حکم دینے والے کی طرف بھی کرتے ہیں جیسا کہ وہ کام کرنے والے کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں۔کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے بال خود نہیں مونڈے تھے بلکہ آپ نے ایک دوسرے شخص کو حکم دیا تھا۔تو اس نے آپ کے سر کے بال مونڈے تھے۔لہٰذا اس کام کی نسبت آپ کی طرف کی گئی کیونکہ آپ نے اس کا حکم دیا تھا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کا سر مونڈنے والے (حلاق) معمر بن عبداللہ بن نضلہ بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۳۳...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ مَعَ حَلْقِ الرَّأْسِ

سر کے بال منڈوانے کے ساتھ ناخن ترشوانا بھی مستحب ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَظَافِرَ إِذَا قُصَّتْ لَمْ يَكُنْ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمَيْتَةِ ، وَ لَا كَانَتْ نَجَسًا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ ، وَ خَبَرُ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَ هِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)) ، عِنْدَ ذِكْرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ قَطْعِهِمْ إِلْيَاتَ الْغَنَمِ وَجَبِّهِمْ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ ، فَكَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا عَنْ هٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ وَ مَا يُشْبِهُهُمَا وَ هُوَ فِيْ مَعَانِيْهِمَا وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ .

اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ ناخن کٹوانے کے بعد ان کا حکم مردار کا نہیں ہے اور نہ یہ نجس ہوتے ہیں جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ زندہ جانور کی جو چیز کاٹ لی جائے وہ نجس اور مردار ہو جاتی ہے۔حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے تو وہ مردار ہوگا۔'' آپ کا یہ فرمان اہل جاہلیت کے اس فعل کے رد کے موقع پر وارد ہوا تھا کہ جاہلیت میں لوگ زندہ بکریوں کی رانیں اور اونٹوں کی کوہانیں کاٹ لیا کرتے تھے۔آپ نے ان کے ان دو برے کاموں اور ان جیسے دیگر قبیح افعال کی مذمت میں یہ فرمایا تھا۔واللہ اعلم۔

٢٩٣١۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، أَخْبَرَنَا أَبَانُ ، ثَنَا يَحْيَى ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ .... عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَنْحَرِ هُوَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَحَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ ، فَأَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ . وَ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ ، فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ ، قَالَ : فَإِنَّهُ عِنْدَنَا مَخْضُوْبٌ بِالْحِنَاءِ وَ الْكَتْمِ أَوْ بِالْكَتْمِ وَ الْحِنَاءِ .

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک انصاری ساتھی کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربان گاہ میں حاضر ہوئے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک کپڑے میں منڈوائے ۔آپ نے وہ بال انھیں دیے تو انھوں نے کچھ صحابہ کرام میں تقسیم کر دیے ۔آپ نے اپنے ناخن ترشوائے تو وہ بھی حضرت عبداللہ کے ساتھی کو دے دیے ۔حضرت عبداللہ فرماتے ہیں : آپ کے بال مبارک مہندی یا کتم بوٹی سے رنگے ہوئے ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

٢٩٣٢۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيِّدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا حَسَّانُ ۔ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ ۔ ثَنَا أَبَانُ ، ثَنَا يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، ح وَ ثَنَا الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، ثَنَا أَبَانُ ، ثَنَا يَحْيَى ، ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ الدَّارِمِيُّ : فَذَكَرَ الْقِصَّةَ ، وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ غَيْرُ عَبْدِ الصَّمَدِ .

امام صاحب نے گزشتہ روایت کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

فوائد :......دوران حج حلق اور تقصیر کے بعد ناخن تراشنا بھی مسنون ومستحب ہے لہٰذا سر منڈوانے کے ساتھ ناخنوں کی تطہیر بھی پسندیدہ فعل ہے۔

(٢٩٣١) صحيح: مسند احمد: ٤/٤٢۔ مستدرك حاكم: ١/٤٧٥۔ سنن كبرئ بيهقي: ١/٢٥۔ الاحاديث المختارة للضياء: ٣٥٣.

(٢٩٣٢) انظر الحديث السابق.

٣٣٤..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الْحَلْقِ وَ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ التَّطَيُّبَ مَحْظُورٌ حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ

۱۰ ذوالحجہ یوم النحر کو سر منڈوانے کے بعد اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ طواف افاضہ سے پہلے خوشبو لگانا منع ہے

٢٩٣٣ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، سَمِعَ..........

عَائِشَةَ ، تَقُوْلُ وَ بَسَطَتْ يَدَهَا : أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ، لِحَرَمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ ، وَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی جب آپ نے احرام باندھا اس وقت بھی اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے آپ کے احرام کھولنے کے وقت بھی۔

٢٩٣٤ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگائی تھی۔

٣٣٥..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ بِالطِّيْبِ الَّذِيْ فِيْهِ مِسْكٌ

یوم النحر دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے کستوری والی خوشبو لگانا جائز ہے

٢٩٣٥ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ بَابُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلے کی دلیل منصور بن زاذان کی عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی روایت میں کتاب کے شروع میں باب الطیب عند الاحرام کے تحت بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے اور حلق سے بعد اور طواف افاضہ سے قبل خوشبو استعمال کرنا مباح ہے۔ شافعی اور مالک کے سوا تمام علماء اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ٨/ ٩٩)

(٢٩٣٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٨٢.

(٢٩٣٤) صحيح: سنن نسائى، كتاب مناسك الحج، باب اباحة الطيب عند الاحرام، حديث: ٢٦٨٥ـ مسند احمد: ٦/١٥٧ـ مسند الحميدى: ٢١٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٧٠.

(٢٩٣٥) تقدم برقم: ٢٥٨٣.

۲۔ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد اور طواف افاضہ سے قبل کستوری سمیت ہر قسم کی خوشبو کا استعمال جائز ہے۔

۳۳۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا فِي حَيْضِهَا خَلَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ الصَّلَاةِ

حائضہ عورت کو رخصت ہے کہ وہ بیت اللہ کے طواف اور نماز کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کر سکتی ہے

۲۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ يُخْبِرُ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : فَحِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَبْكِي ، فَقَالَ : ((مَالَكِ ، أَنَفِسْتِ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : ((إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر حج پر) نکلے۔ تو مجھے حیض آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تمھیں کیا ہوا ہے کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟“ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ چیز تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیوں پر لکھ دی ہے (اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تم بیت اللہ شریف کا طواف چھوڑ کر باقی تمام اعمال اسی طرح کرو جیسے حاجی کرتے ہیں۔

فوائد:..... مکرر ۲۹۰۵

۳۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِصْطِيَادِ وَ جَمِيعِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

یوم النحر دس ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے شکار کرنا اور جو چیزیں محرم کے لیے حرام تھیں وہ سب جائز ہو جاتی ہیں

إِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِيْ خَبَرِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ إِنْ لَمْ تَثْبُتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُ عَائِشَةَ فِيْ تَطْيِيْبِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْاِصْطِيَادَ جَائِزٌ ، إِذَا جَازَ التَّطَيُّبُ ، وَ خَبَرُ أُمِّ سَلَمَةَ يُصَرِّحُ أَنَّ الْاِصْطِيَادَ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ مُبَاحٌ . وَ هُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :((إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِّمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا مِنَ النِّسَاءِ))، خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ فِيْ مَوْضِعِهِ بَعْدَ

(۲۹۳۶) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۰۵.

خَبَرِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ فِيْ هٰذَا أَيْضاً .

بشرطیکہ عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت صحیح ثابت ہو جائے۔ لیکن اگر یہ روایت صحیح ثابت نہ ہو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طواف زیارت سے قبل شکار کرنا جائز ہے کیونکہ اس وقت خوشبو لگانا جائز ہے جبکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت صریح دلیل ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد شکار کرنا مباح ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: ''بے شک یہ دس ذوالحجہ کا دن ہے، اس دن جب تم جمرہ عقبہ پر رمی کر لو تو وہ سب چیزیں تم پر حلال ہو جائیں گی جو احرام کی وجہ سے ممنوع ہوئی تھیں سوائے عورتوں کے۔'' میں نے یہ باب اس کے اصلی مقام پر حضرت عکاشہ کی روایت کے بعد ذکر کیا تھا۔ اور یہاں بھی ذکر کیا ہے۔

۲۹۳۷ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَ حَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيْبُ وَ الثِّيَابُ إِلَّا النِّكَاحُ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَوْلُهُ إِلَّا النِّكَاحُ يُرِيْدُ النِّكَاحَ الَّذِيْ هُوَ الْوَطْءُ ، وَ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ أَنَّ اسْمَ النِّكَاحِ عِنْدَ الْعَرَبِ يَقَعُ عَلَى الْعَقْدِ وَ عَلَى الْوَطْءِ جَمِيْعاً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم رمی کر لو اور سر منڈوا لو تو تمھارے لیے خوشبو لگانا، کپڑے پہننا حلال ہے سوائے عورتوں سے جماع کرنے کے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کے الفاظ: ''سوائے نکاح کے'' اس سے آپ کی مراد بیوی سے جماع کرنا ہے، میں نے کتاب معانی القرآن میں بیان کیا ہے کہ عرب کے ہاں نکاح کا لفظ عقد نکاح اور بیوی سے ہم بستری دونوں معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۹۳۸ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ سَمِعْتُ سَالِماً يَقُوْلُ ، قَالَتْ..........

عَائِشَةُ : أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی اتباع کا

(۲۹۳۷) صحيح لغيره: الصحيحة: ۲۳۹ـ سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب في رمي الجمار، حديث: ۱۹۷۸ـ مسند احمد: ۱۴۳/۶.

(۲۹۳۸) تقدم تخريجه برقم: ۲۹۳۴.

زیادہ حق رکھتی ہے۔

٢٩٣٩۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِذَا رَمَى الرَّجُلُ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، وَ ذَبَحَ ، وَ حَلَقَ ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّيْبُ . قَالَ سَالِمٌ ، وَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ قَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءُ ، وَ قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ أَخْبَارِ عَائِشَةَ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ وَ ذَبَحَ وَ حَلَقَ كَانَ حَلَالًا قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ خَلَا مَا زُجِرَ عَنْهُ مِنْ وَطْيءِ النِّسَاءِ الَّذِيْ لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ فِيْ أَنَّهُ مَمْنُوْعٌ مِنْ وَطْءِ النِّسَاءِ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حاجی جمرہ عقبہ پر رمی کر لے، سر منڈوا لے اور قربانی ذبح کر لے تو اس کے لیے خوشبو اور بیوی سے ہمبستری کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ جناب سالم کہتے ہیں : اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : تو اس کے لیے بیوی سے جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے ۔اور فرمایا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (طواف زیارہ سے پہلے) خوشبو لگائی تھی ۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت طواف زیارہ سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی، قربانی ذبح کر لی اور سر کے بال منڈوا لیے تو آپ طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام اتار چکے تھے ۔صرف بیوی سے ہمبستری کرنا منع تھا کیونکہ اس میں علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ طواف زیارہ سے پہلے بیوی سے ہم بستری کرنا منع ہے۔

٣٣٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّطَيُّبَ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَ النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ وَ الْحِلَاقِ إِنَّمَا هُوَ مُبَاحٌ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمی کرنے، قربانی کرنے اور سر منڈوانے کے بعد بعض علماء کے نزدیک طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا صرف اس شخص کے لیے جائز ہے جو وقوف عرفہ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو جس نے وقوف عرفہ سے پہلے طواف نہ کیا ہو وہ خوشبو نہیں لگا سکتا

(٢٩٣٩) حسن، سنن کبریٰ نسائی : تحفة : ١٦٠٩١۔ موطا امام مالك : ١/ ٤١٠ باختصار.

۲۹۴۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ - عَنْ هِشَامٍ - وَ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ - عَنْ أُمِّ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ ....

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُخْتِهَا ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ لَهُمَا جَارِيَةٌ تَمْشِطُهَا يَوْمَ النَّحْرِ كَانَتْ حَاضَتْ يَوْمَ قَدِمُوْا مَكَّةَ ، وَ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ عَرَفَةَ ، وَ قَدْ كَانَتْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ وَ دَفَعَتْ مِنْ عَرَفَاتٍ ، وَ رَمَتِ الْجَمْرَةَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا عَبَّادٌ وَ هِيَ تَمْشِطُهَا وَ تَمَسُّ الطِّيْبَ ، فَقَالَ عَبَّادٌ : أَتَمَسُّ الطِّيْبَ وَ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ . قَالَتْ عَائِشَةُ : قَدْ رَمَتِ الْجَمْرَةَ وَ قَصَّرَتْ . قَالَ : وَ إِنْ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا ، فَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰى عُرْوَةَ ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَا يَحِلُّ الطِّيْبُ لِأَحَدٍ لَمْ يَطُفْ قَبْلَ عَرَفَاتٍ ، وَ إِنْ قَصَّرَ وَ رَمٰى .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا يَتَأَوَّلُ لِهٰذَا الْفُتْيَا أَنَّ الطِّيْبَ إِنَّمَا يَحِلُّ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ، وَ لَوْ ثَبَتَ خَبَرُ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعاً ، ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَ حَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيْبُ وَ الثِّيَابُ إِلَّا النِّكَاحُ)) ، لَكَانَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَبِيْحُ الطِّيْبَ وَ الثِّيَابَ لِجَمِيْعِ الْحُجَّاجِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَ الْحَلْقِ لِمَنْ قَدْ طَافَ مِنْهُمْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ مَنْ لَمْ يَطُفْ إِلَّا

عائشہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عباد بن عبداللہ، عائشہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس آئے اور ان کی ایک بیٹی تھی جسے وہ یوم النحر کو کنگھی کررہی تھی جس دن وہ مکہ مکرمہ پہنچے تھے اسے حیض آ گیا تھا اس لیے وہ عرفات سے پہلے طواف نہیں کرسکی تھی، اس نے حج کا احرام باندھا تھا، وہ عرفات سے واپس آئی اور جمرہ عقبہ پر رمی کر چکی تھی۔ حضرت عباد اس کے پاس گئے تو وہ اپنی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھیں اور خوشبو لگا رہی تھیں۔ حضرت عباد نے اسے کہا: کیا تم بیت اللہ شریف کے طواف سے پہلے ہی خوشبو لگارہی ہو؟ عائشہ فرماتی ہیں: اس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی ہے اور بال بھی کٹوا چکی ہے۔ انھوں نے فرمایا: اگر چہ وہ یہ کام کر چکی ہے لیکن اس کے لیے خوشبو لگانا جائز نہیں ہے حضرت عائشہ نے اس کو تسلیم نہ کیا لہٰذا حضرت عروہ رحمہ اللہ کے پاس کسی کو بھیجا اور یہ مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے فرمایا: جس شخص نے عرفات سے پہلے طواف نہ کیا ہو اس کے لیے خوشبو لگانا درست نہیں اگر چہ اس نے رمی کر لی ہو اور سر منڈوا چکا ہو۔ (جب تک طواف زیارت نہ کرلے)۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اس فتوے سے یہ تاویل کی ہے کہ جو شخص وقوف عرفہ سے پہلے طواف کر چکا ہو وہ طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگا سکتا ہے۔ اگر حضرت عمرہ کی عائشہ سے یہ مرفوع روایت ثابت ہو جائے: ''جب تم رمی کرلو اور سر کے بال منڈوالو تو تمھارے لیے خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا حلال ہے سوائے بیوی سے جماع کے۔'' تو یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہوں گے کہ رمی کرنے اور سر منڈوانے کے بعد

أَنَّ رِوَايَةَ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ لَسْتُ أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ الْحَجَّاجِ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَنَّ فِي خَبَرِ أُمِّ سَلَمَةَ وَ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ ((إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجِمَارَ أَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِّمْتُمْ ، إِلَّا النِّسَاءُ ، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ صِرْتُمْ كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ)) وَ هٰذَا لَفْظُ خَبَرِ أُمِّ سَلَمَةَ وَ خَبَرُ عُكَّاشَةَ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى فَإِذَا حُكِمَ لِهٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى ظَاهِرِهِ دَلَّ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ عُرْوَةَ الَّذِيْ ذَكَرْتُهُ .

تمام حجاج کے لیے خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا جائز ہوگا اس نے یوم عرفہ سے پہلے طواف کیا ہو یا نہ کیا ہو لیکن یہ روایت حجاج بن ارطاۃ ابو بکر بن محمد سے روایت کرتا ہے اور مجھے حجاج کے ابو بکر سے سماع کا علم نہیں ہے لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اس دن تمھیں رخصت دی گئی ہے کہ جب تم جمرات پر رمی کر لو تو تمھارے لیے احرام کی وجہ سے منع ہونے والی تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی سوائے بیوی سے ہمبستری کے۔ پھر اگر طواف زیارت سے پہلے تمھیں شام ہو گئی تو تم جمرات کی رمی سے پہلے والی حالت میں ہو جاؤ گے۔ (یعنی احرام کی پابندیاں دوبارہ لاگو ہو جائیں گی)'' یہ حضرت ام سلمہ کی روایت کے الفاظ ہیں اور عکاشہ کی روایت اس کے ہم معنی ہے اگر اس حدیث کے ظاہری معنی کو لیا جائے تو یہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے اس فتوے کے خلاف ہے جسے میں نے اوپر کی سطور میں ذکر کیا ہے۔

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دس ذوالحجہ کو تین کاموں، (۱) حلق (۲) رمی (۳) اور قربانی سے فراغت کے بعد حالت حرام کی وجہ سے تمام ممنوعہ افعال جائز ہو جاتے ہیں البتہ عورتوں سے جماع کی ممانعت باقی رہتی ہے تاوقتیکہ وہ طواف زیارت نہ کر لے۔

۲۔ حلق اور رمی کے بعد شکار کرنا اور خوشبو کا استعمال مباح ہے۔

۳۳۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُبَادَرَةً بِقَضَاءِ الْوَاجِبِ عَنِ الطَّوَافِ الَّذِيْ بِهِ يَتِمُّ حَجُّ الْحَاجِّ خَوْفَ أَنْ يُعْرَضَ لِلْمَرْءِ مَالَا يُمْكِنُهُ طَوَافُ الزِّيَارَةِ مَعَهُ ، وَ إِنْ كَانَ تَأْخِيْرُ الْإِفَاضَةِ عَنْ يَوْمِ النَّحْرِ جَائِزاً

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تعمیل میں طواف زیارت یوم النحر ۱۰ ذوالحجہ ہی کو کرنا مستحب ہے۔ چونکہ طواف زیارت واجب ہے اور اسی کے ساتھ حاجی کا حج مکمل ہوتا ہے اس لیے اسے ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی رکاوٹ کے پیش آ جانے سے حاجی طواف زیارت ہی نہ کر سکے اگر چہ طواف زیارت ۱۰ ذوالحجہ سے مؤخر کرنا جائز ہے

۲۹۴۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى ، قَالَ نَافِعٌ : وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيْضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ - يَعْنِي بِمِنًى - وَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو طواف افاضہ کیا پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منٰی میں ادا کی۔ امام نافع فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی والے دن طواف افاضہ کر لیتے تھے۔ پھر واپس آ کر منٰی میں ظہر کی نماز پڑھتے تھے، اور آپ بتاتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف افاضہ دس ذوالحجہ کو دن کے ابتدائی حصہ میں مستحب ہے اور علماء کا اجماع ہے کہ طواف افاضہ ارکان حج میں سے ایک بنیادی رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا، اور علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اس طواف کا اہتمام یوم نحر کو رمی، نحر اور حلق کے بعد مستحب ہے۔ پھر اگر حاجی اس طواف کو موخر کر کے ایامِ تشریق میں ادا کرے تو یہ طواف کفایت کرے گا لیکن بالاجماع اس پر قربانی لازم نہیں آئے گی اور اگر وہ ایام تشریق سے بھی مؤخر کرے تو بھی کافی ہے اور اس صورت میں بھی اس پر خون لازم نہیں، شافعیہ اور جمہور علماء اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۵۸)

۳۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ وَطْئَ يَحِلُّ بَعْدَ رَكْعَتَيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ ، وَ إِنْ كَانَ الطَّائِفُ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مِنًى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ طواف زیارت کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد حاجی کے لیے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا حلال ہو جاتا ہے اگر چہ حاجی طواف کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی ہو اور ابھی منٰی واپس نہ لوٹا ہو

۲۹۴۲۔ قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ الْكِنْدِيَّ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۲۹۴۱) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب طواف الافاضة یوم النحر، حدیث: ۱۳۰۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۵۴۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الزیادة یوم النحر، حدیث: ۱۷۳۲۔ موقوفاً علی ابن عمر رضی الله عنهما.

(۲۹۴۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروة، حدیث: ۱۶۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان المحرم بعمرة لا یتحلل......، حدیث: ۱۲۳۴ من طریق اخر عن ابن عمر رضی الله عنهما بمعناه.

يَزُوْرُ الْبَيْتَ فَيَطُوْفُ بِهِ أُسْبُوْعاً وَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ .

بیت اللہ شریف کی زیارت کرتے ،طواف کے سات چکر لگاتے اور دو رکعات ادا کرتے اور پھر آپ کے لیے آپ کی ازواج مطہرات حلال ہو جاتیں۔

فوائد:......طواف زیارت کے بعد محرم کے لیے عورتوں سمیت ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

۳۴۱..... بَابُ تَرْكِ الرَّمْلِ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْقَارِنِ وَ حُكْمِ الْمُفْرَدِ فِيْ هٰذَا كَحُكْمِ الْقَارِنِ

حج قران کرنے والا طواف زیارت میں رمل نہیں کرے گا۔ حج افراد کرنے والے کا حکم بھی یہی ہے

۲۹۴۳۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ أَفَاضَ فِيْهِ . وَ قَالَ عَطَاءٌ : لَا رَمْلَ فِيْهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا تھا، امام عطا کہتے ہیں: اس طواف میں رمل نہیں ہے۔

فوائد :......یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف زیارت میں رمل مشروع نہیں ہے جیسا کہ طواف قدوم میں مسنون ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (سبل السلام: ٤/ ٢٩)

۳۴۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ

طواف زیارت سے فارغ ہونے پر آب زمزم پینا مستحب ہے

۲۹۴۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا.........

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ . ثُمَّ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ - يَعْنِيْ يَوْمَ النَّحْرِ - فَأَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ هُمْ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ - فَقَالَ : ((إِنْزَعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

جناب جعفر بن محمد اپنے والد گرامی محمد سے روایت کرتے ہیں ،وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر قربانی والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا۔ پھر آپ بنی عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ زمزم کے کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔آپ نے فرمایا: ''اے بنی عبدالمطلب!

(۲۹۴۳) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الافاضة في الحج، حديث: ۲۰۰۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ٤١٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٦٠.

(۲۹٤٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤، ٢٦٨٧.

فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَاوَلُوْهُ دَلْواً فَشَرِبَ مِنْهُ

پانی نکالو، اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمھارے پانی پلانے پر تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمھارے ساتھ کنویں سے پانی نکالتا۔'' چنانچہ انھوں نے پانی کا ایک ڈول آپ کو پیش کیا تو آپ نے اس میں سے پیا۔

۲۹۴۵۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ دَلْواً مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَائِماً. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَرَادَ شَرِبَ مِنْ دَلْوٍ، لَا أَنَّهُ شَرِبَ الدَّلْوَ كُلَّهُ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَدْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ اِسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَائِهِ، كَقَوْلِهِ ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ﴾ فَأَوْقَعَ اِسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ خَاصَّةً. وَكَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ خَاصَّةً، فَأَوْقَعَ اِسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ خَاصَّةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ایک ڈول سے آب زمزم پیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایک ڈول سے آب زمزم پیا، یہ مطلب نہیں کہ پورا ڈول ہی پی لیا۔ اور یہ بات اسی جنس سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ بعض دفعہ کسی چیز کا نام لے کر اس کے کسی حصے کو مراد لیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ﴾ (الاسراء:۱۱۰) ''اور اپنی نماز زیادہ بلند آواز سے نہ پڑھیں۔'' اس طرح نماز کا لفظ صرف قراءت پر بولا گیا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کر لی ہے: پھر سورۂ فاتحہ کا تذکرہ کیا۔ اس طرح لفظ نماز سے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا مراد لیا ہے۔

(۲۹۴۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی زمزم، حدیث: ۱۶۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب فی الشرب من زمزم قائما، حدیث: ۲۰۲۷۔ سنن ترمذی: ۱۸۸۲۔ سنن نسائی: ۲۹۶۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۴۲۲۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۰۔ مسند الحمیدی: ۴۸۱.

۳۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِقَاءِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ عَمَلٌ صَالِحٌ ، وَ أَعْلَمَ أَنْ لَوْلَا أَنْ يَّغْلِبَ الْمُسْتَقِيُّ مِنْهَا عَلَى الْإِسْتِقَاءِ لَنَزَعَ مَعَهُمْ

آب زمزم کنویں سے نکال کرلوگوں کو پلانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ نیک عمل ہے۔اور آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر زمزم پلانے والوں کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی ان کے ساتھ کنویں سے ڈول کھینچتا

۲۹۴۶۔ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ ، فَاسْتَسْقَى . فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا فَضْلُ إِذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا . فَقَالَ : ((إِسْقِنِيْ)) . فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ . فَقَالَ : ((إِسْقِنِيْ)) . فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَ هُمْ يَسْقُوْنَ وَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا . فَقَالَ : ((إِعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ)) ثُمَّ قَالَ : ((لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَعْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ ۔ يَعْنِيْ عَاتِقَهُ وَ أَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ تَقُوْلُ إِنَّ الْإِشَارَةَ تَقُوْمُ مَقَامَ النُّطْقِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے حوض کے پاس آئے اور پانی طلب کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور اس سے رسول اللہ ﷺ کے لیے مشروب لے آؤ، آپ نے فرمایا: ''مجھے یہی پانی پلادو۔'' حضرت عباس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنے ہاتھ اس پانی میں ڈالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہی پانی پلادو۔'' آپ نے اس سے پانی پیا پھر آپ ﷺ زمزم کے کنویں پر آئے تو (بنی عبدالمطلب) کے لوگ پانی نکال کرلوگوں کو پلارہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح پانی نکال کر پلاتے رہو کیونکہ تم ایک نیک عمل کررہے ہو۔'' پھر فرمایا: ''مجھے اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں بھی اپنے اس کندھے پر رسی رکھ کر ڈول کھینچتا''، اور آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ بات اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اشارہ بھی کلام کے قائم مقام ہوتا ہے۔

فوائد:......۱۔ طواف اور مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آب زمزم پینا مستحب ہے۔
(فقه السنة: ۱/ ٦٢٥)

۲۔ آب زم زم کھڑے ہوکر پینا مشروع ہے۔

(۲۹٤٦) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب سقایة الحاج، حدیث: ١٦٣٥۔ صحیح ابن حبان: ٥٣٦٨۔

۳۔ نبی ﷺ زم زم کا پانی خود پلانے کا شوق رکھتے تھے، پھر اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ لوگ اسے مسنون عمل سمجھ کر ہجوم کر دیں گے اسے ترک کر دیا۔

۳۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ إِذَا لَمْ يَكُنِ النَّبِيْذُ مُسْكِراً

نبیذ کی سبیل سے نبیذ پینا مستحب ہے جبکہ نبیذ نشہ آور نہ ہو

۲۹۴۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِيْ عَدِيّ ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، ح وَ ثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ بَكْرٍ - وَ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ أَبِيْ عَدِيّ - جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى السِّقَايَةِ فَشَرِبَ نَبِيْذاً ، فَقَالَ : مَا بَالُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ يَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ وَ بَنُوْ عَمِّهِمْ يَسْقُوْنَ اللَّبَنَ وَ الْعَسَلَ ، أَمِنْ بُخْلٍ أَمْ مِنْ حَاجَةٍ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَ ذَاكَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ : عَلَيَّ بِالرَّجُلِ . فَأُتِيَ بِهِ . فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَتْ بِنَا حَاجَةٌ ، وَ لَا بُخْلٌ ، وَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، وَ هُوَ عَلٰى بَعِيْرِهِ ، وَ خَلْفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، فَاسْتَسْقٰى ، فَسَقَيْنَاهُ نَبِيْذاً فَشَرِبَ ، ثُمَّ نَاوَلَ فَضْلَهُ أُسَامَةَ ، فَقَالَ : ((قَدْ أَحْسَنْتُمْ وَ أَجْمَلْتُمْ ، وَ كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا)) . فَنَحْنُ لَا نُرِيْدُ أَنْ نُغَيِّرَ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا . إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبِيْحُ الشَّيْءَ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ وَ يُبَيِّنُ فِيْ اٰيَةٍ أُخْرٰى عَلٰى لِسَانِ

جناب بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص سبیل پر آیا اور اس نے نبیذ پی۔تو وہ کہنے لگا: اس گھر والوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ لوگوں کو نبیذ پلا رہے ہیں حالانکہ ان کے چچا زاد تو دودھ اور شہد پلا رہے ہیں کیا یہ بخل کی وجہ سے کر رہے ہیں یا یہ خود ضرورت مند ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ، اس وقت ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی اس شخص کو آپ کے پاس لایا گیا تو فرمایا: ہم محتاج نہیں ہیں اور نہ بخیل ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے جبکہ آپ اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سوار تھے۔آپ نے پانی مانگا تو ہم نے آپ کو نبیذ پلائی، آپ نے اسے پی لیا اور باقی نبیذ حضرت اسامہ کو دے دی پھر فرمایا: ''تم نے بہت اچھا اور خوبصورت کام کیا ہے۔اسی طرح کیا کرو''، لہٰذا ہم اس کام کو تبدیل کرنا نہیں چاہتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتب میں بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مجمل طور پر جائز قرار دیتے ہیں پھر دوسری آیت کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی

(۲۹۴۷) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل القیام بالسقایة، حدیث: ۱۳۱۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۲۱۔ مسند احمد: ۱/ ۳۶۹.

نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا أَبَاحَهُ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ أَرَادَ بِهٖ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ مُجْمَلًا ، لَا جَمِيْعَهُ . وَ كَذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِيْحُ الشَّيْءَ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ وَ يُبَيِّنُهُ فِيْ وَقْتٍ تَالٍ أَنَّ مَا أَجْمَلَ ذِكْرَهُ أَرَادَ بِهٖ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ لَا جَمِيْعَهُ كَقَوْلِهٖ : ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾ . فَأَجْمَلَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ذِكْرَ الْمَأْكُوْلِ وَ الْمَشْرُوْبِ وَبَيَّنَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ إِنَّمَا أَبَاحَ بَعْضَ الْمَأْكُوْلِ وَ بَعْضَ الْمَشْرُوْبِ لَا جَمِيْعَهُ ، وَ هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا ، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الشُّرْبَ مِنْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُسْكِرًا لِأَنَّهُ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُسْكِرَ حَرَامٌ .

زبانی وضاحت فرمادیتے ہیں کہ اجمالی طور پر جائز قرار دی جانے والی چیز مکمل طور پر جائز نہیں بلکہ اس کا کچھ حصہ جائز ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کسی چیز کو اجمالاً جائز قرار دیتے ہیں پھر اس کے بعد وضاحت کر دیتے ہیں کہ اجمالاً جائز قرار پانے والی چیز سے آپ کی مراد اس چیز کا کچھ حصہ ہے، ساری چیز جائز نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾ (البقرة: ١٨٧) کھاؤ اور پیو حتی کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔'' اس آیت میں اجمالاً کھانے پینے کا ذکر ہے لیکن دوسرے مقام پر بیان فرمادیا کہ کچھ کھانے اور کچھ مشروبات حلال کیے ہیں تمام مشروبات اور ماکولات جائز نہیں۔ یہ ایک طویل باب ہے جسے ہم اپنی کتب میں کئی جگہ ذکر کر چکے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے سبیل کی وہ نبیذ پینا حلال کیا ہے جو نشہ آور نہ ہو کیونکہ آپ نے بتایا ہے کہ نشہ آور چیز حرام ہے۔

فوائد:......ا۔ سقایہ کے ذمہ داروں کی اور ہر اچھا عمل کرنے والے کی تعریف کرنا افضل عمل ہے۔

(شرح النووی: ٩/ ٦٤)

٣٤٥...... بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُتَمَتِّعِ

حج تمتع کرنے والا طواف زیارت کے ساتھ صفا اور مروہ کی سعی بھی کرے گا

٢٩٤٨ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، ح وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ غُنْدُرٌ ـ ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

(٢٩٤٨) تقدم برقم: ٢٦٠٥، ٢٧٨٤.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، قَالَتْ : فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ ، وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، ثُمَّ حَلُّوْا ، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافاً اٰخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ .

ساتھ حجۃ الوداع میں حج کے لیے نکلے۔ اماں جی فرماتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صفا اور مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول دیا، پھر انھوں نے (۱۰ ذوالحجہ کو) منٰی سے واپس آ کر اپنے لیے ایک اور طواف (زیارت) کیا (اور صفا مروہ کی سعی کی)۔"

فوائد :......حج تمتع کرنے والا طواف زیارت میں صفا مروہ کی سعی کرے گا، جب کہ حج افراد اور حج قران کرنے والے کے لیے طواف زیارت میں سعی لازم نہیں۔

۳۴۶..... بَابُ تَرْكِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُفْرِدِ وَ الْقَارِنِ

حج مفرد اور حج قران کرنے والا طواف زیارت کے ساتھ صفا مروہ کی سعی نہیں کرے گا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا ، وَ قَالَ فِيْهِ: وَ أَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمْ طَافُوْا طَوَافاً وَاحِداً .

امام ابوبکر کہتے ہیں یونس بن عبدالاعلیٰ عن ابن وہب عن مالک اس باب سے متعلق یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اور جن لوگوں نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا (یعنی حج قران کیا تھا) تو انہوں نے صرف ایک ہی طواف (طواف زیارت) کیا۔

۳۴۷..... بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَدَّمَ نُسُكاً قَبْلَ نُسُكٍ جَاهِلًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا فِدْيَةَ لَهُ

جو شخص لاعلمی میں حج کے مناسک آگے پیچھے کر لے اس بارے میں حدیث مختصر ذکر کی گئی ہے تفصیلی نہیں اور اس حدیث میں یہ دلیل بھی ہے کہ حج کے اعمال آگے پیچھے کرنے والے پر کوئی فدیہ نہیں ہے

۲۹۴۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے

(۲۹۴۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الفتیا علی الدابة عند الجمرة، حدیث: ۱۷۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز تقدیم الذبح علی الرمی، حدیث: ۱۳۰۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۱۴۔ سنن ترمذی: ۹۱۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۰۹۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۵۱۔ مسند احمد: ۲/۱۶۰۔ مسند الحمیدی: ۵۸۰.

فَقَالَ : حَلَّقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ : ((اذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ)). قَالَ : وَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِیَ . قَالَ : ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِیُّ فِیْ حَدِیْثِهٖ : اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ . فَقَالَ أَیْضاً ، ثُمَّ سَأَلَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ : نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِیَ .

عرض کیا : میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر کے بال منڈوا لیے ہیں ۔آپ نے فرمایا: ”قربانی کرلو ،کوئی حرج نہیں ہے“ ایک اور شخص نے عرض کیا: میں نے رمی کرنے پہلے قربانی کرلی ہے ۔آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو۔“ جناب مخزومی کی روایت میں ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو عرض کی :میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے ۔اور یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ پھر ایک اور شخص نے آپ سے سوال کیا تو کہنے لگا: میں نے رمی کرنے سے پہلے اونٹ نحر کرلیا ہے ۔

۲۹۵۰۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ وَ الصَّنْعَانِیُّ ، قَالَا ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْأَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنٰی فَیَقُوْلُ: ((لَا حَرَجَ ، لَا حَرَجَ)) فَسَأَلَهٗ رَجُلٌ ، فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ اَذْبَحَ . فَقَالَ . ((لَا حَرَجَ)) وَ قَالَ : رَمَیْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَیْتُ ، قَالَ : ((لَا حَرَجَ)) . ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ، أَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ بِمِثْلِهٖ . وَ قَالَ: ((إِذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ))

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قربانی والے دن منٰی میں رسول اللہ ﷺ سے لوگ سوال پوچھتے تو آپ فرماتے : ”کوئی حرج نہیں (ترتیب میں غلطی پر) کوئی حرج نہیں۔ایک شخص نے آپ سے سوال کیا تو عرض کی : میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں“ اور ایک شخص نے کہا: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں ۔آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں ہے۔“ جناب یزید بن زریع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اب ذبح کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔“

فوائد :...... یوم نحر کو تین کام رمی، پھر قربانی پھر حلق ہے انہیں بالترتیب کرنا افضل ہے۔لیکن اگر کوئی شخص بھول کر یا عمداً اس ترتیب کو توڑ دے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۹۵۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا رمی بعد ما امسی، حدیث : ۱۷۳۵ ۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز تقدیم الذبح علی الرمی، حدیث : ۱۳۰۷ ۔ سنن ابی داؤد : ۱۹۸۳ ۔ سنن نسائی : ۳۰۶۹ ۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۵۰ ۔ مسند احمد : ۲۱۶/۱.

٣٤٨..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الظُّهْرِ

قربانی والے دن منیٰ میں ظہر کی نماز کے بعد امام کا خطبہ دینا

٢٩٥١ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ يَقُولُ ، حَدَّثَنِي ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا وَ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا ، ثُمَّ اٰخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ ، فَقَالَ : ((إِفْعَلْ وَ لَا حَرَجَ)) . هٰذَا حَدِيثُ عِيسٰى . زَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ : فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ : ((افْعَلْ وَ لَا حَرَجَ)) .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی والے دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو ایک شخص آپ کے سامنے کھڑے ہوکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ فلاں فلاں کام فلاں فلاں کام سے پہلے ہیں۔ پھر ایک اور شخص کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے علم نہ تھا ان تین کاموں (رمی سر منڈانا اور قربانی کرنا) میں فلاں کام پہلے تھا اور فلاں بعد میں۔ آپ نے فرمایا: ”جو رہ گیا ہے اسے کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔“ یہ روایت جناب عیسیٰ کی ہے اور ابن معمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اس دن آپ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا (کہ یہ عمل اس ترتیب سے ہوگیا ہے) تو آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں اب کرلو (جو رہ گیا ہے)۔“

٢٩٥٢ـ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِي خَبَرِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ، ثَنَا قُرَّةُ ،

امام صاحب نے حضرت ابوبکرہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن خطبہ ارشاد فرمایا پھر مکمل حدیث بیان کی۔

(٢٩٥١) تقدم تخريجه برقم: ٢٩٤٩.

(٢٩٥٢) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب الخطبة ايام منى، حديث: ١٧٤١ـ صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدماء، حديث: ١٦٧٩ـ سنن ترمذي: ١٥٢٠ـ سنن كبرى لنسائي: ٤٠٧٨ـ مسند احمد: ٩٥/٥.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ، وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ .

۳۴۹..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

امام کا سواری پر (اونٹ پر) سوار ہو کر خطبہ دینا

۲۹۵۳۔ ثَنَا عِبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا عِكْرَمَةُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ۔ ثَنَا ....

الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ النَّاسَ وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ وَ أَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ .

حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ اپنی عضباء اونٹنی پر تشریف فرما تھے ۔اور اس وقت میں اپنے والد گرامی کے پیچھے سوار تھا۔“

فوائد:......دس ذوالحجہ کو نماز ظہر کے بعد منیٰ میں خطبہ دینا مسنون ہے اور یہ عمل سواری پر بھی مباح ہے۔

۳۵۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجِمَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد حاجی کو جماع کرنے کی رخصت ہے

۲۹۵۴۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِيْ ....

عَائِشَةُ ، قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ ، فَقِيْلَ : إِنَّهَا حَائِضٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ ؟)) فَقَالُوْا : إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ، فَنَفَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اپنی مردانہ خواہش پوری کرنے کا ارداہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی: وہ تو حائضہ ہو چکی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا وہ ہمیں روانگی سے روک دے گی؟“ آپ کو بتایا گیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں ساتھ لے کر (مدینہ منورہ)

(۲۹۵۳) صحيح: سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب من قال خطب يوم النحر، حديث : ۱۹۵٤۔ سنن كبرىٰ نسائي: ٤٠٨٠۔ مسند احمد: ۳/٤٨٥۔ صحيح ابن حبان : ۳۸٦٤.

(۲۹٥٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، حديث : ۳۸٦/ ۱۲۱۱۔ مسند احمد: ٦/٨٥۔ صحيح بخاري، كتاب الحج، باب الزيارة يوم النحر، حديث : ۱۷۳۳.

روانہ ہو گئے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف زیارت کے بعد بیویوں سے مباشرت جائز ہے اور طواف زیارت کے بعد حاجی کے لیے تمام ممنوعہ افعال حلال ہو جاتے ہیں۔

۳۵۱..... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِيْ بَعْضَ نُسُكِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَذْكُرُهُ

قربانی والے دن حاجی کچھ مناسک حج بھول جائے تو پھر اسے یاد آ جائے تو وہ کیا کرے

۲۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ ۔ وَ هُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ، قَالَ : شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔ وَ هُوَ يَخْطُبُ ، جَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّهُ نَسِيَ أَنْ يَّرْمِيَ ، قَالَ : ((إِرْمِ وَ لَا حَرَجَ)) . ثُمَّ أَتَاهُ اٰخَرُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ نَسِيَ أَنْ يَّطُوْفَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((طُفْ ، وَ لَا حَرَجَ)) . ثُمَّ أَتَاهُ اٰخَرُ ، فَقَالَ : نَسِيْتُ أَنْ أَذْبَحَ . ((قَالَ : اذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ)) فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ إِلَّا قَالَ : لَا حَرَجَ . وَ قَالَ : ((لَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مْرَءًا اقْتَرَضَ مِنْ مُسْلِمٍ فَذَاكَ حَرَجٌ)) .

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا تو اس نے عرض کیا : وہ کنکریاں مارنا بھول گیا ہے۔ آپ نے فرمایا : ”کوئی حرج نہیں اب مارلو۔“ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس حاضر ہوا تو اس نے عرض کی : وہ طواف کرنا بھول گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اب طواف کرلو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں قربانی کرنا بھول گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اب قربانی کرلو اور کوئی گناہ نہیں ہے۔“ آپ سے اس دن جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا، آپ نے فرمایا : کوئی گناہ نہیں اور آپ نے فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے (ان کاموں کی ترتیب میں غلطی کے) گناہ کو معاف کردیا ہے، سوائے اس شخص کے جو مسلمان شخص کی غیبت کرتا ہے تو یہ گناہ ہے۔“

فوائد:...... یوم نحر کو ارکان حج کی ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا افضل ہے۔ لیکن تقدیم و تاخیر بھی جائز و مباح ہے اور عدم ترتیب میں کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۹۵۵) تقدم تخريجه برقم: ۲۷۷٤.

۳۵۲..... بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کی راتیں منٰی میں گزارنے کا بیان

٢٩٥٦۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَسَّانَ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَ يَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰى وَ عِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَ يَتَضَرَّعُ ، ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَ لَا يَقِفُ عِنْدَهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ : "حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ" ظَاهِرُهَا خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى ، وَ أَحْسِبُ أَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ لَا تُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ ، لَعَلَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ بَعْدَ رُجُوْعِهِ إِلٰى مِنًى ، فَإِذَا حُمِلَ خَبَرُ عَائِشَةَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى لَمْ يَكُنْ مُخَالِفَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ ، وَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَثْبَتُ إِسْنَاداً مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ وَ خَبَرُ عَائِشَةَ مَا تَأَوَّلْتُ مِنَ الْجِنْسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن دوسرے پہر میں طواف افاضہ کیا جب آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ واپس منٰی آ گئے اور ایام تشریق کی راتیں منٰی میں گزاریں۔ آپ جمرات پر رمی کرتے جبکہ سورج ڈھل جاتا ہر جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس بڑا طویل قیام کرتے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگتے، پھر تیسرے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ: ''جب آپ نے ظہر کی نماز پڑھی'' ان کا ظاہری مفہوم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن طواف افاضہ کیا پھر آپ نے منٰی واپس آ کر ظہر کی نماز پڑھی۔ میرے خیال میں یہ الفاظ حضرت ابن عمر کی روایت کے متضاد نہیں ہیں شاید کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دوسرے پہر طواف افاضہ کیا جب ظہر کی نماز پڑھی منٰی لوٹنے کے بعد۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا یہ معنی کیا جائے تو پھر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مخالف نہیں رہتی۔ لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مضبوط ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے بارے میں میرا خیال

(٢٩٥٦) صحيح: قوله "حين صلى الظهر" فانه منكر۔ سنن ابی داؤد كتاب الحج باب في رمي الجمار: ١٩٧٣۔ مسند احمد: ٦/ ٩٠.

الَّذِیْ نَقُوْلُ إِنَّ الْكَلَامَ مُقَدَّمٌ وَ مُؤَخَّرٌ ، كَقَوْلِهِ ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴾ وَ مَثَلُ هٰذَا فِی الْقُرْاٰنِ كَثِيْرٌ قَدْ بَيَّنْتُ بَعْضَهٗ فِی كِتَابِ مَعَانِی الْقُرْاٰنِ وَ سَأُبَيِّنُ بَاقِيَهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَ هٰذَا كَقَوْلِهِ ﴿ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ، ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ، ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ﴾ فَمَعْنٰی قَوْلِ عَائِشَةَ عَلٰی هٰذَا التَّأْوِيْلِ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ رَجَعَ حِيْنَ صَلَّی الظُّهْرَ فَقَدَّمَ : حِيْنَ صَلَّی الظُّهْرَ قَبْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ ، كَمَا قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَلَقْنٰكُمْ قَبْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ، وَ الْمَعْنٰی صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ خَلَقْنٰكُمْ .

یہ ہے کہ اس میں تقدیم وتاخیر ہوئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾ (الکهف: ۱) ”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں رکھی۔“ اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، میں نے کچھ مثالیں کتاب معانی القرآن میں بیان کی ہیں اور عنقریب اس طرح باقی مثالیں بھی بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ اور یہ اس فرمان جیسا ہے: ”اور ہم نے ہی تمھیں پیدا کیا پھر تمھاری شکلیں بنائیں پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔“ اس تاویل کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن آخری پہر طواف افاضہ کیا پھر آپ واپس آئے جب ظہر کی نماز پڑھی اس طرح یہ الفاظ پہلے آگئے: جب ظہر کی نماز پڑھی اور یہ مؤخر ہو گئے، پھر واپس آئے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ مقدم کیے ہیں ہم نے تمھیں پیدا کیا اور یہ مؤخر کیے ہیں: پھر ہم نے تمھاری شکلیں بنائیں حالانکہ اصل ترتیب یہ ہے: ہم نے تمھاری شکلیں بنائیں پھر ہم نے تمھیں پیدا کیا۔

۳۸۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْبَيْتُوْتَةِ لِاٰلِ الْعَبَّاسِ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنًی مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ لِيَقُوْمُوْا بِإِسْقَاءِ النَّاسِ مِنْهَا

آل عباس کو حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے منیٰ کے ایام میں رات کو مکہ مکرمہ میں رہنے کی اجازت ہے

۲۹۵۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(۲۹۵۷) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب هل يبيت اصحاب السقاية ...، حدیث: ۱۷٤٤، ۱۷٤٥۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالى ايام التشريق، حدیث: ۱۳۱۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۵۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۰٦٥۔ مسند احمد: ۸۸/۲.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، اسْتَأْذَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ ، فَأَذِنَ لَهٗ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو اجازت دے دی تھی جب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت مانگی تھی، کیونکہ وہ حاجیوں کو زمزم کا پانی پلاتے تھے ،تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

فوائد :......۱۔ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنے کا حکم ہے، لیکن علماء میں اس کے وجوب وعدم وجوب میں اختلاف ہے اور امام شافعی کا صحیح ترین قول یہ ہے کہ یہ عمل واجب ہے۔

۲۔ اہل سقایہ اس وجوب سے مستثنیٰ ہیں اور وہ منیٰ کے بجائے مکہ میں رات بسر کر سکتے ہیں تاکہ وہ مکہ میں جا کر زمزم پلانے کا بندوبست کر سکیں۔ شافعی کے نزدیک یہ استثناء آل عباس کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو بھی شخص اس ذمہ داری پر مامور ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۳۔ حاجی کو پانی پلانا آل عباس کا حق ہے کیونکہ دور جاہلیت میں وہ اسی ذمہ داری پر مامور تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں اس پر برقرار رکھا۔ (شرح النووی: ۹/ ۶۳)

۳۵۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الطِّيْبِ وَ اللِّبَاسِ إِذَا أَمْسَى الْحَاجُّ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُّفِيْضَ وَ كُلِّ مَا زُجِرَ الْحَاجُّ عَنْهُ قَبْلَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

جب حاجی قربانی والے دن شام تک طواف افاضہ نہ کر سکے تو اسے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا منع ہے۔ اور قربانی والے دن جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے جو چیزیں ممنوع تھیں وہ بھی منع ہوں گی۔ (جب تک طواف افاضہ نہ کرلے)

۲۹۵۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَ عَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ ذٰلِكَ جَمِيْعاً عَنْهَا ، قَالَتْ : لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِيْ يَصِيْرُ إِلَيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ ، قَالَتْ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبٌ وَ مَعَهُ رِجَالٌ مِنْ آلِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رات کی باری آئی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تشریف لانا تھا تو وہ قربانی والے دن کی شام تھی چنانچہ آپ میرے پاس تشریف لائے ،آپ فرماتی ہیں: اتنے میں میرے پاس وہب اور ابو امیہ کے گھرانے کے کچھ افراد بھی قمیصیں پہنے ہوئے

(۲۹۵۸) اسنادہ حسن صحیح: سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب الافاضۃ فی الحج، حدیث: ۱۹۹۹۔ مسند احمد: ۶/ ۲۹۵.

أَبِـي أُمَيَّةَ ، مُتَـقَـمِّـصِيْنَ ، فَقَالَتْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ بَعْدُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ فَانْزِعِ الْقَمِيْصَ فَـنَـزَعَـهُ مِـنْ رَأْسِـهِ . قَالَ : وَ نَزَعَ صَاحِبُهُ قَـمِيْـصَهُ مِنْ رَأْسِهِ . قَالُوْا : وَ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِـنْـهُ إِلَّا مِـنَ النِّسَاءِ ، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَـطُوْفُوْا بِهٰذَا الْبَيْتِ صِرْتُمْ حُرُماً كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ)) .

آ گئے ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہب سے کہا : کیا تم نے طواف افاضہ کرلیا ہے اے ابوعبداللہ؟ اس نے عرض کیا : نہیں اللہ کی قسم ! اے اللہ کے رسول! نہیں کیا ۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر یہ قمیص اتاردو'' تو اس نے اسے سر کی جانب سے اتاردیا اور ان کے ساتھی نے بھی اپنی قمیص سر سے اتاردی انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! قمیصیں کیوں اتاردیں ؟ آپ نے فرمایا: اس دن تمھیں رخصت دی گئی ہے کہ جب تم جمرہ عقبہ پر رمی کرلو تو تمھارے لیے احرام کی وجہ سے ممنوع ہونے والی ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے بیوی کے ۔ پھر اگر تم نے طواف زیارت کرنے سے پہلے ہی شام کرلی تو تم پھر اسی طرح احرام والے ہو جاؤ گے جیسے جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تھے ۔''

۳۳۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ النَّحْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے

۲۹۵۹ ۔ ثَـنَـا عَبْـدُ الْـجَبَّـارِ بْـنُ الْـعَلَاءِ ، وَ سَـعِيْـدُ بْـنُ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَـنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ : مَوْلَى ابْـنِ أَزْهَـرَ ، قَـالَ : شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ ، فَـقَالَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰـذَيْـنِ الْيَـوْمَيْنِ ، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِـنْ صِيَـامِـكُـمْ ، وَ أَمَّـا يَوْمُ الْأَضْحٰى فَتَـأْكُـلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ . خَرَّجْتُ هٰذَا

جناب ابو عبید مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں شرکت کی ۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دو (عیدین کے) دنوں کے روزے سے منع کیا ہے، رہی عید الفطر تو وہ اس لیے کہ وہ تمھارے روزے ختم کرنے کا دن ہے اور عید الاضحیٰ (کو روزہ اس لیے منع ہے) کہ تم اس دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو ۔ میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں کتاب الصیام کے

(۲۹۵۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الفطر، حدیث: ۲۹۵۹ ۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم یومی العیدین، حدیث: ۱۱۳۷ ۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۱۶ ۔ سنن ترمذی: ۷۷۱ ۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۰۱ ۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۲ ۔ مسند احمد: ۱/۲۴ ۔ مسند الحمیدی: ۸.

الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الصِّيَامِ كِتَابِي الْكَبِيرِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَبُو عُبَيْدٍ هٰذَا ، اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي ذِكْرِ وَلَائِهِ ، فَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَ مِثْلُ هٰذَا لَا يَكُونُ عِنْدِي مُتَضَادٌّ ، قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ أَزْهَرَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اشْتَرَكَا فِي عِتْقِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ لِأَنَّ وَلَاءَهُ لِمُعْتِقَيْهِ جَمِيعاً

تحت بیان کر دیا ہے ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ابو عبید کی ولاء میں راویوں کا اختلاف ہے، کچھ راوی اسے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ قرار دیتے ہیں (اور کچھ ابن ازہر کا) لیکن میرے نزدیک اس میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن ازہر کے مشترکہ غلام ہوں اور ان دونوں نے ہی انہیں آزاد کر دیا ہو لہٰذا بعض راویوں نے انہیں حضرت عبدالرحمٰن کا آزاد کردہ غلام قرار دے دیا اور بعض نے اسے ابن ازہر کا غلام کہہ دیا کیونکہ اس کی نسبت ولاء دونوں آزاد کرنے والے حضرات کی طرف ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے، امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ تمام علماء کا اجماع ہے کہ عیدین کے دنوں میں کوئی بھی روزہ رکھنا حرام ہے، خواہ وہ نذر کا ہو، نفل یا کفارہ کا روزہ ہو اور اگر کوئی شخص ان دو معین دنوں کا روزہ رکھنے کی نذر مانے تو شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک ایسے شخص کی نذر منعقد نہ ہوگی اور نہ اس پر اس کی قضا لازم آئے گی۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۵)

۳۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِدَلَالَةٍ لَا بِتَصْرِيحٍ

ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان ۔ حدیث کی دلالت سے ممانعت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث میں ممانعت کی صراحت نہیں ہے

۲۹۶۰۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، ح وَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ....

عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ـ وَ قَالَ الْمَخْرَمِيُّ بَعَثَهُ أَيَّامَ مِنًى أَنْ يُنَادِيَ ـ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ)) . قَدْ

حضرت بشر بن سحیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایام تشریق میں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جناب مخرمی کی روایت میں ہے : آپ نے انھیں منیٰ کے دنوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا: جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے اور بے شک منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔'' میں نے

(۲۹۶۰) صحیح: الصحیحة: ۳۵۷۳۔ سنن نسائی، کتاب الایمان، باب تأویل قول اللہ عزوجل ﴿قالت الاعراب آمنا﴾، حدیث: ۴۹۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۰۔ مسند احمد: ۴/۳۳۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۶۔

خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ كِتَابَ الصَّوْمِ . یہ مکمل باب کتاب الصوم میں بیان کر دیا ہے۔

۳۵۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِتَصْرِيحٍ لَا بِكِنَايَةٍ وَ لَا بِدَلَالَةٍ مِنْ غَيْرِ تَصْرِيحٍ

ایام تشریق کے روزوں کی صریح ممانعت کا بیان، ممانعت کے لیے اشارے کنائے کی بجائے صراحت کا بیان

۲۹۶۱۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى ....

عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلٰى أَبِيْهِ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ، فَإِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى ، فَدَعَانَا إِلٰى طَعَامٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو : إِنِّيْ صَائِمٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِيْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِنَّ وَ أَمَرَ بِفِطْرِهِنَّ ، فَأَمَرَهُمْ فَأَفْطَرُوْا . أَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلَى الْآخَرِ .

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام جناب ابو مرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایام تشریق میں ان کے والد گرامی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو وہ کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے ہمیں کھانے کی دعوت دی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: بے شک میں تو روزے سے ہوں۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے اور ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا انھوں نے انھیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تو انھوں نے روزہ کھول دیا۔ ایک راوی نے دوسرے سے کچھ زیادہ الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:......۱۔ ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے ایام ہیں، ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔
۲۔ حج تمتع کرنے والے جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو وہ ایام تشریق کے تین روزے رکھ سکتا ہے۔

۳۵۸..... بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز پڑھنے کے مسنون طریقے کا بیان

لِلْحَاجِّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ وَ غَيْرِ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِمَكَّةَ إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ سُنَّةَ الصَّلَاةِ بِمِنًى لِأَهْلِ الْآفَاقِ وَ أَهْلِ مَكَّةَ

(۲۹۶۱) سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۸۔ مسند احمد: ۴/۱۹۷۔ وقد تقدم برقم: ۲۱۴۹.

جَمِيْعاً رَكْعَتَيْنِ كَصَلَاةِ الْمُسَافِرِ سَوَاءٌ

جو حاجی مکہ مکرمہ کے رہائشی نہیں وہ قصر نماز پڑھیں گے، اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جانے والے لوگ منیٰ میں مکمل نماز ادا کریں گے۔ اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس سے استدلال کرنے میں کچھ اہل علم کو غلطی لگی ہے اور اس کا خیال ہے کہ منیٰ میں نماز کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آفاقی حجاج اور اہل مکہ سب لوگ مسافروں کی طرح دو رکعت نماز قصر ادا کریں گے

۲۹٦۲۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، وَ جَرِيْرٌ ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ - وَ هُوَ الْأَعْمَشُ - عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعاً ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ، وَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَ مَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ ، فَوَدِدْتُ أَنَّ لِيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ سَلْمِ بْنِ جُنَادَةَ .

جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعات پڑھی ہیں، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی دو دو رکعات ہی پڑھی تھیں، پھر تم میں اختلاف ہو گیا میری تو خواہش ہے کہ کاش! مجھے ان چار رکعات کی بجائے دو قبول کی ہوئی رکعات نصیب ہو جائیں۔ یہ الفاظ سلم بن جنادہ کی روایت کے ہیں۔

۲۹٦۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ، وَ عُثْمَانُ صَدْراً مِنْ إِمَارَتِهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے منیٰ میں دو رکعات ادا کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعات ہی ادا کیں۔

(۲۹٦۲) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الصلاة بمنى، حديث: ١٦٥٧ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى، حديث: ٦٩٥ - سنن ابی داؤد: ١٩٦٠ - سنن نسائی: ١٤٤٩ - مسند احمد: ٣٨٧/١.

(۲۹٦۳) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب الصلاة بمنى، حديث: ١٠٨٢ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى، حديث: ٦٩٤ - سنن نسائی: ١٤٥٢ - مسند احمد: ١٦/٢ - وقد تقدم نحوه برقم: ٩٤٧.

٣٥٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلّٰى بِهَا رَكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُ كَانَ مُسَافِراً غَيْرَ مُقِيْمٍ ، إِذْ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ، وَ إِنَّمَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا لَمْ يُقِمْ بِهَا إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ أَبِيْ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے منٰی میں دو رکعات اس لیے ادا کیں کیونکہ آپ مسافر تھے، مقیم نہیں تھے۔ کیونکہ آپ مدینہ منورہ کے رہائشی تھے۔ بلاشبہ آپ مکہ مکرمہ میں حج کے لیے آئے تھے اور آپ نے مکہ مکرمہ میں اتنے دن قیام نہیں کیا تھا کہ جس سے پوری نماز پڑھنا آپ کے لیے واجب ہو جاتا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں بروایت یحییٰ بن ابی اسحاق کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ (مدینہ منورہ) واپس لوٹنے تک (سفر حج میں) برابر دو رکعتیں پڑھتے رہے

٢٩٦٤۔ وَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً وَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ ، فَصَرَّحَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ بِمِنٰى عَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعاً كَهُوَ عَلٰى غَيْرِ مَنْ هُوَ مِمَّا سِوَاءٌ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبانی حضر کی نماز چار رکعات اور سفر میں دو رکعات فرض کی ہے۔ اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت فرمادی کہ منٰی میں مقیم شخص پر چار رکعات نماز فرض ہے جس طرح کہ کسی دوسری جگہ پر مقیم شخص پر فرض ہے۔

٢٩٦٥۔ وَ خَبَرُ عَائِشَةَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ زِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ مُصَرِّحٌ أَنَّ الْحَاضِرَ بِمِنٰى عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ لَيْسَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ حَاضِراً لَا مُسَافِراً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ مَعْنٰى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ . وَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ عَلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ وَ مَنْ أَقَامَ بِهَا مِنْ

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث کہ ابتدا میں جب نماز فرض ہوئی تو دو رکعات فرض ہوئی تھی۔ پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (اور وہ چار رکعات ہو گئیں جبکہ مسافر کی نماز دو رکعات پڑھنا باقی رہیں) یہ حدیث بھی صراحت کرتی ہے کہ مقیم شخص پر منیٰ میں مکمل نماز واجب ہے وہ قصر نماز نہیں پڑھ سکتا جبکہ وہ مقیم ہو اور مسافر نہ ہو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاۃ میں حضرت انس کی روایت کا معنی بیان کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں واضح دلیل موجود ہے کہ اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں مقیم ہونے

(٢٩٦٤) حديث انس رضي الله عنه: تقدم برقم: ٩٥٦۔ حديث ابن عباس رضي الله عنهما، تقدم برقم: ٣٠٤.

(٢٩٦٥) تقدم برقم: ٣٠٣.

غَيْرِ أَهْلِهَا أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ بِمِنًى إِذْ هُوَ مُقِيْمٌ لَا مُسَافِرٌ لِأَنَّ فَرْضَ الْمُقِيمِ أَرْبَعاً فَلَا يَجُوزُ لِغَيْرِ الْمُسَافِرِ وَ لِغَيْرِ الْخَائِفِ فِي الْقِتَالِ قَصْرُ الصَّلَاةِ ، وَ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى مِنًى نَاوِيْنَ الرُّجُوْعَ إِلَى مَكَّةَ غَيْرَ مُسَافِرِيْنَ فَغَيْرُ جَائِزٍ لَهُمْ قَصْرُ الصَّلَاةِ بِمِنًى .

والے شخص پر واجب ہے کہ وہ منٰی میں مکمل نماز ادا کریں کیونکہ وہ اب مقیم ہو چکے ہیں، مسافر نہیں رہے اور مقیم شخص پر چار رکعات نماز فرض ہے۔ اس لیے کسی غیر مسافر شخص، عدم جنگ کی وجہ سے خوفزدہ نہ ہونے والا شخص، اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں باہر سے آ کر مقیم ہو جانے والے شخص کے لیے نماز قصر کرنا جائز نہیں جبکہ وہ منٰی کی طرف جائیں اور ان کی نیت واپس مکہ مکرمہ آنے کی ہو، اس طرح وہ مسافر نہیں ہوں گے لہٰذا ان کے لیے منٰی میں نماز قصر کرنا جائز نہیں۔''

فوائد:...... حج کے دوران منیٰ میں مسافر حجاج نماز قصر ادا کریں گے، لیکن مکہ کے رہائشی اور مقیم مکمل نماز ادا کریں گے۔

٣٦٠..... بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْقَرِّ وَ هُوَ أَوَّلُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کے پہلے دن (یوم القر) کی فضیلت کا بیان

٢٩٦٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) .

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین دن قربانی کا دن اور یوم القر (قربانی کا دوسرا دن) ہے۔''

فوائد:...... مکرر ٢٨٦٦

٣٦١..... بَابُ بَدْءِ رَمْيِ النَّبِيِّ الْجِمَارَ ، وَ الْعِلَّةِ الَّتِيْ رَمَاهَا بَدَأً قَبْلَ عَوْدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمرات پر کنکریاں مارنے کی ابتدا کا بیان۔ اور اس علت کا بیان جس کی بنا پر آپ نے منٰی آتے ہی کنکریاں ماریں

٢٩٦٧۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ ، ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول

(٢٩٦٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٨٦٦.

(٢٩٦٧) حسن، مستدرك حاكم: ١/٤٧٧ـ معجم كبير طبرانیـ كما فی مجمع الزوائد: ٣/٢٦٠.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِهِ لِيُرِيَهُ الْمَنَاسِكَ ، فَانْفَرَجَ لَهُ ثَبِيرٌ فَدَخَلَ مِنًى فَأَرَاهُ الْجِمَارَ ، ثُمَّ أَرَاهُ عَرَفَاتٍ فَتَتَبَّعَ الشَّيْطَانُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ ، فَرَمَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ ، ثُمَّ تَبِعَ لَهُ فِي الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ ، ثُمَّ تَبِعَ لَهُ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فَذَهَبَ .

اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر آپ کو مناسک حج دکھانے کے لیے لے گئے چنانچہ آپ کے لیے ثبیر پہاڑ سے راستہ کھل گیا تو آپ منیٰ میں داخل ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو جمرات دکھائے۔ پھر آپ کو عرفات دکھایا۔ پس شیطان جمرات کے پاس نبی اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے آ گیا۔ تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں حتی کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس آئے وہ آپ کے پیچھے آ گیا تو آپ نے اسے پھر سات کنکریاں ماریں جس سے وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر وہ جمرہ عقبہ کے پاس آپ کے پیچھے آیا تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں حتی کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر فرار ہو گیا۔

۳۶۲..... بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق میں جمرات کو کنکریاں مارنے کے وقت کا بیان

٢٩٦٨- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ح وَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنِي ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ......

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ . وَقَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ : زَادَ الْأَشَجُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قربانی والے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے، اور باقی دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد رمی کرتے تھے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دس ذوالحجہ کو رمی کا افضل وقت چاشت کا وقت ہے اور ایام تشریق میں رمی کا افضل وقت زوال آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔

(٢٩٦٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمي، حديث : ٣١٤/ ١٢٩٩ - من طريق ابن ادريس۔ وقد تقدم برقم : ٢٨٧٦.

٢٩٦٩۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا ابْنُ خَوَّارٍ - يَعْنِيْ حُمَيْداً الْكُوْفِيَّ ....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : لَا أَرْمِيْ حَتّٰى تَرْفَعَ الشَّمْسُ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزَّوَالِ فَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ الزَّوَالِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنْ كَانَ ابْنُ خَوَّارٍ حَفِظَ عَطَاءً فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ .

جناب ابن جریج فرماتے ہیں : میں تو سورج بلند ہونے سے پہلے رمی نہیں کرتا بے شک حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی والے دن زوال سے پہلے رمی کرتے تھے اور بعد والے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اگر ابن خوار نے اس سند میں امام عطاء کا واسطہ یاد رکھا ہو (لیکن سند میں امام عطاء کا ذکر نہیں ہے۔ ممکن ہے کاتب سے یہ کلمہ رہ گیا ہو)۔"

٣٦٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَمْيَ الْجِمَارِ إِنَّمَا أَرَادَ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَا لِلرَّمْيِ فَقَطْ

اس بات کا بیان کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ صرف کنکریاں مارنا مقصود نہیں ہے

٢٩٧٠۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ زِيَادٍ - ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيِ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی اور جمرات کی رمی اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔"

٣٦٤..... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا رَامِي الْجِمَارِ

جمرات پر رمی کرتے وقت ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھنے کا بیان

وَالْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ مَعَ تَطْوِيْلِ الْقِيَامِ وَالتَّضَرُّعِ وَتَرْكِ الْوُقُوْفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا أَيَّامَ مِنًى

ایام منیٰ میں پہلے اور دوسرے جمرے کی رمی کے بعد ان کے پاس دیر تک ٹھہرنا اور خوب گریہ زاری کرتے ہوئے دعائیں مانگنی چاہئیں جبکہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اس کے پاس نہیں ٹھہرنا چاہیے

(٢٩٦٩) اسناده ضعيف : ابن خوار راوی ضعیف ہے۔

(٢٩٧٠) تقدم برقم: ٢٨٨٢.

۲۹۷۱۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ۔ وَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَ يَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰى وَ عِنْدَ الثَّانِيَةِ ، فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَ يَتَضَرَّعُ ، ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَ لَا يَقِفُ عِنْدَهَا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی والے دن دوپہر کو طواف افاضہ کیا جب ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ واپس منیٰ آ گئے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کیں۔ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ جمرات پر رمی کرتے۔ ہر جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے، آپ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دیر تک ٹھہرتے اور خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگتے پھر آپ تیسرے جمرے کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

۳۶۵..... بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ بَعْدَ رَمْيِ الْأُوْلٰى مِنْهُمَا اَمَامَهَا لَا خَلْفَهَا، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهَا، وَلَا عَنْ شِمَالِهَا، وَالْوُقُوْفِ عِنْدَ الثَّانِيَةِ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيْعًا وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيْعًا

پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر ٹھہرنا چاہیے اور اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ پہلے جمرے کو کنکری مار کر اس کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ اس کے پیچھے یا اس کے دائیں بائیں نہیں کھڑا ہونا چاہیے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر اس کی بائیں جانب وادی کے قریب کھڑے ہونا چاہیے۔ پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہونا چاہیے اور دونوں جگہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے چاہئیں

۲۹۷۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَسْطَامِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، ثَنَا يُوْنُسُ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد منیٰ

(۲۹۷۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۵۶.

(۲۹۷۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الدعاء عند الجمرتین، حدیث: ۱۷۵۳۔ سنن نسائی: ۳۰۸۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۳۲۔ مسند احمد: ۲/۱۵۲۔ سنن الدارمی: ۱۹۰۳.

رَمَـى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُـمَّ تَـقَـدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ ، رَافِـعـاً يَدَيْهِ يَدْعُوْ ، وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُـمَّ يَـأْتِـي الْـجَـمْـرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَـصَـيَـاتٍ يُـكَبِّـرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ يَـنْـحَـدِرُ ذَاتَ الْيَسَـارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ ، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، رَافِعاً يَدَيْهِ يَدْعُوْ ، ثُـمَّ يَـأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَـصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، ثُمَّ يَـنْـصَـرِفُ ، وَلَا يَـقِفُ عِـنْدَهَـا . قَـالَ: الـزُّهْـرِيُّ سَـمِـعْـتُ سَـالِـمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰـهِ يُـحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَـالَ وَكَـانَ ابْـنُ عُـمَـرَ يَفْعَلُـهُ . قَـالَ الْبِسْـطَـامِـيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ . وَقَالَ فِـيْ جَـمْرَةِ الْعَقَبَةِ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُـمَّ يَـنْـصَـرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . وَقَالَ : يُـحَـدِّثُ بِـمِثْـلِ هٰـذَا الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِيْهِ وَ الْبَاقِيْ مِثْلَ لَفْظِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى سَوَاءٌ .

کے قریب والے جمرے کو رمی کرتے تو اسے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر پڑھتے ، پھر آپ اس سے آگے بڑھ کر اس کے آگے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ، آپ بڑی دیر تک کھڑے رہتے ۔ پھر آپ دوسرے جمرے کے پاس آتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارتے ۔ پھر آپ وادی کے قریب بائیں جانب نیچے اتر کر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے ، آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے ۔ پھر آپ عقبہ والے جمرہ پر آتے اور اسے بھی سات کنکریاں مارتے ، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے ۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے ۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو سنا کہ وہ اپنے والد گرامی کے واسطے سے اسی طرح بیان کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح عمل کرتے تھے ۔ جناب یونس کی روایت میں ہے : جب آپ جمرہ عقبہ کو رمی کرتے تو ہر کنکری کے ساتھ ”اللہ اکبر“ کہتے پھر آپ واپس تشریف لے جاتے اور اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے ۔ اور فرمایا : حضرت سالم اپنے والد بزرگوار سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں ۔ باقی روایت محمد بن یحییٰ کی روایت کی طرح ہے ۔“

فوائد:.......

۱۔ ایام تشریق میں جمرات کو کنکریاں مارنا مشروع ہے اور رمی کرتے وقت جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنا اور وہاں لمبا وقوف کرنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مستحب فعل ہے، پھر جمرہ وسطیٰ کو رمی کرنا اور وہاں وقوف کرنا اور ہر کنکری پھینکتے وقت ”اللہ اکبر“ کہنا مستحب ہے۔

۲۔ جمرہ عقبہ کو رمی کرتے وقت، وہاں وقوف کرنا درست نہیں بلکہ اسے رمی کے بعد وہاں سے فوراً خروج افضل ہے۔

٣٦٦..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

امام کا ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ دینے کا بیان

٢٩٧٣ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، وَ إِسْحَاقُ بْنُ زِيَادِ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ ـ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ـ ثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ ، ثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَصَنٍ ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي.........

سَرَاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ ـ وَ كَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ـ قَالَتْ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّؤُوْسِ فَقَالَ : ((أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟)) قُلْنَا : اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : ((أَلَيْسَ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ؟)) قُلْنَا : بَلٰى . قَالَ : ((فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟)) قُلْنَا : اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : ((أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ؟)) قُلْنَا : بَلٰى . قَالَ : ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ ـ زَادَ إِسْحَاقُ ـ وَ أَعْرَاضَكُمْ وَ قَالَا : وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا)) . زَادَ إِسْحَاقُ : ((فَلْيُبَلِّغْ أَدْنَاكُمْ أَقْصَاكُمْ ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ . اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) .

حضرت سراء بنت نبہان بیان کرتی ہیں ،یہ زمانہ جاہلیت میں ایک بت کدے کی نگران تھیں وہ فرماتی ہیں : رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم الرؤوس (سری کھانے کے دن ۱۲ذوالحجہ) کو خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: ”یہ کونسا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ”کیا یہ مشعر حرام نہیں ہے؟“ ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں ۔آپ نے پوچھا: ”آج کونسا دن ہے؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے ۔آپ نے فرمایا: ”کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے؟“ ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں ،آپ نے فرمایا: ”پس بے شک تمھارے خون ،اسحاق کی روایت میں اضافہ ہے :اور تمھاری عزتیں اور تمھارے مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارا آج کا دن ،تمھارے اس مہینے اور تمھارے اس شہر میں حرمت والا ہے۔“ جناب اسحاق نے یہ اضافہ بیان کیا ہے : لہٰذا چاہیے کہ تم میں سے نزدیک والا شخص دور والے کو یہ احکام پہنچا دے ۔اے اللہ! کیا میں نے تیرے احکام پہنچا دیے ،اے اللہ کیا میں نے تیرا دین پہنچا دیا ۔ اے اللہ کیا میں نے تیری شریعت اور رسالت ان تک پہنچا دی۔“

(٢٩٧٣) اسناده ضعيف : ربیعہ بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب اى يوم يخطب بمنى، حديث : ١٩٥٣ ـ خلق افعال العباد للبخاری: ٥١ .

٣٦٧..... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيمِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ ، كَيْفَ يَرْمُوْنَ وَ تَعْلِيمِهِمْ بَاقِيْ مَنَاسِكِهِمْ

روانگی کے پہلے دن (۱۲ ذوالحجہ کو) امام کا خطبے میں لوگوں کو روانہ ہونے اور کنکریاں مارنے کی تعلیم دینے اور بقیہ مناسک حج سکھانے کا بیان

٢٩٧٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِحَدِيْثٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ ، قَرَأْتُ عَلٰى أَبِي قُرَّةَ مُوْسَى بْنِ طَارِقٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ، فَلَمَّا اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ ، سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيْرِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُوْبَكْرٍ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ ، وَ كَيْفَ يَرْمُوْنَ ، فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جعرانہ مقام سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے واپس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ کیا، لہٰذا ہم ان کی قیادت میں روانہ ہوئے حتی کہ جب ہم عرج مقام پر پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی، پھر جب وہ تکبیر کہنے کے لیے سیدھے کھڑے ہوئے تو انھوں نے اپنے پیچھے اونٹ کی بلبلاہٹ سنی، لہٰذا وہ تکبیر کہنے سے رک گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر جب روانگی کا پہلا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور انھیں روانگی اور رمی کے مسائل بتائے اور انھیں ان کے مناسک حج سکھائے، جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو پوری سورۂ براءت سنائی (جس میں مشرکین سے اعلان لاتعلقی اور ان کے حج کرنے پر پابندی وغیرہ کے احکامات تھے)۔

٣٦٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ بِاللَّيْلِ

چرواہوں کو رات کے وقت رمی کرنے کی رخصت ہے

٢٩٧٥۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، ....

(٢٩٧٤) اسناده ضعيف : ابن زبیر راوی مدلس ہے اور سماع کی تصریح نہیں۔ سنن الدارمي : ١٩١٥۔ صحيح ابن حبان : ٦٦١١۔ سنن نسائي : ٢٩٩٣.

عَنْ أَبِی بَدَّاحٍ ، عَنْ أَبِیْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ یَّرْمُوْا بِاللَّیْلِ ، وَ أَنْ یَّجْمَعُوا الرَّمْیَ .

جناب ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد گرامی حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو رات کے وقت رمی کرنے اور (دو دنوں کی) اکٹھی رمی کرنے کی اجازت دی ہے۔"

٣٦٩..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ یَّرْمُوْا یَوْماً وَ یَدَعُوْا یَوْماً

چرواہوں کو رخصت ہے کہ وہ ایک دن (اکٹھی دو دن کی) رمی کرلیں اور ایک دن رمی نہ کریں

٢٩٧٦۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ ، عَنْ أَبِیْهِ ....

عَنْ أَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِیٍّ ، عَنْ أَبِیْهِ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ أَن یَرْمُوْا یَوْماً وَ یَدَعُوْا یَوْماً .

"حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چرواہوں کو رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن رمی کرلیں اور ایک دن نہ کریں۔

٢٩٧٧۔ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ ، ....

عَنْ أَبِی الْبَدَّاحِ ، عَنْ أَبِیْهِ : بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ .

حضرت ابوالبداح اپنے والد گرامی حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٩٧٨۔ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ ، ثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِیْهِ ....

عَنْ أَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِیٍّ ، عَنْ أَبِیْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ أَن یَّرْمُوا الْجِمَارَ یَوْماً وَ یَرْعَوْا یَوْماً .

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ (دو دن کی اکٹھی) کنکریاں ایک دن ماریں اور ایک دن ترک کردیں اور اپنے اونٹ چرائیں۔

(٢٩٧٥) اسناده صحیح: الارواء: ١٠٨٠۔ سنن الدارمی: ١٨٩٧۔ من طریق مالك بهذا الاسناد۔ وانظر الحدیث الآتی.

(٢٩٧٦) اسناده صحیح: الارواء: ١٠٨٠۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، حدیث: ١٩٧٦۔ سنن ترمذی: ٩٥٤۔ سنن نسائی: ٣٠٧٠۔ مسند احمد: ٥/٤٥٠۔ مسند الحمیدی: ٨٥٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٣٦ من طریق أخر.

(٢٩٧٧) انظر الحدیث السابق.

(٢٩٧٨) تقدم تخریجه برقم: ٢٩٧٦.

۲۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْماً وَ يَرْعُوا يَوْماً فِي يَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، الْيَوْمِ الْأَوَّلِ يَرْعُوا فِيهِ ، وَ يَرْمُوا يَوْمَ الثَّانِي ، ثُمَّ يَرْمُوا يَوْمَ النَّفرِ ، لا أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُمْ فِي تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ ، وَ لَا يَوْمَ النَّفرِ الْآخِرِ ، وَ إِنَّهُمْ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ بَيْنَ رَمْيِ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَ الْيَوْمِ الثَّانِي فَيَرْمُونَهَا فِي أَحَدِ الْيَوْمَيْنِ ، إِمَّا يَوْمُ الْأَوَّلِ وَ إِمَّا يَوْمُ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے چرواہوں کو ایام تشریق کے دو دنوں میں رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن رمی کر لیں اور دوسرے دن جانور چرائیں۔ ایام تشریق میں سے پہلے دن جانور چراتے رہیں دوسرے دن (اکٹھی) رمی کر لیں۔ پھر روانگی کے دن رمی کر لیں، یہ مطلب نہیں کہ آپ نے انھیں قربانی کے دن یا روانگی کے دن رمی چھوڑنے کی رخصت دی ہے۔ بلکہ آپ نے انھیں یہ رخصت دی ہے کہ وہ ایام تشریق کے پہلے دو دنوں کی رمی اکٹھی کر لیں گے، چاہے ایام تشریق کے پہلے دن کر لیں چاہے دوسرے دن کر لیں

۲۹۷۹۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ ....

ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِرُعَاةِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ ، يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ، ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرَةِ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَبُو الْبَدَّاحِ هُوَ ابْنُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ . وَ مَنْ قَالَ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ ، وَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ هَذَا هُوَ الْعَجْلَانِيُّ صَاحِبُ قِصَّةِ اللِّعَانِ الْمَذْكُورِ فِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ .

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو منیٰ سے باہر راتیں گزارنے کی اجازت دی تھی، وہ قربانی والے دن کنکریاں ماریں گے، پھر وہ عید کے دوسرے یا تیسرے دن (دو دن کی اکٹھی) کنکریاں مارلیں گے، پھر روانگی کے دن جمرات پر کنکریاں ماریں گے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالبداح عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور جس راوی نے ابوالبداح بن عدی سے بیان کیا ہے تو اس نے ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی ہے۔ حضرت عاصم بن عدی عجلانی رضی اللہ عنہ ہیں جن کا لعان کا قصہ حضرت سہل بن سعد کی روایت میں مذکور ہے۔

(۲۹۷۹) سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، حدیث: ۱۹۷۵۔ سنن ترمذی: ۹۵۵۔ سنن نسائی: ۳۰۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۳۷۔ وقد تقدم برقم: ۲۹۷۶۔

فوائد:......ا۔کسی بھی شخص کے لیے دس ذوالحجہ کی نصف رات سے قبل رمی کرنا جائز نہیں، البتہ عورتوں، بچوں کمزور افراد، معذور اشخاص اور چرواہوں کو نصف رات میں جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کی رخصت ہے۔(فقہ السنة: ١/ ٦٥١)

٢۔ چرواہوں کو رخصت ہے کہ وہ گیارہ ذوالحجہ کو جمرات کی رمی کرنے کے بعد اپنے اونٹوں کے پاس رات گزاریں اور بارہ ذوالحجہ کی رمی ترک کر دیں پھر تیرہ ذوالحجہ کو بارہ اور تیرہ ذوالحجہ دونوں دنوں کی اکٹھی رمی کریں۔(نیل الاوطار: ٨/ ٣٨)

٣۔ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا لازم ہیں، لیکن چرواہے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور وہ یہ راتیں اپنے اونٹوں کے پاس بسر کر سکتے ہیں۔

٣٧١..... بَابُ وَقْتِ النَّفَرِ مِنْ مِنًى اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق کے آخری دن منیٰ سے روانگی کے وقت کا بیان

٢٩٨٠۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهِ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْعُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ أَخْبَرَهُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ بَصْرِيٌّ، لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَرَأَ عَلَيَّ أَبُوْمُوْسٰى هٰذَا، قَالَ، كَتَبَ إِلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں وادی محصب میں پڑھیں پھر آپ کچھ دیر سو گئے پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ شریف پہنچے اور طواف وداع کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اسے صرف عمرو بن حارث نے بیان کیا ہے امام ابوبکر فرماتے ہیں: جناب ابوموسی نے اس حدیث کی قراءت مجھے سنائی۔ وہ فرماتے ہیں: احمد بن صالح نے یہ روایت ابن وہب کی سند سے مجھے لکھ کر ارسال کی۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ٢٩٤١ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٣٧٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں وادی محصب میں ٹھہرنا مستحب ہے

(٢٩٨٠) تقدم تخريجه برقم: ٩٦٢.

٢٩٨١ـ ثَنَا أَبُوعَمَّارِ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي ....

أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) وَنَحْنُ بِمِنًى: ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا الْخَيْفَ بَنِيْ كَنَانَةَ. قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ: حِيْنَ تَقَاسَمُوْا، وَإِنَّمَا هُوَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ)). وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفُوْا عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوْا إِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ)۔ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا، جبکہ ہم ابھی منیٰ میں تھے: ہم کل خیف بنی کنانہ میں پڑاؤ ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: جب انھوں نے قسمیں اٹھائی تھیں بلکہ صحیح لفظ یہ ہیں: جہاں پر انھوں نے کفر پر اتحاد کی قسمیں اٹھائی تھیں۔ اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ قریش اور کنانہ نے خیف یعنی وادی محصب میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف آپس میں قسمیں اٹھائی تھیں کہ وہ ان سے شادی بیاہ نہیں کریں گے اور ان کے خاندان سے خرید وفروخت نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے کردیں۔

٢٩٨٢ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) قَالَ بِمِثْلِهِ. ثَنَا الرَّبِيْعُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوْا: أَنْ لَا تُنَاكِحُوْهُمْ، وَلَا يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ شَيْءٌ حَتَّى يُسَلِّمُوْا إِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) قَالَ الرَّبِيْعُ وَيُوْنُسُ: حَيْثُ تُقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ. وَقَالَ بَحْرٌ: حِيْنَ أَقْسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: انھوں نے آپس میں قسمیں اٹھائیں کہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے رشتہ داریاں نہیں کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کوئی اور معاملہ کریں گے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے دشمنوں کے حوالے کر دیں۔ جناب ربیع اور یونس کی روایت میں ہے: انھوں نے آپس میں کفر پر قسمیں کھائیں، جناب بحر کی روایت میں ہے: جب انھوں نے کفر پر قسمیں اٹھائیں۔

(٢٩٨١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب نزول النبی ﷺ مكه، حديث: ١٥٩٠۔ صحيح مسلم كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النحر، حديث: ١٣١٤۔ سنن ابی داؤد: ٢٠١١۔ سنن كبرى نسائی: ٤١٨٨۔ مسند احمد: ٢/ ٥٤٠.

(٢٩٨٢) انظر الحديث السابق.

۳۷۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) قَدْ كَانَ أَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنًى أَنْ يَنْزِلَ بِالْأَبْطَحِ، وَأَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو منیٰ ہی میں بتا دیا تھا کہ آپ وادی ابطح میں ٹھہریں گے۔ اور حضرت ابورافع کے اس قول سے ان کی مراد

۲۹۸۳۔ أَنَا ضَرَبْتُ قُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَجَاءَ فَنَزَلَ أَيْ وَلَمْ يَأْمُرْنِي بِضَرْبِ الْقُبَّةِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، لَا أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) نَزَلَ الْأَبْطَحَ لِعِلَّةِ ضَرْبِ الْقُبَّةِ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کا خیمہ وادی ابطح میں لگایا تھا اور آپ نے مجھے خیمہ لگانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ بس آپ تشریف لائے اور خیمے میں فروکش ہو گئے۔ یعنی آپ نے مجھے اس جگہ خیمہ لگانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت ابورافع کا یہ مطلب نہیں کہ نبی کریم ﷺ وادی ابطح میں خیمہ لگا ہونے کی وجہ سے اترے تھے۔''

۲۹۸٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) قَالَ - حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ مِنًى - ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ)) - يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ - ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً - قَالَ أَبُوْبَكْرٍ سُؤَالُ النَّبِيِّ (ﷺ) أَيْنَ يَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - فَأَمَّا آخِرُ الْقِصَّةِ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، فَهُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، وَمَعْمَرٌ فِيْمَا أَحْسِبُ وَاهِمًا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ سے روانگی کا ارادہ کرتے وقت فرمایا: ''ہم کل، ان شاء اللہ، خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں انھوں نے کفر پر اتحاد کی باہمی قسمیں اٹھائی تھیں۔'' آپ کی مراد وادی محصب تھی۔ پھر بقیہ روایت اوپر والی روایت کی مثل بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کہ آپ اپنے حج میں کل (مکہ مکرمہ میں) کہاں اتریں گے۔ یہ روایت امام زہری نے ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ جبکہ اس روایت کے آخر میں مذکورہ یہ قصہ: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث بنے گا، یہ علی بن حسین کی عمرو بن عثمان کے واسطے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے۔

(۲۹۸۳) سیأتي برقم: ۲۹۸٦. (۲۹۸٤) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۸۱.

فِـيْ جَمْعِهِ الْقِصَّتَيْنِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَدْ بَيَّنْتُ عِلَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

میرے خیال میں معمر راوی کو وہم ہوا ہے اور اس نے ان دو واقعات کو اس سند کے ساتھ یکجا کر دیا ہے۔ میں نے اس روایت کی علت کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہے۔

٢٩٨٥ـ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، ....

عَـنْ أُسَـامَةَ بْـنِ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ، أَيْـنَ تَنْزِلُ غَدًا۔ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهِ۔ قَـالَ: ((وَهَـلْ تَـرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا))؟ ثُمَّ قَـالَ: ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْـثُ قَـاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَـنِـيْ كِـنَـانَةَ حَـالَـفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِيْ هَـاشِـمٍ أَنْ لَا يُـنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ، وَلَا يُؤْوُوْهُمْ)). قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْـخَيْفُ الْوَادِيْ۔ قَالَ ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرض کی : اے اللہ کے رسول !کل آپ مکہ مکرمہ میں کہاں تشریف فرما ہوں گے، آپ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا بھی ہے؟“ پھر فرمایا: ”ہم کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر اتحاد کی قسمیں کھائی تھیں۔ اور وہ اس طرح کہ بنو کنانہ اور قریش نے بنی ہاشم کے خلاف آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ ان کے ساتھ نہ نکاح کریں گے اور نہ خرید و فروخت کریں گے اور نہ انھیں پناہ دیں گے۔“ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خیف ایک وادی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہے اور نہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث بنے گا۔“

٢٩٨٦ـ ثَـنَـا بِـخَبَـرِ ابْـنِ رَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرْتُ، نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَـلِـيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ نَصْرٌ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَـنْ أَبِـيْ رَافِـعٍ، قَالَ: ضَرَبْتُ قُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) بِالْأَبْطَحِ، وَلَمْ يَأْمُرْنِيْ أَنْ أَنْزِلَ

حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا خیمہ وادی ابطح میں لگا دیا۔ آپ نے مجھے وادی ابطح میں

(٢٩٨٥) صحيح بخارى، كتاب الجهاد، باب اذا اسلم قوم فى دار الحرب، حديث: ٣٠٥٨ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نزول الحاج بمكة، حديث: ١٣٥١/٤٤٠ـ سنن ابى داؤد: ٢٠١٠ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٤٢٤٢ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٩ـ مسند احمد: ٥/٢٠٢.

(٢٩٨٦) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، حديث: ١٣١٣ـ سنن ابى داؤد: ٢٠٠٩ـ مسند الحميدى: ٤٩٩.

الْاَبْطَحَ، فَجَاءَ، فَنَزَلَ. هٰذَا حَدِيْثُ نَصْرٍ. وَقَالَ عَلِيٌّ، قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ: لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَنْزِلَ الْاَبْطَحَ وَإِنَّمَا جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ (ﷺ) أَنْ أَضْرِبَ قُبَّتَهُ، إِنَّمَا ضَرَبْتُ قُبَّةَ النَّبِيِّ (ﷺ) بِالْاَبْطَحِ، فَنَزَلَ. وَزَادَ عَبْدُالْجَبَّارِ، قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ عَلٰى ثَقَلٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ (ﷺ) مَنْزِلُهُ حِيْنَ جَاءَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِأَعْلٰى مَكَّةَ. قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ: فَجِئْتُ، فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ.

اترنے کا حکم نہیں دیا تھا پھر آپ تشریف لائے تو آپ اس خیمے میں فروکش ہوئے یہ روایت جناب نصر کی ہے اور جناب علی بن خشرم کی روایت میں ہے: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ نے مجھے وادی ابطح میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ میں خود ہی آیا تو میں نے آپ کا خیمہ لگا دیا۔ پھر آپ بھی تشریف لے آئے اور خیمے مین فروکش ہو گئے۔ جناب عبدالجبار کی روایت میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے خیمہ نصب کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ بلکہ میں نے خود ہی وادی ابطح میں نبی کریم ﷺ کا خیمہ لگادیا تو آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے۔ جناب عبدالجبار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں: اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ آپ کے سامان کے نگران تھے اور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ سے تشریف لائے تھے تو آپ نے مکہ مکرمہ کی بالائی جانب قیام کیا تھا۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پس میں وادی ابطح میں آیا تو میں نے آپ کا خیمہ لگادیا۔ پھر آپ بھی آ گئے اور اس میں تشریف فرما ہو گئے۔

۳۶۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) إِنَّمَا نَزَلَ بِالْاَبْطَحِ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنٰى أَنَّهُ نَازِلٌ بِهِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ نُزُوْلَهُ لَيْسَ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الَّذِيْ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِياً أَوْ يُوْجِبُ تَرْكُ نُزُوْلِهِ هَدْيًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ وادی ابطح میں صرف اس لیے اترے تھے تا کہ آپ کی روانگی آسان ہو اگرچہ آپ نے منٰی ہی میں صحابہ کرام کو بتا دیا تھا کہ آپ وادی ابطح میں اتریں گے اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ وادی ابطح میں اترنا حج کے لازمی افعال میں سے نہیں ہے کہ اس کو چھوڑنے والا گناہ گار ہو یا اس میں نہ اترنے پر ایک قربانی کرنا کفارہ واجب ہوتا ہو

۲۹۸۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ..........

(۲۹۸۷) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب المحصب، حدیث: ۱۷۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب، حدیث: ۱۳۱۱۔ سنن ترمذی: ۹۲۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۰۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۶۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۹۰،۲۰۷۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) الْمُحَصَّبَ لِيَكُوْنُ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ، فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وادی ابطح میں صرف اس لیے اترے تھے کیونکہ یہاں سے (مدینہ منورہ) روانہ ہونا آسان تھا لہٰذا جو شخص چاہے اس وادی میں اترے اور جو چاہے نہ اترے۔

۲۹۸۸۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نُزُوْلُ الْمُحَصَّبِ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ، إِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ، قَوْلُهَا: ((لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ)) تُرِيْدُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ الْإِئْتِمَامُ بِفِعْلِهِ (ﷺ) إِذْ كُلُّ مَا فَعَلَهُ (ﷺ) وَإِنْ كَانَ مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ۔ فَقَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ السُّنَّةِ، أَيْ أَنَّ لِلنَّاسِ الْإِسْتِنَانَ بِهِ إِذْ هُوَ مُبَاحٌ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ الْفِعْلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ وادی محصب میں قیام کرنا سنت نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس وادی میں صرف اس لیے قیام کیا تھا کہ یہ آپ کی روانگی کے لیے آسان جگہ تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان وادی محصب میں قیام کرنا سنت نہیں ہے۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ایسا فعل نہیں ہے کہ جس کی اقتداء کرنا لوگوں کے لیے واجب ہو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے تمام افعال اگرچہ وہ مباح ہی ہوں ان پر سنت کا لفظ تو بولا جاتا ہے۔ یعنی لوگ اس سنت کی پیروی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ مباح ہے لیکن ان پر یہ فعل واجب نہیں ہے (کہ اس کام کو نہ کرنے والا گناہ گار ہو جائے یا اس پر کفارہ واجب ہو جائے)۔"

۳۷۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ قَدْ يُنْفَى عَنِ الشَّيْءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِباً، وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی کسی چیز کی نفی کر دی جاتی ہے جبکہ وہ چیز واجب نہیں ہوتی اگرچہ وہ چیز مباح ہوتی ہے

۲۹۸۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخِرُوْنَ: ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ..........

(۲۹۸۸) انظر الحديث السابق.

(۲۹۸۹) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب المحصب، حديث: ۱۷۶٦۔ صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب نزول المحصب، حديث: ۱۳۱۲۔ سنن ترمذی: ۹۲۲۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٤۱۹۵۔ مسند احمد: ۲۲۱/۱۔ مسند الحميدی: ٤۹۸.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ، اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ أَرَادَ لَيْسَ بِشَيْءٍ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ نُزُوْلُهُ، فَنَفَى اسْمَ الشَّيْءِ عَنْهُ عَلَى الْمَعْنٰى الَّذِيْ تَرْجَمْتُ الْبَابَ، اِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ نُزُوْلَ الْمُحَصَّبِ فِعْلٌ وَاسْمُ الشَّيْءِ وَاقِعٌ عَلَى الْفِعْلِ، وَاِنِ الْفِعْلُ مُبَاحًا، وَلَا وَاجِبًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وادی محصب میں اترنا کوئی ضروری چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ایک اتفاقی منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وادی محصب میں اترنا لوگوں پر واجب نہیں ہے۔ اس طرح انھوں نے ایک چیز کی نفی کی ہے (اگر چہ وہ مباح ہے) جیسا کہ میں نے اس باب کے عنوان میں ذکر کیا ہے کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ وادی محصب میں ٹھہرنا ایک فعل ہے اور اس فعل پر وادی کا نام محصب واقع ہوا ہے (جس کی نفی کی گئی ہے کہ محصب کوئی چیز نہیں۔) اگر چہ یہ فعل مباح ہے واجب نہیں ہے۔

٣٧٦..... بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِباً اِذِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَمَرَ النَّبِيُّ (ﷺ) بِالْعَضِّ بِالنَّوَاجِذِ عَلَى سُنَّتِهِ وَسُنَّتِهِمْ ـ قَدِ اقْتَدَوْا بِالنَّبِيِّ (ﷺ) بِالنُّزُوْلِ بِهِ

وادی محصب میں اترنا مستحب ہے، اگر چہ یہ فعل واجب نہیں ہے لیکن مستحب اس لیے ہے کہ خلفائے راشدین مہدیین نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اس وادی میں قیام کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کی سنت کو بھی مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے

٢٩٩٠ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالُوْا، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْأَبْطَحَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات وادی ابطح میں اترتے تھے۔

٢٩٩١ـ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، قَالُوْا، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(٢٩٩٠) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب، حدیث: ١٣١٠ـ سنن ترمذی: ٩٢١ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٦٩ـ مسند احمد: ٨٩/٢ـ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب نزول بذی طوی......، حدیث: ١٧٦٨.

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ روایت کی طرح مروی ہے۔

فوائد :......ا۔احادیث الباب دلیل ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ سے واپسی کے وقت مقام ابطح المعروف وادی محصب میں نزول فرمایا اور خلفائے راشدین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس مقام پر نزول فرمایا کرتے تھے البتہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جگہ نزول نہیں کرتے تھے اور ان کا موقف تھا کہ یہ ایک اتفاقی منزل تھی، قصداً آپ نے اس جگہ کا انتخاب نہیں کیا تھا۔

چنانچہ شافعی، مالک اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مقام ابطح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی اقتداء میں یہاں نزول کرنا مستحب فعل ہے اور علماء کا اس مسئلے میں اجماع ہے کہ جو شخص وادی محصب میں قیام نہ کرے اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوتا، نیز محصب میں مقام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنا اور یہاں تمام رات یا رات کا کچھ حصہ گزارنا مستحب فعل ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵۹)

۲۔مقام ابطح میں نزول کی حکمت اللہ تعالیٰ کا اس نعمت پر شکر ادا کرنا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمنان اسلام پر غلبہ کی صورت میں عطا کی تھی۔ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہاں قیام کا مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شعائر اسلام کا اظہار تھا کیونکہ اس جگہ کافروں نے شعار کفر کا اظہار کیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ کفر وشرک کی جگہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعائر توحید کو اجاگر کرتے تھے۔(فقه السنه: ۱/ ٦٦٥)

۳۔مقام ابطح میں قیام کی دوسری حکمت یہ تھی کہ یہاں سے مکہ کو روانگی آسان تھی۔

۳۷۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ بِالْمُحَصَّبِ إِذَا نَزَلَهُ الْمَرْءُ

جب آدمی وادی محصب میں قیام کرے تو وہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

۲۹۹۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس کی روایت اسی باب کے متعلق ہے، میں اسے اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وادی محصب میں ادا کیں اور پھر کچھ دیر سو گئے۔)

۲۹۹۳۔ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ

(۲۹۹۱) باب استحباب نزول المحصب، حديث : ۱۳۱۰ـ وانظر الحديث السابق.

(۲۹۹۲) صحيح بخاری، كتاب الحج باب من صلى العصر يوم النفر بالابطح، حديث : ۱۷٦۳ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب، حديث : ۱۳۰۹.

الْبَطْحَاءَ عَشِيَّةَ النَّفْرِ ، وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِهِ ، وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ حَتَّى هَلَكَ ، فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ . ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ سے) روانگی والے دن دوپہر کے بعد وادی بطحا میں اترے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تاحیات اسی طرح کیا کرتے تھے۔ آپ نے وادی بطحا میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔"

۲۹۹۴۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِالْأَبْطَحِ صَلَاةَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ . وَ خَبَرُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وادی ابطح میں نماز عصر کی دو رکعات ادا کیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے۔

۳۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ بِالْأَبْطَحِ بَعْدَمَا نَفَرَ مِنْ مِنًى ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ يَحْكِي لَنَا عَنْهُ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّ الْحَاجَّ إِذَا قَفَلَ رَاجِعًا إِلَى بَلَدِهِ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ

اس بات کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ سے روانگی کے بعد وادی ابطح میں قصر نماز ادا کی تھی۔ ہمارے دور کے بعض اہلِ علم کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ حاجی جب اپنے شہر کو روانہ ہوجائے تو وہ مکمل نماز پڑھے

۲۹۹۵۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَ هُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ ، قَالَ : فَخَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وادی ابطح میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر

(۲۹۹۳) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب النزول بذی طوی قبل أن یدخل مکة: ۱۷٦۸.

(۲۹۹٤) اسناده صحیح، مسند احمد: ٤/۳۰۸۔ وانظر الحدیث الآتی.

(۲۹۹۵) صحیح بخاری، کتاب الصلاة فی الثوب الاحمر، حدیث: ۳۵۵۳،٦۳٤،۳۷٦۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب سترة المصلی، حدیث: ۵۰۳۔ بطوله سنن ابی داؤد: ۵۲۰۔ مسند احمد: ٤/۳۰۸۔ وقد تقدم اطرافه برقم: ۸٤۱،۳۸۸.

وَضُوْئِهِ فَبَيْنَ نَاضِحٍ وَ نَائِلٍ ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ ، فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ ، هٰكَذَا وَ هٰكَذَا ، يَعْنِيْ يَمِيْناً وَ شِمَالًا ، قَالَ : ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ أَوْ حُلَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ ، فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ ، رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ الْمَرْأَةُ ، وَ الْحِمَارُ ، وَ الْكَلْبُ وَ رَاهَا لَا يَمْنَعُ . ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى أَتَى الْمَدِيْنَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے (اور اسے تقسیم کرنا شروع کیا) پس کچھ صحابہ کو پانی مل گیا اور کچھ کو صرف چند قطرے ہی نصیب ہوئے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنے چہرے کو دائیں اور بائیں جانب گھماتے تھے۔ پھر آپ کے لیے ایک چھوٹا نیزہ گاڑ دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے ایک خوبصورت سرخ چوغہ یا خوبصورت سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ گویا کہ میں آپ کی پنڈلی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ نے اس چھوٹے نیزے کو سترہ بنا کر ظہر اور عصر کی دو دو رکعات ادا کیں۔ عورتیں، گدھے اور کتے سترے کے پیچھے سے گزرتے رہے (اور آپ نے نماز مکمل کر لی)۔ پھر آپ مسلسل مدینہ منورہ پہنچنے تک دو رکعات نماز ہی پڑھتے رہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن اسحاق کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کے تمام طرق ایک دوسرے مقام پر بیان کر دیے ہیں۔

٢٩٩٦ ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ يَحْيٰى ـ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ . قَالَ : قُلْتُ لَهُ : هَلْ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً ؟ قَالَ : أَقَمْنَا بِهَا عَشْراً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر پر نکلے آپ ہمیں مدینہ منورہ واپس آنے تک دو دو رکعات ہی پڑھاتے رہے۔ جناب یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت انس سے پوچھا: کیا تم مکہ مکرمہ میں کچھ دن ٹھہرے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہم مکہ مکرمہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ مقام ابطح میں قیام کے دوران نماز ظہر، عصر اور مغرب وعشاء کا اہتمام مسنون ومستحب ہے اور مسافر حضرات اس جگہ نماز قصر کا اہتمام کریں گے۔

(٢٩٩٦) تقدم تخريجه برقم: ٩٥٦.

۲۷۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِدْلَاجِ بِالْاِرْتِحَالِ مِنَ الْحَصْبَةِ ، اِقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے اخیر رات میں محصب سے واپسی کے لیے سفر کرنا مستحب ہے

۲۹۹۷۔ ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا زِيَادٌ - يَعْنِي بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - ثَنَا مَنْصُوْرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ ، قَالَ الْأَسْوَدُ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ : لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْلِجاً مِنَ الْأَبْطَحِ وَ هُوَ يَصْعَدُ وَ أَنَا أَنْزِلُ أَوْ يَنْزِلُ وَ أَنَا أَصْعَدُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (عمرہ کرکے فارغ ہونے کے بعد) رات کے آخری پہر رسول اللہ ﷺ سے وادی ابطح میں اس وقت ملی جب آپ (مکہ مکرمہ کی طرف) چڑھ رہے تھے اور میں وادی میں اتر رہی تھی یا آپ اتر رہے تھے اور میں چڑھائی چڑھ رہی تھی۔

۲۹۹۸۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - ثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ فِي الْخَبَرِ : فَأَذَّنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ أَصْحَابِهِ - يَعْنِي مِنَ الْمُحَصَّبِ - فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَطَافَ بِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَرَكِبَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهاً إِلَى الْمَدِيْنَةِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے آپ نے وادی محصب میں اپنے صحابہ کو روانگی کا حکم دیا تو لوگ چل پڑے۔ پھر آپ صبح کی نماز کے وقت بیت اللہ شریف کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس کا طواف کیا پھر باہر آ کر سواری پر بیٹھے پھر آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ مقام ابطح سے رات کو صبح صادق سے قبل بھی روانہ ہونا مسنون ہے اور اندھیرے میں وہاں سے نکلنا افضل ہے۔

۳۸۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِطَوَافِ الْوَدَاعِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

طوافِ وداع کرنے کا حکم اس سلسلے میں مروی حدیث کے الفاظ عام ہیں مگر ان کی مراد مراد خاص ہے

(۲۹۹۷) كتاب الحج، باب الادلاج من المحصب، حديث: ۱۷۷۲۔ من طريق ابراهيم مطولا: ۱۷۶۲۔ وصحيح مسلم كتاب الحج باب بيان وجود الاحرام، حديث: ۱۲۱۱/۱۲۸۔ بمعناه.

(۲۹۹۸) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ (الحج اشهر المعلومات) حديث: ۱۵۶۰۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ۱۲۱۱/۱۲۳۔ سنن ابى داؤد: ۲۰۰۶۔ مسند احمد: ۲۰۶/۶۔ وقد تقدم برقم: ۹۶۲.

۲۹۹۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں۔

۳۰۰۰۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ ، عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَنْفِرْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہر طرف سے واپس چلے جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تم میں سے کوئی شخص آخری بار طواف (وداع) کیے بغیر واپس نہ جائے۔

۳۸۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهٗ خَاصٌّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ : لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ ، خَلَا الْحَائِضِ ، بِذِكْرِ لَفْظَةٍ عَامٍّ مُرَادُهَا خَاصٌّ فِيْ ذِكْرِ الْحُيَّضِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گزشتہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''کوئی بھی شخص آخری بار بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر واپس نہ جائے'' سے آپ کی مراد حائضہ عورتوں کے علاوہ لوگ ہیں لیکن اس سلسلے میں وارد حدیث میں حائضہ عورت کا ذکر عام ہے اور مراد خاص ہے

۳۰۰۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ حَجَّ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص حج کرے تو وہ مکہ مکرمہ میں آخری کام بیت اللہ شریف کا طواف کرے، سوائے حائضہ عورتوں کے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں

(۲۹۹۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: ۱۷۵۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، حدیث: ۱۳۲۸۔ سنن کبرٰی نسائی: ۴۱۸۵۔ مسند الحمیدی: ۵۰۲.

(۳۰۰۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، حدیث: ۱۳۲۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۷۰۔ مسند احمد: ۲۲۲/۱۔ وانظر الحدیث السابق.

(۳۰۰۱) سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی المرأة تحیض بعد الافاضة، حدیث: ۹۴۴۔ سنن کبرٰی نسائی: ۴۱۸۲۔ من طریق عیسٰی بهذا الاسناد.

(طواف وداع نہ کرنے کی) رخصت دی ہے۔

۳۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلْحُيَّضِ فِي النَّفْرِ بِلَا وَدَاعٍ إِذَا كُنَّ قَدْ أَفَضْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حِضْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے حائضہ عورتوں کو بغیر طواف وداع کیے روانگی کی اجازت اس وقت دی ہے جب وہ اس سے پہلے طواف افاضہ کر چکی ہوں پھر انھیں حیض آیا ہو

۳۰۰۲۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ صَفِيَّةَ حَاضَتْ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) فَقُلْتُ: إِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ. قَالَ: ((فَلَا إِذاً، فَلْتَنْفِرْ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی۔ آپ نے پوچھا ”کیا وہ ہمیں روانگی سے روک دے گی“ میں نے عرض کیا: انھیں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں۔ انھیں روانہ ہونا چاہیے۔

فوائد: ......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حائضہ کے سوا تمام حجاج کرام پر بیت اللہ کا الوداعی طواف واجب ہے، البتہ حائضہ عورت سے یہ فرض ساقط ہے اور اسے چھوڑنے پر اس پر قربانی لازم نہیں آتی، شافعی، مالک، ابوحنیفہ، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۸۹)

۲۔ مکہ کے رہائشی اور حائضہ عورتوں پر طواف وداع واجب نہیں اور اس فریضہ کی عدم ادائیگی ان پر کوئی فدیہ بھی عائد نہیں ہوتا۔ (فقه السنه: ۱/ ۶۶۸)

۳۸۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ وَ الذِّكْرِ وَ الدُّعَاءِ فِيْهَا

کعبہ میں داخل ہونا اور وہاں اللہ کا ذکر کرنا اور دعا مانگنا مستحب ہے

۳۰۰۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ - أَخْبَرَنَا ....

ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ

جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ تمھیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونے کا تمھیں حکم نہیں دیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیت

(۳۰۰۳) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول الکعبة للحاج، حدیث: ۱۳۳۰۔ وقد تقدم برقم: ۴۳۲۔

الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا ، قُلْتُ نَوَاحِيهَا ، أَزَوَايَاهَا ؟ قَالَ : بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ .

اللہ شریف میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے انھیں یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کی تمام جوانب میں دعائیں مانگیں میں نے پوچھا: جوانب سے اس کے کونے مراد ہیں؟ انھوں نے فرمایا: بلکہ بیت اللہ شریف کے ہر قبلہ کی جانب دعائیں کیں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف وداع کے بعد کعبہ میں داخل ہو کر اس کے تمام کناروں میں دعا کرنا مسنون و مستحب ہے۔

۳۸۴..... بَابُ وَضْعِ الْوَجْهِ وَ الْجَبِيْنِ عَلَى مَا اسْتُقْبِلَ مِنَ الْكَعْبَةِ عِنْدَ دُخُوْلِهَا وَ الذِّكْرِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ

بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر کعبہ کی دیوار پر چہرہ اور پیشانی رکھنا اور ذکر الٰہی و استغفار کرنا

٣٠٠٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ثَنَا عَطَاءٌ ، ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ ، وَ الْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ، فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابَ بَابَ الْكَعْبَةِ . وَ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ، وَ سَأَلَهُ ، وَ اسْتَغْفَرَ ، ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ ، فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَ جَسَدَهُ عَلَى الْكَعْبَةِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ، وَ اسْتَغْفَرَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے دروازہ بند کر دیا ۔اس وقت بیت اللہ شریف چھ ستونوں پر قائم تھا۔ آپ کعبہ شریف کے دروازے کے قریبی دوستونوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور بخشش طلب کی ۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کعبہ شریف کی پچھلی دیوار کے سامنے آ گئے، آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور جسم مبارک کعبہ شریف کی دیوار پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اپنے لیے مغفرت و بخشش کا سوال کیا، پھر آپ کعبہ شریف

(٣٠٠٤) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب الذكر والدعاء فی البیت، حديث: ٢٩١٧۔ مسند احمد: ٥/٢١٠۔ صحيح ابن حبان: ٢١٩٧.

كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ ، وَالتَّهْلِيْلِ ، وَالتَّسْبِيْحِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ خَارِجٌ مِنَ الْبَيْتِ ، وَقَالَ : ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ، هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)).

کے ہر ہر کونے میں گئے، اس کی طرف منہ کرکے تکبیریں پڑھیں، لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی ثنا بیان کی اور اس سے التجائیں کیں اور استغفار کیا۔ پھر آپ نے کعبہ شریف سے باہر نکل کر کعبہ شریف کے سامنے دو رکعات ادا کیں، اور فرمایا: ”یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔“

٣٠٠٥۔ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيِّ ، ح وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، ح وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الْحَرْفِ وَالشَّيْءِ .

امام صاحب نے اپنے چار اساتذہ کی سند سے عبدالملک بن ابی سلیمان کی مذکورہ بالا طویل روایت بیان کی ہے۔ بعض دفعہ تھوڑا بہت راویوں کا اختلاف ہوا ہے۔

٣٨٥..... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالْمَسْأَلَةِ ، وَالْاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ

کعبہ شریف کے ہر ہر رکن کے پاس تکبیر، تہلیل، تحمید، دعائیں اور استغفار کرنے کا بیان

٣٠٠٦۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ ....

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے۔ پھر

(٣٠٠٥) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب وضع الوجه والصدر علی ما استقبل...... حدیث: ٢٩١٨۔ مسند احمد: ٥/٢٠٩۔ وانظر الحدیث السابق.

(٣٠٠٦) انظر الحدیث السابق.

وَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَرْكَانِ الْبَيْتِ ، يَسْتَقْبِلُ كُلَّ رُكْنٍ مِنْهَا بِالتَّكْبِيرِ وَ التَّهْلِيلِ وَ التَّحْمِيدِ ، وَ سَأَلَ اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَهُ . وَ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ بیت اللہ شریف کے ہر ہر کونے میں تشریف لائے آپ ہر رکن کی طرف منہ کر کے اَللّٰهُ اَكْبَر ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے ، اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور دعائیں مانگتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

فوائد :......۱۔طواف وداع کرنے والا کا ملتزم (رکن اور باب کعبہ کے درمیان) میں کھڑا ہونا اور دیوار کعبہ سے چہرہ اور سینہ لگا کر اللہ عزوجل سے دعا کرنا مستحب ہے۔(المغنی : ۳/ ۴۹۳)

۲۔ ارکان کعبہ میں سے ہر رکن کے قریب تکبیر وتہلیل، تسبیح وتحمید اور استغفار کرنا مشروع ہے۔

۳۸۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّجُودِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْكَعْبَةِ ، وَ الْجُلُوسِ بَعْدَ السَّجْدَةِ وَ الدُّعَاءِ

کعبہ شریف میں داخل ہو کر دوستونوں کے درمیان سجدہ کرنا اور سجدہ کرنے کے بعد بیٹھنا اور دعائیں مانگنا مستحب ہے

۳۰۰۷۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، عَنْ مُحَمَّدٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ ۔ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ : أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ ، وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَخِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَهَا خَرَّ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ سَاجِداً ، ثُمَّ قَعَدَ ، فَدَعَا وَ لَمْ يُصَلِّ .

امام مجاہد اور عطاء کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے، مجھے میرے بھائی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ دوستونوں کے درمیان سجدے میں گر گئے ۔ پھر آپ بیٹھ گئے ،آپ نے دعائیں مانگیں اور نماز نہیں پڑھی۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دخول کعبہ کے وقت دوستونوں کے درمیان سجدہ کرنا اور نماز پڑھے بغیر سجدہ کے بعد بیٹھنا اور دعا کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۸۷..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے

وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْخَبَرَ الَّذِي يَجِبُ قُبُولُهُ هُوَ خَبَرُ مَنْ

(۳۰۰۷) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱/ ۲۱۱۔

يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَ سَمَاعِهِ وَ كَوْنِهِ ، لا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ وَ يَدْفَعُهُ ، وَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : "وَلَمْ يُصَلِّ"، نَافٍ لِصَلاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، لا مُثْبِتٌ خَبَراً . وَ مَنْ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهَا مُثْبِتٌ فِعْلًا . مُخْبِرٌ بِرُؤْيَةِ فِعْلٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَالْوَاجِبُ مِنْ طَرِيْقِ الْعِلْمِ وَ الْوَقْفِ ، قَبُوْلُ خَبَرِ مَنْ أَعْلَمَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهَا ، دُوْنَ مَنْ نَفٰى أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيهَا ، وَ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ بَيَّنْتُهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِي جُمْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ .

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں متعدد مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ جس روایت کو قبول کرنا واجب ہے وہ اس شخص کی روایت ہے جو کسی واقعہ کے رونما ہونے ،اسے سننے اور دیکھنے کی خبر دے، نہ کہ اس شخص کی روایت جس کا راوی کسی چیز کے نہ ہونے کی خبر دے اور اس کا انکار کرے۔ حضرت فضل بن عباس کا یہ قول: ''آپ نے بیت اللہ کے اندر نماز نہیں پڑھی'' نبی کریم کی نماز کی نفی کرتا ہے اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اور جس راوی نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی ہے وہ مثبت ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کے فعل کو دیکھنے کی خبر دے رہا ہے۔ لہٰذا علمی اعتبار سے اسی راوی کی خبر قبول کرنا واجب ہے جس نے بتایا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے۔ اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی جو نبی کریم کی نماز کی نفی کرتا ہے۔

یہ ایک طویل مسئلہ ہے جسے میں اپنی کتب میں متعدد مواقع پر بیان کر چکا ہوں اور علمائے کرام کا اس اصول کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

۳۰۰۸۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ......

عَنْ بِلَالٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ . وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ .

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے۔

۳۸۸..... بَابُ ذِكْرِ الْمَكَانِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس مقام کا ذکر جہاں بیت اللہ کے اندر نبی ﷺ نے نماز پڑھی

(۳۰۰۸) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء في الصلاة في الكعبة، حديث : ۸۷٤۔ مسند احمد : ۱٥/٦۔

٣٠٠٩۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى بَعِيْرٍ ، وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و مَعَهُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ بِلَالٌ ، فَلَمَّا جَاءَ الْبَيْتَ أَرْسَلَ ابْنُ طَلْحَةَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَهُ فَدَخَلَ الرَّسُوْلُ ﷺ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَمَكَثُوْا فِيْهِ طَوِيْلًا ، وَ أَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَدَرُوا الْبَيْتَ ، فَسَبَقَهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَ آخَرُ مَعَهُ ، فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَأَرَاهُ أَيْنَ صَلَّى ؟ وَلَمْ يَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ پر سوار ہو کر تشریف لائے اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے جب آپ بیت اللہ شریف کے پاس پہنچے تو عثمان بن طلحہ نے بیت اللہ شریف کی چابی منگوا کر بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ، حضرت بلال، اسامہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہو گئے اور بڑی دیر تک اندر ٹھہرے رہے۔ اور انھوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام تیزی کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف آئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک اور صحابی ان سب سے پہلے پہنچ گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہ جگہ دکھائی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔ لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سوال نہیں کیا کہ آپ نے کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔"

٣٠١٠۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَبَّاسِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ ، قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ ، سَمِعَهُ مِنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر سوار ہو کر

(٣٠٠٩) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الصلاة في الكعبة، حديث: ٥٠٥،١٥٩٩۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج، حديث: ١٣٢٩۔ سنن ابی داؤد: ٢٠٢٣۔ سنن نسائی: ٧٥٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٦٣۔ مسند احمد: ١٣٨/٢.

(٣٠١٠) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب الابواب والغلق للكعبة والمساجد، حديث: ٤٦٨۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج، حديث: ١٣٢٩/٣٩٠۔ مسند احمد: ٥/٦۔ وانظر الحديث السابق.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ هُوَ عَلٰى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ ، حَتّٰى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ ، فَذَهَبَ إِلٰى أُمِّهِ ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ ، فَقَالَ : لَتُعْطِيَنِّيهِ ، أَوْ لَيَخْرُجَنَّ السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي ، فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، فَفَتَحَ الْبَابَ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دَخَلَ مَعَهُ عُثْمَانُ وَ بِلَالٌ وَ أُسَامَةُ فَأَجَافُوا الْبَابَ مَلِيًّا ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَ كُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا فَبَدَرَ النَّاسُ ، فَبَدَرْتُهُمْ ، فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ ، قَالَ : يَا بِلَالُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : بَيْنَ الْعُمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ، وَ نَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو .

مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ نے اپنی اونٹنی کعبہ شریف کے صحن میں بٹھائی پھر عثمان بن طلحہ کو چابی لانے کا حکم دیا تو وہ اپنی والدہ کے پاس چابی لینے گیا، اس کی والدہ نے چابی دینے سے انکار کردیا وہ کہنے لگے: تم ضرور چابی دے دو وگرنہ تلوار میری کمر کے پار ہو جائے گی (مجھے قتل کردیا جائے گا) تو اس نے اسے چابی دے دی پھر اس نے بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا تو نبی کریم ﷺ اندر داخل ہو گئے۔ پھر انھوں نے کچھ دیر دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں طاقتور جوان آدمی تھا۔ لوگوں نے بیت اللہ شریف کی طرف جلدی کی تو میں ان سب سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کے دروازے پر کھڑے پایا۔ میں نے پوچھا: اے بلال! رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اگلے دو ستونوں کے درمیان پڑھی ہے لیکن میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ یہ روایت محمد بن عمرو کی ہے۔

۳۸۹..... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَقَامِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ

اس مقدار اور فاصلے کا بیان جو نبی کریم ﷺ کی جائے نماز اور کعبہ شریف کی دیوار کے درمیان تھا

۳۰۱۱۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ : فِي مُقَدَّمِ الْبَيْتِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْحَائِطِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ أَوْ قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ . شَكَّ أَبُوْ عَامِرٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ نے بیت اللہ شریف کے اگلے حصے میں نماز پڑھی ہے۔ آپ کے اور کعبہ شریف کی

(۳۰۱۱) اسناده صحيح، مسند احمد: ٦/١٣۔ وانظر الحديث السابق.

دیوار کے درمیان تین ہاتھ یا تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔
حدیث کے راوی ابوعامر کو ان الفاظ میں شک ہے۔

فوائد:......ا۔ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نفل نماز ادا کرنا مسنون عمل ہے۔
۲۔ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی مسنون جگہ یہ ہے کہ کعبہ میں داخل ہو کر دو ستون بائیں جانب ہوں، ایک ستون دائیں جانب ہو اور تین ستون پیچھے ہوں۔

۳۹۰..... بَابُ الْخُشُوْعِ فِي الْكَعْبَةِ إِذَا دَخَلَهَا الْمَرْءُ ، وَ النَّظْرِ إِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ إِلَى الْخُرُوْجِ مِنْهَا

آدمی جب بیت اللہ میں داخل ہو تو اس پر خشوع خضوع کی کیفیت ہونی چاہیے اور بیت اللہ سے واپس نکلنے تک نگاہیں سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہئیں

۳۰۱۲۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مَالِكٍ الْاَخْمِيُّ التِّنِّيْسِيُّ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ ، ثَنَا مُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ....

عَـنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ : عَجَباً لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ كَيْفَ يَرْفَعُ بَصَرَهٗ قِبَلَ السَّقْفِ ، يَدَعُ ذٰلِكَ إِجْلَالًا لِلّٰهِ وَ إِعْظَاماً . دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ مَا خَلَفَ بَصَرُهٗ مَوْضِعَ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهَا .

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں: مسلمان آدمی پر تعجب ہے کہ جب وہ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوتا ہے تو اپنی نگاہیں چھت کی طرف کیسے اٹھاتا ہے۔ وہ یہ کام اللہ کے جلال اور عظمت کے اقرار کے لیے کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تھے تو آپ نے اپنی نظریں اپنے سجدے کی جگہ جمائے رکھی تھیں حتی کہ آپ باہر تشریف لے آئے۔

۳۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ إِذْ دُخُوْلُهَا دُخُوْلًا فِيْ حَسَنَةٍ ، وَ خُرُوْجاً مِنْ سَيِّئَةٍ ، مَغْفُوْراً لِلدَّاخِلِ

کعبے شریف کے اندر داخل ہونا مستحب ہے کیونکہ کعبہ میں داخلے پر آدمی نیکی کا مستحق ہو جاتا ہے اور گناہ سے نکل جاتا ہے اور اسے بخش دیا جاتا ہے

۳۰۱۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ

(۳۰۱۲) اسناده ضعيف، احمد عیسیٰ بن زید راوی ضعیف ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۷۹۔ سنن كبرى بيهقي: ۵/۱۵۸.

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ ، وَ خَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْراً لَهُ)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو وہ نیکی میں داخل ہو گیا اور وہ برائیوں سے بخشش حاصل کر کے نکل گیا۔“

۳۹۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَ الْكَعْبَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بیت اللہ شریف میں داخل ہونا واجب نہیں ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ بَعْدَ دُخُوْلِهٖ إِيَّاهَا أَنَّهُ وَدَّ إِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَهَا مَخَافَةَ أَتْعَابِ أُمَّتِهٖ بَعْدَهُ ، وَ هٰذَا كَتَرْكِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ وَ الَّذِيْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَّفْعَلَهُ لِإِرَادَةِ التَّخْفِيْفِ عَلٰى أُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اگر آپ داخل نہ ہوتے تو زیادہ بہتر تھا، آپ نے یہ خواہش اس خدشے کے پیش نظر کی کہ یہ عمل آپ کی امت کے لیے مشقت کا باعث ہوگا۔ اور یہ بات بھی آپ نے اپنی امت کی آسانی کے لیے فرمائی تھی جیسا کہ آپ بعض نفلی کام پسند ہونے کے باوجود امت کی مشقت کے ڈر سے چھوڑ دیتے تھے۔

۳۰۱۴۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَ هُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبَ النَّفْسِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَ هُوَ حَزِيْنٌ . فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِيْ وَ أَنْتَ كَذَا وَ كَذَا . قَالَ : ((إِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ ، وَدِدْتُّ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ أَتْعَبْتُ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے تو آپ بڑے خوش و خرم اور ہشاش بشاش تھے۔ پھر آپ میرے پاس واپس آئے تو آپ بڑے غمگین تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرے پاس سے بڑے خوش اور مسرور گئے تھے (اور اب آپ افسردہ نظر آرہے ہیں) آپ نے فرمایا: ”میں کعبہ شریف میں داخل ہوا ہوں، میری خواہش ہے کہ میں داخل نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد امت کو تکلیف اور

(۳۰۱۳) اسناده ضعيف، عبداللہ بن مؤمل راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ۱۹۱۷۔ شعب الايمان للبيهقي: ۴۰۵۳۔ مجمع الزوائد: ۲۹۳/۳۔ بحواله طبرانی البزار.

(۳۰۱۴) اسناده ضعيف، اسماعيل بن عبدالملك راوی ضعيف هے۔ الضعيفة: ۳۳۴۶۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب فی دخول الكعبة، حديث: ۲۰۲۹۔ سنن ترمذی: ۸۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۶۴۔ مسند احمد: ۱۳۷/۶۔

مشقت میں ڈال دیا ہے۔"

۳۹۳..... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا

کعبہ شریف سے نکلنے کے بعد اس کے دروازے کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے

۳۰۱۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ـ أَخْبَرَنَا ....

ابْـنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ : سَمِعْتَ ابْـنَ عَبَّـاسٍ يَقُوْلُ : إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ ، فَـلَـمْ تُـؤْمَـرُوْا بِـدُخُوْلِهِ ، ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ يَـنْهَـى عَـنْ دُخُوْلِهِ ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَخْبَـرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَـعَ فِـيْ قِبَـلِ الْبَيْـتِ رَكْعَتَيْنِ ، وَقَـالَ : ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)) .

جناب ابن جریج کہتے ہیں : میں نے امام عطاء سے کہا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بلاشبہ تمھیں طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمھیں بیت اللہ شریف میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا ہے : مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے، پھر جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے سامنے دو رکعات ادا کیں اور فرمایا: "یہ قبلہ ہے۔"

۳۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس جگہ کا ذکر جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ سے باہر تشریف لانے کے بعد نماز پڑھی تھی

۳۰۱۶۔ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، ثَنَا سَيْفٌ ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُجَاهِداً يُحَدِّثُ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَرَجَ ، وَإِذَا بِلَالٌ قَـائِمٌ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ . قَالَ ، قُـلْتُ : يَا بِلَالُ ، أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ هَا هُنَا . قَالَ : ثُمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے جب میں وہاں پہنچا تو آپ باہر تشریف لا چکے تھے جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ میں نے کہا: اے بلال ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب

(۳۰۱۵) تقدم تخریجه برقم: ۳۰۰۳.

(۳۰۱٦) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب قوله تعالی (واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی) حدیث: ۳۹۷۔ وقد تقدم برقم: ۳۰۰۹.

خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْحَجَرِ وَ الْبَابِ قَالَ: فَكَانَ مُجَاهِداً يَصِفُهَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : يُرِيْدُ فَكَانَ مُجَاهِداً يَصِفُهَا أَيْ صَلَاتَهُ فِي الْكَعْبَةِ أَنَّهُ صَلّٰى بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ .

دیا: یہاں پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں: پھر آپ باہر تشریف لائے تو حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان دو رکعات نماز پڑھی، جناب سیف کہتے ہیں: امام مجاہد بتاتے تھے کہ آپ نے بنی مخزوم کے دروازے کی جانب والے ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد یہ ہے کہ امام مجاہد کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں ان دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی جو بنی مخزوم کے دروازے والی سمت میں تھے۔

فوائد :...... کعبہ میں داخل ہونے کے بعد وہاں سے نکلنے کے بعد باب بنو مخزوم کے دو ستونوں کے درمیان باب کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھنا مسنون و مستحب ہے۔

۳۹۵..... بَابُ الْتِزَامِ الْبَيْتِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْكَعْبَةِ إِنْ كَانَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ مِنَ الشَّرْطِ الَّذِيْ اشْتَرَطْنَا فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ

کعبہ شریف سے نکلنے کے بعد بیت اللہ شریف کو چمٹنے لپٹنے کا بیان بشرطیکہ یزید بن ابی زیاد ہماری اس شرط پر پورا اترتا ہو جو ہم نے کتاب کے شروع میں ذکر کی تھی

۳۰۱۷۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، قَالَ ، قُلْتُ : لَأَلْبَسُ ثِيَابِيْ .

وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ح وَ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ يَزِيْدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، ....

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ، فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ ، وَ انْطَلَقْتُ ، وَ قَدْ خَرَجَ

حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا، میں نے دل میں کہا: مجھے اپنے کپڑے پہن لینے چاہئیں۔ دوسری روایت میں ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۰۱۷) اسنادہ حسن لغیرہ، الصحیحۃ: ۲۱۳۸۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب الملتزم، حدیث: ۱۸۹۸۔ مسند احمد: ۳/۴۲۱.

مِنَ الْبَيْتِ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ مُسْتَلِمُوْنَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ، وَاضِعِيْ خُدُوْدَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ . وَ إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الْبَابَ ، فَدَخَلْتُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَقُلْتُ : كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوْا : صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ السَّارِيَةِ الَّتِيْ قُبَالَةَ الْبَيْتِ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ .

مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے میں بھی اپنے کپڑے پہن کر (آپ کو دیکھنے کے لیے) چلا گیا اس وقت تک آپ بیت اللہ شریف سے باہر تشریف لا چکے تھے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کرام حجر اسود سے حطیم تک کے درمیانی حصے کا استلام کر رہے تھے اور انھوں نے اپنے رخسار بیت اللہ شریف کے ساتھ لگائے ہوئے تھے۔ اچانک نبی اکرم ﷺ دروازے کے پاس سے گزرے تو میں نے دو آدمیوں کے درمیان گھس کر کہا: نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف میں کیا عمل کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا: آپ نے بیت اللہ شریف کے سامنے والے ستون کے پاس دو رکعات پڑھی ہیں۔ یہ روایت جناب ابن فضیل کی ہے۔

۳۹۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ دُخُوْلُ الْكَعْبَةِ إِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

جب بیت اللہ شریف میں داخل ہونا ممکن نہ ہو تو حطیم میں نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا جزو ہے

بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ . أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَّسْمَعَ بِهٰذَا الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ لَفْظَهُ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، بَعْضُ النَّاسِ فَيَتَوَهَّمُ أَنَّ جَمِيْعَ الْحِجْرِ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا بَعْضُهُ .

اس سلسلے میں وارد روایت کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے، مجھے ڈر ہے کہ اس روایت کو سن کر بعض لوگوں کو وہم ہو سکتا ہے کہ حطیم کا سارا علاقہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔

۳۰۱۸۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا . ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيْ فِيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے یہ بات بڑی محبوب تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر اس میں نماز ادا

(۳۰۱۸) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الصلاۃ فی الحجر، حدیث: ۲۰۲۸۔ سنن ترمذی: ۸۷۶۔ سنن نسائی: ۲۹۱۵۔ مسند احمد: ۹۲/۶۔

بِيَدِيْ ، فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ ، فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَو الْكَعْبَةَ اسْتَقْصَرُوْا ، فَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ ، فَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تُصَلِّيْنَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ)).

کروں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! جب تمھاری قوم نے بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا تو ان کا خرچ کم ہو گیا اس لیے انھوں نے حطیم کو بیت اللہ کی تعمیر سے باہر نکال دیا۔ لہٰذا جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھ لو کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ کا حصہ ہے۔''

٣٠١٩۔ وَثَنَا الرَّبِيْعُ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ لَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِهِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، وَحَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَوْلَا حَدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَأَدْخَلْتُ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي هِيَ مِنْ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ فِي الْكِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں حطیم کو بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ان الفاظ کے مشابہ روایت کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہے جس کے الفاظ عام اور مراد خاص ہے۔

٣٩٧..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ ، لَا جَمِيْعَهُ

اس بات کا بیان کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا جزو ہے، سارا حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ نہیں ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : "وَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ ، بَعْضَهُ لَا جَمِيْعَهُ ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْإِسْمَ بِإِسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ الشَّيْءِ .

اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''قریش نے حطیم کو بیت اللہ کی تعمیر سے باہر نکال دیا تھا'' سے آپ کی مراد سارا حطیم نہیں بلکہ اس کا کچھ حصہ ہے۔ اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ الف لام کے ساتھ معرفہ بننے والا اسم کل کا معنی دینے کی بجائے بعض کا معنی بھی دیتا ہے (جیسا کہ الحطیم یا الحجر سے سارا حطیم مراد نہیں حالانکہ اس پر الف لام معرفہ کا آیا ہوا ہے)۔

٣٠٢٠۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ ،

(٣٠١٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٧٤٢.

سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ ، قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى أُدْخِلَ فِيْهِ مَا أَخْرَجُوْا مِنْهُ فِي الْحِجْرِ ، فَإِنَّهُمْ عَجَزُوْا عَنْ نَفَقَتِهِ ، وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ ، بَابًا شَرْقِيًّا وَّبَابًا غَرْبِيًّا ، وَأَلْصَقْتُهٗ بِالْأَرْضِ ، وَوَضَعْتُهٗ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ)) . قَالَ : فَكَانَ ذَاكَ الَّذِيْ دَعَا ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلٰى هَدْمِهٖ وَبِنَائِهٖ . قَالَ فَشَهِدْتُّهٗ حِيْنَ هَدَمَهٗ وَبَنَاهُ فَاسْتَخْرَجَ أَسَاسَ الْبَيْتِ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ مُتَلَاحِكَةً . قَالَ أَبِيْ ، فَقُلْتُ لِيَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَطُوْفُ مَعَهٗ : أَرِنِيْ مَا أَخْرَجُوْا مِنَ الْحِجْرِ مِنْهُ ؟ قَالَ : أُرِيْكَهُ الْآنَ . فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيْهِ ، قَالَ : هٰذَا الْمَوْضِعُ . قَالَ أَبِيْ : فَحَزَرْتُهٗ نَحْوَ مِنْ سِتَّةِ أَذْرُعٍ . وَهٰكَذَا رَوٰى مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تمھاری قوم نئی نئی جاہلیت سے نکل کر مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں بیت اللہ شریف کو گرا کر حطیم کا وہ حصہ اس میں شامل کر دیتا جو انھوں نے باہر نکال دیا تھا کیونکہ ان کا خرچ کم پڑ گیا تھا اس لیے وہ اسے تعمیر نہ کر سکے تھے۔ میں بیت اللہ شریف کے دو دروازے بناتا۔ ایک مشرق کی جانب اور ایک مغربی جانب اور اسے زمین کے برابر تعمیر کرتا۔ اور میں اسے حضرت ابرہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بناتا، راوی کہتا ہے: آپ کے اس فرمان کی وجہ سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے (اپنے عہد حکومت میں) بیت اللہ شریف کو گرا کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کر دیا۔ جناب یزید بن رومان کہتے ہیں: جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ شریف کو گرا کر تعمیر کیا تو میں ان کے ساتھ موجود تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کی بنیادیں نکالیں تو وہ بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح تھیں۔ جناب جریر کہتے ہیں: میں نے یزید بن رومان سے کہا جبکہ میں اس وقت ان کے ساتھ طواف کر رہا تھا: مجھے حطیم کا وہ حصہ دکھاؤ جو قریش نے بیت اللہ کی تعمیر سے نکال دیا تھا؟ انھوں نے کہا: میں ابھی تمھیں وہ حصہ دکھاتا ہوں۔ جب وہ اس حصے کے قریب پہنچے تو فرمایا: یہ ہے وہ جگہ۔ جناب جریر کہتے ہیں: میں نے اسے ناپا تو وہ تقریباً چھ ہاتھ جگہ تھی۔

٣٠٢١۔ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ . وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ

(٣٠٢٠) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها، حديث: ١٣٣٣/٤٠١۔ سنن نسائی: ٢٩١٣۔ مسند احمد: ١٧٩/٦۔ وقد تقدم برقم: ٢٧٢٦.

بْنُ حَازِمٍ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . فَقَالَ ، قَالَ يَزِيْدُ : قَدْ شَهِدْتُّ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ . حَدَّثَنَاهُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَرِوَايَةُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ رَوْمَانَ قَدْ سَمِعَ الْخَبَرَ مِنْهُمَا جَمِيْعاً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا: پھر مکمل حدیث بیان کی جناب یزید کہتے ہیں :جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ شریف کو گرایا تو میں بھی وہاں موجود تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں : یزید بن ہارون کی روایت اس بات کی دلیل ہے کہ یزید بن رومان نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر دونوں سے سنی ہے۔

٣٠٢٢ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّازِقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ....

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كَانَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَبْنِيَّةٌ بِالرَّضْمِ ، لَيْسَ فِيْهِ مَدَرٌ ، وَ كَانَتْ قَدْرُ مَا يَقْتَحِمُهَا الْعُنَّاقُ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ قِصَّةِ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ جَيْشُ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ فَذَكَرَ حَرِيْقَهَا فِيْ زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَإِنَّهُمْ تَرَكُوْا مِنْهَا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ فِي الْحِجْرِ ضَاقَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ وَ الْخَشَبُ)) وَ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ ، وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً .

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں بیت اللہ شریف خالص پتھروں کے ساتھ تعمیر کیا ہوا تھا اس میں گارا وغیرہ نہیں لگایا گیا تھا۔اور اس کی اونچائی صرف اتنی تھی کہ بکری کا بچہ پھلانگ سکتا تھا۔ پھر انھوں نے کعبہ شریف کی تعمیر کے بارے میں مکمل حدیث بیان کی ۔اور فرمایا: جب حصین بن نمیر کا لشکر حملہ آور ہوا اور اس نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں بیت اللہ شریف کو جلا دیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''اگر تمھاری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ شریف کو گرا دیتا (اور نئی تعمیر میں حطیم کو شامل کر دیتا) کیونکہ قریش کے پاس خرچ اور لکڑی کم ہوگئی تھی تو انھوں نے حطیم کا سات ہاتھ حصہ تعمیر سے نکال دیا تھا۔'' جناب ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، پھر طویل قصہ بیان کیا۔

٣٠٢٣ـ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ـ يَعْنِي مُحَمَّدَ ـ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ،

(٣٠٢١) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل مكة وبنائها، حديث : ١٥٨٦ ـ سنن نسائی : ٢٩٠٦ ـ مسند احمد : ٢٣٩/٦.

(٣٠٢٢) اسناده صحيح، مصنف عبدالرزاة: ١٠٢/٥،١٠٦ ـ مطولاً.

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَ الْوَلِيْدَ بْنَ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ ، قَالَ ، قَالَ ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِيْ خِلَافَتِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ : مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ - سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا . قَالَ الْحَارِثُ : بَلَى ، أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا . قَالَ : سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا ؟ ، قَالَتْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، : ((إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ ، وَ إِنِّيْ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ ، فَإِنْ بَدَأَ لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِيْ أَنْ يَبْنُوْهُ فَهَلُمِّيْ فَلَأُرِيْكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ ، فَأَرَاهَا قَرِيْباً مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ . وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

جناب عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں حارث بن عبداللہ ان کے پاس ایک قاصد کی حیثیت سے حاضر ہوئے تو عبدالملک نے کہا: میرا خیال نہیں کہ حضرت ابوخبیب عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث سنی ہوگی جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے سنی ہے، حارث کہتے ہیں: کیوں نہیں وہ حدیث تو میں نے بھی اماں جی سے سنی ہے اس نے پوچھا: تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اماں جی فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”بے شک تیری قوم نے بیت اللہ کی بنیادوں کو چھوٹا کر دیا تھا (کیونکہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے حلال مال ختم ہوگیا تھا) اور اگر یہ لوگ نئے نئے شرک سے نکل کر مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو بے شک میں ان کا چھوڑا ہوا حصہ دوبارہ تعمیر کرا دیتا لہٰذا اگر میرے بعد تیری قوم اس حصے کو بیت اللہ شریف کی بنیادوں میں شامل کرنے کا ارادہ کرے تو آؤ میں تمھیں وہ جگہ دکھا دوں جو انھوں نے بیت اللہ سے نکال دی تھی۔ تو آپ نے اماں جی کو تقریباً سات ہاتھ جگہ دکھائی۔ یہ روایت عبداللہ بن عبید کی ہے۔ انھوں نے مکمل قصہ بیان کیا تھا۔

فوائد :......۱۔ جب مصلحت وفساد باہم تعارض ہوں اور ان کو حیطہ عمل میں لانا مشکل ہو تو ان میں سے اہم فعل پر عمل کیا جائے گا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کعبہ کو گرانے میں مصلحت تھی، لیکن اس کو گرانا بڑے فساد کا باعث تھا، کیونکہ کچھ نو مسلم افراد کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا شدید خطرہ تھا، کیونکہ یہ کعبہ کی فضیلت کا اعتقاد رکھتے تھے اور اس کی تبدیلی کو عظیم تبدیلی خیال کرتے تھے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی تعمیر نو کا یہ منصوبہ ترک کر دیا۔

(۳۰۲۳) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها، حديث : ۴۰۳/۱۳۳۳۔ وقد تقدم برقم: ۲۷۴۱.

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ ہوئی ہے (۱) پہلی مرتبہ کعبہ کی تعمیر فرشتوں نے کی۔ (۲) پھر ابراہیم علیہ السلام نے۔ (۳) بعد ازاں قریش نے دور جاہلیت میں، اس وقت نبی ﷺ اس تعمیر میں شریک تھے اور آپ کی عمر پینتیس یا پچیس سال تھی۔ (۴) پھر اس کی تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کی۔ (۵) اس کی بعد تعمیر کعبہ کا اہتمام حجاج بن یوسف نے کیا اور کعبہ اب اسی تعمیر پر قائم ہے اور ایک قول ہے کہ اس کے بعد بھی دو یا تین مرتبہ کعبہ کی تعمیر ہوئی ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۹۰)

۳۔ مقام حجر کا کچھ حصہ پانچ یا سات ہاتھ کا رقبہ بیت اللہ میں شامل ہے۔ قریش نے سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا۔

۴۔ مقام حجر کے اس حصہ میں نماز ادا کرنا کعبہ میں ہی نماز ادا کرنا ہے۔

۳۹۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِيْ ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ مَضْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایامِ تشریق گزر جانے کے بعد ذوالحجہ ہی میں عمرہ کرنا جائز ہے

۳۰۲٤۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ....

ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، قَالَ :وَ كَانَ النَّاسُ يُحَلِّقُوْنَ فِي الْحَجِّ ، ثُمَّ يَعْتَمِرُوْنَ عِنْدَ النَّفْرِ . فَيَقُوْلُ مَا يُحَلِّقُ هٰذَا ؟ فَنَقُوْلُ لِأَحَدِهِمْ : أَمِرَّ الْمُوْسٰى عَلٰى رَأْسِكَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوائے تھے۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں: لوگ حج کے موقع پر سر کے بال منڈواتے تھے، پھر منٰی سے واپس روانہ ہوتے وقت عمرہ ادا کرتے تھے تو کہتے: اب یہ کیا مونڈے گا؟ تو ہم ایک دوسرے سے کہتے: اپنے سر پر استرا پھیر لو۔

۳۹۹..... بَابُ الْعُمْرَةِ بِذِي الْحَجَّةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ لِمَنْ قَدْ حَجَّ ذٰلِكَ الْعَامَ ، ضِدُّ قَوْلِ زَعَمَ أَنَّ الْعُمْرَةَ غَيْرُ جَائِزَةٍ إِلَّا مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْمَوَاقِيْتَ ، فَقَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، اَلْأَخْبَارُ بِتَمَامِهَا

حج کرنے کے بعد ذوالحجہ ہی کے مہینے میں مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جا سکتا ہے ان لوگوں کے قول کے خلاف جو کہتے ہیں کہ عمرہ کا احرام صرف انہی مقامات سے باندھنا ضروری ہے جو نبی ﷺ نے مقرر فرما دیے ہیں، آپ نے فرمایا تھا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ رہنے والوں کے بھی میقات آپ نے بیان کر دیے ہیں

(۳۰۲٤) اسناده صحيح، وكان الناس...... الخ، کے الفاظ مدرج ہیں۔ تقديم تخريجه برقم: ۲۹۳۰.

٣٠٢٥ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا أَشْهَبُ ، أَنَّ اللَّيْثَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ فِيْ ذِي الْحَجَّةِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذوالحجہ ہی میں مقام تنعیم سے عمرہ کروایا تھا۔

٣٠٢٦ـ ثَنَا يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ لَيْلَةَ الْحَصَبَةِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وادی محصب میں قیام والی رات تنعیم مقام سے عمرہ کروایا۔

٤٠٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ مِنَ الْمِيْقَاتِ أَفْضَلُ مِنْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ ، إِذْ هِيَ أَكْثَرُ نَصَباً وَ أَفْضَلُ نَفَقَةً ، وَ مَا كَانَ أَكْثَرُ نَصَباً وَ أَفْضَلُ نَفَقَةً فَالْأَجْرُ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ وَ النَّفَقَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی نسبت زیادہ افضل اور ثواب کا حامل ہے۔ کیونکہ اس میں مشقت اور خرچہ زیادہ ہے۔ اللہ کی راہ میں جتنی مشقت اٹھائیں گے اور جتنا زیادہ مال خرچ کریں گے اتنا ہی اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا

٣٠٢٧ـ ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا حُسَيْنٌ ، قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ : ابْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، ح وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَ عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَ : ....

قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَ فِيْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَ أَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَ : ((انْتَظِرِيْ ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ دو دو نیک اعمال (حج اور عمرہ) ادا کر کے جا رہے ہیں اور میں ایک ہی عمل ادا کر کے واپس جاؤں گی؟ آپ نے فرمایا: ''انتظار کرو جب تم حیض سے پاک ہو جاؤ تو

(٣٠٢٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢١٣ـ مطولاً، سنن ابی داؤد: ١٧٨٥ـ سنن نسائی: ٢٧٦٤ـ مسند احمد: ٣٩٤/٣.

(٣٠٢٦) انظر الحديث السابق.

(٣٠٢٧) صحيح بخاری، كتاب العمرة، باب اجر العمرة على قدر النصب، حديث: ١٧٨٧ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢١١/١٢٦ـ مسند احمد: ٤٣/٦.

فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَأَهِلِّي مِنْهُ ، ثُمَّ أَلْقِنَا بِجَبَلٍ كَذَا وَ كَذَا))، قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ كُدٰى ، ((وَ لٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ ، أَوْ قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ فِي خَبَرِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ لٰكِنَّهُ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ وَ نَصَبِكِ ، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

مقام تنعیم چلی جانا ،وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر لینا پھر فلاں فلاں پہاڑ کے پاس ہمیں مل جانا۔" جناب قاسم کہتے ہیں : میرے خیال میں کدیٰ پہاڑ کا نام لیا تھا۔ "لیکن تمھیں اس عمرے کا ثواب تمھاری مشقت اور خرچے کے حساب سے ہوگا۔" یا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جناب حسین بن حسن کی روایت میں ہے :"لیکن تمھیں اس عمرے کا ثواب اتنا ہی ملے گا جتنا تم اس سفر میں خرچ کرو گی اور جتنی مشقت برداشت کرو گی۔" یا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

فوائد:......ا۔ حج سے فراغت کے بعد ایام تشریق کے بعد ذوالحجہ کے دیگر ایام میں عمرہ کرنا جائز و مسنون ہے۔

۲۔ حرم مکی سے عمرہ کا ارادہ کرنے والا غیر مکی شخص حرم سے باہر آ کر احرام باندھے گا، لیکن اگر مکہ کا رہائشی اور میقات کی حدود سے اندر کا رہائشی عمرے کا ارادہ کرے تو وہ حرم مکہ میں کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔

۳۔ حرم مکہ کا غیر رہائشی اپنے علاقائی میقات سے احرام باندھے تو یہ مستحب عمل ہے۔ لیکن وہ حرم کی حدود سے باہر نکل کر بھی احرام باندھ سکتا ہے۔

۴۰۱..... بَابُ إِسْقَاطِ الْهَدْيِ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بَعْدَ مَضِيِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَ إِنْ كَانَ قَدْ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ

قربانی کے دن گزر جانے کے بعد عمرہ کرنے والے سے قربانی ساقط ہو جاتی ہے اگر چہ اس نے اسی سال حج کیا ہو (یعنی خاص عذر کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہیں ہو سکا تھا اور پھر حج کے بعد عمرہ کیا)

۳۰۲۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، أَخْبَرَتْنِي.........

عَائِشَةُ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ، فَلْيُهِلَّ ، وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحجہ کے شروع میں (سفر حج کے لیے) نکلے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص صرف عمرے کا تلبیہ کہنا چاہے وہ صرف عمرے کا تلبیہ پکارے، اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو وہ باندھ لے، اگر میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آتا تو

(۳۰۲۸) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب الاعتمار بعد الحج بغیر هدی، حدیث : ۱۷۸۶۔ صحیح مسلم، حوالہ سابق، حدیث : ۱۲۱۱/۱۱۷۔ مسند احمد : ۱۹۱/۶۔

فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)) . فَمِنْهُم مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَ مِنْهُم مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ . فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَ أَنَا حَائِضٌ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : ((دَعِي عُمْرَتَكِ وَ انْقِضِي رَأْسَكِ ، وَ امْتَشِطِي ، وَ أَهِلِّي بِالْحَجِّ)) ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيْمِ ، فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا ، فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّتَهَا وَ عُمْرَتَهَا وَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَ لَا صِيَامٌ وَ لَا صَدَقَةٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي كُنْتُ أَمْلَيْتُهَا فِي التَّأْلِيْفِ بَيْنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا تَرَكَتِ الْعَمَلَ لِعُمْرَتِهَا الَّتِي لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ لَهَا بِالْبَيْتِ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِي حَاضَتْهَا ، لَا أَنَّهَا رَفَضَتْ تِلْكَ الْعُمْرَةَ ، وَ بَيَّنْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا : طَوَافُكِ يَكْفِيْكِ بِحَجَّتِكِ وَ عُمْرَتِكِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهَا لَمْ تَرْفُضْ عُمْرَتَهَا ، وَ إِنَّمَا تَرَكَتِ الْعَمَلَ لَهَا إِذْ كَانَتْ حَائِضاً وَ لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ لَهَا . وَ بَيَّنْتُ أَنَّ قَوْلَهُ : وَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ

میں بھی عمرے کا تلبیہ پکارتا۔'' لہٰذا کچھ صحابہ کرام نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مجھے حیض شروع ہو گیا پھر عرفہ کے دن تک میں حائضہ ہی رہی۔ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: ''اپنے عمرے کے اعمال چھوڑ دو اور سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور پھر حج کا احرام باندھ لو۔'' پھر جب وادی محصب والی رات آئی تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو تنعیم بھیجا۔ انھوں نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کر لیا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اماں جی عائشہ کا حج اور عمرہ دونوں مکمل کرا دیے لیکن اس میں (بطور کفارہ) کوئی قربانی، روزے یا صدقہ نہیں دینا پڑا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے حج کے بارے میں مختلف روایات کو باہم متفق اور متحد کرتے وقت میں نے یہ مسئلہ بیان کیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمرے کے اعمال صرف اس لیے چھوڑے تھے کہ وہ حیض کی وجہ سے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتی تھیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھوں نے عمرہ فسخ کر دیا تھا۔ میں نے اسی مقام پر یہ بھی بیان کیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: تمھارا ایک ہی طواف تمھیں تمھارے حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے عمرہ ترک نہیں کیا تھا بلکہ انھوں نے حیض آنے کی وجہ سے عارضی طور پر اس کے اعمال ادا کرنے چھوڑ دیے تھے کیونکہ ان کے لیے حیض کی وجہ سے طواف کرنا ممکن نہیں تھا۔ اور میں نے یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ حدیث کے یہ الفاظ: ''اس سلسلے میں انھیں کوئی قربانی، روزے

ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صِيَامٌ أَنَّهَا أَرَادَتْ لَمْ يَكُنْ فِيْ عُمْرَتِي الَّتِي اعْتَمَرْتُهَا بَعْدَ الْحَجِّ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صِيَامٌ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ قَبْلَ أَنْ تَعْتَمِرَ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْعُمْرَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهَا: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ أُدْخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْنَا: مَا هٰذَا؟ فَقِيْلَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ، فَقَدْ خَبَّرَتْ عَائِشَةُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْ حَجِّهَا هَدْيٌ قَبْلَ أَنْ تَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ. وَفِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ فِيْ اٰخِرِ الْخَبَرِ، قَالَ: تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- أُخْرُجِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيْمِ، فَأَهِلِّيْ بِعُمْرَتِكِ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ أَهْدِ شَيْئًا.

یا صدقہ نہیں دینا پڑا" اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ حج کے بعد جو عمرہ ادا کیا تھا اس میں کوئی قربانی، روزے یا صدقہ نہیں کیا تھا۔ اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تنعیم سے ادا کرنے والے اس عمرے سے پہلے نبی کریم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔ کیا آپ نے اماں جی کے یہ کلمات نہیں سنے: پھر جب قربانی کا دن آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ ہم نے پوچھا: یہ کیسا گوشت ہے؟ انھیں بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔ اس طرح اماں جی نے بتادیا کہ ان کے عمرہ تنعیم سے پہلے ان کے حج میں قربانی کی گئی تھی۔ جناب محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل کی روایت کے آخر میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ نے یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اپنے بھائی) عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور وہاں سے اپنے عمرے کا احرام باندھ لو، تو میں نے ایسے ہی کیا پھر کوئی قربانی بھی نہیں کی۔

٣٠٢٩۔ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عُرْوَةَ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً، وَذَكَرَ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ آخِرِ الْخَبَرِ، قَالَ، وَقَالَ

حضرت عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر پورا قصہ بیان کیا۔ اور پھر قصے کے آخر میں مذکورہ بالا کلام ذکر کی۔ جناب محمد بن عبدالرحمٰن حضرت عروہ

(٣٠٢٨) صحيح بخاری، كتاب العمرة، باب الاعتمار بعد الحج بغير هدی، حديث: ١٧٨٦ ـ صحيح مسلم، حواله سابق، حديث: ١١٧/١٢١١ ـ مسند احمد: ١٩١/٦.

(٣٠٢٩) انظر الاحاديث السابقة.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عُمْرَتِهِمْ بَعْدَ الْحَجِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَتْ : حِضْتُ فَاعْتَمَرْتُ بَعْدَ الْحَجِّ ثُمَّ لَمْ أَصُمْ وَ لَمْ أُهْدِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنَّهَا لَمْ تَصُمْ وَ لَمْ تُهْدِ بَعْدَ تِلْكَ الْعُمْرَةِ الَّتِي اعْتَمَرَتْ مِنَ التَّنْعِيْمِ لَا قَبْلَهَا .

سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں اپنے عمرے کے بارے میں بتایا جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کرنے کے بعد ادا کیا تھا۔ اماں جی فرماتی ہیں: مجھے حیض آ گیا تو میں نے حج کے بعد اپنا عمرہ ادا کیا، پھر میں نے نہ روزے رکھے اور نہ قربانی کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اماں جی کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے تنعیم سے عمرہ ادا کرنے کے بعد (بطور کفارہ) نہ روزے رکھے تھے اور نہ قربانی کی تھی، حج سے پہلے والا عمرہ مراد نہیں ہے۔

فوائد:...... حج کے بعد عمرہ کرنے والے پر قربانی، روزے اور صدقہ میں سے کچھ بھی لازم نہیں آتا ہے۔

۴۰۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ مِنَ الْكِبَرِ

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج کرسکتا ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهٗ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ خَاصًّا وَ عَامًّا ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ ﴿وَ أَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى﴾ جَمِيْعَ الْأَعْمَالِ . وَ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ السَّعْيِ لَا جَمِيْعَهٗ ، إِذْ لَوْ كَانَ اللّٰهُ أَرَادَ جَمِيْعَ السَّعْيِ لَمْ يَكُنِ الْحَجُّ إِلَّا لِمَنْ حَجَّ بِنَفْسِهٖ ، لَمْ يَسْقُطْ فَرْضُ الْحَجِّ عَنِ الْمَرْءِ إِذَا حُجَّ عَنْهُ ، وَ لَمْ يُكْتَبْ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُ سَعْيُ غَيْرِهٖ إِذَا لَمْ يَسْعَ هُوَ بِنَفْسِهٖ سَعْيَ الْعَمَلِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے ہر خاص اور عام وحی کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی ﷺ کو سونپی ہے۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے وضاحت کردی کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى﴾ (النجم: ۳۹) ''انسان کے لیے بس وہی کچھ ہے جس کی اس نے سعی کی'' سے تمام اعمال مراد نہیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مراد کچھ مخصوص سعی ہے۔ ہر قسم کی سعی مراد نہیں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی مراد ہر قسم کی سعی ہوتی تو پھر اسی شخص کا حج ادا ہوتا جو خود ادا کرتا اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے حج ادا کرتا تو اس کا فرض ادا نہ ہوتا۔ اور دوسرے شخص کے حج ادا کرنے سے اسے ثواب نہ ملتا کیونکہ اس نے اپنے عمل کی سعی خود نہیں کی۔

۳۰۳۰۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَـنِ الْفَضْلِ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ إِنَّ أَبِـى شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، عَلَيْـهِ فَـرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ ، وَ هُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّسْتَـوِيَ عَـلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَحُجِّيْ عَنْهُ)) .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میرا والد بوڑھا آدمی ہے اور اس پر اللہ کا فریضہ حج فرض ہے لیکن وہ اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے حج ادا کردو۔''

۴۰۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّيْخَ الْكَبِيْرَ إِذَا اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ كِبَرِ السِّنِّ وَ هُوَ غَنِيٌّ ، أَوِ اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ أَنْ يَّحُجَّ بِنَفْسِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب بوڑھا شخص بڑھاپے میں مال کمانے کی وجہ سے مالدار ہو جائے یا اسلام لانے کے بعد اسے دولت حاصل ہوئی ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اگر چہ وہ خود حج ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ كَمَا قَالَهُ مُطَّلِبِيْنَا رَحِمَهُ اللّٰهُ اسْتِطَاعَتَانِ إِحْدَاهُمَا بِبَدَنِهِ مَعَ مِلْكِ مَالِهِ يُـمَكِّنُهُ الْحَجُّ عَنْ نَفْسِهِ وَ مَالِهِ . وَ الثَّانِيَةُ بِمِلْكِ مَالِهِ يَحُجُّ عَنْ نَفْسِهِ غَيْرُهُ ، كَمَا تَقُوْلُ الْعَرَبُ : أَنَا مُسْتَـطِيْـعٌ أَنْ أَبْـنِيَ دَارِيْ وَ أُخِيطَ ثَوْبِي يُرِيْدُ بِالْأُجْرَةِ أَوْ لِمَنْ يُطِيْعُنِيْ وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِبِنَاءِ الدَّارِ وَ خِيَاطَةِ الثَّوْبِ بِنَفْسِهِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ استطاعت دو طرح کی ہے، جیسا کہ ہمارے مطلبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، جسم کے طاقت بھی ہو کہ وہ اپنا حج خود ادا کر سکے۔ دوسری مالی استطاعت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص اس کا حج ادا کر دے جیسا کہ عرب لوگ کہتے ہیں: میں استطاعت رکھتا ہوں کہ اپنا گھر بنا لوں یا اپنے کپڑے سلائی کر لوں۔ اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میں اجرت پر یا اپنے کسی مطیع شخص سے دونوں کام کروا سکتا ہوں اگر چہ وہ خود گھر بنانے یا کپڑے سلائی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

۳۰۳۱۔ ثَـنَـا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ يُوْنُسُ وَ اللَّيْثُ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ . أَنَّ ....

(۳۰۳۰) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة، حدیث: ۱۸۵٤۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة، حدیث: ۱۳۳۵۔

(۳۰۳۱) انظر الحدیث السابق.

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ ، قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، بَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلَى بَعْضٍ . قَالَ اللَّيْثُ : وَ حَدَّثَنِيْهِ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ، أَوْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، أَوْ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اس دوران خثعم قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی ،حضرت فضل نے اس عورت کو دیکھنا شروع کردیا اور وہ عورت بھی حضرت فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا چہرہ اپنے دست مبارک سے دوسری طرف پھیر دیا، اس عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے تو ایسے وقت میں میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں جبکہ وہ سواری پر بیٹھنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کردوں ؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے ۔ بعض راوی دوسرے سے کچھ زیادہ الفاظ روایت کرتے ہیں۔

۳۰۳۲۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، ح وَ ثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ ، وَ الْفَضْلُ رِدْفُهُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً ، لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، هَلْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قربانی والے دن کی صبح کو خثعم قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ،جبکہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھے اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر فرض ہو چکا ہے لیکن وہ سواری پر جم کر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ کیا حکم دیتے ہیں، کیا

(۳۰۳۲) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۳۱.

تَرٰى أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ : غَدَاةَ جَمْعٍ وَ قَالَ : أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ ؟ وَ لَمْ يَقُلْ : وَ الْفَضْلُ رِدْفُهُ . وَ لَفْظُ ابْنِ خَشْرَمٍ فِي الْمَتْنِ مِثْلُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : أَفَأَحُجُّ عَنْهُ . قَالَ : ((نَعَمْ)) .

میں ان کی طرف سے حج ادا کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' جناب مخزومی کی روایت میں ہے: مزدلفہ کی صبح۔ اور کہا کہ میں ان کی طرف سے حج ادا کر دوں اور یہ روایت نہیں کیے: حضرت فضل آپ کے پیچھے سوار تھے۔ جناب علی بن خشرم کی روایت کا متن جناب عبدالجبار کی روایت جیسا ہی ہے صرف یہ فرق ہے: کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

۴۰۴..... بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت، مرد کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہے

۳۰۳۳۔ أَخْبَرَنَا الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ إِجَازَةً ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، ثَنَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ....

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ ، قَالَ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ . قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ (مزدلفہ کی صبح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ تو ایک عورت خثعم قبیلے کی آئی، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھا، اس دوران حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور وہ عورت بھی ان کی طرف دیکھنے لگی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب کر دیا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر فرض ہو چکا ہے، لیکن وہ سواری پر بیٹھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے

(۳۰۳۳) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۳۰، ۳۰۳۱.

الـرَّاحِـلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ ذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

فرمایا: ”ہاں۔“ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر پیش آیا تھا۔

۴۰۵..... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ عَلَى أَصْلِنَا

میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان اس سلسلے میں وارد روایت ہمارے اصول کے مطابق مجمل ہے، مفصل نہیں ہے

۳۰۳۴۔ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ ، ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، ثَنَا.......... مُـوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَـا وَ سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَـطْـحَـاءَ ، قُلْتُ : انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَـدَّثُ إِلَيْـهِ ، قَالَ ، قُلْتُ - يَعْنِي لِابْنِ عَبَّـاسٍ - أَنَّ وَالِدَةً لِيْ بِالْمِصْرِ وَ إِنِّي أَغْزُوْ فِـيْ هٰذِهِ الْمَغَازِيْ أَفَيُجْزِيءُ عَنْهَا أَنْ أَعْتِقَ وَ لَيْسَـتْ مَـعِيَ ؟ قَالَ : أَفَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْجَبَ مِـنْ ذٰلِكَ . أَمَرَتْ امْرَأَةُ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْـجُهَـنِـيِّ أَنْ تَسْأَلَ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّهَا مَاتَتْ وَ مَا تَحُجُّ ، أَمَـا تُجْزِيءُ عَنْ أُمِّهَا أَنْ تَحُجَّ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ . لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّهَا دَيْنٌ قَضَتْهُ عَنْهَا أَلَـمْ يَـكُـنْ يُـجْـزِيءُ عَـنْهَا ، فَلْتَحُجَّ عَنْ أُمِّهَا)) .

جناب موسیٰ بن سلمہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے گئے، جب ہم وادی بطحا میں اترے ،تو میں نے کہا: چلو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہو کر ان سے گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میری والدہ محترمہ مصر میں ہیں اور میں ادھر غزوات میں شریک رہتا ہوں کیا اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو انھیں اس کا اجر وثواب ملے گا جبکہ وہ میرے ساتھ نہیں ہیں ؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات نہ بتاؤں؟ میں نے سنان بن عبداللہ جہنی کی بیوی سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا یہ مسئلہ پوچھے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی ہیں اور انھوں نے حج نہیں کیا تھا ،اگر وہ ان کی طرف سے حج ادا کردیں تو کیا وہ انھیں کفایت کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اگر اس کی والدہ کے ذمہ قرض ہوتا اور وہ ان کی طرف سے ادا کرتی تو کیا وہ اسے کفایت نہ کرتا، اسے چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج ادا کرے۔“

۳۰۳۵۔ ثَـنَـا أَحْـمَـدُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ ،

(۳۰۳٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يفعل بالهدى اذا عطب فى الطريق، حديث : ۱۳۲۵۔ سنن ابی داؤد : ۱۷٦۲۔ سنن نسائی: ۲٦۳٤۔ مسند احمد: ۱/۲۱۷.

سَمِعْتُ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : قَالَ فُلَانٌ الْجُهَنِيُّ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبِيْ مَاتَ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَمْ يَحُجَّ ، أَوْلَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ . قَالَ : ((حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فلاں جہنی شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد بڑھاپے میں فوت ہو گئے ہیں اور حج نہیں کر سکے، یا وہ حج کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔''

٤٠٦..... بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ بِالْإِسْلَامِ ، أَوْ مِلْكِ الْمَالِ ، أَوْ هُمَا وَ هُوَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِلْحَجِّ بِبَدَنِهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ بِبَدَنِهِ لِكِبَرِ السِّنِّ وَ بَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ لِمَرَضٍ قَدْ يُرْجٰى لَهُ الْبُرْءُ ، إِذِ الْعَاجِزُ لِكِبَرِ السِّنِّ لَا يَحْدُثُ لَهُ شَبَابٌ وَ قُوَّةٌ بَعْدُ وَ الْمَرِيْضُ قَدْ يَصِحُّ مِنْ مَرَضِهِ بِإِذْنِ اللّٰهِ

اس شخص کی طرف سے حج کرنے کا بیان جس پر اسلام لانے کی وجہ سے یا مال حاصل ہونے کی وجہ سے یا دونوں وجوہات کی بنا پر حج فرض ہو گیا مگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے بدنی استطاعت نہیں رکھتا۔ بڑھاپے کی وجہ سے حج سے عاجز شخص اور کسی بیماری کی وجہ سے عاجز شخص میں فرق ہے کیونکہ بڑھاپے کی وجہ سے عاجز ہونے والے شخص کو دوبارہ جوانی اور قوت نہیں مل سکتی جبکہ بیمار شخص اللہ تعالیٰ کے حکم اور رحمت سے صحت یاب ہو سکتا ہے

٣٠٣٦۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، ح وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ، وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی۔ تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھنا شروع کر دیا اور اس نے بھی حضرت فضل کو دیکھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ اپنے دست مبارک سے دوسری طرف پھیر

(٣٠٣٥) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الهدی اذا عطب قبل ان يبلغ، حديث: ١٧٦٣۔ مسند احمد: ١/٢٤٤.

(٣٠٣٦) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٣٠.

فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخاً كَبِيراً لا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ ذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

دیا۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے بوڑھے باپ پر فرض ہو گیا ہے اور وہ سواری پر جم کر بیٹھنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کردوں ؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۴۰۷..... بَابُ حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ مِنَ الْكِبَرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ ذَكَرْتُ أَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ

اگر عورت بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کرسکتی ہو تو اس کے بدلے مرد حج کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں حدیث کے الفاظ مجمل ہیں تفصیلی نہیں ہیں (یعنی حدیث میں بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا ذکر ہے عورت کا ذکر نہیں ہے مگر مرد وعورت دونوں کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔)

۳۰۳۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَّارُ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، ثَنَا عَوْفٌ ....

عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ ، وَلَمْ يَحُجَّ ، وَلا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، وَ إِنْ شَدَدْتُهُ بِالْحَبْلِ عَلَى الرَّاحِلَةِ خَشِيْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُحْجُجْ عَنْ أَبِيْكَ)) .

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: میرے بوڑھے والد نے اسلام قبول کیا ہے اور حج نہیں کیا اور نہ وہ سواری پر جم کر بیٹھ سکتا ہے اور اگر میں اسے رسی کے ساتھ سواری پر باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں اسے قتل کر بیٹھوں گا ۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔“

۳۰۳۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ . إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : السَّائِلُ سَأَلَ عَنْ أُمِّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے صرف یہ فرق ہے کہ اس روایت میں ہے: ایک سائل نے اپنی والدہ کے بارے میں سوال کیا۔

(۳۰۳۷) اسناده ضعیف، سند مرسل ہے۔

(۳۰۳۸) مستدرك حاكم: ۱/ ۴۸۰، ۴۸۱.

فوائد:......۱۔ طاقتور سواری کے پیچھے کسی آدمی کو سوار کرنا جائز ہے۔

۲۔ فتویٰ طلبی کے وقت اجنبی عورت کی آواز سننا جائز ہے۔

۳۔ جو شخص برائی کو ہاتھ سے روک سکتا ہے اسے برائی کو ہاتھ سے روکنا چاہیے۔

۴۔ بڑھاپے، مرض یا موت کی وجہ سے عاجز شخص کی طرف سے حج کی نیابت کرنا جائز ہے۔

۵۔ عورت مرد کی طرف سے حج کا فریضہ انجام دے سکتی ہے۔

۶۔ والدین کی طرف سے قرض ادا کر کے، ان کی خدمت انجام دے کر، ان پر خرچ کر کے اور ان کے طرف سے حج ادا کر کے ان پر نیکی کا فریضہ سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

۷۔ جو شخص حج کرنے سے عاجز ہو لیکن کسی دوسرے شخص کے ذریعے یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے تو اس پر حج واجب ہے۔

(شرح النووی: ۹/۹۸)

۸۔ میت کی طرف سے اس کے ذمے واجب حج ادا کرنا واجب ہے۔ خواہ اس نے اس کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو کیونکہ قرض کی ادائیگی مطلق واجب ہے۔

۹۔ ابن عباس، زید بن ثابت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور شافعی رحمہ اللہ اسی موقف کے قائل ہیں اور حج کی رقم راس المال سے نکالنا واجب ہے۔ (فقه السنة: ۱/ ۵۶۱)

۱۰۔ جو شخص حج کی ادائیگی کی طاقت رکھتا ہو، پھر وہ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے حج ادا کرنے سے قاصر ہو تو کسی اور سے اپنا حج کروانا لازم ہے۔ کیونکہ وہ از خود حج سے مایوس ہو چکا ہے۔ اور میت کے حکم میں داخل ہے۔ لہٰذا اس سے نائب مقرر کرنا جائز ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ۵۶۱)

۴۰۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَّحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ مَنْ لَّمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهِ

جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہو وہ میت کی طرف سے حج بدل بھی نہیں کر سکتا

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ فِيْ أَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ ، إِذْ لَيْسَ فِيْ تِلْكَ الْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ مَنْ أَمَرَهُ أَنْ يَّحُجَّ عَنْ غَيْرِهَا هَلْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهِ أَمْ لَا ؟ هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ مَنْ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهِ أَنْ يَحُجَّ عَنْ غَيْرِهِ ، لَا مَنْ أَنْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ گزشتہ تمام روایات مجمل غیر مفسر تھیں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کیونکہ ان روایات میں یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جس شخص کو حج بدل کرنے کا حکم دیا تھا اس سے آپ نے یہ پوچھا ہو کہ اس نے اپنا فرض حج ادا کیا ہے یا نہیں؟ اور یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو حج بدل کرنے کا حکم دیا

ہے جس نے اپنا حج ادا کیا ہو، اسے نہیں جس نے ابھی اپنا فرض حج ادا نہ کیا ہو۔

۳۰۳۹۔ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ . فَقَالَ : ((مَنْ شُبْرُمَةُ ؟)) فَقَالَ أَخِيْ أَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ . قَالَ : هَلْ حَجَجْتَ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانَ أَنَّ الْمُلَبِّيَ عَنْ غَيْرِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهِ عَلَيْهِ أَنْ يَّجْعَلَ تِلْكَ الْحَجَّةَ عَنْ نَفْسِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ان الفاظ میں حج کی نیت کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔ آپ نے پوچھا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے عرض کی؟ میرا بھائی یا میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے بھی حج کرلیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اس حج کو اپنی طرف سے ادا کرو پھر شبرمہ کی طرف سے ادا کرنا'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پکارے اور اس نے اپنا حج نہ کیا ہو تو اسے وہ حج اپنی طرف سے ادا کرنا چاہیے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حج میں کسی شخص کو نائب بنانا جائز ہے اور نیابت کی شرط یہ ہے کہ نائب نے پہلے اپنی طرف سے فرض حج ادا کیا ہو۔

۴۰۹..... بَابُ الْعُمْرَةِ عَنِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْعُمْرَةَ مِنَ الْكِبَرِ

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے عمرہ ادا کرنے کا بیان

۳۰۴۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ ، يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ رَزِيْنٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ لَا الظَّعْنَ ، قَالَ : ((حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَ اعْتَمِرْ)) .

حضرت ابن رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صاحب بوڑھے شخص ہیں جو حج وعمرہ ادا کرنے اور سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(۳۰۳۹) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یحجمع عن غیرہ، حدیث: ۱۸۱۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۰۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۷۷۔

(۳۰۴۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یحجمع عن غیرہ، حدیث: ۱۸۱۰۔ سنن ترمذی: ۹۳۰۔ سنن نسائی: ۲۶۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۰۶۔ مسند احمد: ۴/ ۱۰۔

آپ نے فرمایا: ''تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرلو۔''

فوائد:...... جو شخص عمرہ کرنے سے قاصر ہو وہ عمرہ کی ادائیگی میں بھی کسی دوسرے شخص کو نائب بنا سکتا ہے۔

۴۱۰...... بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَحْدُثُ الْمَوْتُ قَبْلَ وَفَائِهِ وَ الْأَمْرِ بِقَضَائِهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ لِتَشْبِيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْرَ الْحَجِّ بِالدَّيْنِ

اگر کوئی شخص حج کرنے کی نذر مانے اور پھر نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء کو اس کی طرف سے نذر پوری کرنی چاہیے، اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ مرنے والے کے پورے مال میں سے نذر (حج وغیرہ) پوری کرنی چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے حج کی نذر کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ (اور قرض کل مال سے ادا کیا جاتا ہے، ایک تہائی مال سے نہیں۔)

۳۰۴۱۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ ، فَمَاتَتْ ، فَأَتَى أَخُوْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ : ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ ؟)) قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) . ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَيَاسٍ - وَ هُوَ أَبُوْ بِشْرٍ - بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ فوت ہو گئی تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ مسئلہ پوچھا ۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے ،اگر تمھاری بہن مقروض ہوتی تو کیا تم اس کا قرض ادا کر دیتے؟'' اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کا قرض (حج کی نذر)ادا کرو کیونکہ اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

فوائد:......۱۔ میت کی طرف سے حج ادا کرنا جائز ہے اور اس عمل سے میت کے ذمے اللہ کے فرض کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

۲۔ حج میں بہن کی طرف سے بھائی نائب بن سکتا ہے۔

(۳۰۴۱) صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب من مات وعلیه نذر، حدیث: ۶۶۹۹۔ سنن نسائی: ۲۶۳۳۔ مسند احمد: ۲۳۹/۱۔ سنن الدارمی: ۲۱۳۲.

۴۱۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَجَّ الْوَاجِبَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ لَا مِنَ الثُّلُثِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ واجب حج (مرنے والے کے) سارے مال سے ادا کیا جائے گا، ایک تہائی مال سے نہیں

۳۰۴۲۔ ثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الشَّافِعِيِّ ، أَخْبَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ ، قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ . وَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ، وَ زَادَ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ . كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ نَفَعَهُ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: پھر مکمل حدیث بیان کی۔ جناب سلیمان بن یسار کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اس عورت نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میرا اس کی طرف سے حج ادا کرنا اسے نفع دے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں جیسا کہ اگر اس پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتیں تو وہ اسے نفع دیتا۔''

فوائد :......میت کے ذمے حج واجب الادا ہو تو اس کی طرف سے حج کی ادائیگی واجب ہے اور اس کے لیے رقم اس کے اصل مال سے لے کر پھر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ بھی قرض کی ایک صورت ہے اور قرض کی رقم ادا کرنے کے بعد ہی ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے۔

۴۱۲..... بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ مَاشِيًا فَيَعْجِزُ النَّاذِرُ عَنِ الْمَشْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصًّى

اگر کسی شخص نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ چلنے سے عاجز آ گیا، تھک ہار گیا تو وہ کیا کرے۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۳۰۴۳۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا عَمْرٌو - وَ هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخاً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۳۰۴۲) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۳۱.

(۳۰۴۳) صحيح مسلم، كتاب النذر، باب من نذر ان يمشي الى الكعبة، حديث: ۱۶۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۱۳۵۔ مسند احمد: ۳۷۳/۲۔ سنن الدارمي: ۲۳۳۲.

كَبِيراً يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ ، يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا شَأْنُ هٰذَا الشَّيْخِ ؟)) فَقَالَ ابْنَاهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِرْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَ عَنْ نَذْرِكَ)) .

ایک بوڑھے شخص کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سہارا لے کر گھسٹ کر چلا آ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ''اس بوڑھے شخص کو کیا ہوا ہے؟'' اس کے دونوں بیٹوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! باباجی نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہوئی ہے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بڑے میاں؟ سوار ہو جا، بے شک اللہ تعالیٰ تم سے اور تمھاری ایسی نذر سے بے پرواہے۔''

فوائد :......ا۔ نذر معصیت اور ایسی نذر ماننا جس میں بے پناہ جانی مشقت وتکلیف ہو ناجائز ہے اور ایسی نذر کو ختم کر کے اس کا کفارہ ادا کرنا جائز ہے۔

۲۔ کعبہ کی طرف سواری کی دستیابی کے باوجود تکلفاً پیدل چلنا اور جوتوں کی دستیابی کے باوجود عمداً جوتے اتار کر بیت اللہ کا سفر کرنا ناجائز وممنوع ہے۔ اس سے ثواب کی بجائے گناہ ہوتا ہے، ایسے اشخاص کو ایسی نذریں توڑ کر سفر کی سہولتیں حاصل کرنی چاہئیں اور اپنی نذر کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔

٣٠٤٤۔ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا بِشْرٌ ، ثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ إِمَّا سَمِعْتُ أَنَساً وَ إِمَّا عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى شَيْخاً كَبِيراً يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا هٰذَا ؟)) قَالُوْا : نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ . قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)) قَالَ : فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیا ہو رہا ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی۔ بڑے میاں نے بیت اللہ شریف تک پیدل چل کر جانے (اور حج وعمرہ کرنے) کی نذر مانی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنی جان کو اذیت میں ڈالنے سے بے پرواہے۔'' پھر آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

(٣٠٤٤) صحيح بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب من نذر المشي الى الكعبة، حديث : ١٨٦٥۔ صحيح مسلم، كتاب النذر، باب من نذر ان يمشي الى الكعبة، حديث : ١٦٤٢۔ سنن ابي داؤد : ٣٣٠١۔ سنن ترمذي : ١٥٣٧۔ سنن نسائي : ٣٨٨٣۔ مسند احمد : ٣ / ١٠٦۔

۴۱۳..... بَابُ هَدْيِ النَّاذِرِ بِالْحَجِّ مَاشِياً ، فَيَعْجِزُ عَنِ الْمَشْيِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابِ قَبْلُ مُخْتَصَرَيْنِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ

اگر کوئی شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے اور پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو اس کو نذر توڑنے پر فدیہ دینا چاہیے پہلے باب میں جو دو حدیثیں ذکر کی گئی ہیں وہ مختصر تھیں (ان میں فدیہ کا ذکر نہیں تھا)

۳۰۴۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتِهِ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ ، لِتَرْكَبْ وَ لْتَهْدِ بَدَنَةً)) .

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے بارے میں مسئلہ پوچھا جس نے کعبہ شریف تک پیدل چلنے کی نذر مانی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے۔ اسے چاہیے کہ سواری پر بیٹھ جائے اور ایک اونٹ قربانی کے لیے مکہ مکرمہ لے جائے۔''

۴۱۴..... بَابُ الْيَمِيْنِ بِالْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ فَيَعْجِزُ الْحَالِفُ عَنِ الْمَشْيِ

کعبہ تک پیدل چل کر جانے کی قسم اٹھانا، پھر قسم اٹھانے والا پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو وہ کیا کرے؟

۳۰۴۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ اٰدَمَ - ثَنَا شَرِيْكٌ ....

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ ، فَيَعْجِزُ فَيَرْكَبُ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ فَيَرْكَبُ مَا شَاءَ وَ يَمْشِيْ مَا شَاءَ وَ يَرْكَبُ . قَالَ شَرِيْكٌ : وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ- مَوْلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ - عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

جناب ابواسحاق رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی قسم کھائی، پھر وہ پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو وہ سواری پر بیٹھ جائے، اور فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: کہ وہ آئندہ سال حج کرے تو جتنا سفر چاہے سواری پر بیٹھ کر کر لے اور جتنا چاہے پیدل کر لے اور سوار ہو کر سفر کر لے۔

(۳۰۴۵) صحیح، الصحیحة: ۲۹۳۰۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب من رأی علیه کفارة......، حدیث: ۳۲۹۶۔ سنن الدارمی: ۲۳۳۵۔ مسند احمد: ۲۳۹/۱۔ من طریق همام۔ صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب من نذر المشی الی الکعبة، حدیث: ۱۸۶۶ وصحیح مسلم، کتاب النذر، باب من نذر ان یمشی الی الکعبة، حدیث: ۱۶۴۴۔ من طریق آخر.

(۳۰۴۶) اسناده ضعیف، شریك راوی كا حافظه خراب تها، الصحیحة: ۲۹۳۰۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب من رأی علیه کفارة...... حدیث: ۳۲۹۵۔ مسند احمد: ۳۱۵/۱.

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((تَرْكَبُ وَ تُكَفِّرُ يَمِينَهَا)).

جناب کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ عورت سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

۳۰۴۷۔ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ - مَوْلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ - عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ، إِنَّ أُخْتِيْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ إِلَى الْبَيْتِ. فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا. قُلْ لَهَا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً. وَ لْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: میری بہن نے بیت اللہ شریف تک (حج کے لیے) پیدل چلنے کی قسم کھائی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری بہن کی مشقت اور بدحالی کا کچھ نہیں کرے گا (وہ بے نیاز ہے) تم اپنی بہن سے کہو کہ وہ سواری پر بیٹھ کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔''

۴۱۵..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الْحَجِّ عَنِ الصَّبِيِّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ، وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ

بالغ ہونے سے پہلے بچے پر حج کی فرضیت نہیں ہے اسی طرح مجنون پر بھی حج فرض نہیں ہے جب تک کہ وہ صحت مند نہ ہو جائے

۳۰۴۸۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَا، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، أَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَ قَالَ لِعُمَرَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتَرْجُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں قبیلے کی ایک مجنون عورت کے پاس سے گزرے جس نے زنا کر لیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو واپس بھیج دیا اور حضرت عمر سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اس عورت کو رجم کرنا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حضرت علی نے گزارش کی

(۳۰۴۷) اسناده ضعيف: انظر الحديث السابق.

(۳۰۴۸) صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۱۰۰۳.

عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ ، وَ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ)) . قَالَ : صَدَقْتَ . فَخَلّٰى عَنْهَا . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عِنْدِي عَلٰى أَنَّ الْمَجْنُوْنَ إِذَا حُجَّ بِهٖ فِيْ حَالِ جُنُوْنِهٖ ثُمَّ أَفَاقَ لَمْ يُجْزِهُ كَالصَّبِيِّ .

کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالیا گیا ہے: مجنون شخص سے جس کی عقل وفہم ختم ہو جائے حتی کہ وہ صحت مند ہو جائے۔ دوسرا وہ شخص جو سویا ہوا ہو حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، تیسرا وہ چھوٹا بچہ ہے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ پھر اس عورت کو رہا کر دیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں میرے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ مجنون شخص جب اپنی حالت جنون میں حج کر لے پھر وہ تندرست ہو جائے تو اس کا یہ حج اسے کافی نہیں ہوگا۔ جیسا کہ بچے کا بلوغت سے پہلے کیا ہوا حج فرض حج سے کافی نہیں ہوتا۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دیوانے اور نابالغ بچے پر حج فرض نہیں۔ اور دیوانگی اور عدم بلوغت کی حالت میں کیے ہوئے حج سے فریضہ حج ادا نہیں ہوتا، بلکہ صحیح العقل اور بالغ ہونے کے بعد ان پر اس فرضیت کی ادائیگی لازم آئے گی۔

۴۱۶..... بَابُ ذِكْرِ حَجِّ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْوُجُوْبِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ ، أَرَادَ الْقَلَمَ مِمَّا يَكُوْنُ إِثْماً وَ وِزْراً عَلَى الْبَالِغِ إِذَا ارْتَكَبَهٗ ، لَا أَنَّ الْقَلَمَ مَرْفُوْعٌ عَنْ كِتْبَةِ الْحَسَنَاتِ لِلصَّبِيِّ إِذَا عَمِلَهَا

بچوں کا بالغ ہونے سے پہلے نفلی حج کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان تین افراد سے قلم اٹھالیا گیا ہے: اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان افراد پر وہ گناہ نہیں لکھے جائیں گے جو ایک بالغ شخص کے ارتکاب پر لکھے جاتے ہیں

۳۰۴۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُهٗ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ كُرَيْباً ، يُخْبِرُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَرَ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اسْتَقْبَلَهٗ رَكْبٌ ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے واپس روانہ ہوئے تو جب آپ روحاء مقام پر پہنچے

(۳۰۴۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صحة حج الصبی، حدیث: ۱۳۳۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۳۶۔ سنن نسائی: ۲۶۴۹۔ مسند احمد: ۲۱۹/۱۔ مسند الحمیدی: ۵۰۴۔

فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ : ((مَنِ الْقَوْمُ ؟)) . قَالَ : الْمُسْلِمُوْنَ . فَمَنْ أَنْتُمْ ؟ فَقَالَ : ((رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) . فَفَزِعَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْهُمْ ، فَرَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مُخَفِّ ، فَأَخَذَتْ بِعَضَلِهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ : ((وَ لَكِ أَجْرُهُ)) . قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ ، فَحَجَّ بِأَهْلِهِ أَجْمَعِيْنَ . وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، وَ لَمْ يَقُلْ : فَفَزِعَتْ ، وَ قَالَ : فَقَالَتْ : أَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ : ((وَ لَكِ أَجْرٌ)) . وَ قَالَ فِيْ كُلِّهَا : عَنْ .

تو آپ کی ملاقات ایک قافلے سے ہوئی، آپ نے انھیں سلام کیا اور پوچھا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم مسلمان ہیں۔ پھر انھوں نے عرض کی: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں۔'' ان میں سے ایک عورت گھبرا گئی اور اس نے اپنے بچے کو جھولے سے نکال کر بازو سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور بولی: اے اللہ کے رسول! کیا اس بچے کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(ہاں ہے) اور تمھیں اس کا اجر ملے گا۔'' جناب ابراہیم بن عقبہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن منکدر کو سنائی تو انھوں نے اپنے سب گھر والوں سمیت حج کیا۔ جناب سفیان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: وہ عورت گھبرا گئی اور وہ بولی: کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(ہاں) اور تمھیں اس کا اجر ملے گا۔'' یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔

٧١٤..... بَابُ الصَّبِيِّ يَحُجُّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ ثُمَّ يَبْلُغُ

جو بچہ بلوغت سے پہلے حج کر لے اور پھر بالغ ہو جائے تو کیا کرے؟

٣٠٥٠۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا حَجَّ الصَّبِيُّ فَهِيَ لَهُ حَجَّةٌ حَتّٰى يَعْقِلَ ، فَإِذَا عَقَلَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى ، وَ إِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ فَهِيَ لَهُ حَجَّةٌ ، فَإِذَا هَاجَرَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى)) . أَخْبَرَنِيْ بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ مَوْقُوْفًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ حج کر لے تو بالغ ہونے تک اسی کا یہی حج کافی ہے۔ پھر جب بالغ ہو جائے تو اسے ایک اور حج کرنا پڑے گا اور جب بدوی حج کر لے تو وہ اس کا حج ہے، پھر جب وہ ہجرت کر کے (مدینہ منورہ آ جائے) تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔'' جناب ابوظبیان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی حدیث موقوف بیان کرتے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ موقوف حدیث (حضرت ابن عباس کا

(٣٠٥٠) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ٤٨١/١۔ سنن كبرى بيهقى: ١٥٦/٥۔ مشكل الآثار طحاوى: ٤٣٥/١۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا عِلْمِي هُوَ الصَّحِيْحُ بِلَا شَكٍّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَ إِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْجِنْسِ الَّتِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ أَنَّهُ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ . وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ إِنْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْحُكْمُ قَبْلَ فَتْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَلَمَّا فَتَحَهَا وَ خَبَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ اسْتَوَى الْأَعْرَابِيُّ وَ الْمُهَاجِرُ فِي الْحَجِّ ، فَجَازَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ إِذَا حَجَّ ، كَمَا يَجُوْزُ عَنِ الْمُهَاجِرِ لِسُقُوْطِ الْهِجْرَةِ وَ بُطْلَانِهَا بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ .

ذاتی قول) ہی صحیح ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ کہ جب بدوی حج کرلے (تو اس کا حج اسے ہجرت کرنے تک کافی ہوگا اور ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ حج کرنا پڑے گا) یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ یہ حکم بعض اوقات کے لیے ہے تمام اوقات کے لیے نہیں ہے۔ اگر یہ الفاظ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو جائیں تو پھر یہ حکم نبی کریم ﷺ کا مکہ فتح کرنے سے پہلے کے لیے ہے۔ پھر جب مکہ مکرمہ کو آپ نے فتح کرلیا اور آپ نے بتادیا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو پھر حج کے حکم میں بدوی اور مہاجر برابر ہو گئے۔ لہٰذا بدوی جب حج کرے گا تو وہ اسے کافی ہوگا جیسا کہ مہاجر کا حج اسے کافی ہوتا ہے۔ کیونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم ختم ہو گیا ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث شافعی، مالک، احمد اور جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ نابالغ بچے کا حج صحیح ہے اس پر وہ ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے لیکن یہ حج فریضہ حج سے کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ حج نفل واقع ہوگا اور یہ احادیث اس بارے میں پیش کرنا صحیح نہیں اور احناف کہتے ہیں کہ بچے کو بطور مشق حج کروایا جا سکتا ہے کہ وہ بالغ ہو کر اس فریضہ کو ادا کر سکے۔ لیکن احادیث الباب ان کے موقف کی تردید کرتی ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۰۰)

۲۔ نابالغ بچے کو حج کا ثواب ملتا ہے اور اسے حج کرانے کا حج کروانے والے کو برابر اجر ملتا ہے۔

۳۔ بلوغت کے بعد دوبارہ حج کرنا فرض ہے کیونکہ بچے کی حج کی فرضیت حالت بلوغت میں حج ادا کرنے سے ہی ساقط ہوگی۔

۲۱۸..... بَابُ حَجِّ الْأَكْرِيَاءِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَكْرَ الْمَرْءِ نَفْسَهُ فِي الْعَمَلِ طَلَقٌ مُبَاحٌ إِذْ هُوَ مِنِ ابْتِغَاءِ فَضْلِ اللّٰهِ لِأَخْذِهِ الْأُجْرَةَ عَلٰى ذٰلِكَ

حج کے لیے کرائے پر سواری دینا اور سواری والے کا خود بھی حج کرنا جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جائز کاموں میں پیسے معاوضہ لینا مطلقاً درست ہے کیونکہ یہ اللہ کے فضل (تجارت) پر محنت مزدوری لی جا رہی ہے اور یہ اجرت لینا جائز ہے

٣٠٥١۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : إِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي فِي هٰذِهِ الْوَجْهِ ، وَ أَنَّ قَوْمِي يَزْعُمُونَ أَنَّهُ لَا حَجَّ لَنَا . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَلَسْتُمْ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ ؟ أَلَسْتُمْ تَسْعَوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، أَلَسْتُمْ ، أَلَسْتُمْ ؟ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ مِثْلَ مَا سَأَلْتَنِي ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَرُدُّ عَلَيْهِ ، حَتَّى نَزَلَتْ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ . فَدَعَاهُ ، فَتَلَاهَا عَلَيْهِ ، وَ قَالَ : ((أَنْتُمْ حُجَّاجٌ)) . ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

جناب ابوامامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا : بے شک ہم لوگ سفر حج میں لوگوں کو کرائے پر سواریاں مہیا کرتے ہیں اور میری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا حج ادا نہیں ہوتا (کیونکہ ہم کرائے پر دیے ہوئے اونٹوں کو چلاتے ہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے ہو؟ کیا تم صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتے ہو؟ کیا تم حج کے فلاں فلاں اعمال ادا نہیں کرتے ہو؟ بے شک ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے ایسا ہی سوال پوچھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ تو آپ ﷺ کو اس کا جواب معلوم نہ تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (البقرہ: ١٩٨) ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (حج کے دوران) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔'' چنانچہ آپ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت تلاوت کرکے سنائی، اور فرمایا: ''تم بھی حاجی ہو۔''

٣٠٥٢۔ ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، وَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ عُهْدَتِهِ ۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

امام صاحب نے نے گزشتہ حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤١٩..... بَابُ حَجِّ الْأُجَرَاءِ

مزدوروں کے حج کا بیان

(٣٠٥١) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الکبری، حدیث : ١٧٣٣۔ مسند احمد: ٢/١٥٥.

(٣٠٥٢) انظر الحدیث السابق.

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَجِيْرَ إِذَا أَجَّرَ نَفْسَهُ بِكَذَا وَ حَجَّ عَنْ نَفْسِهِ كَانَتْ لَهُ الْأُجْرَةُ عَلٰى مُسْتَأْجِرَةٍ ، وَ أَدَاءِ الْفَرْضِ عَنْ نَفْسِهِ جَائِزٌ

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ مزدور جب کسی کام کی ذمہ داری اجرت پر لیتا ہے اوراس دوران اپنا حج بھی کر لیتا ہے تو وہ مالک سے اپنے کام کی اجرت لے گا اوراس کا اپنا فریضہ ادا کرنا درست ہوگا

۳۰۵۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، ....

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّيْ أَجَّرْتُ نَفْسِيْ مِنْ قَوْمٍ فَتَرَكْتُ لَهُمْ بَعْضَ أُجْرَتِيْ أَوْ أَجْرِيْ لَوْ يَخْلُوْا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْمَنَاسِكِ ، فَهَلْ يُجْزِيءُ ذٰلِكَ عَنِّيْ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمْ . هٰذَا مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ : ﴿ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ .

جناب سعید بن جبیر رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں نے ایک قوم کی مزدوری کے لیے اپنا آپ کو پیش کیا پھر میں نے اپنی مزدوری یا ساری مزدوری اس شرط پر چھوڑ دی کہ وہ مجھے مناسک حج ادا کرنے کی اجازت دیں گے، تو کیا میرا یہ حج میرے لیے کافی ہوگا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ (البقرہ:۲۰۲) ''انھی لوگوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج وعمرہ کے دوران اجرت پر کام کرنا، محنت مزدوری سے کمانا جائز ومباح ہے اور اس کے ساتھ اجیر ومزدور حج وعمرہ کا اہتمام بھی کر سکتا ہے، حج وعمرہ کے درمیان محنت مزدوری کرنے اور اجرت پر کام کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں بلکہ قرآن کی مذکورہ آیت اس عمل کی رخصت دیتی ہے۔

۴۲۰..... بَابُ إِبَاحَةِ التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ

حج کے دوران تجارت کرنا جائز ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِشْتِغَالَ بِمَا أَبَاحَ اللّٰهُ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ فِيْ غَيْرِ الْأَوْقَاتِ الَّذِيْ يَشْتَغِلُ الْمَرْءُ عَنْ أَدَاءِ الْمَنَاسِكِ لَا يَنْقُصُ أَجْرَ الْحَاجِّ ، وَ لَا يُبْطِلُ الْحَجَّ ، وَ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ هَدْياً وَ لَا صَوْماً وَ لَا صَدَقَةً .

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کی تجارت سے ایام حج میں رزق کمانا جائز ہے۔ مناسک حج

(۳۰۵۳) اسناده صحیح، مستدرك حاكم: ۱/ ٤٨١.

کی ادائیگی کے علاوہ اوقات میں تجارت کرنے سے حاجی کا اجر وثواب کم نہیں ہوتا، نہ حج باطل ہوتا ہے اور نہ اسے قربانی، روزوں یا صدقہ خیرات کا فدیہ دینا پڑتا ہے۔

٣٠٥٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِيْ أَوَّلِ الْحَجِّ يَبْتَاعُوْنَ بِمِنًى وَ عَرَفَةَ وَ سُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ، فَخَافُوا الْبَيْعَ وَ هُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ، فَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُهَا فِي الْمُصْحَفِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ پہلے حج میں منیٰ عرفہ اور ذی المجاز بازار میں موسم حج میں خرید وفروخت کرتے تھے، پھر وہ ڈر گئے کہ وہ حالت احرام میں خرید وفروخت کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل موسم حج میں تلاش کرو۔ جناب عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فی مواسم الحج (حج کے موسم میں) یہ الفاظ آیت کے ساتھ قرآن مجید میں تلاوت کرتے تھے۔''

٣٠٥٥ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ . ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُهَا : ((لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ)) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ .

جناب عبید اللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم موسم حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج وعمرہ کی ادائیگی کے دوران اور حالت احرام میں تجارت اور لین دین کا کاروبار کرنا اور اس عمل سے پیسہ کمانا جائز ہے۔

(٣٠٥٤) اسناده صحيح، سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب الكبرى، حديث: ١٧٣٤ـ مستدرك حاكم: ٤٤٩/١ـ صحيح بخاري، كتاب الحج، باب التجارة ايام الموسم، حديث: ١٧٧٠ـ من طريق آخر بمعناه.

(٣٠٥٥) اسناده صحيح.

۴۲۱..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ حِجَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے حجوں کی تعداد کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحُجَّ إِلَّا حَجَّةً وَاحِدَةً . وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ . فَأَمَّا مَا قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَقَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ تِلْكَ الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ .

اور عام لوگوں کے اس خیال کے برخلاف دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صرف ایک ہی حج کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد ایک ہی حج کیا تھا لیکن ہجرت مدینہ سے پہلے بھی نبی کریم ﷺ نے حج کیا تھا۔

۳۰۵۶۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَاكِمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَطْوَانِيُّ رَاهِبُ الْكُوْفَةِ ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ ، ثَنَا زَيْدٌ ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ ، حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّهَاجِرَ ، وَحَجَّةً بَعْدَمَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى : وَحَجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین حج ادا کیے ہیں دو حج ہجرت سے پہلے کیے تھے اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تھا اور اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا۔ جناب احمد بن یحییٰ کی روایت میں ہے: اور ایک وہ حج جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی ملایا تھا (اور ہجرت مدینہ کے بعد کیا تھا)۔"

۴۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْمَتْنِ ، وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا كَمَا مَنْ طَعَنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ ، وَادَّعٰى أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زَيْدِ بْنِ الْحَبَّابِ

اس حدیث کے متن کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان۔ اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ سے پہلے بھی حج کیا تھا۔ اس عالم دین کے موقف کے برخلاف جس نے اس حدیث کی صحت میں تنقید کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث کو صرف زید بن حباب ہی بیان کرتا ہے۔ (اور وہ امام ثوری سے روایت کرنے میں ضعیف ہے۔)

(۳۰۵۶) اسناده ضعيف، سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء كم حج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث : ۸۱۵۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۷۶۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۷۰۔

۳۰۵۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ، ثَنَا سَلْمٌ ، قَالَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَوَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرٍ لَّهُ بِعَرَفَاتٍ مَعَ النَّاسِ يَدْفَعُ مَعَهُمْ مِنْهَا ، مَا ذَاكَ إِلَّا تَوْفِيْقاً مِنَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿ ثُمَّ أَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ ، أَوْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ جَمِيعُ الْقُرْاٰنِ . وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے دیکھا کہ آپ لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے۔ آپ ان کے ساتھ ہی میدان عرفات سے واپس ہوئے تھے۔ اور آپ کا یہ کام خالص اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تھا (کیونکہ قریش خود کو دین کا علمبر دار سمجھتے ہوئے حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے تھے۔) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا یہ قول: آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے۔ ممکن ہے اس سے مراد اس آیت کے نزول سے پہلے ہو ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ "پھر تم بھی وہیں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔" یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ مکمل قرآن مجید کے نازل ہونے (اور آپ کے مبعوث ہونے) سے پہلے میں نے آپ کو میدان عرفات میں دیکھا ہے۔ اور اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

۳۰۵۸۔ أَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمُسَ ، وَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش والے اور ان کے ہم مذہب لوگ مزدلفہ ہی میں رک جاتے تھے اور وہ حمس (دین میں بہت پختہ اور سخت لوگ کہلاتے تھے۔) جبکہ باقی سارے

(۳۰۵۷) تقدم تخریجه برقم: ۲۸۲۳.

(۳۰۵۸) صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة البقرة، باب (ثم افيضوا من حيث......) حديث: ۴۵۲۰۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب في الوقوف، حديث: ۱۲۱۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۱۰۔ سنن ترمذی: ۸۸۴۔ سنن نسائی: ۳۰۱۵.

بِعَرَفَةَ ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ، فَيَقِفَ ثُمَّ يُفِيْضُ مِنْهَا . قَالَتْ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ : ﴿ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ . فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ نَبِيَّهُ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَ مُخَالِفَةِ قُرَيْشٍ فِيْ وُقُوْفِهِمْ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ تَرْكِهِمُ الْخُرُوْجَ مِنَ الْحَرَمِ لِتَسْمِيَتِهِمْ أَنْفُسَهُمُ الْحُمُسَ لِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ أَيْ غَيْرُ قُرَيْشٍ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ إِنَّ اِسْمَ النَّاسِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِهِمْ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ جَمِيْعَ النَّاسِ لَمْ يَقِفُوْا بِعَرَفَاتٍ ، وَ إِنَّمَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بَعْضُهُمْ لَا جَمِيْعُهُمْ ، وَ فِيْ قَوْلِ جُبَيْرٍ مَا كَانَ إِلَّا تَوْفِيْقاً مِنَ اللّٰهِ لَهُ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ أَمَرَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِوَحْيٍ مُنَزَّلٍ عَلَيْهِ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ، إِذْ لَوْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَانَ اللّٰهُ قَدْ أَمَرَهُ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ عِنْدَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَأَشْبَهَ أَنْ يَقُوْلَ فَعَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ . وَ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ أَيْ جَمِيْعَ الْقُرْآنِ لِأَنَّ جَمِيْعَ الْقُرْآنِ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، وَ

عرب لوگ عرفات میں ٹھہرتے تھے۔ پھر جب اسلام کا دور آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو میدان عرفات میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کا حکم دیا تو آپ میدان عرفات میں ٹھہرے پھر وہاں سے واپس مزدلفہ روانہ ہوئے ،اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی وجہ سے تھا: ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرہ: ۱۹۹) پھر تم بھی وہیں سے واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں ٹھہرنے کا حکم دیا کہ آپ قریش کے مزدلفہ میں ٹھہرنے اور حرم کی حدود سے باہر نہ نکلنے کے مخالفت کریں کیونکہ وہ خود کو حمس (دین کے علمبر دار) کہلواتے تھے۔ اس آیت کے ذریعے حکم دیا: ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ ''تم وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔'' یعنی جہاں سے قریش کے علاوہ لوگ لوٹتے ہیں۔ اور یہ الفاظ بھی اس قسم سے ہیں جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ النـــاس کا اطلاق کچھ لوگوں پر بھی ہو جاتا ہے کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ سارے لوگ میدان عرفات میں نہیں ٹھہرتے تھے بلکہ کچھ لوگ (قریش کے علاوہ) وہاں ٹھہرتے تھے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ قول: اور یہ کام آپ نے اللہ کی توفیق سے کیا تھا۔ اس میں دلیل ہے کہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل کر کے آپ کو وقوف عرفات کا حکم نہیں دیا تھا۔ کیونکہ اگر حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپ کا عرفات میں ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا تو وہ یہ الفاظ کہتے : مجھے بخوبی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرفات میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے۔ اور میں نے یہ بات کی ہے ہوسکتا ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کی مراد یہ ہو کہ سارا قرآن

إِنَّمَا نَزَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْقُرْآنِ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَ اسْتَدْلَلْتُ بِأَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ ، لَا أَنَّهُ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ .

نازل ہونے سے پہلے میں نے آپ کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ کیونکہ سارا قرآن آپ پر ہجرت مدینہ سے قبل مکہ مکرمہ میں نازل نہیں ہوا بلکہ کچھ قرآن ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور کچھ مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔ اور میں نے اس کے اس قول سے یہ مراد لی ہے کہ سارا قرآن نازل ہونے سے پہلے کا یہ واقعہ ہے ان کی مراد یہ نہیں کہ آپ پر قرآن کی پہلی وحی سے بھی پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

٣٠٥٩ ـ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي............

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : أَضْلَلْتُ جَمَلًا لِي يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَرَفَةَ أَتَتَبَّعُهُ ، فَإِذَا أَنَا بِمُحَمَّدٍ وَاقِفًا فِي النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلَى بَعِيرِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، وَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَإِنْ كَانَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ قَدْ أَدْرَكَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ أَنَّ تَأْوِيلَ خَبَرِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَيْ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ جَمِيعُ الْقُرْآنِ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرفہ والے دن میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تو میں میدان عرفات میں اس کی تلاش میں نکلا تو اچانک میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر عرفہ کی شام میدان عرفات میں لوگوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے دیکھا، اور یہ واقعہ آپ پر وحی کے نزول کے بعد کا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اگر عبدالعزیز بن جریج نے حضرت جبیر بن مطعم کو پایا ہو تو یہ روایت بیان کرتی ہے کہ حضرت جبیر کی روایت کی صحیح تاویل یہ ہے کہ یہ واقعہ آپ پر سارا قرآن نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

٣٠٦٠ ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ ....

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : ذَهَبْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِي بِعَرَفَةَ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک اونٹ کو تلاش کرنے کے لیے عرفات گیا تو میں نے نبی

(٣٠٥٩) مسند احمد: ٤/٨٤ـ تقدم تخریجه برقم: ١٨٢٣.

(٣٠٦٠) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، حدیث: ١٦٦٤ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فی الوقوف، حدیث: ١٢٢٠ـ سنن نسائی: ٣٠١٦ـ مسند احمد: ٤/٨٠ـ مسند الحمیدی: ٥٥٩.

وَاقِفاً بِعَرَفَةَ مَعَ النَّاسِ ، فَقُلْتُ : وَ اللّٰهِ إِنَّ هٰـذَا لَمِنَ الْحُمُسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا . وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ سَنِيَهُ الَّتِيْ كَانَ بِهَا .

کریم ﷺ کو لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! بے شک آپ تو حمس (قریش) میں سے ہیں پھر آپ عرفات میں کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں اور نبی کریم ﷺ اس سال بھی عرفات میں وہیں کھڑے تھے جہاں آپ پہلے کھڑے ہوتے تھے۔

۳۰۶۱۔ ثَنَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ، وَ قَالَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ....

جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ . وَ قَالَ : فَمَا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ ؟ وَ كَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُجَاوِزُ الْحَرَمَ . تَقُوْلُ : نَحْنُ أَهْلُ اللّٰهِ ، لَا نَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ . وَ لَمْ يَقُلْ : كَانَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ سَنِيَهُ الَّتِيْ كَانَ بِهَا . وَ خَبَرُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ (قریشی ہونے کے باوجود) حدود حرم سے باہر کیوں گئے ہیں۔ جبکہ قریش حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے تھے، وہ کہتے تھے: ہم اللہ والے لوگ ہیں، ہم حرم کی حدود سے نہیں نکلیں گے۔ لیکن یہ الفاظ بیان نہیں کیے: آپ اسی جگہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے جہاں آپ پہلے ٹھہرا کرتے تھے۔ جناب ربیعہ بن عباد کی روایت بھی اس باب کے متعلق ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ نے قبل از ہجرت دو حج ادا کیے اور بعد از ہجرت حجۃ الوداع کا فریضہ انجام دیا، یوں آپ ﷺ نے کل تین حج ادا کیے ہیں اور فرض حج حجۃ الوداع ہی تھا۔

۲۔ قبل از ہجرت بھی آپ ﷺ عرفات میں وقوف فرماتے، جب کہ قریشی قبائل کے دیگر افراد ذاتی امتیاز کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور عرفات میں وقوف کو اپنے شایان شان نہ جانتے تھے پھر وقوف عرفہ کو ارکان حج میں سے باقاعدہ رکن قرار دیا گیا یوں صحت حج کے لیے عرفات میں وقوف شرط ہے۔

۳۰۶۲۔ ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ رَبِيْعَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ هُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ مَعَ

ربیعہ بن عباد اپنے والد کے واسطے سے ایک قریشی آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جاہلیت میں دیکھا کہ آپ میدان عرفات میں مشرکین کے ساتھ ٹھہرے

(۳۰۶۱) مسند الحمیدی: ۵۶۰۔ انظر الحدیث السابق.

(۳۰۶۲) اسنادہ ضعیف: عطاء بن السائب راوی مختلط ہے۔

الْمُشْرِكِيْنَ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَاقِفاً مَوْقِفَهُ ذٰلِكَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ اللّٰهَ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ .

ہوئے تھے۔ پھر میں نے اسلامی دور میں بھی اسی جگہ ٹھہرے ہوئے دیکھا۔ تو میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کام کی توفیق دی تھی۔

۴۲۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ عِنْدَ الْعِلْمِ بِحَدَثٍ

کسی حادثے کا خدشہ ہو تو مکہ مکرمہ میں بغیر احرام باندھے داخل ہونے کی رخصت ہے

۳۰۶۳۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخْطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِماً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ اس حال میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابن خطل کعبہ شریف کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں: اس دن رسول اللہ ﷺ محرم نہیں تھے۔

فوائد:...... مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز ہے اور دخول مکہ کے لیے احرام کی پابندی اس شخص پر لازم ہے جو حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے چونکہ نبی ﷺ فتح مکہ کے موقع پر فتح کے ارادہ سے داخل ہونے تھے، لہٰذا آپ کو احرام کی پابندی لازم نہ تھی۔

۳۰۶۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا سَلَمَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ....

أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعِي رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ :

جناب امیہ الضمری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میرے ساتھ ایک انصاری شخص کو بھیجا اور حکم دیا کہ ''ابوسفیان کے پاس جاؤ اور اسے قتل کر دو۔'' پھر مکمل حدیث

(۳۰۶۳) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب دخول الحرم ومکة بغیر احرام، حدیث: ۱۸۴۶، ۳۰۴۴۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکة بغیر احرام، حدیث: ۱۳۵۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۶۸۵۔ سنن ترمذی: ۱۶۹۳۔ سنن نسائی: ۲۸۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۲۸۰۵۔ مسند احمد: ۱۰۹/۳۔ مسند الحمیدی: ۱۲۱۲.

(۳۰۶۴) اسناده ضعیف.

إِتِيَا أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَاقْتُلَاهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ : فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ لِيْ صَاحِبِيْ : هَلْ لَكَ أَنْ نَبْدَأَ فَنَطُوْفَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعاً وَ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِأَهْلِ مَكَّةَ أَنَّهُمْ إِذَا أَظْلَمُوْا رَسُوْا أَفْنِيَتَهُمْ ، ثُمَّ جَلَسُوْا بِهَا ، وَ أَنَا أَعْرِفُ فِيْهَا مِنَ الْفَرَسِ الْأَبْلَقِ ، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتّٰى أَتَيْنَا الْبَيْتَ ، فَطُفْنَا بِهِ أُسْبُوْعاً ، وَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا.

بیان کی۔اور بیان کرتے ہیں: پھر جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو میرے ساتھی نے مجھے کہا: کیا خیال ہے، کیا ہم پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر کے دو رکعت نماز نہ پڑھ لیں؟ میں نے کہا: مجھے اہل مکہ کی عادت وطریقے کا علم ہے کہ جب رات کا اندھیرا ہوتا ہے تو وہ اپنے گھروں کے صحن میں پانی چھڑک کر محفل جما کر بیٹھتے ہیں اور میں مکہ مکرمہ میں چتکبرے گھوڑے کے مالک کو بھی پہچانتا ہوں (اس لیے ابھی تم پہلے اصلی کام کی طرف آؤ) لیکن وہ مسلسل اصرار کرتا رہا اور وہ مجھے اس بات پر آمادہ کرتا رہا حتی کہ ہم بیت اللہ شریف میں پہنچ گئے اور ہم نے طواف کے سات چکر لگائے اور دو رکعات ادا کیں پھر ہم (وہاں) سے نکل گئے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْعُمْرَةِ وَشَرَائِعِهَا وَسُنَنِهَا وَفَضَائِلِهَا

عمرے کے فرائض، اس کی سنتیں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

۴۲۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْعُمْرَةَ فَرْضٌ وَ أَنَّهَا مِنَ الْإِسْلَامِ كَالْحَجِّ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّهَا تَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيضَةٍ عَلَى مَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

اس بات کا بیان کہ عمرہ فرض ہے اور اسلام میں اس کی حیثیت حج جیسی ہے، لیکن بعض علمائے کرام کے نزدیک یہ فرض نہیں بلکہ نفلی عبادت ہے

٣٠٦٥۔ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ وَاضِحِ الْهَاشِمِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، فَذَكَرَ حَدِيثَ ....

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُؤَالِ جِبْرِيلَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ، وَ أَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ ، وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَ تَحُجَّ ، وَ تَعْتَمِرَ ، وَ تَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَ أَنْ تَتِمَّ الْوُضُوْءَ ، وَ تَصُومَ رَمَضَانَ . قَالَ : فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ صَدَقْتَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اسلام کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں، جبرائیل کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تو نماز قائم کرے، تو زکوۃ ادا کرے، حج کرے اور عمرہ ادا کرے اور جنابت کی وجہ سے غسل کرے، اور تو مکمل وضو کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ جبرائیل نے کہا: جب میں یہ کام کرلوں گا تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔ انھوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

٣٠٦٦۔ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(٣٠٦٥) تقدم تخریجه برقم: ٢٥٠٤،١.

(٣٠٦٦) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب (١) تعلیقًا فی ترجمه الباب، مستدرك حاکم: ٤٧١/١۔ سنن الدارقطنی: ٢٨٥/٢۔ سنن کبرٰی بیهقی: ٣٥١/٥.

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَ عُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ لَا بُدَّ مِنْهُمَا ، فَمَنْ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَ تَطَوُّعٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ کرنا واجب ہے ان دونوں کو ادا کرنا لازمی ہے۔ پھر جو شخص زیادہ حج یا عمرے ادا کرے تو یہ بڑی خیر و برکت اور نیکی والی بات ہے۔

٣٠٦٧۔ ثَنَا الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَحَدٌ إِلَّا وَ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ وَاجِبَةٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر بندے پر ایک عمرہ ادا کرنا واجب ہے۔

٣٠٦٨۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلٰى تَـوْهِيْنِ خَبَرِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُـنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ . لَا . إِنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ أَفْضَلُ . ثَنَاهُ بِشْرُ بْـنُ مُـعَـاذٍ ، ثَـنَـا عَـمْـرُو بْـنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا الْـحَـجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ . فَلَوْ كَانَ جَابِرٌ سَمِعَ النَّبِـيَّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْعُمْرَةِ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لَمَّا خَالَفَ قَوْلَ النَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ فِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الضَّبِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ فِـي قِـصَّةِ عُـمَرَ كَالدَّلَالَةِ عَلٰى أَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر کی یہ موقوف حدیث ان کی درج ذیل مرفوع حدیث کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے ۔ جسے ابن منکدر بیان کرتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں لیکن اگر تم عمرہ ادا کرو تو وہ افضل و اعلیٰ کام ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہوتی کہ عمرہ واجب نہیں ہے تو وہ کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت نہ کرتے (اور عمرے کے واجب ہونے کا فتویٰ نہ دیتے) جناب ضبّی بن معبد سے مروی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قصے میں یہ دلیل موجود ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی عمرہ واجب ہے۔ (وہ قصہ درج ذیل ہے)۔

٣٠٦٩۔ ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، قَالَ ، قَالَ.........

(٣٠٦٧) حسن، فتح الباری: ٢٧٨/٣.

(٣٠٦٨) اسناده ضعيف، حجاج بن ارطاة مدلس راوی هے۔ (الضعيفة: ٣٥٢٠) سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی العمرة واجبة هی ام لا، حديث: ٩٣١۔ مسند احمد: ٣١٥،٣١٦/٣.

(٣٠٦٩) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب فی الاقران، حديث: ١٧٩٩،١٧٩٨۔ سنن نسائی: ٢٧٢٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٧٠۔ مسند احمد: ٥٣/١۔ مسند الحميدی: ١٨.

الضَّبِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ : كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا ، فَأَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيصاً عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِي يُقَالُ لَهُ هَدِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ : يَا هَنَّاهُ إِنِّي حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ لِي أَنْ أَجْمَعَهُمَا ؟ فَقَالَ : اجْمَعْهَا ، ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ . قَالَ : فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعاً ، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعَذِيْبَ لَقِيَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ زَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ وَ أَنَا أُهِلُّ بِهِمَا مَعاً ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ . فَكَأَنَّمَا أُلْقِيَ عَلَيَّ جَبَلٌ ، حَتّٰى أَتَيْتُ عُمَرَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا ، وَ إِنِّي أَسْلَمْتُ ، وَ أَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِي يُقَالُ لَهُ هَدِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ : يَا هَنْتَاهُ إِنِّي حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ أَجْمَعُهُمَا ؟ فَقَالَ : اجْمَعْهُمَا ، ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، وَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيْعاً ، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعَذِيْبَ لَقِيَنِي

جناب ضبی بن معبد بیان کرتے ہیں کہ میں ایک اعرابی عیسائی شخص تھا۔ پھر میں مسلمان ہو گیا تو مجھے جہاد کا بڑا شدید شوق تھا ۔اور مجھے معلوم ہوا کہ مجھ پر حج اور عمرہ بھی فرض ہیں۔ لہٰذا میں اپنے خاندان کے ایک شخص ہدیم بن عبداللہ کے پاس آیا تو اسے کہا: اے محترم! مجھے جہاد کرنے کا بڑا شوق ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجھ پر حج اور عمرہ بھی فرض ہو چکے ہیں۔ میں ان دونوں کو کیسے جمع کر سکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا: تم انھیں اکٹھا ادا کر لو اور پھر تمھیں جو جانور میسر ہو اس کی قربانی کر دو۔ لہٰذا میں نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھ کر تلبیہ پکارا۔ پھر جب میں عذیب مقام پر پہنچا تو مجھے سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں (حج اور عمرہ) دونوں کا تلبیہ پکار رہا تھا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ سمجھ دار نہیں ہے۔ ان کی یہ بات مجھ پر ایسی شاق گزری گویا کہ مجھ پر پہاڑ گرا دیا گیا ہو حتیٰ کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی: اے امیر المومنین! میں ایک بدو عیسائی آدمی تھا اور اب میں مسلمان ہو ں اور مجھے جہاد کا بے حد شوق ہے اور میں نے پایا ہے کہ مجھ پر حج اور عمرہ واجب ہیں۔ لہٰذا میں اپنے خاندان کے ایک شخص ہدیم بن عبداللہ کے پاس گیا اور اس سے عرض کی: اے محترم! مجھے جہاد کرنے کا بہت شوق ہے اور مجھ پر حج اور عمرہ بھی واجب ہو چکے ہیں۔ میں ان دونوں عبادتوں کو اکٹھا کیسے ادا کروں؟ اس نے جواب دیا: دونوں کو اکٹھا ادا کر لو، اگر پھر تمھیں جانور میسر ہو اس کی قربانی کر دو۔ لہٰذا میں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہے، پھر جب میں عذیب مقام پر پہنچا تو مجھے سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے جبکہ میں

سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ زَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ وَ أَنَا أُهِلُّ بِهِمَا مَعاً ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلاٰخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ . قَالَ ، فَقَالَ لِيْ عُمَرُ : هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ تَرْكِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّكِيْرَ عَلَى الضَّبِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَوْلَهُ : وَ إِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَىَّ أَبْيَنُ الدَّلَالَةِ عَلٰى أَنَّ الْعُمْرَةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ وَاجِبَةً كَالْحَجِّ ، إِذْ لَوْ كَانَتِ الْعُمْرَةُ عِنْدَهُ تَطَوُّعاً ، لَا وَاجِبَةً لَأَشْبَهُ أَنْ يُنْكِرَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ ، وَ لَقَالَ لَهُ : لَمْ نَجِدْ ذٰلِكَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيْكَ ، بَلْ إِنَّمَا وَجَدْتُ الْحَجَّ مَكْتُوْباً دُوْنَ الْعُمْرَةِ ، وَ فِيْ تَرْكِهِ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ مَا أَفْتَاهُ هُدَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ بِأَنَّ الْقِرَانَ عِنْدَهُ جَائِزٌ مِنْ غَيْرِ سُوْقِ بُدْنَةٍ وَ لَا بَقَرَةٍ مِنَ الْمِيْقَاتِ الَّذِيْ يُحْرِمُ مِنْهُ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ جَائِزٌ عَنِ الْقَارِنِ كَهُوَ عَنِ الْمُتَمَتِّعِ لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْقِرَانَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِسُوْقِ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ يَسُوْقُهُ مِنْ حَيْثُ يُحْرِمُ .

دونوں کا احرام باندھے ان کا تلبیہ پکار رہا تھا۔ میرا تلبیہ سن کر ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ بے وقوف ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھیں اپنے نبی کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ (حج قران تو سنت نبوی ہے اس لیے ان کی غلط بات کا برا نہ مناؤ اور اپنا عمل جاری رکھو)۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبی بن معبد کے اس قول کی تردید نہیں کی کہ: مجھ پر حج اور عمرہ واجب ہیں۔" یہ واضح ترین دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک عمرہ واجب ہے اور اس کا حکم حج کی طرح ہے۔ کیونکہ اگر عمرہ ان کے نزدیک نفلی ہوتا تو وہ ضبی بن معبد کے اس قول کی تردید کر دیتے۔ اور فرماتے کہ ہم تم پر عمرہ واجب نہیں سمجھتے۔ بلکہ میرے نزدیک تم پر صرف حج فرض ہے۔ جناب ہدیم بن عبداللہ کے فتوے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انکار نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک جس میقات سے احرام باندھا جائے وہاں سے قربانی کا جانور ساتھ لے جائے بغیر بھی حج قران کرنا جائز ہے۔ اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ حج قران کرنے والا بھی میسر قربانی ذبح کر سکتا ہے جیسا کہ حج تمتع کرنے والا کرتا ہے، ان علماء کا موقف درست نہیں جو کہتے ہیں کہ حج قران کے لیے احرام باندھنے والے کے لیے میقات سے قربانی کا اونٹ یا گائے ساتھ لے کر جانا ضروری ہے۔

فوائد:......۱۔ عمرہ واجب ہے یا مسنون، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ احناف اور مالک کا مذہب ہے کہ عمرہ مسنون ہے کیونکہ حدیث جابر میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے تو آپ نے نہی میں جواب دیا۔ (ترمذی: ۹۳۱، احمد: ۳/ ۳۱٦، بیهقی: ٤/ ۳٤۹)

اور شافعیہ اور احمد کا موقف ہے کہ عمرہ فرض ہے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے۔ (اور حج اور عمرہ کو اللہ کی رضا کے لیے

مکمل کرو) چونکہ یہاں عمرہ کا عطف حج پر ہے اور حج فرض ہے، اس لیے عمرہ بھی فرض ٹھہرا۔ لیکن پہلا مذہب (عدم وجوب کا) راجح ہے۔ (فقه السنه: ١/ ٦٦٧)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حق بات یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں کیونکہ اصل میں عمرہ کی عدم فرضیت ثابت ہے اور اس کا وجوب کسی قطعی نص کے بغیر ممکن نہیں اور ایسی کوئی دلیل ثابت نہیں۔ جس میں عمرہ کی فرضیت ثابت ہو۔ اور اس موقف کی مزید تائید ان نصوص سے ہوتی ہے کہ آپ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں فقط حج پر اکتفا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ" میں بھی حج کی فرضیت ہی پر اقتصار کیا ہے۔ (نيل الاوطار: ٤/ ٢٩٩)

۴۲۵..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ عُمَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے اس کا بیان

۳۰۷۰۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، قَالَ ، وَ إِذَا النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الضُّحٰى ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ ، فَقَالَ : بِدْعَةٌ . ثُمَّ قَالَ : كَمْ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَرْبَعٌ .

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما ہیں۔ جبکہ لوگ مسجد میں نماز چاشت ادا کر رہے تھے۔ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے۔ پھر سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: چار عمرے کیے ہیں۔

۳۰۷۱۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، ثَنَا هَمَّامٌ ....

عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : أَرْبَعُ عُمَرٍ ،

حضرت قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے

(٣٠٧٠) صحيح بخاری، كتاب العمرة، باب كم اعتمر النبی صلی الله عليه وسلم، حديث: ١٧٧٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان عدد عمر النبی صلی الله عليه وسلم، حديث: ١٢٥٥۔ سنن ترمذی: ٩٣٧۔ مسند احمد: ٢/ ١٢٩۔

(٣٠٧١) صحيح بخاری، كتاب العمرة، باب كم اعتمر النبی صلی الله عليه وسلم، حديث: ١٧٧٨۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان عدد عمر النبی صلی الله عليه وسلم، حديث: ١٢٥٣۔ سنن ابی داؤد: ١٩٩٤۔ سنن ترمذی: ٨١٥۔ مسند احمد: ٣/ ١٣٤۔

وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً . وَ عُمْرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ . ہیں انھوں نے فرمایا: آپ نے چار عمرے کیے ہیں اور صرف ایک حج کیا ہے، آپ کا ایک عمرہ آپ کے حج کے ساتھ تھا۔

فوائد:......خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبی ﷺ نے بالاتفاق چار عمرے کیے ہیں۔

(۱) پہلا عمرہ حدیبیہ کے سال ذوالقعدہ چھ ہجری کو ہوا کہ مسلمانوں کو عمرہ سے روک دیا گیا اور وہ حلال ہو گئے یہ باقاعدہ عمرہ تو نہیں تھا لیکن اسے پہلا عمرہ شمار کیا گیا۔

(۲) دوسرا عمرہ ذوالقعدہ سات ہجری کو ادا کیا۔ اسے عمرہ قضا کا نام دیا گیا۔

(۳) تیسرا عمرہ ذوالقعدہ آٹھ ہجری کو فتح مکہ کے سال انجام دیا۔

(۴) چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے موقع پر ادا کیا۔ (شرح النووی: ۸/ ۲۳۵)

۴۲۶..... بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ وَ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ الَّتِي يَرْتَكِبُهَا الْمُعْتَمِرُ بَيْنَ الْعُمْرَتَيْنِ

عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان۔ عمرہ کرنے والے کے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں

۳۰۷۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ بنتا ہے جو موجودہ عمرے اور گزشتہ عمرے کے دوران سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو صرف جنت ہی ہے۔''

۳۰۷۳۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ حَدَّثَنِيهِ سُمَيٌّ ، ح وَ ثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا ، وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔''

فوائد:......ان احادیث میں عمرہ کی فضیلت کا بیان ہے اور عمرہ دو عمروں کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۸)

(۳۰۷۲) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۱۳.

(۳۰۷۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۱۳.

لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) . غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَ يَبْلُغُ بِهِ .

٤٢٧..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جِهَادَ النِّسَاءِ الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ ، وَ فِي الْخَبَرِ - عِلْمِي - دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ عَلَيْهِنَّ الْعُمْرَةَ كَمَا أَنَّ عَلَيْهِنَّ الْحَجَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے، میرے علم کے مطابق اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حج کی طرح عمرہ بھی واجب ہے کیونکہ نبی ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ عورتوں کے اوپر جس طرح حج کرنا ضروری ہے اسی طرح عمرہ کرنا بھی ضروری ہے

٣٠٧٤- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَلْ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ جِهَادٍ ؟ قَالَ : ((عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ ، الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ)) ، وَ إِعْلَامُهُ أَنَّ الْجِهَادَ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ بَيَانٌ أَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ . إِذْ ظَاهِرُ قَوْلِهِ : ((عَلَيْهِنَّ)) أَنَّهُ وَاجِبٌ . إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ : ((عَلَى الْمَرْءِ)) مَا هُوَ تَطَوُّعٌ غَيْرُ وَاجِبٍ .

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی نہیں ہے، وہ حج اور عمرہ ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کے اس فرمان: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی بھڑائی نہیں ہے اور آپ نے انھیں بتایا کہ ان پر واجب جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے، اس میں یہ دلیل ہے کہ عمرہ حج کی طرح واجب ہے۔ کیونکہ آپ کا فرمان ”عَلَيْهِنَّ“ (ان پر ہے) کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ ان پر واجب ہے کیونکہ کسی نفلی عبادت کے لیے یہ کہنا درست نہیں کہ وہ علی المرء (آدمی پر ہے)۔ (یہ اسی وقت کہا جاتا ہے جب کسی چیز کا وجوب بتانا مقصود ہو)۔

فوائد :......١- یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتوں پر جہاد واجب نہیں۔ البتہ زخمیوں کی عیادت اور مرہم پٹی کے لیے وہ جہاد میں شرکت کر سکتی ہیں اور دفاعی جہاد کے طور پر اپنی حفاظت کے لیے اسلحہ رکھ سکتی ہیں۔

٢- عورتوں پر حج واجب ہے لیکن عمرہ واجب نہیں اور حج وعمرہ کی ادائیگی سے وہ جہاد کے فریضہ کا ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

(٣٠٧٤) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، حديث: ١٥٢٠- سنن نسائی: ٢٦٢٩- سنن ابن ماجه: ٢٩٥١- مسند احمد: ٦/١٦٥.

۴۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعُمْرَةِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحَبَّسَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جو جانور پالا ہوا اس پر سوار ہو کر عمرہ کر سکتے ہیں

۳۰۷۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ………… عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ . قَالَ : أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ مَنْ يَسْأَلُهَا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا جَعَلَ بَكْراً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ أَنَّهَا أَرَادَتِ الْعُمْرَةَ ، فَسَأَلَتْ زَوْجَهَا الْبَكْرَ ، فَأَبَى عَلَيْهَا ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَهَا . وَ قَالَ : ((إِنَّ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ . وَ أَنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً أَوْ تُجْزِئُ حَجَّةً)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِي دَالٌّ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَنْ حَبَسَ شَيْئاً فِي سَبِيلٍ مِنْ سُبُلِ الْخَيْرِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنْ يَدِهِ أَنَّ الْحَبْسَ غَيْرُ جَائِزٍ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ لِأَبِي مَعْقِلٍ تَسْبِيلَ الْبَكْرِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ يَدِهِ . وَ هٰذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ قَوْلِ الْمُطَّلِبِيِّ إِنَّ الْحَبْسَ يَتِمُّ بِالْكَلَامِ وَ إِنْ لَمْ يُخْرِجْهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهِ .

جناب ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک شخص کو یہ حدیث پوچھنے کے لیے بھیجا تو انھوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ایک اونٹ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف کر دیا اور ام معقل نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے خاوند سے وہ اونٹ سفر کے لیے مانگا۔ خاوند نے انھیں اونٹ دینے سے انکار کر دیا ،چنانچہ ام معقل رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کو یہ بات بتائی ۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے خاوند کو اونٹ دینے کا حکم دیا اور فرمایا: ”حج اور عمرہ بھی فی سبیل اللہ میں شامل ہے اور بے شک رمضان المبارک میں کیا ہوا عمرہ حج کے برابر ہے یا حج سے کافی ہے ۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : میرے نزدیک یہ روایت اس شخص کے موقف کے خلاف دلیل ہے جو کہتا ہے کہ جس نے کوئی چیز اللہ کی راہ میں وقف کی اور پھر اسے اپنے قبضے اور استعمال میں رکھا تو یہ وقف جائز نہیں ہے ۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے اونٹ کو فی سبیل اللہ وقف کر دیں او ر اپنے ذاتی تصرف سے بھی نہ نکالیں ۔ اور یہ روایت امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ وقف زبان کے اقرار سے مکمل ہو جاتا ہے اگر چہ وقف کرنے والا اس چیز کو اپنے قبضے اور تصرف سے نہ بھی نکالے۔

(۳۰۷۵) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب العمرة، حدیث : ۱۹۸۸۔ مسند احمد : ۶/۳۷۵۔ مستدرك حاکم: ۱/۴۸۲۔ تقدم برقم: ۲۳۷۶.

۴۲۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَ الْإِحْرَامِ بِهِمَا مِنْ أَيِّ الْحِلِّ شَاءَ

حاجی کے لیے رخصت ہے کہ وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد کسی بھی حل (حدود حرم سے باہر کی جگہ) سے عمرے کا احرام باندھ لے

۳۰۷۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - ثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَبْكِيْ . فَقَالَ : ((مَا شَأْنُكِ ؟)) قَالَتْ : لَا أُصَلِّيْ . قَالَ : ((فَلَا يَضُرُّكِ إِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ ، كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ)) ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ : حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَ نَزَلْنَا مَعَهُ ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَقَالَ : ((اخْرُجْ بِأُخْتِكَ فَلْتُهِلَّهُ بِعُمْرَةٍ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ (مقام سرف پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہوا ہے؟'' اماں جی نے عرض کی: مجھے نماز نہیں پڑھنی (ایام ماہواری شروع ہو گئے ہیں) آپ نے فرمایا: ''یہ حیض تمھارے لیے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ یقیناً تو بھی آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی ہے، اللہ تعالیٰ نے جو چیز تم پر لازم کی ہے وہ سب عورتوں پر کی ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی، اور فرمایا: حتی کہ آپ وادی محصب میں ٹھہرے تو ہم بھی آپ کے ساتھ وہاں ٹھہرے۔ پھر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلایا تو انھیں حکم دیا: ''اپنی بہن کو لے کر حدود حرم سے باہر چلے جاؤ تا کہ وہ عمرے کا احرام باندھ لیں (اور عمرہ ادا کر لے)۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حج و عمرہ سے فراغت کے بعد عمرہ کے لیے حل میں سے جہاں سے چاہے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے۔

۴۳۰ ... بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهَا تَعْدِلُ بِحَجَّةٍ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشْبِهُ بِالشَّيْءِ وَ يَجْعَلُ عِدْلَهُ إِذَا

(۳۰۷٦) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب قول اللّٰه تعالی (الحج اشهر معلومات) حدیث: ۱۵٦۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام، حدیث: ۱۲۳/ ۱۲۱۱۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۰٦۔ مسند احمد: ٦/۲۰٦۔ وقد تقدم مختصراً برقم: ۹٦۳.

أَشْبَهَهُ فِي بَعْضِ الْمَعَانِيْ ، لا فِيْ جَمِيْعِهِ ، إِذِ الْعُمْرَةُ لَوْ عَدَلَتْ حَجَّةً فِيْ جَمِيْعِ أَحْكَامِهَا لَقُضِيَ الْعُمْرَةُ مِنَ الْحَجِّ ، وَلَكَانَ الْمُعْتَمِرُ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ تُسْقِطُ عُمْرَتُهُ فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ عَنْهُ ، فَكَانَ النَّاذِرُ حَجًّا لَوِ اعْتَمَرَ فِيْ رَمَضَانَ كَانَتْ عُمْرَتُهُ فِيْ رَمَضَانَ قَضَاءً لِمَا أَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ نَذْرِ الْحَجِّ .

اوراس میں یہ دلیل بھی ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے مگر یہ صراحت کرنی ضروری ہے کہ کوئی چیز اگر کسی چیز سے مشابہت رکھتی ہے تو کلی مشابہت نہیں ہوتی۔ (۱) اگر ہر اعتبار سے عمرہ حج کے برابر ہو تو پھر صرف عمرہ کرنا کافی ہو جائے اور حج کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ (۲) اسی طرح اگر کسی شخص پر حج کرنا فرض ہے اور وہ رمضان میں عمرہ کرلے تو اس سے حج کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ (۳) اسی طرح اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہے اور وہ رمضان میں عمرہ کرلے تو گویا عمرہ کرنے سے حج کی نذر پوری ہو جائے گی مگر یہ تینوں باتیں صحیح نہیں ہیں بلکہ حج اپنی جگہ فرض ہے اور رمضان میں عمرہ کرنے کا اجر وثواب حج کے برابر ہے۔

٣٠٧٧۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدِ الْعَنْبَرِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا . حَجِّنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ مَا عِنْدِيْ مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ . قَالَتْ : فَحَجِّنِيْ عَلٰى نَاضِحِكَ . قَالَ : ذَاكَ يَعْتَقِبُهُ أَنَا وَ وَلَدُكِ . قَالَ حُجَّنِيْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلَان . قَالَ ذٰلِكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . قَالَتْ : فَبِعْ تَمْرَتَكَ . قَالَ : ذَاكَ قُوْتِيْ وَ قُوْتُكِ . فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ ، أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ زَوْجَهَا ، فَقَالَتْ : أَقْرِئْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا : مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرادو۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے جس پر بٹھا کر میں تمھیں حج کرادوں۔ عورت نے کہا: مجھے اپنے پانی لانے والے اونٹ پر سوار کر کے حج کرادیں۔ اس نے کہا : اس پر تو میں اور تیرا بیٹا بیٹھیں گے۔ عورت کہنے لگی! مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کرادو۔ شوہر نے جواب دیا: وہ اونٹ تو اللہ کی راہ (جہاد) میں وقف ہے۔ بیوی کہتی ہے: اپنی کھجوریں بیچ کر مجھے حج کرادو۔ خاوند کہتا ہے: وہ تو میری اور تمھاری خوراک ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے حج کر کے واپس تشریف لے آئے تو اس عورت نے اپنے شوہر کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور کہا :

(٣٠٧٧)۔ اسناده حسن صحيح: سنن ابی داؤد: ١٩٩٠۔ مستدرك حاكم: ١/ ٤٨٣۔ ٤٨٤.

مِنِّی السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ سَلْهُ : مَا تَعْدِلُ حَجَّةَ مَعَكَ ؟ فَأَتَى زَوْجُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ إِنَّهَا كَانَتْ سَأَلَتْنِي أَنْ أَحُجَّ بِهَا مَعَكَ . فَقُلْتُ لَهَا : لَيْسَ عِنْدِي مَا أُحُجُّكِ عَلَيْهِ . فَقَالَتْ : حَجِّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَان فَقُلْتُ لَهَا : ذٰلِكَ حَبِيْسٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ . فَقَالَ : ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ حَجَجْتَهَا فَكَانَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) فَقَالَتْ : حَجِّنِي عَلَى نَاضِحِكَ . فَقُلْتُ ذَاكَ يَعْتَقِبُهُ أَنَا وَ وَلَدُكِ قَالَتْ : فَبِعْ تَمْرَتَكَ . فَقُلْتُ ذَاكَ قُوْتِي وَ قُوْتُكِ . قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّباً مِنْ حِرْصِهَا عَلَى الْحَجِّ وَ أَنَّهَا أَمَرَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةَ مَعَكَ . قَالَ : ((إِقْرَئْهَا مِنِّي السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ أَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةَ مَعِيَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ)) .

رسول اللہ کو میرا سلام کہنا اور اللہ تعالی کی رحمتیں آپ پر ہوں اور آپ سے یہ سوال کرو کہ کونسا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتا ہے؟ چنانچہ اس کا شوہر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی : اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتی ہے۔ اور اس نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں اسے آپ کے ساتھ حج کرادوں لیکن میں نے اسے کہا: میرے پاس تمھیں سوار کرنے کے لیے سواری نہیں ہے۔ اس نے کہا: مجھے فلاں اونٹ پر سوار کر کے حج کرادو۔ میں نے جواب دیا کہ وہ اونٹ اللہ کی راہ جہاد میں وقف ہے۔ آپ نے فرمایا: ''خبردار! اگر تم اسے اسی اونٹ پر حج کرا دیتے تو یہ عمل بھی فی سبیل اللہ شمار ہوتا۔'' اس عورت نے کہا: مجھے اپنے پانی پلانے والے اونٹ پر حج کرادو تو میں نے کہا: اس پر میں اور تمھارا بیٹا بیٹھے گا۔ اس نے پھر کہا: اپنی کھجوریں بیچ دو (اور مجھے حج کرادو) میں نے کہا: وہ میری اور تمھاری خوراک ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ اس عورت کی حج کرنے کی حرص پر ہنس دیے۔ اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے یہ سوال پوچھوں کہ کونسا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا اور اسے بتانا کہ رمضان المبارک میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

فوائد :......ا۔ رمضان میں عمرہ کی فضیلت عام ایام سے زیادہ ہے کہ رمضان میں ادا کیے جانے والے عمرہ کا اجر حج کے برابر ہے۔ لیکن رمضان میں ادا شدہ عمرہ سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی۔ بلکہ فریضہ حج ادا کرنے سے ہی حج ادا ہوتا ہے۔

۴۳۱..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

مقام جعرانہ سے عمرہ کرنا درست ہے

٣٠٧٨۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِهِ : بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ . قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ ثُمَّ أَمَّرَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى تِلْكَ الْحَجَّةِ .

جناب سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿بَرَآءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے روانہ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس حج کا امیر بنا کر بھیجا۔

فوائد:......عمرہ کے لیے جعرانہ مقام سے احرام باندھنا جائز و مسنون ہے۔

۴۳۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ لِمَنْ لَا يَحُجُّ عَامَهُ ذٰلِكَ ، وَ الرُّخْصَةِ لَهُ فِي الرُّجُوْعِ إِلٰى وَطَنِهِ بَعْدَ قَضَاءِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

جو شخص حج کا ارادہ نہ رکھتا ہو وہ اسی سال حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کر سکتا ہے۔ اور اسے عمرہ ادا کرنے کے بعد حج سے پہلے اپنے وطن واپس لوٹنے کی رخصت ہے

٣٠٧٩۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلْقَمَةَ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ ۔ عَنْ أُمِّهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَقَالَ : ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ قَوْلِ الْمُطَّلِبِيِّ أَنَّ فَرْضَ الْحَجِّ مَمْدُوْدٌ مِنْ حِيْنَ يَجِبُ عَلَى الْمَوَالِيْ أَنْ تُحَدَّثَ بِهِ الْمَنِيَّةُ إِذْ لَوْ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ عَلٰى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ زَعَمَ أَنَّ مِنَ الْحَجِّ عَنْ أَوَّلِ سَنَةٍ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ كَانَ فِيْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع والے سال لوگوں کو حکم دیا تو فرمایا: ”جو شخص حج سے پہلے صرف عمرہ کر کے واپس جانا چاہتا ہو وہ جا سکتا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام شافعی کے قول کے درست ہونے کی دلیل ہے کہ حج کا وقت وسیع ہے۔ کوئی شخص حج واجب ہونے کے بعد اپنی موت سے پہلے پہلے کر سکتا ہے ۔ کیونکہ اگر حج اس سال ادا کرنا ضروری ہوتا جس سال حج کسی شخص پر واجب ہوا ہے جیسا کہ بعض کم علم حضرات کا خیال ہے تو پھر حج کو مؤخر کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا نافرمان شمار ہوتا

(٣٠٧٨) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان : ٣٦٩٩ ـ من طريق ابن خزيمة.

(٣٠٧٩) اسناده حسن صحيح : مسند احمد : ٦/١٠٧ ـ مسند الحميدى : ٢٠٤ .

عَاصِياً لِلّٰهِ لِمَا أَبَاحَ الْمُصْطَفٰى ﷺ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَنْ يَّرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ ، وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْحَجِّ أَيَّامٌ قَلَائِلُ ، لِأَنَّ الْمُصْطَفٰى ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَرَفَةَ خَمْسَةُ أَيَّامٍ ، فَأَبَاحَ لِمَنْ أَحَبَّ الرُّجُوعَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعُمْرَةِ أَنْ يَّرْجِعَ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ .

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے صحابہ کرام کو اجازت دے دی تھی کہ جو شخص حج سے پہلے صرف عمرہ کر کے اپنے وطن لوٹنا چاہے وہ جا سکتا ہے اور اس وقت حج میں صرف چند دن باقی تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے لیے مکہ مکرمہ میں ۴ ذوالحجہ کو داخل ہوئے تھے اور حج میں صرف پانچ دن باقی تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے عمرہ کر کے واپس جانے والوں کو اجازت دے دی کہ جو شخص حج سے پہلے عمرہ ادا کر کے واپس جانا پسند کرتا ہے وہ چلا جائے۔

فوائد :......سال کے تمام اوقات میں عمرہ کرنا مسنون ہے۔ البتہ جو شخص فریضہ حج ادا کر رہا ہے ایام حج میں اس کا عمرہ ادا کرنا درست نہیں۔ اور شافعیہ کے نزدیک حجاج کے سوا تمام افراد عرفہ کے دن، قربانی اور تشریق کے دنوں میں اور سال بھر عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ مالک، احمد اور جمہور علماء ﷭ اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۸)

۴۳۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفِعْلَيْنِ مِنْ جِنْسٍ ، إِذْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِمَا فَبَدَأَ بِذِكْرِ أَحَدِهِمَا فِي الْأَمْرِ قَبْلَ الْاٰخَرِ أَنْ جَائِزٌ أَنْ يَبْدَأَ الْمَأْمُوْرُ بِالْفِعْلَيْنِ بِأَحَدِهِمَا فِيْ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حج اور عمرہ ایک ہی قسم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور دونوں میں سے ایک کو پہلے ذکر کیا ہے لیکن مامور شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ دونوں میں سے جسے چاہے پہلے ادا کرے۔

اِنْتَهَتِ الْمُخْطُوْطَةُ أَدْعُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْقَدِيْرَ أَنْ يَّمُنَّ عَلَيْنَا بِنُسْخَةٍ أُخْرٰى لِهٰذَا الْكِتَابِ . كَامِلَةً غَيْرَ نَاقِصَةٍ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ .

(کتاب صحیح ابن خزیمہ) کا مخطوطہ یہاں تک پورا ہوا۔ اللہ عزوجل جو ہر چیز پر بلند وبالا ہے اور ہر طرح کی طاقت وقدرت میں یکتا ہے اس کی بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ وہ ہمارے اوپر اپنا خاص فضل وکرم فرماتے ہوئے ہمیں اس کتاب کا دوسرا نسخہ بھی مہیا کر دے وہ ذات ہر ایک چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا ربّ ہے۔ اور درود وسلام ہو تمام رسولوں کے سردار پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر اور قیامت تک جو بھی آپ کے نقش قدم پر چلے اور آپ کی اتباع اور پیروی کرے سب پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ الحمد للہ